خيرة الخيرة

طبع في المطبع المسمى بمفيد عام الواقع في
بلدة آكره في غرة رجب سنة ۱۳۰۲
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قص لنا فی کتابہ العزیز من آیاتہ عجبا وحبانا بمنہ وکرمہ رشدا وادبا فاشہد ان لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ تکون لنجاتنا سببا واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ اشرف البریۃ
خَلقا وخُلقا واطہرہم حسبا ونسبا فصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ سادۃ الخلیقۃ عجما وعربا اما بعد
حضرت ولی سلیمان تعالی کو اکثر سے استماع مواعظ واصغا اخبار اہل خیر وصلاح ایک طرح کا انشراح وارتیاح ہوتا تھا اب بعد ایک
زمانہ کے اس رسالہ میں سوال نفس حسب وحقیقہ کو بغرض استعمال ثواب نفیس وخلاصہ کثیر بشیر بلا اعراض عن مفاسد الاغراض قبول
کرکے انہیں اختیار کر کے بعض کلمات طیبات وحکایات کرامات اہل طریق الی اللہ تعالی کے کتاب مستطاب لواقح الانوار من طبقات السادۃ
الاخیار تالیف ابو المواہب شعرانی رحمہ اللہ تعالی سے بطور نخبۃ المنتخبہ انتخاب کرکے زبان اردو میں ترجمہ کیا گیا کما قیل ؎

یا مولعا باستزادۃ	بیت الریاض افتنانا	تصفح الکتب واطلب	منہا الفنون افتنانا
ولازم الخوض فیہا	وکن لہا ترجمانا	ولخص لنفسک منہا	ما کان حلوا فلانا

کہتے سید الطائفہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ حکایات صالحین ومواعظ عارفین کیا چیز ہیں فرمایا جند من جنود اللہ یقوی
بہا احوال المریدین ویحیی بہا معالم اسرار العارفین ویمحی بہا خواطر المحبین ویجری لہا دموع المشتاقین
سائل نے کہا اس دعوی پر کوئی دلیل بھی ہے کہا ہاں قول اللہ عزوجل کا وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ
فؤادک اور لیا رسول کا سے اذکروا الصالحین یا رث علیکم ... کہتے ہیں عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ بین

کرتا ہون مطالعہ کرنا کتب اخلاق واحوال اہل طریق کا ایک طرح کی صحبت معنوی ہے ساتھ اہل طریق کے خصوصاً جبکہ کوئی شیخ
مکمل یا شخص صالح لائق صحبت کے میسر نہ آوے تو پھر اوسکے بدل مین یہی صحبت انفاس قدسیہ شیوخ عرفا کی اثر صحبت شیخ کا
بخشتی ہے فیوض وبرکت صوری ومعنوی کا رستہ دکھاتی ہے مرید صادق الارادہ کو فرد تک پہنچا دیتی ہے ؎

جمالك في عيني وذكرك في فمي		ومثواك في قلبي فاين تغيب

اور کچھ نہین تو اتنی بات تو ہے ہی التشبہ ہے بطریق اہل طریق پر اطلاع حاصل ہو کر اونکی محبت دل مین آجاتی ہے یہ محبت خود ایک عمل
صالح ہے جو کہ موصل محبت الی قرب المحبوب ہو جاتی ہے صاحب دل کو پستی میں سے بطرف اوج حقیقت کے فرشتہ بنجاتی ہے وللہ الحمد
مینے اس ترجمہ کا نام **جذبۃ الخیر** رکھا ہے کیونکہ یہ رسالہ روح الروح مقاصد اصل کتاب ہے مع ہذا بعض مطالب
اور جگہ سے بھی اسمین بمناسبت مقام وموافقت کلام الفاظاً زیادہ کردیئے ہین تعداد رجال مین اصل وترجمہ دونون برابر ہین
فقط عبارت مین التقاط ہوا ہے مع ہذا حفظ اصل الفاظ قائل کا ملحوظ رہا ہے کشف الظنون مین بابت اصل کتاب کے یون لکھا ہے
کہ کتاب لواقح الانوار ایک مجلد مین تالیف شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی شافعی رح متوفی ۹۷۳ھ کی ہے اسمین لکھ
دیا ہے اون اولیاء کا ذکر کیا ہے جنکی اقتدا طریق الی اللہ مین کیجاتی ہے آخر قرن نہم اور بعض قرن عاشر تک کے اولیاء مذکور ہین
بستم رجب ۹۵۲ھ مین اسکی تالیف سے اونکو فراغ حاصل ہوا اس کتاب مین ۴۴ صحابہ ۵۹ تابعین ۱۶ نسوان ۲۰۰ مشائخ سلف
۹۹ مشائخ مصر کا ذکر ہے مجموع تعداد اونکی چارسو بائیس نفس ہوتے ہین مراد اونکے ذکر سے تعریف طریق قوم ہے لاغیر پھر اونہون نے
اس کتاب کا ایک ذیل مختصر لکھا ہے اوس ذیل مین ایک جماعت مشائخ مصر وصوفیہ ہم عصر کا ذکر کیا ہے اوسکے آخر مین فرماتے
ہین والباقي ذكرناهم في كتاب المفاخر والمآثر في علماء القرن العاشر وكان آخر لواقح الانوار مع ذيله الى عصرنا
هذا وهو سنة ... **قال** ولما ذكر من الصحابة والتابعين والعلماء الا من كان له كلام في الطريق كما لم اذكر
من الصوفية والعلماء الذين ادركتهم الا من كان له صحبة او قرأت عليه او اخذ علي العهد انتهى مین
کہتا ہون خاتمہ اس طبقات مین بھی چند علماء کا ذکر مختصر کیا ہے جنکی تعداد ۳۳ نفس ہے اور کتاب المفاخر والمآثر میری نظر
سے نہین گزری ورنہ اوس سے بھی استفاضہ کیا جاتا ولکن اہل عصر اگر قدرشناسی کرین تو فقط ایک یہی کتاب اپنے
باب مین خطیب فی المحراب ہے لہذا بعد کتاب وسنت کے مطالعہ کرنا اس کتاب کا واسطے طالب آخرت کے بہت ضرور ہے کیونکہ
اصلاح قلب کی بدون صیقل گری اصحاب قلب کے ممکن نہین ہے یہ فن خلاصہ علوم کتاب وسنت ہے اس علم کا نام زبان شرع
ولغت دین مین احسان وتقوی ہے اس علم کا عالم اور اس طریق کا سالک مصداق اس شعر کا ہوجاتا ہے ؎

فاسكر القوم دور كاس		وكان سكري من المدير

اللهم حققنا بذلك وانت المستعان وبك التوفيق في كل آن

مقدمہ طریق جمیع صوفیہ صافیہ قدس اللہ سرہم مشید بکتاب وسنت ہے بنیاد اس طریق کی سلوک اخلاق انبیاء

واضح ہو کہ [illegible] اور کوئی طریقہ اوسی وقت مذموم ہوتا ہے جبکہ مخالف صریح قرآن یا واضح سنت و اجماع امت کے ہو
اور جو امور محدثات [illegible] ہے جو ایک مسلمان کو دیا گیا ہو جسکا جی چاہے اسکو عمل مین لائے جسکا جی چاہے اوسکو ترک کر دیوے
[illegible] اور یہ شرعاً جائز نہین ہے جب دل اولیاء اللہ کے عمل بالکتاب والسنۃ سے روشن ہوتے
ہین تب یہ [illegible] پہنچنے لگتا ہے اس علم کو تصوف کہتے ہین اسی طرح جو شخص اس علم پر عمل کرتا ہے تو آداب و اسرار
و حقائق اس علم کے اوسکے دل پر نمایان ہو جاتے ہین زبان اوسکے بیان سے عاجز ہوتی ہے جسطرح کہ علماء کے دل مستقاست
سے اعمال و احکام شریعت پر منور ہو جاتے ہین سو یہ تصوف زبدۂ عمل باحکام شریعت ہے جبکہ یہ عمل سالک کا حظوظ النفس و علل سے
خالی ہو جسکو اللہ نے نظر باریک بخشی ہے وہ اس بات کو جانتا ہے کہ کوئی شئے علوم اہل اللہ سے خارج از شریعت نہین ہے
اور کیونکر ہو سکتی ہے کہ اصل وصلت الی اللہ ہر لحظہ یہی علم ہے سو جسکو علم شریعت مین تبحر نہین ہے اوسکو البتہ استغراب ہوتا ہے
جنید رح نے فرمایا ہے علمنا ہذا مقید بالکتاب والسنۃ ساری قوم کا اجماع ہے کہ طریق عز و جل مین صالح تصدر وہی
شخص ہو سکتا ہے جو کہ متبحر ہے علم شریعت مین اور منطوق و مفہوم و خاص و عام و ناسخ و منسوخ کو جانتا ہے اور مجازات و مستعارات
علم لغت کو پہچانتا ہے اسی جگہ سے یہ بات متحقق ہے کہ ہر صوفی عالم ہوتا ہے اور ہر عالم صوفی نہین ہوتا ہے اور بات ہے کہ جسطرح علم شریعت
کی عزت کمتہ ملاؤن نے کھو دی ہے اسی طرح تصوف کو جاہل تصوفون نے بدنام کر دیا ہے قشیری نے کہا ہے لم یکن عصر فی
مدۃ الاسلام و فیہ شیخ من ہذہ الطائفۃ الا و ائمۃ ذلک الوقت من العلماء قد استسلموا لذلک الشیخ
و تواضعوا لہ و تبارکوا بہ و لو لا مزیۃ خصوصیۃ القوم لکان الامر بالعکس انتہی امام شافعی رح شیبان راعی کو
مان گئے تھے امام احمد بھی اونکو مانتے تھے شیبان سے پوچھا تھا ایک آدمی ایک نماز پڑھنا بھول گیا ہے وہ نہین جانتا ہے
کونسی نماز تھی شیبان نے کہا یہ ایک ایسا آدمی ہے جو اللہ سے غافل ہو گیا ہے اسکی سزا یہ ہے کہ ادب کیا جاوے پانچون
وقت کی نماز پڑھا اوسے امام احمد پاس ابو حمزہ بغدادی کے مسائل بار بار بھیجکر پوچھتے تھے کہ تم ان مسائل مین کیا کہتے ہو امام
کا توقف کرنا اور ابو حمزہ کا بتانا غایت منقبت قوم ہے ابو العباس شریح پاس جنید کے آگئے تھے جب اونکی باتین سنین کہا
لا ادری ما یقول ولکن لکلامہ صولۃ لیست بصولۃ مبطل امام ابی عمران نے چند مسائل حیض مین امتحان شبلی
کا لیا تھا اونہون نے سات باتین ایسی بتائین جو ابو عمران جانتے نہ تھے آخر مان گئے امام احمد اپنے فرزند کو ترغیب دیتے تھے
کہ صوفیہ کے پاس جایا کرو اور کہتے تھے کہ یہ لوگ اخلاص مین اوسجگہ تک پہنچے ہین کہ جہانتک ہم نہین پہنچے امام قشیری نے
رسالہ مین اور امام عبد اللہ بن اسعد یافعی نے روض الریاحین مین مدح قوم بہت کی ہے انکی کتابین مدائح مشائخ سے بھری ہوئی ہین
ابو تراب نخشبی کہتے ہین جب بندہ اللہ سے روگردان ہو جاتا ہے تو پھر وہ بندہ اولیاء اللہ کی برائی کرنے لگتا ہے شیخ الاسلام
زکریا انصاری نے کہا ہے کثیر الاعتقاد ضیعۃ و قلۃ الانتقاد حرمان انتہی یعنی بیجا اعتقاد بربادی ہے اور نکتہ چینی
بدنصیبی ہے اسکا یہ مطلب ہوا کہ پیر پرستی مشرک بنا دیتی ہے اور انکار مطلق برکات اخلاص سے محروم کر دیتا ہے

شیخ محمد مغربی شاذلی رح نے فرمایا ہے علم قوم کا شرف اتنا ہی کافی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے کہا تھا ھل اتبعك علی ان تعلمنی مما علمت رشدا یہ اعظم دلیل ہے طلب علم حقیقت پر شخص اپنے مقام سے کلام کرتا ہے **حکایت** ابن عربی نے امام فخر الدین رازی کو ایک خط لکھا تھا اوسمین نقصان اونکے درجۂ علم کا بیان کیا ہے حالانکہ رازی وہ شخص ہین جنکی طرف ریاست علوم کی منتہی ہوئی ہے

فن التصوف ما ادق بیانه		متحیر فیه الامام الرازی

حکایت ابو یزید بسطامی علماء عصر سے کہا کرتے تھے کہ تمنے اپنا علم علماء رسوم سے یعنی مردہ سے لیا ہے ہمنے علم اپنا حی لا یموت سے حاصل کیا ہے انتہی یہ اسلئے کہ جو علم باللہ تعالیٰ قوم سے حاصل ہوتا ہے وہ ہمراہ انسان کے جاتا ہے اور جو علم اہل رسوم سے لیا جاتا ہے وہ یہین رہجاتا ہے مثلاً علم طب کی حاجت عالم اسقام و امراض مین ہوتی ہے جب طبیب آیسے عالم مین گیا جہان نہ سقم ہے نہ مرض تو اب وہان وہ کسکی دوا کریگا سو وہ علم لینا چاہئے جو ہمراہ تیرے برزخ تک جائے نہ وہ علم جو وقت سفر آخرت کے یہین رہجائے ایسے علوم دو علم ہین ایک علم باللہ عز وجل دوسرا علم مواطن آخرت کا شف حنکی تجلیات کا منکر نہو اسجگہ کے علوم مین سے اوتنا ہی لینا کافی ہے جسکی حاجت سیر الی اللہ مین اصطلاح اہل اللہ پر ہوتی ہے سوان دونون علم کا کشف نہین ہوتا مگر خلوت و ریاضت و مشاہدہ و جذب الٰہی سے انتہی **ف** فتوحات مین کہا ہے کہ طریق وصول کا طرف علم قوم کے ایمان و تقویٰ ہے **قال تعالےٰ** ولو ان اهل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض یعنی مطلع کرتے ہم اونکو علوم متعلقہ علویات و سفلیات و اسرار جبروت و انوار ملک و ملکوت پر ایمان سے مراد تصدیق دل کی ہمراہ انقیاد ظاہر کے ہے اور تقویٰ سے مراد مرتبہ احسان کا یعنی اخلاص نیت کا واسطے واحد حقیقی کے ہے یہ وصف ہے علماء کتاب و سنت کا ابن عربی سردار اہل اتباع تھے و للہ اسعد جو کچھ کہا ہے **وقال تعالےٰ** ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب رزق دو طرح پر ہوتا ہے ایک روحانی دوسرا جسمانی وقال واتقوا الله ویعلمکم الله اضافت تعلیم کی طرف اسم جلالہ کی دلیل ہے ذات جامع اسماء و افعال و صفات پر بہر حال جب اہل اللہ کسی آیت یا حدیث کے ایسے معنی بیان کرین جو ہماری سمجھ سے باہر ہون تو ہمکو چاہئے کہ ہم او سکا اتباع احسن اختیار کرین جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذین هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب کیونکہ خود قوم نے کہا ہے کہ ہمارا طریق مشید بقرآن و حدیث ہے سو جو بات اوسکے خلاف قرآن و حدیث کے ہوگی اوسپر انکار کرنا شان علماء دیندار کی ہے اسی جگہہ سے حق سوفیہ بعد بین شیخ اسلام ابن تیمیہ نے انکار کیا ہے حالانکہ وہ خود بھی بڑے صوفی تھے کتاب الفرقان بین فرق اولیاء رحمن کا اولیاء شیطان سے بتایا ہے بلکہ ابن الجوزی نے بعض علماء صوفیہ پر بھی بسبب مخالفت ظاہر کتاب و سنت کے افسوس ظاہر کیا ہے حق غزالی بلکہ جنید و شبلی مین کہا ہے لعمری لقد طوی هؤلاء بساط الشریعة طیا فیا لیتهم لم یتصوفوا حالانکہ خود ابن الجوزی

نے کتاب صفوۃ الصفوہ لکھی ہے اور ابن القیم نے تصوف صحیح کو مدارج السالکین مین ثابت کیا ہے ابونعیم محدث کی کتاب حلیہ معروف
ہے ما حصل یہ ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ ہیچ نمی ارزد کما قال الشیخ احمد الدہلوی رح فی وصایاہ
ف موصلی نے کتاب مناقب الابرار مین فضیل بن عیاض سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے تم پاس قراء کے نہ بیٹھا
کرو اوسلئے بیٹھنے سے ہوا سلئے کہ اگر وہ تمکو دوست رکھین گے تو ایسی تعریف تمہاری کرینگے جو تم مین نہوگی تمہارے عیب تمہیر
پوشیدہ کردینگے اور اگر تمکو دشمن رکھین گے تو ایسی جرح تمہاری کرینگے جو تم مین نہوگی لوگ اوس جرح کو تمہارے حق مین
قبول کرلینگے شیخ ابوالحسن شاذلی فرماتے ہین اللہ کی سنت حق مین انبیاء و اصفیاء کے یون جاری ہے کہ ابتدا امر مین اونپر خلق
کو مسلط کردیتا ہے یہ بات جب ہوتی ہے کہ اونکے دل طرف غیر اللہ کے مائل ہونے لگتے ہین پھر آخر امر مین دولت و نصرت
اونھین کو نصیب ہوتی ہے تب وہ پوری طرح پر متوجہ علی اللہ ہوجاتے ہین انتہی مطلب یہ ہوا کہ مرید سالک پر خلوص و سیر
الی اللہ سے متنبہ ہوتا ہے باوجود تبتل الی الخلق کے پھر جب اوسکو ہاتھ سے لوگون کے کچھ ایذا پہنچتی ہے اور لوگ اوسکی مذمت
و تنقیص کرنے لگتے ہین اور بہتان و زور کے ساتھ اوسکو متہم کرتے ہین اور اسکا نفس اونسے نفرت کرنے لگتا ہے اور جی مین
کچھ بھی میل طرف اونکے باقی نہین رہتا ہے تب اسکا وقت ساتھ اپنے رب کے صاف ہوجاتا ہے اور اقبال اسکا اللہ پر
بسبب عدم التفات کے طرف ما سوا کے صحیح ہوجاتا ہے پھر بعد انتہاء سیر کے رجوع طرف ارشاد خلق کے حاصل ہوتا ہے
اسکو خلعت صبر و عفو و ستر کی پہنائی جاتی ہے وہ ایذاء خلق پر راضی متحمل ہوکر اللہ سے ہر حال مین راضی رہتا ہے خلق کچھ ہی
اسکے حق مین کہے یا کرے اوسکو کچھ پروا نہین ہوتی ہے اسوقت مین اللہ اوسکی قدر کو بلند کردیتا ہے اور اوسکے انوار
ظاہر ہوجاتے ہین اور وہ ساتھ میراث رسل کے متحقق ہوجاتا ہے جو ایذا خلق سے اوسپر آتی ہے وہ اوسکی برداشت
کرتا ہے اسی جگہ مین تفاوت مراتب کا ظاہر ہوتا ہے ابتلاء ہر شخص کی بقدر اوسکی صلابت کے دین مین ہوتی ہے **قال
تعالے** وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا **وقال تعالے** ولقد كذبت رسل من قبلك
فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا یعنی صبر و شکر کا رسالہ ادامة الشکر مین آیا ہے شعرانی لکھتے ہین انه لابد من
اقتفى آثار الانبياء من الاولياء والعلماء ان يؤذى كما اوذوا ويقال فيه البهتان والزور كما قيل فيهم ليصبر
كما صبروا ويتخلق بالرحمة على الخلق **ف** بعض خواص نے کہا ہے اگر کمال داعیان الی اللہ کا اس بات پر موقوف ہو
کہ خلق اونکی تصدیق پر اتفاق کرے تو اولی تر ساتھ اسکے ہمارے حضرتؐ اور اگلے انبیاء تھے حالانکہ ایک قوم نے
اونکی تصدیق کی اللہ نے اوس قوم کو اپنے فضل سے راہ ہدایت پر لگایا دوسری قوم نے اونکی تکذیب کی اللہ نے اوس
قوم کو اپنے عدل سے شقی کردیا اسی طرح اولیاء و علماء مقام تابعی و اقتدا مین اقدام رسل علیہم السلام پر ہین اسلئے انکے
حق مین بھی لوگ دو فریق ہوگئے ہین ایک فریق انکا معتقد و مصدق ہے دوسرا فریق منتقد و مکذب ہے یہ بات اسلئے ہوئی
کہ اللہ پاک کو تحقیق کرنا میراث رسل کا منظور ہے سو اللہ پاک کو جس کسی شخص کا حق کرنا ساتھ اولیاء و علماء کے منظور ہوتا

وہ شخص تصدیق اہل علم و ولایت کی کرتا ہے اور معتقد صحبت علوم و اسرار کا ہوتا ہے اگرچہ بعد ایک مدت ہی کے کیوں نہو
اور جو شخص کہ اونکا مکذب و منکر ہوتا ہے وہ اون کی بارگاہ سے مطرود رہتا ہے اللہ کی طرف سے اوسکو دوری ہی بٹی رہتی ہے سو
معترف اولیا و علما اسکے تو تھوڑے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اکثر پر غلبہ جہل کا ہوتا ہے اللہ پاک نے حق میں قوم نوح کے فرمایا ہے
وما آمن معه الا قليل وقال تعالى ولكن اكثر الناس لا يؤمنون وقال تعالى ولكن اكثر الناس
لا يعلمون وقال تعالى ام تحسب ان اكثرهم يسمعون او يعقلون ان هم الا كالانعام بل هم اضل سبيلا
ف شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں ہر ولی کے لئے ایک پردہ یا کئی پردے ہوتے ہیں کوئی اونمیں مستور باسباب ہے
کوئی مستور بظہور عزت و سطوت و قہر ہے جیسے تجلی حق کی اوسکے دل پر ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا پردہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں
بھلا یہ کیونکر ولی ہوگا اسکا حال تو یہ ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ جسکے دل پر تجلی بصفت قہر کرتا ہے وہ قہار ہوتا ہے اور
جسکے دل پر تجلی بصفت انتقام کرتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت وہ منتقم و رحیم و شفیق ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدهم في امر الله عمر واحياهم عثمان واقضاهم علي وسيدا شباب اهل الجنة
الحسن والحسين وسيدة النساء فاطمة وسيد الشهداء حمزة سوا ایسے ولی کی صحبت میں جو ظاہر بظہور عزت و سطوت
و انتقام ہے وہ مرید ٹھہر سکتا ہے جس سے اللہ نے ہوائے نفس کو محو کر دیا ہے شعرانی کہتے ہیں لم يزل في كل عصر
اولياء و علماء تتذلل لهم ملوك الزمان ويعاملونهم بالسمع والطاعة والاذعان انتهى پھر کوئی
مستور باشتغال علم ظاہر و جاہ ظاہر و قبول ہوتا ہے یہانتک کہ بعض آحاد طلبہ علم و قاصرین کے سمجھا جاتا ہے کوئی مستور
بمزاحمت علی الدنیا و تعلقات ظاہر بسبب ریاست و ملابس فاخرہ ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں قدم عظیم پر ہے ؎

چو فقر اندر لباس شاہی آمد	بتدبیر عبید اللہی آمد

کسی کا پردہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پاس ملوک و امرا و اغنیا کے بہت آتا جاتا ہے اور اونکے مسائل متاع دنیا کا ہوتا ہے
اور طالب ولایۃ قضا و تدریس و خطابت و امامت و عمالت و نحو ذلک بنتا ہے پھر جب اوس خدمت پر قائم ہو جاتا ہے تو قیام
بالعدل و تصرف بالمعروف کرتا ہے جسکو امرا و عمال و آحاد فقہا نہیں پہچان سکتے ہیں حالانکہ وہ اوس معلوم سے بالکل
کچھ نہیں کھاتا ہے یا بقدر سد رمق کھاتا ہے لیکن جو شخص قاصر الفہم و الادراک ہے وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص ولی اللہ ہوتا
تو پاس امرا کے ہرگز آمد و شد نہ کرتا بلکہ ایک گوشہ میں بیٹھ رہتا یا گھر کے کونے میں مشغول بعبادت و علم ہوتا پھر کہتا ہے
رحم الله الاولياء الذين كانوا غرضکہ اس طرح کے الفاظ بد و نتر اپنے منہ سے نکالتا ہے سو اگر یہ شخص قائل اتباع
اپنے دین و آبرو کا کرتا تو ضرور متوقف ہو کر حال میں ان اولیا کے منتظر ہو جاتا تاکہ یہی پاس اونکے واسطے رہائی کسی مظلوم
کے قید خانہ سے یا واسطے قضاء حاجت کسی بندۂ خدا کے جاتا خصوصاً جبکہ وہ ایسا شخص ہو کہ مستغنی بعزائم ہوا اور امرا
کو امر بمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو اور مشفوع لہ سے ہدیہ نہ لیتا ہو کہ ایسا شخص منجملہ محسنین کے ہوتا ہے کسی شخص کو

اوسپر اعتراض کرنا نہین پہنچتا ہے علی خواص رح نے فرمایا ہے اذا علم الفقیر من امراء الجور انهم یقبلون نصحه
لهم وشفاعته عندهم وجب علیه صحبتهم والدخول الیهم وصاحب النور یعرف ما یاتی وما یذر
انتهی تا تذکرہ رسالہ سعۃ المجال مین بیسے درایک مثالین اس قسم کی اور بہی مع دلیل کے لکہی ہین پہر کسی ولی نے اپنا
پردہ یہ رکہا ہے کہ وہ عطایا وصدقات وہدایای خلق کو قبول کرلیتا ہے اور اوسمین اپنا مال بہی ملا کر لوگون سے یہ کہتا ہے
کہ یہ صدقات فلان فلان لوگون کے ہین دیکہو وہ لوگ کیسے کریم ہین سُننے والے اس بات کے یہ وہم کرتے ہین کہ اس شخص
نے اوس مال مین سے کچہہ اپنے لئے یا اپنے اہل وعیال کے لئے کچہہ کم کرلیا ہے اور کہتے ہین کہ اس زمانے مین ایسا کون شخص
ہے جو سارا مال صدقہ کا فقراء کو دیوے اور آپ اوسمین سے کچہہ ہضم نکر جاوے حالانکہ یہ خُلق اون لوگون کا ہے جو بڑے مخلص
ہین معاملہ مین فضیل بن عیاض کہتے ہین جو شخص طالب حمد کا لوگون سے ترک اخذ پر ہوتا ہے وہ عابد نفس و مطیع ہوی
ہے اللہ سے اوسے کچہہ کام نہین ہے بلکہ جسکو اپنی جان پر ڈر فتنہ کا ہو اوسکو یہ چاہئے کہ صدقہ لیکر چپکے سے دے اور خود
اوسمین سے کچہہ نہ لے انشاء اللہ تعالی وہ فتنہ سے امن مین رہیگا **ف** شیخ محی الدین کہتے ہین ایک دروازہ قلت
اعتقاد کا حق مین اولیاء اللہ کے وقوع ہے ذلت کا بعض اشخاص سے جو زمی صلحا مین ہوتے ہین اور منتسب ہین طرف
طریقہ فقراء اولیاء کے سو یہ وقوف اکبر قواطع عن اللہ ہے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے وکان امر اللہ قدرا مقدورا
وقال ولا تزر وازرة وزر اخری کسی ایک شخص کی اساءت سے یہ بات کب لازم آتی ہے کہ سارے اہل حرفہ اوسطرح
کے ہون یہ تو محض عناد و تعصب باطل ہے شعرانی کہتے ہین اشد حجاب معرفت اولیاء اللہ سے شہود مماثلت و مشاکلت
کا ہے یہ ایسا بڑا حجاب ہے جو اکثر اولین و آخرین پہ آپڑا ہے **کما قال تعالے** وقالوا ما لهذا الرسول یاکل
الطعام ویمشی فی الاسواق وقالوا ما هذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون حکمت الٰہیہ
کا اقتضا یہی ہے کہ خلق کا اتفاق اعتقاد پر حق مین کسی ایک شخص خاص کے نہو اسمین ایک راز خفی ہے یعنی اگر ساری
خلق معتقد ہو تو اجر اونکے صبر کرنیکا تکذیب مکذبین پر فوت ہوجاوے اور اگر سب لوگ مکذب ہون تو اجر اونکے شکر کرنیکا
تصدیق مصدقین پر برباد ہوجاوے اسلئے ارادہ حق یہ ٹہیرا کہ کچہہ لوگ معتقد مصدق ہون اور کچہہ لوگ منتقد مکذب کیونکہ
ایمان دو نصف ہے نصف صبر ہے اور نصف شکر ہے علی خواص نے لکہا ہے نفس مدح سے میلا ہوجاتا ہے اور ذم سے
ستہرا ہوجاتا ہے **ف** بعض اولیاء نے باب کلام کو دقائق کلام قوم مین بالکل مسدود کردیا تہا اور حوالہ اوسکا اوسکو
طریق پر رکہا تہا کہتے تہے من سلک طریقهم اطلع علی ما اطلعوا وذاق کما ذاقوا اسلئے ہمکو یہ چاہئے کہ ہم بہی
عوام سے وہ کلام نکرین بلکہ جواب بقدر عقل فہم طالب کے اچہا ہوتا ہے کیونکہ لوگ متفاوت الدرجات ہین اکثر کلام دقیق
وعلم عمیق کو نہین سمجہتے اسلئے حمل کرنا کلام اولیاء اللہ کا محامل حسنہ پر واجب ہے امام احمد کے پاس جب کوئی سوال
متعلق بعلم قوم آتا تو پاس ابو حمزہ بغدادی رح کے بہیجدیتے اور کہتے ما تقول فی هذا یا صوفی اسکی مثال ایسی ہے

جیسے کہ ایک شیخ نے کہا ہے حقیقۃ التوبۃ ھی التوبۃ من التوبۃ سامع نے کہا یہ تو اصرار ہوا گناہ پر حالانکہ مراد شیخ کی یہ ہے
کہ تزکیۂ نفس نہ ہو اور توبہ پر جو متصور ہو بحول اللہ کی نسبت پر اعتماد کرے کچھ اصرار نہیں ہے جب یہ مطالب سمجھ میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ کلام
نہایت عالیہ ہے حالانکہ اول انکار کیا تھا اسی جنس کا وہ کلام کسی اور صوفی عالی مقام کا ہے حقیقۃ التقوی ھی من التقوی
اور الصدریہ نے کہا ہے استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر یا لا تابعین جیسے اب وستغفر وغیرہ شعرانی نے
ما بلغنا قط عن احد من القوم انه نهی احدا عن الصلوة والزکوة والحج والصوم ابدا ولا تعرض لمعارضة شئ
من الشرائع وکیف یترک الولی ما کان سبب الوصول الی حضرة ربه انما یحث الناس علی الاکثار
من اسباب الوصول آپ کوئی وجہ انکار کی ہوا جیسے وہ اوہام قوم جو باقی نہیں یہ امور کسی طرح معارض کسی شے کے سنت
صحیحہ سے نہیں ہیں اور آسان ہے جسکا جی چاہے انکی تصدیق کرے انکا معتقد ہو جسکا جی چاہے وہ خاموش رہے مگر انکار
نکرے یوں سمجھے کہ جسطرح علماء مجتہدین فروع میں اجتہاد کرتے ہیں اسی طرح اولیا نے طریق میں اجتہاد کیا ہے ایک مجتہد
کا انکار دوسرے مجتہد پر قادح نہیں ہوتا ہے اسی لئے امام الحرمین وغیرہ نے تکفیر شخص معین سے توقف کیا ہے بلکہ منع
فرمایا ہے اور یہ کہا ہے ھذا طمع فی غیر مطمع یعنی جس شخص کا علم و فضل و تقوی و طہارت ثابت ہے اور وہ مانند
[illegible] متبع شرع ہے اور کوئی بدعت ضلالت اور کسی قسم کا فسق و فجور اوس سے ثابت نہیں ہے خواہ وہ اولیا میں معدود ہو
یا علماء میں اوس شخص کی تکفیر تضلیل کرنا محض کسی ایک دو مقالات پر جنکے معنی ظاہری افہام عوام میں خلاف شرع آتی ہیں
اور مطلب قائل کا اور کچھ ہے جو موافق شرع کے ہے ایک واہیہ غلطی و بیجا کبری ہے علماء دیندار کا انکار جس جگہ ایسے
مقالات پر ہوا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہنا عوام کا ہے اعتقاد الحاد و زندقہ کا ہے نہ انکار اوس شخص کا یعنے اور اگر فرضا وہ
مقالہ عین کفر ہے تو بھی حسن ظن یہ ہے کہ وہ نتیجہ سکر کا ہے صحو کا نہیں و مجنون اسی لئے مرفوع القلم ہیں کہ وہ اوس حالت
میں مکلف نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ بعد صحو کے بعض قائلین نے اپنے قول سے انکار کیا ہے یا تائب
ہوتے ہیں اور بعض نے وہ کلام بطور تعریض کہا تھا تاکہ تہمت خلق سے نجات پا کر ذکر اللہ کی فرصت حاصل کریں اور لوگ
اونکو برا سمجھکر اونسے کنارہ کش ہو جاویں جیسے حکایۃ عن الشبلی انہ قال انا الحق یا سبحانی ما اعظم شانی کہنا
یا لیس فی جبتی الا اللہ کہنا اصل مطلب ان مقالات کا صحیح ہے انمیں نہ کفر ہے نہ شرک یا محض وہ ایہام ہے مانند نیت ما لک کے
وانما لکل امرء ما نوی **حکایت** شیخ امین الدین امام جامع عمری واقع مصر نے کہا ہے کہ ایک شخص ایک عبارت
سوجہ تکفیر میں پڑ گیا تھا علماء مصر نے فتوی اوسکے کفر کا دیا جب اوسکا قتل کرنا چاہا سلطان چقمق نے کہا کوئی اور عالم
بھی باقی ہے جو یہاں حاضر نہیں ہوا کہا ان شیخ جلال الدین محلی شافعی [illegible] نہیں ہیں کہا بلاؤ وہ آئے دیکھا کہ وہ
شخص قید میں سامنے سلطان کے حاضر ہے شیخ نے کہا اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا یہ کافر ہوگیا ہے کہا کس شخص
نے فتوی اسکی تکفیر کا دیا ہے اوسکا [illegible] کیا ہے شیخ صالح البلقینی نے کہا ہیں یہ [illegible] والد شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی

اسی طرح کے امر میں ایک فتوی تکفیر کا دیا تھا شیخ نے کہا یا ولدی اتریدان تقتل رجلاً مسلماً موحداً یحب اللہ ورسولہ بفتوی ایک پھر کہا اسکو چھوڑ دو اور جولانہ نکال لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے سلطان دیکھتے رہگئے کسی کو جرات منع کی نہوئی انتہی اونکے بات رضی اللہ عنہ انتہٰی اسی طرح کی دو حکایتیں ہمنے بھی آخر رسالۃ السعۃ الجمال میں نسبت بعض علماء و اتقیاء کے لکہی ہیں جزاھم اللہ خیرا **حکایت** شیخ عزالدین بن عبد السلام کی ملاقات جب شیخ ابو الحسن شاذلی سے ہوئی اور قوم کو اونہوں نے تسلیم کیا تو کہنے لگے کہ بڑی دلیل اسبات پر کہ گروہ صوفیا عظم اساس دین پر قائم ہے یہ کرامات و خوارق ہیں جو اونکے ہاتھہ پر واقع ہوتی ہیں کبھی کسی فقیہ سے کوئی کرامت بھی تو واقع نہین ہوتی مگر جبکہ اونکی چال چلے کما ھو مشاھد حالانکہ پہلے شیخ عزالدین سخت منکر قوم تھے اور کہتے تھے ھل لنا طریق غیر الکتاب والسنۃ لکن جبکہ اونہوں نے ذوق اونکے مذاق کا پایا تو انکی خوب ہی مدح کرنے لگے انتہی یہ ذوق صوفیہ کوئی اور طریقہ علاوہ کتاب وسنت کے نہیں ہے بلکہ یہ دین شرع و اتباع قرآن و حدیث کا ہے **حکایت** دفعتاً فرنج میں جو بمقام منصورہ قریب ثغر دمیاط کے ہوا تھا شیخ عزالدین و شیخ مکین الدین و شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکے امثال بیٹھے اور اونپر رسالۂ قشیری پڑہا گیا ہر شخص کلام کرتا تھا اتنے میں شیخ ابو الحسن شاذلی آگئے سب نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم کچھہ معانی اس کلام کے ہمیں سناؤ شاذلی نے فرمایا تم مشائخ اسلام و کبراء زمان ہو تم نے تکلم کیا اب تمسے آدمی کے کلام کی جگہہ باقی نہیں رہی سب نے کہا نہیں ضرور کچھہ تو کہو تب شیخ نے بعد حمد و ثنا کے کلام کرنا شروع کیا شیخ عزالدین نے خیمہ کے اندر سے چیخ ماری اور باہر نکل کر آواز بلند پکار کر کہا ھلموا الی ھذا الکلام القریب العھد من اللہ فاسمعوہ انتہی یہ وہی بات ہے جسطرح حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باران تازہ کے حق میں فرماتے تھے حدیث عھد بربہ ؎

	از بر یار آمدہ مرحبا		ای نفس خرم باد صبا	

یافعی نے کتاب روض الریاحین میں کہا ہے نہایت تعجب ہے اوس شخص سے جو کرامات اولیا کا انکار کرتا ہے حالانکہ آیات کریمات احادیث صحیحات آثار مشہورات حکایات مستفیضات میں ذکر کرامات کا اسقدر آیا ہے کہ حد حصر سے خارج ہے پھر کہا اسکر کئی طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو سرے سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ اہل مذہب معروف ہیں مگر تقوی سے معروف نہین اور بعض لوگ مصدق کرامات اولیاء گذشتہ کے ہیں اور اپنے اہل زمان کی کرامات کا انکار کرتے ہیں جیسے بنی اسرائیل نے بن دیکہے موسی کے تصدیق کی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہکر مکذب ہوگئے تھے حالانکہ محمد صلعم موسی علیہ السلام سے افضل ہیں سو یہ انکار انکا براہ حسد و عدوان و شقاوت ہے اور بعض لوگ مصدق اولیاء اللہ کے ہیں لکن کسی شخص معین کی تصدیق نہیں کرتے ہیں سو یہ لوگ امدادات سے محروم ہیں کیونکہ بدون تسلیم کئے کبھی انتفاع نہیں ہو سکتا ہے یہی یہ بات کہ کرامت مشابہ سحر ہوتی ہے سو فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ ظہور سحر کا ہاتھہ پر فساق و فجار و زنادقہ و کفار کے ہوتا ہے جو غیر شریعت پر ہیں اور ظہور کرامات کا اولیاء سے بسبب اتباع کرنا

وسعت و کثرت اجتہاد کے ہوتا ہے یہ لوگ بالغ درجہ علیا ہیں **فائدہ** امام شافعی رح نے کہا ہے کہ انکار ایک
فرع ہے نفاق کی شعرانی کہتے ہیں یہ اسلئے ہے کہ اگر منافقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکار نکرتے تو ظاہرا و باطنا
اونپر ایمان لاتے یافعی نے کہا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ نسبت مثل شیاطین و سحر کی طرف اولیاء مقربین و ابرار
صالحین کی کیجاوے حالانکہ یہ لوگ صفات مذمومہ سے متطہر و متخلی اور صفات محمودہ کے ساتھ متزین و متحلی ہیں
ہر اوس چیز سے جو اونکو اللہ سے شاغل ہوتی ہے معرض ہیں تو اگر دل حسد میں گرفتار ہوگا اور قول منکرین کو انکے حق
میں سُنے کا تو خیر کثیر تجھے فوت ہوجائیگی اس گروہ کے حق میں تو یہ گفتگو عصر ذی النون مصری و ابو یزید بسطامی سے
اسوقت تک چلی آتی ہے بلکہ سید ابراہیم دسوقی رح نے کہا ہے کہ لوگون نے حق میں ایک جماعت صحابہ کے کلام کیا ہے
چہ جای اولیاء اور انکو منسوب طرف ریا و نفاق کے کیا تھا چنانچہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں کثیر الخشوع تھے بعض
لوگون نے کہا کہ وہ ریائی ہیں ایک دن زبیر رضی اللہ عنہ سجدے میں تھے اونکے سر و منہ پر گرم پانی ڈالدیا منہ کا چمڑا
نکل آیا اونکو خبر بھی نہوئی جب نماز سے فارغ ہو کر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا ہوا لوگون نے خبر دی کہا غفر اللہ لہم معاف کیا اور
ایک مدت تک منہ کی تکلیف سے الم میں گرفتار رہے شعرانی کہتے ہیں اسکی دلیل یہ ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنة
اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر میسر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلا ایک شربت تھا
تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سارا ہی بلایا و محن جو امم گذشتہ میں متفرق طور پر ہوئے تھے جمع کر دیئے ہیں کیونکہ
انکے درجات نزدیک اللہ کے بہت عالی ہیں **حکایت** ثقات نے نقل کیا ہے کہ ابو یزید بسطامی کو سات بار اون کے
شہر سے نکال دیا تھا وہ ایک بار سفر سے پھر کر بسطام میں آئے تھے اونھون نے مقامات انبیاء و اولیاء میں تکلم کیا
ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تھے حسین بن عیسی بسطامی علم ظاہر میں اوس ناحیہ کے امام و مدرس تھے
اونھون نے ابو یزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا انکو شہر سے نکال دو اونھون نے نکال دیا پھر وہ بسطام میں
نہ آنے لگے بعد موت حسین مذکور کے پھر آئے اونکے بالون ہو کر تعظیم کرنے اور برکت لینے لگے پھر کوئی نکوئی شخص اور
کھڑا ہوتا اور اونکو شہر سے نکالتا رہتا یہانتک کہ استقرار امر کا انکی تعظیم و تبرک پر اسوقت تک ہوا اسی طرح کا واقعہ
ذی النون رح کو پیش آیا تھا کہ بعض لوگون نے اونکی شکایت و سعایت پاس بعض حکام کے کی اور پھر اونکو مصر سے
مغلول و مقید کر کے بغداد بھیجا گیا جب خلیفہ نے اونکی باتیں سنیں تو خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص
زندیق ہے تو پھر روی زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہے اسی طرح سمنون محب پر تہمت شدید لگی تھی ایک عورت
اونکو چاہتی تھی اور وہ اوسکا کہنا نہیں مانتے تھے آخر اوس عورت نے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیہ
کے اوسکے پاس حرام کرنیکو آتا ہے سارے شہر میں یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کی گردن ماریں اور اونکے
اصحاب کو قتل کریں کوئی اونمیں سے بھاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو

بلا سے بچالیا اسی طرح ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تھی اور علما نے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابون مین پائے تھے فتوی کفر کا دیا اونمین ایک یہ لفظ تھا لو قلت من این الی این لم یکن جوابی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی لفظ تھے ایک بار فقہا اخمیم نے ذی النون پر تعصب کیا تھا اور ایک زورق یعنے کشتی خرد پر سوار ہو کر طرف سلطان کے بمقام مصر روانہ ہوئے تھے تاکہ وہان پہنچکر ذی النون پر گواہی کفر کی دین لوگون نے اس بات کی خبر ذی النون کو پہنچا دی اونھون نے کہا اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ کشتی ٹوٹ گئی سب لوگ دیکھ رہے تھے کہ وہ ڈوبتے ہین یہانتک کہ رئیس مرکب بھی ڈوب گیا ذی النون سے کہا رئیس کا کیا قصور تھا کہا اوسنے ان فساق کو کشتی پر سوار کیا تھا اسیطرح سہل بن عبد اللہ کو اونکے شہر سے طرف بصرہ کے نکال دیا تھا اور اونکو کفر و قبایح کی طرف منسوب کیا تھا وہ مرتے دم تک بصرہ مین رہے حالانکہ وہ بڑے عالم اور عارف و مجتہد تھے یہ تعصب بلا اس بات پر کی تھی کہ وہ توبہ کو بندہ پر ہر نفس مین فرض کہتے تھے ایک جماعت فقہا نے اونپر تعصب کیا اسکے سوا اور کوئی بات نہ تھی حسین حلاج دعای عمرو بن عثمان مکی سے قتل کیے گئے اونکے پاس ایک جزو تھا جسمین علوم خاصہ قوم لکھے تھے حسین نے وہ جزو لے لیا عمرو نے کہا یہ کتاب جسنے لی ہے اوسکے ہاتھ پاون کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اونکو کافر کہکر قتل کرنا گویا واسطے تستر و ثبوت عمرو کے تھا ذکرہ ابن خلکان اسیطرح جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تھی لکن وہ متستر بفقہ ہو کر مختفی ہوگئے باوجود اوس علم و جلالت کے

دانی کہ چنگ وعود چہ تقریر میکنند
پنہان خورید بادہ کہ تکفیر میکنند

محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب حدیث کے تھے اونسے کہا کہ تمکو ہمارے شہر مین رہنا جائز نہین ہے اونھون نے کہا مین یہان سے نہین نکلتا جبتک کہ تم میری گردن مین ایک رسی ڈالکر اور بازار ہی شہر مین مجھکو لیکر گذرو اور یہ نہ کہو کہ ھذا مبتدع نرید ان نخرجہ چنانچہ اسیطرح کرکے اونکو شہر سے خارج کیا اونھون نے ان لوگون کی طرف ملتفت ہو کر کہا نزع اللہ تعالی من قلوبکم معرفتہ پھر اس دعا کے بعد کوئی صوفی شہر بلخ سے نہ اوٹھا حالانکہ یہ شہر اکثر بلاد اللہ تھا وجود صوفیہ مین اسیطرح ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اس بات پر کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیداری مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملتا ہون پھر وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تھے یہانتک کہ مر گئے حکیم ترمذی کو یارون نے طرف بلخ کے نکال دیا تھا کتاب علل الشریعہ کتاب ختم الاولیا پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تو نے اولیا کو انبیا پر فضیلت دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی وہ کلام اونکا مؤول تھا اور صوفیہ رے نے یوسف بن حسین پر انکار کیا تھا اور بڑی بڑی تشنیعین لگائی ہین یہانتک کہ وہ مر گئے لکن انھون نے کچھ پروا ان لوگونکی نہ کی متمکن رہے ابو الحسن پوشنجی کو شہر سے خارج کر دیا تھا اور اونپر انکار کرکے اونکو طرف نیشاپور کے نکال دیا تھا وہ مرتے دم تک وہان رہے

ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا حالانکہ اونکی مجاہدات اور اونکا علم وحال معلوم تھا علویون نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کرکے
بازارہای مکہ مین پھرایا اور اونکے سر ودوش کو سفر وہب کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے انتہی مین کہتا ہون اب بھی معاملہ
فقہاء زمان واہل بدعت کا ساتھ اہل حدیث وسنت واصحاب توحید ورسالت کے اوسی طرح ہوا کرتا ہے مکہ مکرمہ سے گاہ گاہ قائلین
عمل بالحدیث نکالے جاتے ہین ہندوستان مین بسبب آزادگی حکام وقت کے ان لوگون کو قابو کسی کے اخراج کا نہین ملتا
تو عوض اوسکے اہل سنت کو طرح طرح کی بلایا فتن مین مبتلا کرتے ہین بہتان وزور وافترا کرکے متہم ٹھیرا لیتے ہین سبکی پر بادشاہ
گواہی کفر کی دیگئی باوجود اوس تمام علم وکثرت مجاہدات واتباع سنت کے تا وفات اونکی یہی حال رہا یہانتک کہ جو کوئی اونکو
دوست رکھتا تھا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تھے تاکہ وہ جیل سے رہائی پائے اور اوسکو بیمارستان مین پہنچا دیتے تھے
ابو الحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے ان اللہ یکبن للہ جہنم فانہ یتعلق جہنما بسبب السبکی
اگر اللہ نے کوئی جہنم ابتک نہین بنائی ہے تو اب وہ واسطے ہونے بیان سبکی کے ایک جہنم پیدا کریگا جنہون نے سبکی پر انکار کیا ہے
اور ناحق اونکو کافر ٹھیرایا ہے پھر کہا ان اللہ لا یدخل السبکی الجنۃ فمن یدخلہا امام ابو بکر نابلسی بڑے صاحب فضل و
علم وزہد واستقامت علی الطریقہ تھے امر بمعروف ونہی عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو مقید کرکے روانہ مصر کردیا اور
سامنے بادشاہ کے اوپر گواہی دی وہ اپنے قول سے راجع نہوئے آخر اونکی کھال اودھیڑی اور وہ زندہ تھے کسی نے اونکا
وقت سلخ کے سرنگون ہوکر قرآن پڑھتے تھے قریب تھا کہ لوگ فتنہ مین پڑجائین یہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم دیا قتل کرکے کھال
نکالو شیخ ابو مدین مغربی کو بلدہ بجایہ سے نکال دیا ابو القاسم نصرآبادی کو بصرہ سے خارج کردیا اور اونکے کلام واحوال کے منکر ہوئے
وہ مرتے دم تک حرم مین رہے حالانکہ اونکا صلاح وزہد وورع واتباع سنت معلوم ہے ابو عبد اللہ تستری صاحب ابی حفص
حداد پر ابو عثمان حیری نے قیام کیا عوض بھی اونکا ہجر کیا اور لوگون سے کہا کہ تم بھی اسنے علیحدہ رہو یہ سبب ہوا کہ لوگون نے اونکی
قدر ابو عثمان سے نیچ بھی اور اونکی طرف توجہ لائے ابو الحسن بصری پر گواہی کفر کی دی اور اونسے وہ الفاظ حکایت کئے
جو نہیج پر نکلے تھے اور اونکا پیچھا کرکے سامنے ابو الحسن قاضی القضاۃ کے لیگئے قاضی نے اون سے مناظرہ کیا اور قید وحبس سے
منع کردیا یہانتک کہ مرگئے اسی طرح لوگون نے حق مین ابن سمعون کے انکا کلام فاحش کیا تھا جب وہ مرگئے تو اونکے جنازہ
پر بھی حاضر ہوئے باوجود اوس عداوت کے اسی طرح حق مین امام ابو القاسم بن جمیل کے انکار لفظا حکم کیا تھا لیکن وہ مرتے
دم تک اشتغال علم وحدیث وصیام دہر وقیام لیل وزہد فی الدنیا سے یہانتک کہ اوپر اپنا منزل نہوئے رضی اللہ عنہ
ابو بکر تلمسانی کہتے ہین کہ ابو دانیال نے جنید ورویم وسمنون وابن عطا ومشائخ عراق پر خط کیا تھا اور جب کسی ایک کا ذکر
خیر انکین سے سنتے تو غیظ وغضب مین آتے اور متغیر ہوجاتے شعرانی نے لکھا ہے کہ حلاج بھی اسی قوم مین تھے بیچ
سو اونکی محنت مخفی نہین ہے اور اگر غیر قوم سے تھے تو بھی کچھ کلام اونکا نہین ہے لوگون نے حق مین حلاج کے
اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اونکو حلاج اسلئے کہتے ہین کہ وہ دوکان پر ایک حلاج کے بیٹھے

مدت کے بیٹھے تھے وہان ایک خزانہ قطن غیر حلاج کا رکھا تھا صاحب دکان کسی کام کو گیا تھا پھر جو آیا تو دیکھا کہ ساری روئی
اوسکی دھنی ہوئی رکھی ہے اسپر انکا نام حلاج ہوا یہ موسم گرما مین میوہ موسم سرما کا اور موسم سرما مین میوہ موسم گرما کا منگا
اور ہوا مین ہاتھ بڑہا کر دراہم لے لیتے اونکا نام دراہم القدرت رکھا تھا ابن خلکان کہتے ہین قتل اونکا کسی امر موجب قتل پر
نہین ہوا ہے بلکہ اونکو وزیر نے قتل کروا ڈالا کئی بار مجلس حکم مین بلایا کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہوئی تب ایک
جماعت سے کہا کہ اونکی کچھ مصنفات بھی ہین کہا ہان پھر ذکر کیا کہ انکی ایک کتاب مین یہ لکھا ہے کہ انسان جب حج سے عاجز
ہو تو ایک گھر کے غرفہ کو مطہر و مطیب کر کے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے
یا نہین بہرحال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا کہ یہ کتاب تمہاری تصنیف ہے کہا ہان کہا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری
سے حلاج کو معلوم نہ تھا کہ اونپر کیا مصیبت کیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا مباح الدم اس کتاب کی تو کوئی بات بھی کتب
حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے اس کلمہ قاضی کو دلیل ٹھیرا کر کہا کہ یہ فرع ہے تمہارے حکم کی ساتھہ کفر اس شخص
کے اب تم ایک خط اسکی تکفیر کا لکھدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکھوا لیا تھا سو وزیر پر برہم ہو گئے وزیر کو ڈر
اپنی جان کا ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا مرہنگ نے حلاج کو ایک ہزار کوڑے مارے اونھون نے آہ تک نہ کی پھر
ہاتھہ پاؤن کاٹ کر سولی چڑہا کر آگ مین جلا دیا لوگون مین اختلاف پڑا کہ وہ مصلوب ہوئے یا مثل عیسی علیہ السلام کے مرفوع
ہوئے اسی طرح امام غزالی پر فتوی تکفیر کا دیا تھا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا پھر اللہ نے غزالی کی ایسی مدد کی کہ
وہ کتاب آب زر سے لکھی گئی منجملہ ان لوگون کے جنھون نے غزالی پر انکار کیا تھا اور فتوی تحریق کتاب کا دیا تھا ایک قاضی
عیاض و حمیدی ابن رشید ہین جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بد دعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام کے مر گئے بعض نے
کہا کہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تھا اسلئے کہ شہر والون نے اونپر یہ دعوی کیا تھا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن باہر
نہین نکلتے حالانکہ وہ اوس دن تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مہدی نے قاضی کو بد دعای غزالی پر قتل کر ڈالا
اسی طرح ابو الحسن شاذلی کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تھا اور نائب اسکندریہ کو لکھ بھیجا تھا کہ تمہارے
پاس مغربی زندیق آتا ہے ہم نے اوسکو اپنے یہان سے نکال دیا ہے تم بھی اوس سے ملنا اور ہوشیار رہنا جب شیخ
اسکندریہ مین آئے دیکھا کہ سب لوگ اونکو گالیان دیتے ہین پھر سلطان کو اونکی برائی پہنچائی وہ ہمیشہ ایذا مین رہے
یہانتک کہ لوگونکو لیکر اون سنوات مین حج کیا جن سالون مین بسبب کثرت راہزنون کے رستہ حج کا بند ہو گیا تھا لوگ
اونکے معتقد ہو گئے شیخ احمد بن رفاعی پر تہمت زندقت و الحاد و تحلیل محرمات کی لگائی تھی امام ابو القاسم بن قسی و ابن
برجان و قونوی و مرجانی کو قتل کروا ڈالا حالانکہ یہ سب ائمہ مقتدی سبھے تھے حساد نے اوٹھکر گواہی کفر کی دی جب اسپر وہ
مارے نگئے تو حیلہ نکال کر سلطان سے کہا کہ ابن برجان کے نام کا خطبہ ایک سو تیس شہر مین پڑہا گیا ہے اوسپر بادشاہ نے
لوگ بھیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کر دیا ہے شیخ محی الدین بن عربی و عمر ابن فارض معو آجتک لوگ اونپر انکار کرتے

ابتلا ہر ولی و عالم کی بقدر اوسکی صلابت کے ولایت و دین و علم مین ہوتی ہے شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ رح پر کیا کیا آفات
لذریں شہر سے نکالے گئے بارہا قلعہ مین محبوس ہوئے حافظ ابن القیم کو بھی قید کیا شہر مین پھرایا انکا ہر طرح کی ایذا دی
حالانکہ یہ لوگ اکابر علما و ائمۂ دین و مقتدای صلحاء تھے و علی ہذا القیاس ہر زمانہ مین علما و صلحا و اولیا و اہل السنہ پر ہمیشہ
آفات کا مینہ برستا رہتا ہے لیکن انجام کو وہی لوگ مظفر و منصور ہوتے ہین اور مخالف اونکے دارین مین خائب و خاسر ہو جاتے
ہین الا ان حزب اللہ ہم الغالبون وکان حقا علینا نصر المومنین امام عبد اللہ بن اسعد یافعی رح نے خاتمۂ کتاب
روض الریاحین مین ایک فصل مستقل منعقد کی ہے اوسمین انکار کرنا بعض فقہا کا فقرا پر لکھکر جواب ہر ایک دلیل انکار کا
دیا ہے اور حکایات صالحین کو جو بظاہر نظر مین خلاف علم فقہ معلوم ہوتی ہین محامل حسنہ پر محمول کیا ہے اوس انکار او جوابات
کو صاحب کتاب مجالس المحسنین نے صفحہ ۲۵۱ مین ذیل ایک فصل کے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور بعض حکایات کا جواب
ذیل حکایت مطاوی کتاب مین لکھدیا ہے اسواسطے کچھ ضرورت اون انکارات و جوابات کے اعادہ کی اس جگہہ نہین ہے

فصل اول روض الریاحین مین کچھ فضائل اولیا و صلحا و مساکین و فقرا کے ذکر کیے ہین اونکا ذکر اس جگہہ
مع فوائد زوائد کیا جاتا ہے قال تعالے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ
علیما اس آیت شریف مین مراتب کمالات انسانی کو ترتیب وار ذکر کیا ہے پہلا مرتبہ نبوت کا ہے یہ سب سے اعلی درجہ ہے
کمال کا گویا انسان کامل وہی شخص ہے جو کہ اللہ پاک کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہو دوسرا مرتبہ صدیقیت کا ہے نبی کے بعد سب سے
افضل صدیق ہوتا ہے جسطرح کہ بعد ہمارے نبی سید الرسل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابو بکر صدیق رض خلیفۂ اول امت
امت مرحومہ کے تھے تیسرا درجہ شہادت کا ہے یہ درجہ بعد مرتبہ صدیقیت کے ہوتا ہے جسطرح کہ عمر فاروق رض و عثمان رض
ذی النورین و علی مرتضی رض علاوہ دیگر کمالات کے متحقق اس درجہ کے بھی ہوئے بعد شہادت کے درجہ صلاحیت کا ہے
یہ مرتبہ اگرچہ اس جگہہ ترتیب مین آخرا واقع ہوا ہے لیکن مدارج اس درجہ کے شامل ہین جملہ کمالات اہل درجات سابقہ
کو صلاحیت ایسی چیز ہے جسکی تمنا انبیاء علیہم السلام نے کی تھی اللہ تعالی نے یوسف صدیق علیہ السلام سے قرآن پاک
مین اس دعا کو حکایت کیا ہے رب انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اس آیت
سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سوای ان چار اقسام کے ایک قسم اور ہے جنکو مطیعین کہتے ہین وہ اگرچہ متحلی بالفضائل مین مثل
انکے نہون لیکن منازل جنت مین ہمراہ انکے ہونگے یہ مرتبہ اونکو بسبب اطاعت خدا و رسول کے ملیگا اللہ کی اطاعت
یہی ہے کہ عامل بالقرآن ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ اول قرآن پر ایمان لائے اور آیات محکمات کی تصدیق کرے حلال
و حرام کتاب اللہ کو پہچان لے عمل مین مخلص ہو کیونکہ بدون اخلاص کے کوئی عمل ظاہر و باطن کا قبول نہین ہوتا ہے
اطاعت رسول اللہ کی یہ ہے کہ عامل بالسنہ ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ بدعات سے بچے ہر کام مین موافق حکم سنت کے

دنیا مین خوبی اور آخرت مین خوبی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے یہ لوگ ہین انکو ہے کچھ حصہ اپنی کمائی سے اللہ جلد لیتا ہے
حساب انتہی یہ قول بطریق دعا ہے آنا مسلمین کی اسی طرح قال شیخ انبیا کا کیونکہ حق مین ابراہیم خلیل علیہ السلام
فرمایا ہے وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین معلوم ہوا کہ حسنات دنیا و صلاحیت آخرت سے
یہ مراد اگر کوئی اور شے ہوتی تو اللہ پاک اوسی کا یہان ذکر فرماتا ۳ وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم
استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن
اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من
غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم
کھاؤ اور خوشی سناؤ اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو ہے وہان
جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے طرف سے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ فرشتے دن حشر کے
اوترتے ہین جسدن ہر کسیکو اپنا غم و فکر ہوگا یا مرنیکے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین انتہی آیت دلیل ہے اس بات
پر کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل ہین توحید الوہیت و ربوبیت کے پھر اس قول پر جمے ہوئے اور مستقیم
ہین اونکو دنیا و آخرت دونون جگہہ مین ملائکہ حسن خوشخبری جنان دیتے ہین ۴ وقال تعالی واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم ترید زینۃ الحیاۃ الدنیا ولا
تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا تھام رکھ آپکو اونکے ساتھ جو پکارتے ہین
اپنے رب کو صبح و شام طالب ہین اوسکے منہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھین اونکو چھوڑ کر تلاش مین رونق دنیا کے
زندگی کے اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہے ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی خواہش نفس کے
اور اوسکا کام ہے حد پر نہ رہنا ایک کافر حضرت کو سمجھانے لگا کہ تم اپنے پاس رذالون فقیرون کو نہ بیٹھنے دو تاکہ
سردار لوگ تمہارے پاس بیٹھین رذالہ کہا غریب مسلمانون کو اور سردار دولت مند کافرون کو اوسپر یہ آیت
آئی انتہی یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ فقراء اہل اسلام جو صبح شام اللہ کا ذکر و نام لیا کرتے ہین یہ خاص مرید وجہ اللہ
ہین پھر اللہ نے دنیا اور اہل دنیا کی مذمت کی اور اونکی چال پر چلنے سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ وجود فقر کا ہمراہ اسلام
و ذکر اللہ کے ایک دلیل ہے ولایت کی و للہ الحمد ۵ وقال تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسألون
الناس الحافا دنیا ہے اون مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو
بے خبر محظوظ اور نکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرہ سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر انتہی اس آیت
مین ایک تو تعریف ہے فقراء اسلام کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہو رہے ہین اونکو کوئی کام سوا رضای خدا کے نہین ہے

وہ معاش کی تلاش کے لئے بھی نہیں نکل سکتے پھر ذکر اونکی پارسائی کا فرمایا ہے کہ باوجود فقر و حاجت بشری کے جس بغیر کسی
انسان کو چارہ نہیں ہے کسی سے بھی کچھ سوال نہیں کرتے ہین نکوئی اونکو دیتا ہے کس طرح کوئی دے سکے جاہل تو اونکو
بسبب عدم سوال کے توانگر و آسودہ حال سمجھتا ہے اور وہ خود کسی سے سائل کسی شئے کے نہیں ہوتے ہین اس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ متوکل محض ہوتے ہین نکسی سے وہ کچھ مانگین اور نہ کوئی اونکو کچھ دے اللہ ہی اونکا کفیل
رزق ہوتا ہے یہ صفت ہے اولیاء اللہ کی اسی لئے دوسری آیت مین آیا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون
تیسری آیت مین فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ در بدر
بھیک مانگتے پھرتے ہین اور متقی نہین ہین وہ اولیاء اللہ نہین ہوتے ہین سوال کرنا شرعا حرام یا گناہ کبیرہ ہے اور سوال
کرنیسے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء کا منصب تو یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی ادب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیون نہو ترک نہین
کرتے ہین پھر بھلا وہ ارتکاب سوال محرم کا اونسے کیونکر ہو ۔ وقال تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین جنھون نے محنت کی واسطے ہمارے ہم سجھاوینگے اونکو اپنی راہین بیشک اللہ ساتھ
ہے نیکی والون کے یعنی راہین قرب و رضا کی انتہی یہ آیت دلیل ہے صحت مجاہدہ پر مراد مجاہدہ سے اسجگہ وہ جہاد نہین ہے
جو راہ خدا مین تلوار سے کیا جاتا ہے اور جسکا ذکر آیات و احادیث کثیرہ مین بیانی خود وارد ہوا ہے بلکہ مراد ریاضت
و عبادت ہے اس کوشش کا یہ نتیجہ ارشاد فرمایا کہ ہماری راہ کا پتا اونکو لگ جاتا ہے یعنے وصول بمنازل
قرب و تقرب حاصل ہوتا ہے پھر یہ خبر دی ہے کہ ہم ساتھ اہل احسان کے رہتے ہین اونسے جدا نہین ہوتے مراد احسان سے
اس جگہ مرتبہ اخلاص و مراقبہ کا ہے اور یہ مرتبہ نہین ہے زمرہ مخلصین و اہل مراقبہ مین بدلیل حدیث جبرئیل علیہ السلام
الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم بطولہ اس حدیث سے مشاہدہ و مراقبہ
دونون کا ثبوت کامل ہوتا ہے پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا یہ حال آیت دال ہے حال و مآل اولیاء اللہ
پر اللھم ارزقنا ہمنے کتاب ریاض مرتاض مین مقامات اولیاء اللہ کو مفصل لکھا ہے اور اونکے عقائد و اعمال و علوم
کا ذکر کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے بہ عادہ شریف مطابق سنت صحیحہ کے حاصل ہو سکتا ہے وباللہ التوفیق
۔ وقال تعالی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یہ خطاب ہے شیطان کو کہ تیرا زور میرے بندون پر
نہ چلیگا معلوم ہوا کہ جو شخص سلطنت ابلیس سے محفوظ ہوتا ہے وہ خاص بندہ خدا کا ہے سو ایسا ہی بندہ اللہ کا ولی ہوتا ہے
کیونکہ ولی کہتے ہین دوست کو دوستی کا مقتضا یہ ہے کہ دوستدار خلاف مرضی دوست کے کوئی کام نکرے اگر کریگا
تو پھر سچا دوست نہوگا اسی سے دوسری آیت مین فرمایا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے اولیاء نہین ہین
مگر اہل تقوی ولایت کو اسجگہ تقوی مین حصر کیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غیر متقی ولی نہین ہو سکتا ہے کونسا ہر نہین
کوئی استدراج اوس سے ظاہر کیون نہو وہ شخص اگر اللہ کا ولی و دوست و محب و خلیل ہوتا تو ہرگز بال برابر خلاف حکم

مومن بندے کو کوئی کام اپنے اختیار سے نہ رہا ۔ وقال تعالیٰ یحبہم ویحبونہ یعنی اللہ انکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے
ہین معلوم ہوا کہ ولایت نام ہے محبت خدا کا اور یہی ثمرہ ہے ان ساری مجاہدات و ریاضات کا کتاب محاسن المسنین مین ابواب
محبت خدا کو ساتھ بسط تمام کے لکھا ہے اور کتاب عوارف اصفیا فی حب اللہ تعالیٰ مین بیان محبت و مراتب و منازل محبت کا مفصلا
آیا ہے جیسے رسالہ قشیریہ و کتاب عوارف استنشاق وغیرہا رسائل مین مرقوم ہے ایک حصہ کامل اس باب سے حاصل کئے
وللہ الحمد ۔ وقال تعالیٰ رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنہون نے سچ کر دکھایا
وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا انتہی یہ آیت دلیل ہے استقامت شرع پر معلوم ہوا کہ ولایت استقامت کا نام ہے اور
صدق عہد اولیاء اللہ کا کام ہے ولی اللہ وہی شخص ہوتا ہے جو اللہ کی توحید پر بالصفا مخلصا قایم رہتا ہے بلکہ تمثل اوامر
ونواہی کا کما ہی رہتا ہے ہو سکتا ہے کہ مراد اس عہد سے عہد الست ہو یا وہ عہد جو اہل ایمان نے ہاتھ پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باندھا تھا یا اطلاقا ساری عہود و شرع مطہر مراد ہون اسلئے کہ عبرت مانند زبان عرب مین عموم
اعتبار عموم کا ہے لفظا شامل جمیع عہود و جمیع عقود ہوگا ۔ وقال تعالیٰ لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ
قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ
واللہ علیم بالمتقین سب برابر نہین کتاب والون مین ایک فرقہ سیدھی راہ پر ہے پڑھتے ہین آیتین اللہ کی راتون کے
وقت اور وہ سجدہ کرتے ہین یقین لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین نیک بات کا اور منع کرتے
ہین خلاف شرع کام سے اور دوڑتے ہین نیک کامون پر وہ لوگ نیک بخت ہین اور جو کرینگے نیک کام سو
ناقبول نہو گا اللہ کو خبر ہے پرہیزگارون کی یہ وصف بیان فرمائے ساتھ اہل حق کے جو پہلے تھے وہ مسلمان ہوگئے اونکے مانند
عبد اللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ نے جب اہل کتاب کی مذمت مین سے ادنکو نکال لیا ہے انتہی یہ آیت اگرچہ بیان انکا
کے ادنہی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اسی واسطے امام یافعی نے اس آیت کو فضائل
اولیا مین شمار کیا ہے یہ آیت دلیل ہے اوصاف اولیاء اللہ پر ایک وصف انکا یہ ہے کہ وہ راتون کو اوٹھکر تلاوت
قرآن مجید کی کرتے ہین یعنی نماز تہجد مین پڑھتے ہین بدلیل ذکر سجدہ دوسرا وصف ایمان لانا ہے اللہ پر تیسرا وصف ایمان لانا ہے
قیامت پر چوتھا وصف امر بمعروف ہے پانچوان وصف نہی عن المنکر ہے چھٹا وصف جلدی کرنا ہے امور خیر مین سو
جس کسی شخص مین یہ اوصاف بروجہ کمال و استقامت حال وقال کے پائے جاوینگے اوسکا مآل یہ ہوگا کہ وہ بجملہ
صلحا کے شمر لیگا اور اوسکی کوئی خیر بیشتر عمل صالح ہے برباد نہ جاویگا اللہ کو اہل تقوی معلوم رہتے ہین ذکر تقوی کا اور
حکم اوسکا قرآن شریف مین ڈھائی سو جگہ سے زیادہ مین آیا ہے یہ ساری کمالات یعنی اسی ایک صفت لطیفہ مین
مندرج ہین جسکو ولی بننا ہو اور اللہ سے تقرب حاصل کرنا چاہے اوسکو چاہیئے کہ وہ تقاوت کو دونون ہاتھ سے پکڑے

اگر تقوی ظاہر و باطن نہ ہوگا تو پھر وہی مثل ہے کہ بس و ہمراہ عبادان قریب ہ

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست

امام یافعی قدس سرہ نے فرمایا ہے ضمن عشرۃ آیات اقتصرت علیہا یعنی ان دس آیتوں پر قصر کرنا اونکا بغرض اختصار
کے ہے ورنہ ذکر ولایت وولی کا آیات کتاب اللہ میں بہت آیا ہے اسکے بعد یہ فرماتے ہیں واما الاخبار فنقتصر منہا علی
عشرۃ احادیث صحیحۃ یہ اقتصار بھی دس حدیثوں پر بنظر اوسی اختصار کے ہے ورنہ احادیث دالۃ علی الولایۃ بھی بہت
ہیں ہمنے بھی اسجگہ انہیں آیات و احادیث پر بغرض اختصار اکتفا کیا ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ تبارک وتعالی قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب
الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی
اعطیتہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے دشمنی کیا کسی میرے ولی کو
تو خبردار کرتا ہوں میں اوسکو واسطے جنگ کے تقرب نکیا میری طرف کسی میرے بندے نے کسی چیز سے جو مجکو بہت محبوب
ہو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا طرف میری نوافل سے یہانتک کہ میں اوسکو چاہنے
لگتا ہوں جب اوسکو چاہتا ہوں تو میں اوسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے
وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے پھر اگر وہ مجسے
مانگیگا تو میں اوسکو دونگا اور اگر پناہ پکڑیگا تو پناہ دونگا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ اور جو
شخص کسی ولی اللہ کا دشمن ہوتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اوسنے اللہ سے لڑائی باندہی ہے وہ چیز جسکے سبب سے بندہ
اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے اداے فرائض دین کا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ بلفظ فرائض میں باشارۃ النص محارم الہی
بھی داخل ہیں اسلئے کہ اونسے اجتناب کرنا بھی فرض ہے اور اگر محارم کو فرائض سے جدا کیا جاوے تو دلیل ہے اسپر کہ
جلب منفعت دفع مضرت پر مقدم ہوتا ہے ابن القیم رح نے رسالہ صبر وشکر میں یہی بات ثابت کی ہے کہ اللہ کو اتیان
طاعات کا محبوب تر ہے بہ نسبت اجتناب سیئات کی واللہ اعلم بہرحال اجتناب محارم سے رتبہ صلاحیت کا ہاتھ آتا ہے اور
اداء فرائض سے رتبہ محبوبیت کا ملتا ہے پھر جب الفرض پر اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہے تو اور بھی زیادہ تقرب حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ ساری
حرکات وسکنات صاحب نوافل کے اللہ کے حکم و مرضی سے صادر ہونے لگتے ہیں ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اوسکے استعاذہ کرنیکا اثر
ہوتا ہے اصل اثبات مرتبہ ولایت میں یہی حدیث صحیح ہے امام علامہ محمد بن علی شوکانی رح نے اس حدیث کی شرح میں ایک کتاب
مستقل لکھی ہے قطر الولی نام ہے علاوہ اوس کتاب کا اکثر حصہ باعث ترکیش میں عبارت فارسی تحریر کیا ہے یہ کتاب
اپنے باب میں ایک کتاب لاجواب ہے یا لائق ہے جو اس حدیث کے کہا ہے انشدنا بعض شیوخنا لبعضہم

من اعتز بالمولی فذاک جلیل	ومن رام عزاً من سواہ ذلیل	
ولو ان نفسی مذ براها ملیکها	سعی عمرها فی سجدة لقلیل	
احب مناجاة الحبیب باوجہ	ولکن لسان المذنبین کلیل	

انتہی یہ اشعار بیہقی نے کے ہین انمین اشارہ ہے طرف انقطاع الی اللہ کے اور فضیلت ہے سجود اللہ کی اور محبت ہے مناجات رب العزت کی کیونکہ یہ سب امانات ہین واسطے ترتیب ولایت کے ۲ صحیح مسلم مین بروایت ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو یہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان صورت میلے کچیلے ہوتے ہین جو دروازون سے دھکیلے جاتے ہین کچھ پروا انکی نہین کیجاتی ہے وہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ کے بہروسے پر تو اللہ انکو سچا کر دے یعنی دنیا مین بظاہر نزدیک اہل دنیا کے محتاج وفقیر وحقیر ہین کوئی انکی طرف التفات نہین کرتا مسجدون مین یا جھوپڑون یا خانقاہون وغیرہ اماکن ویران مین پڑے رہتے ہین اللہ کی عبادت وذکر مین رہا کرتے ہین مگر اللہ کو ایسے عزیز ومحبوب ہین کہ اللہ انکی قسم کو جھوٹی نہین کرتا جس بات پر وہ توکلاً علی اللہ قسم کہا بیٹھتے ہین ویسا ہی اللہ انکی عزت قائم رکھنے کو کر دیتا ہے ؎

	خاکساران جہان را بحقارت منگر		تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

معلوم ہوا کہ اللہ کسی کی صورت نہین دیکہتا ہے بلکہ سیرت دیکہتا ہے جب دل مومن کا صالح ہوجاتا ہے تو سارا جسد صالح بنتا ہے اور جب دل کسی کا فاسد ہوجاتا ہے تو سارا جسد اوسکا فاسد ہوجاتا ہے پہر بیان آثار ظاہری کا واسطے تفسیر ہر زینت باطنی نظر سے ہی ہوا اسی لئے دوسری حدیث مین آیا ہے الا ان البذاذة من الایمان یعنی رثاثت ہیئت ایک علامت ہے ایمان داری کی ۳ ابوسعید خدری کا لفظ مرفوعاً صحیحین مین یون ہے جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مومن یجاهد بنفسه وماله فی سبیل اللہ تعالی قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربه وفی روایة یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ یعنی ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کون شخص افضل ہوتا ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان ومال سے راہ خدا مین کہا پہر کون فرمایا وہ شخص جو کسی ایک درہ مین در رہ کر کوہ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنے شر سے بچاتا ہے اس حدیث مین اول فضیلت جہاد کی راہ خدا مین بیان کی ہے مراد اس راہ سے مقاتلہ فی سبیل اللہ ہے اسلئے کہ اکثر لفظ سبیل اللہ مطلقاً یہی عمل صالح مراد ہوتا ہے یا مراد راہ خدا ہے یعنی سارے اعمال صالحہ اس صورت مین مراد بجا آوری ہے جملہ طاعات وحسنات کی پہر جس کسی شخص سے یہ کام بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہو سکتے ہین اور اوس سے اتنا ہی کام بنتا ہے کہ وہ لوگون سے کنارہ کش ہو کر کسی علیحدہ جگہ مین بیٹھکر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور متبتل الی اللہ ہو گیا ہے تو وہ سب سے بہتر آدمی ہے ؎

غالب بہ بیم از ہمہ خواہم گزین سپس	گنجے کہ بیم و بیم خداست مرا

اس حدیث میں فضیلت ہے عزلت وعبادت کی دوسری روایت میں جو ذکر تعاون و ترک شر کا آیا ہے وہ بھی اشارہ ہے طرف
اسی عزلت وعبادت کے معلوم ہوا کہ ایسا آدمی جو خالصاً یہ کام واسطے اللہ کے کرتا ہے وہ ولی اللہ ہوتا ہے واللہ اعلم
یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی بنص حدیث افضل الناس ہوتا ہے ۳۴ بخاری کا لفظ ابن عمر سے مرفوعاً یہ ہے اخذ رسول اللہ صلعم
بمنکبی وقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
کاندھے کو پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا کہ ہو تو دنیا میں جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے ابن عمر بعد اس روایت کے یوں
کہا کرتے تھے کہ اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک
ومن حیاتک لموتک یعنی اے شخص مخاطب تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نہ ہو اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا
نہ ہو اپنی صحت سے واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی زندگی سے واسطے زمانہ موت کے کچھ لیلے یہ بیان انکا گویا شرح
ہے حدیث باب کی کیونکہ غریب ومسافر کا یہ دستور ہوتا ہے کہ وہ رات کو کسی جگہ رہا تو صبح کو اوٹھکر چلدیا اور اگر دن کو
کسی جگہ ٹھیرا تو رات کو کوچ کر گیا ٥

مرا از نادوضع پرتو خورشید فیض آمد	سحر گہ بندۂ یمنی می نشینم شام برخیزد

غرضکہ مسافر کو حالت سیر وسفر میں کسی جگہ و کسی چیز سے کچھ دلبستگی نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ
بلکہ قید خانہ ہے مومن کو اس میں جی لگانا نہ چاہئے بلکہ جو زمانہ تندرستی وعافیت کا ہے اوس میں وہ کام کرلے جو وقت
بیماری کے لیکار آمد ہو اور زندگی ایسے اعمال صالحہ میں بسر کرے جو وقت موت کے کام آویں سو جو مومن مسلمان
اس صفت وشان کا ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے اسیطرح اہل سلوک مجاہدہ وریاضات کو سیر الی اللہ کہتے ہیں گویا خود دنیا
میں اوسید کا مراد انکا سفر الی اللہ ہے مسافر راہ میں اگر کوئی چیز دیکھتا ہے کیسی ہی اچھی کیوں نہو لیکن اوسپر دل نہیں جاتا
کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے اس مرحلہ میں رہنا نہیں ہے اسلئے وہ اوسکو چھوڑکر اور اوس سے منہ موڑ کر اپنا رستہ لیتا ہے ٥

بدل اگر تو خدا نچہ در نظر گذرد	خوشا روانی عمرے کہ در سفر گذرد

٥ کتاب ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام
قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح یعنی بہشت میں فقرا امت اغنیا امت سے پانسو برس پیشتر داخل ہونگے
اس حدیث میں دلیل ہے فضیلت فقر پر مراد فقر سے اسجگہ زہد ہے دنیا میں اگرچہ غنی بھی زاہد ہوتا ہے کیونکہ حدیث
میں آیا ہے الغنا غنا النفس یعنی تونگری دل سے ہے نہ مال سے لیکن بہر حال جو کوئی ظاہر باطن دونوں میں زاہد وفقیر ہے
وہی مستحق اس سبق کا ہے یہ وصف خاص اولیاء اللہ کا ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ فقر کو خود اختیار کر لیتے ہیں اور انکی قناعت
کچھ اضطراری نہیں ہوتی ہے اونکو اگر کوئی دنیا بھر کی بادشاہت دے تو بھی وہ اوسپر نگاہ نہیں کرتے ہیں ٥

گدایانے از پادشاہی نفور | بامیدش اندر گدائی صبور

تونگری تو زائل بھی ہوجاتی ہے لیکن اسکے فقر کو ہرگز زوال نہین ہوتا ہے یہ کمال مرتبہ ہے استقامت کا ۵

خوشا جہان تہیدستی و غریبانش | زوال نیست درو اقبال بی نہایتش

یہ مسئلہ کہ فقر و غنا مین کون افضل ہے اور فقیر صابر بہتر ہوتا ہے یا غنی شاکر نہایت دقیق ہے کشف اس اشکال کا جیسا کہ رسالہ اداءة الشکر باقامة الصبر والشکر مین کیا گیا ہے شاید کہ کسی دوسری کتاب مین میسر نہ آئیگا ۶ صحیحین مین اسامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلها المساکین واصحاب الجد محبوسون الحدیث یعنی کھڑا ہوا مین دروازۂ جنت پر اکثر داخل ہونیوالے جنت مین یہی مساکین تھے مالدار لوگ روکے گئے تھے یہ حدیث بھی دلیل ہے فضیلت اولیاء اللہ پر اسلئے کہ اکثر اولیاء مساکین و فقراء ہوتے ہین نہ اہل دولت سو سب سے زیادہ بہشت مین یہی اللہ کے دوست ظاہر ہیں صحابہ بیچ جائینگے مساکین وہ شخص ہوتا ہے جسکا دخل کم اور خرچ زیادہ ہو فقیر وہ شخص ہوتا ہے جو بالکل تہیدست ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے نکل کر مدین کو گئے تھے بالکل بھوکے پیاسے تھے اونہوں نے کہا رب انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر وہ لوگ جنکی کشتی خضر علیہ السلام نے توڑ ڈالی تھی مسکین تھے ملاحی کرتے تھے قال تعالیٰ لمساکین یعملون فی البحر بہرحال ایک علامت ولایت کی مسکنت بھی ہے جبکہ ہمراہ تقویٰ و طہارت کے جمع ہوجاوے ۷ صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے مر رجل بالنبی صلعم فقال لرجل جالس عندہ ما رایك فی ھذا فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع فسکت رسول اللہ صلعم ثم مر رجل آخر فقال لہ رسول اللہ صلعم ما رایك فی ھذا فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلعم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا یعنی ایک آدمی کا گذر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہوا حضرتؐ نے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہا تیری رای حق مین اس آدمی کے کیا ہے کہا یہ ایک آدمی ہے اشراف مردم سے واللہ یہ اس لائق ہے کہ اگر منگنی کرنا چاہے تو نکاح کر دیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول ہو حضرت خاموش رہے پھر ایک اور آدمی نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بھلا اسکے بارہ مین تیری کیا رای ہے اوسنے کہا یہ ایک شخص فقراء مسلمین مین سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو نکاح نکیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہو اور اگر بات کہے تو سنی نہ جاوے حضرتؐ نے فرمایا یہ شخص بہتر ہے اوس شخص سے ساری زمین بھر کر یہ حدیث دلیل ہے فضیلت فقر پر معلوم ہوا کہ اللہ کے فقیر بہتر ہوتے ہین مالدارون سے اور علامت ولایت کی غالبًا یہی فقر ظاہر یا غنا باطن ہوتا ہے ہمراہ تقویٰ و طہارت کے اسی لئے فقیر کا ایک درہم صدقہ کرنا افضل ہے صدقہ لاکھ درہم غنی سے وللہ الحمد ۸ صحیحین مین ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک
اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبا ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منه
ریحا منتنة یعنی مثال ہمنشین نیک وہمنشین بد کی ایسی ہے جیسے حامل مسک ونافخ کیر جو شخص مشک اوٹھائے پھرتا ہے
وہ یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو اوس سے کچھ خریدیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور جو شخص بھٹی پھونکتا ہے وہ یا تو تیرے کپڑے
جلائیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا ۵

باش چو عطار کہ پہلوے او — جامہ معطر شود از بوئے او
چند چو آتشکدہ آہنگران — دود و شرارے دمی از ہر کران

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرین سوء اور ہمنشین بد سے اجتناب واحتراز کرنا لازم ہے ۵

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست — کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

سو جتنے لوگ دنیا دار دنیا طلب مستغرق دنیا منہمک فسق وفجور میں ہوتے ہیں یہ سب جلساء سوء ہیں انکی صحبت سے
بچنا ہر مومن خدا طلب پر لازم ہے احادیث کثیرہ میں صحبت اغنیاء سے ڈرایا ہے یافعی نے اس حدیث کے نیچے یہ
اشعار لکھے ہیں ۵

تجنب قرین السوء واصرم حباله — فان لم تجد عنه محیصا فداره
واحبب حبیب الصدق واترک مراءه — تنل منه صفو الود ما لم تماره
ولله فی عرض السموات جنة — ولکنها محفوفة بالمکاره

۹ کتاب ترمذی میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لہم منابر
من نور یغبطہم النبیون والشہداء قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی اللہ نے فرمایا ہے وہ
لوگ جو باہم محبت رکھتے ہیں میرے جلال میں اونکے لئے منبر ہیں نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر و شہید معلوم
ہوا کہ اللہ کے لئے محبت رکہنا بڑی فضیلت ہے اللہ کے دوستوں پہ انبیاء وشہداء کو بھی رشک ہوگا اس اجمال کی
تفصیل حدیث موطا میں باسناد صحیح یوں آئی ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے ان لوگوں
کے جو محبت رکھتے ہیں میری راہ میں اور ملتے ہیں آپس میں میرے لئے اور خرچ کرتے ہیں میری راہ میں انتہی
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ کا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اگر انکو کسی سے محبت ہے تو اسی لئے
ہے کہ وہ اللہ کا مطیع ودوستدار وطالب ہے اور اگر کسی سے راہ ورسم ملاقات کی رکھتے ہیں تو اسی لئے کہ اوسکی
ملاقات وزیارت سے خدا یاد آتا ہے اگر کچھ صرف کرتے ہیں تو اسی لئے کہ اللہ اون سے راضی ہو لیکن یہ مقام
محبت کا نہایت درجہ مشکل ہے اگرچہ ظاہر میں بہت آسان نظر آتا ہے سو جو کوئی شخص فائز اس مقام کا ہے وہ

بڑا صاحب نصیب ہے یہ محبت عام ہے خواہ صلحا احیا سے ہو خواہ اولیا اموات سے ہر محب اوسدن ہمراہ اپنے محبوب کے ہوگا انشاء اللہ تعالی ۞ صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے سبعة یظلهم الله تحت ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله تعالے ورجل قلبه معلق فی المسجد ورجلان تحابا فی الله عز وجل اجتمعا علیه وافترقا علیه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله تعالی ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه یعنی سات قسم کے آدمی ہین جنکو اللہ تعالی سایہ دیگا نیچے اپنے سایہ کے جسدن کہ نہوگا کوئی سایہ مگر اللہ کا سایہ ایک امام عادل یعنے پادشاہ انصاف کرنیوالا دوسرا وہ جوان جسنے نشو ونما پایا ہے اللہ کی عبادت مین تیسرا وہ شخص کہ لگا ہے دل اوسکا مسجد مین چوتھے وہ دو آدمی کہ محب ہین ایک دوسرے کے اللہ کی راہ مین جمع ہوتے ہین محبت پر اور جدا ہوتے ہین اوسپر پانچوان وہ شخص کہ بلایا اوسکو ایک عورت صاحب منصب وجمال نے اوسنے کہا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون چھٹا وہ شخص کہ جسنے صدقہ دیا اور چھپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ نے کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ شخص کہ یاد کیا اوسنے اللہ کو تنہائی مین پھر آنسو بہے اوسکی آنکھون سے اس حدیث کی شرح بہت طول طویل ہے ہمنے بیان اس حدیث کا عون الباری وسراج وہاج شرح صحیحین مین کیا ہے ان سات شخصون کے سوا اور بھی لوگ ہین جنکو اللہ پاک قیامت مین نیچے اپنے سایۂ عاطفت کے سایہ دیگا اس حدیث کو یافعی نے ایک قصیدۂ مختصرہ مین نظم کیا ہے اور بقیۂ اصحاب ظلال کو ہمنے کتاب دلیل الطالب مین یکجا استقرا کرکے لکھا ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ متحابین فی اللہ وذاکرین خدا اور متصدقین بالاخفا اور دل بستگان مساجد اور عادلین وعابدین خدا وباکین من خوف اللہ اولیاء اللہ ہوتے ہین ان صفات ہفت گانہ مین جو کسی صفت کسی مومن مین ہوگی وہ اللہ کا دوست ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کچھ خاص ساتھ کسی ایک حالت مخصوصہ کے نہین ہوتی ہے کہ جب وہی حالت کسی شخص پر طاری اور ساری ہو تب ہی وہ ولی سمجھا جائے بلکہ بعد اداء فرائض واجتناب محارم کے جب ایک حال بھی ان حالات مین سے موجود ہوگا تو صاحب حال ولی اللہ ٹھیریگا وللہ الحمد یہ تعدد صفات وتکثر احوال کا اسلئے ہے کہ مراتب اشخاص کے متفاوت ہوتی ہین کسی شخص پر ایک حالت آسان وغالب ہوتی ہے اور دوسری حالت وصفت کا بجالانا اوسپر مشکل پڑتا ہے تو جو حالت وصفت جس شخص کو حاصل ہو سکے اور جس وصف کا وہ بنظر اپنی قوت واستعداد کے اہل ہو اوسی امر کو واسطے حصول ولایت آلہی کے حاصل کرے یہ ویسی بات ہے جیسے کہ دوسری حدیث مین آیا ہے الایمان بضع وستون او سبعون شعبة افضلها قول لا اله الا الله کیونکہ بجالانا جملہ شعب ایمان کا اور اعمال جمیع صالحات کا کسی بشر کے حیطۂ قدرت مین نہین ہے الا ما شاء اللہ تعالے اور کس طرح ہر شخص امتثال جملہ اوامر پر قادر ہو سکتا ہے کیونکہ بہت اوامر ایسے ہین جو اوسکے حیطۂ تکلیف سے باہر ہین مثلاً جسکے پاس مال بقدر نصاب کے نہین ہے وہ زکوٰۃ کہاں سے دیگا اور

جسکو استطاعت ادور احد کی نہین ہے وہ حج کسطرح ادا کریگا جو شخص ناتوان و عاجز ہے وہ جہاد کیونکر کریگا اسلیے اللہ
پاک نے بفحواے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا امور متعددہ و حسنات کثیرہ بتادئے ہین کہ جو عمل صالح اور فعل حسنہ
جس کسی شخص کے امکان مین ہو وہ اوسی کو ساتھ صحت نیت و خلوص طویت و طریقہ صواب کے بجالائے اللہ اوسکو
دوست رکھیگا اور وہ محفوف رحمت واسعۂ الٰہی کا ہوکر انشاء اللہ تعالیٰ مغفور ہوگا کیونکہ بڑا فوز واسطے انسان مومن کے
یہی ہے کہ نار سے بچکر گلزار مین جاوے فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز اس زحزحت و فوز کی علامت
دنیا مین یہی ہے کہ آدمی متقی کامل ہو اگرچہ اعمال حسنہ کو ایجاب دخول جنت مین اور اعمال سیئہ کو ایجاب دخول نار مین
مداخلت کلی نہین ہے لیکن اللہ پاک نے عمل صالح کو ایک نشانی مغفرت و رضوان کی اور عمل طالح کو ایک علامت سخط و
دخول نیران کی ٹھیرایا ہے اور اصل بات فقط اوسکا فضل ہے دیگر ہیچ یہ نتیجہ ہے اوسکی سبقت رحمت کا اوسکے غضب
پر وللہ الحمد اللھم لا تحرمنا خیرک لشرنا وھب لنا من فضلک العظیم واجعل بک شغلنا بجاہ حبیبک الحیا
نبیک الکریم صلعم اللھم آمین یا فقیر نے آیات و احادیث مذکورہ کو بطور دلکھا تھا کچھ کلام اونکے معانی
پر نہین کیا تھا ہے نہایت اختصار سے جو کچھ اسجگہ لکھا ہے وہ ایک قطرہ ہے بحر زخار کا یا ایک ذرہ ہے بیابان ناپیدا کنار
کا اسکے بعد یا فقیر نے ایک فصل مستقل مین اثبات کرامات اولیاء اللہ کا بعض آیات و احادیث سے کیا ہے کچھ حاجت اوسکے
ذکر کی اسجگہ نہین ہے اسلیے کہ وجود کرامات کا اولیاء اللہ سے بجای خود اقوال صحیحہ سے ثابت ہے کوئی مسلمان اوسکا
انکار نہین کرسکتا ہے اگر انکار کریگا تو وہ منکر قرآن و حدیث کا ہوگا قرآن و حدیث کا انکار عین کفر ہے عیاذا باللہ منہا
کچھہ یہ ضرور نہین ہے کہ ہر ولی اللہ سے کرامت ظاہر ہوا کرے ولایت کے لیے ظہور کرامات کا کسی ولی یا عالم باللہ نے
شرط نہین کیا ہے بلکہ جسقدر قدم ولی کا مراتب ولایت و کمال باطن مین راسخ تر ہوتا ہے اوتنا ہی نقصان اوسکو ظہور کرامات
سے ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو کہ جو شہرت کرامات کا اولیاء من بعد ہم سے ہوا وہ اون سے نہوا امام احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ سے کسینے وجہ اس امر کی پوچھی تھی کہا اولئک کان ایمانہم قویا فما احتاجوا الی زیادۃ شی یقوون
بہ وغیرھم کان ایمانہم ضعیفا لم یبلغ ایمان اولئک فقووا بما اظہار الکرامات لہم یہ سب لیے اسی قدر
کافی ہے کہ ہم انکار کرامات اولیاء اللہ کا جبکہ ظہور اوسکا طریقہ صحیحہ پر ہاتھ سے کسی متقی صالح خدادوست کے ہو
نکرین بلکہ تصدیق سے پیش آئین ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے التصدیق بعلمنا ھذا ولایۃ
یا فقیر کہتے ہین مراد اس سے ولایت صغریٰ ہے نہ کبریٰ اور سب لوگ یہاں چار طرح پر ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جنکو
تصدیق علم اولیاء اللہ کی اور علم اونکے طریقہ کا اور ذوق اونکے مشرب و احوال کا حاصل ہوا ہے دوسرے وہ لوگ
ہین جنکو تصدیق و علم مذکور تو حاصل ہوا ہے لیکن ذوق حاصل نہین ہوا تیسرے وہ لوگ ہین جنکو فقط تصدیق حاصل ہوئی
نہ علم و ذوق چوتھے وہ لوگ ہین جنکو کوئی شے بھی ان اشیاء ثلثہ سے حاصل نہین ہوئی نعوذ باللہ من الحرمان ۔

فنسال التوفیق والغفران انتھے ـــ ہے ہم لوگ سو ہمکو اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم بالکل اونکے احوال و اذواق سے
خالی اور اونکے علوم تحقیق سے جاہل اور اونکے سلوک طریق سے عاجز ہین ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اونکو دوست
رکھتے ہین اور اونکے صدق پر یقین لائے ہین اور اللہ سے امید رکھتے ہین کہ کل قیامت کو وہ اپنے فضل و رحمت سے
ہمکو اور اونکو اپنی دار کرامت مین جمع کرے اور دنیا مین بھی اونکی برکات سے ہمین محروم نرکھے کیونکہ حدیث
المرء مع من احب اور حدیث انت مع من احببت بشارت رسان دلہای مردہ و طمانیت بخش خاطرہای افسردہ
ہے اگرچہ ہمارے سارے اعمال بمقابلہ اونکے احوال کے برابر ایک پرپشہ اور ریزۂ کاہ کے بھی نہین ہین لکن سعت رحمت
و شمت فضل کے لئے کچھ مساوات درکار نہین ہوتی ہے رافت ذوت فقط حیلہ جو ہوا کرتی ہے ۵

الہی نالۂ گرمے دل دیوانۂ ما را — کرامت کن منال آتشینی دانۂ ما را
گریبان را نظر بر رشتۂ مہمان سخی باشد — سبزانہ باغ بیرون سبزۂ بیگانہ ما را
درین محفل مکن از دست مردم آبروریزی — تو گردش دہ برنگ آسمان پیمانہ ما را

تمام ہوا مقدمہ اس کتاب کا اب لبد اسکے ہمکو لکھنا مقالات اولیاء اللہ اور ملفوظات صوفیہ رضی اللہ عنہم کا منظور ہے
شعرانی رح نے کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مین مقالات مذکورہ کو نام بنام اہل ولایت لکھا ہے
اس جگہہ تلخیص اون ملفوظات کی کیجاویگی یہ سارے عبارات و اشارات حقیقت مین مستنبطات و مفہومات بلکہ منطوقات
کلام الہی و احادیث رسالت پناہی ہین یہ سب اوسی اجمال کی شرح ہین جو شرع مین آیا ہے اور شارع نے طرف
اوسکی دعوت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متمم مکارم اخلاق تھے یہ لوگ اون اخلاق کے مبین ہین
ہر مطلب انکا دلالت نص یا اشارت نص سے ثابت ہے وللہ الحمد مومن مصدق انکا کلام سنکر عالم ہو جاتا ہے عالم
انکا مقال و مقام پہچانکر مستعد ظہور آثار ولایت بنجاتا ہے سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا
کہ مرید ونکو ان حکایات حالات و مقالات اولیاء و فقراء و زہاد و عباد سے کیا فائدہ ہے فرمایا الحکایات جند من جنود اللہ
تعالی تقوی بہا قلوب المریدین پوچھا اسکا کوئی شاہد بھی ہے کہا یہ قول اللہ کا ہے وکلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت بہ فؤادک **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مین مجلس مین ایک واعظ کے گیا اوسکی بات
میرے جی کو لگی جب وہان سے اوٹھکر آیا کچھ بھی اثر دل مین باقی نرہا پھر دوبارہ گیا تو اوسکے کلام نے طریق قوم مین
میرے دل پر اثر کیا پھر تیسری بار گیا تو وہ اثر دل مین ایسا باقی رہا کہ گھر مین آکر سارے آلات مخالفات توڑ ڈالے اور طریق
الی اللہ کو لازم پکڑا یحیی بن معاذ رازی نے اس حکایت کے بعد کہا ہے عصفور اصطاد کرکیا یعنی ایک چڑیا نے
ایک باز کو شکار کر لیا مراد عصفور سے واعظ ہے اور مراد کرکی سے شیخ دارانی ہین اہل دل نے کہا ہے ان الرحمۃ
تنزل عند ذکر الصالحین مین کہتا ہون ذکر صلحا دو طرح پر ہوتا ہے ایک اس طرح کہ اونکی کرامات و مقامات

کا ذکر کیا جاوے دوسرے اس طور پر کہ اونکی مقالات و ملفوظات کو لکھا جاوے یہ دونون طرحکا ذکر نفع بخش ہوتا ہے لکن پہلا ذکر انفع ہے اسلئے کہ کلام برکت التیام اونکا سُنتے سُنتے کچھ نہ کچھ اپنا اثر اوسکا ہوتا ہے اور وہ اثر سامع کو سالک طریق الی اللہ بنا تا ہے اسمین فائدہ سُننے والیکا بہت زیادہ ہے اور پہلے ذکر سے فقط یہ نفع ہے کہ اعتقاد اونکی صلاحیت کا دل مین آتا ہے جیسے کتاب تقصار مین تراجم اولیاء سلف و خلف کے مع بعض ملفوظات کے لکھے ہین اس رسالہ مین فقط ذکر مقالات و عبارات پر اقتصار کیا جاتا ہے عربی الفاظ کا ترجمہ اُردو مین کتاب لواقح الانوار سے لکھا ہے ہر چند وہ حسن و جمال لغت عرب کا زبان ریختہ اُردو مین کہان ادا ہو سکتا ہے لکن پھر بھی اصل مطلب کی طرف راہبر ہے اور کہین جگہہ خاص لفظ عربی کو بھی ذکر کر دیا ہے یہ مقاصد صحیحہ خواہ عربی مین ہون جسطرح کہ شعرانی نے ذکر کئے ہین خواہ فارسی مین جسطرح کہ تقصار وغیرہ کتب تذکار مین لکھے گئے ہین خواہ اُردو مین جسطرح کہ اس رسالہ مین اتفاق ہوا ہے مطلوب ان سب سے ذات پاک رب العلمین اور وجہ کریم ارحم الراحمین ہے پس بس ؎

	عباراتنا شتی وحسنک واحد		وکل الی ذاک الجمال یشیر

ع حدیث عشق چہ می باید چہ سریانی چہ عبرانی ✲ اگر چہ ہمنے ان اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو جنکا نام و کلام اس رسالہ مین لکھا ہے نہین دیکھا ہے اور نہ اونکے زبان برکت نشان کو پایا ہے لکن جو بات اونکی صحبت سے متوقع الحصول تھی وہ اونکے کلام برکت نظام سے اب بھی بصورت صدق نیت ممکن الحصول ہے گویا مطالعہ ان مقالات و عبارات و اشارات و بشارات کا ہمکو بمنزلہ حصول صحبت صوری کے ہے بلکہ ایک طرح صحبت سے بھی فرحت زائد رکھتا ہے کہ صحبت صوری مین احتمال کسی قصور و فتور کا رہتا ہے اور خوف سوء ادب دامنگیر حال ہوتا ہے اور یہ صحبت معنوی انفاس قدسیہ کی ہر گرد و غبار سے پاک صاف ہے وللہ الحمد

	ذات من نقش خیال خوش تست نقش اندیشہ من جملہ تست		من مگر خود صفت ذات توام گو کہ الفاظ و عبارات توام

حدیث شریف مین آیا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے دیکھا مجکو ایک بار اور خوشی ہو اوسکو جسنے مجھکو نہین دیکھا اور مجپر ایمان لایا سات بار معلوم ہوا کہ تصدیق بالغیب کا رتبہ تصدیق شہادت سے اعلیٰ واقع ہوتا ہے اللہ و رسول کے کلام کا مطلب بابت تہذیب اخلاق و تحسین اعمال و صدق احوال و اخلاص فعال کے سمجھنا مطالعہ پر انہین مقالات کے موقوف ہے علم نافع جسکا سوال حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذوالجلال سے اپنی دعا مین کیا ہے اور عمل صالح جو مطلوب شارع ہے وہ اسی پر دو مین مستور ہے طالب حق و راغب طریق نجات کو لازم ہے کہ بعد تحصیل علوم کتاب و سنت کے مطالعہ اس رسالہ کا بھی بروجہ اعتقاد و انقیاد کیا کرے آئینہ دل کی زنگار کو صیقل اس اعتبار کے دور کرکے مظہر انوار بنے اور یہ سمجھے کہ گویا خدمت مین ان اکابر کے حاضر ہے اور بلا واسطہ اونکے

برکات قال وحال سے استفادہ و استفاضہ حاصل کر رہا ہے شعرانی رح دیباچۂ طبقات مین فرماتے ہین
اعلموا ان کل من طالع ھذا الکتاب علی وجہ الاعتقاد وسمع ما فیہ فکانہ عاصر جمیع الاولیاء المذکورین
فیہ وسمع کلامھم وذالک لان عدم الاجتماع بالشیخ لایقدح فی محبتہ وصحبتہ فانا نحب رسول اللہ صلعم
والصحابۃ والتابعین والائمۃ المجتھدین وما رأیناھم ولا عاصرناھم وقد انتفعنا باقوالھم واقتدینا
بافعالھم کما ھو مشاھد فان صورۃ المعتقدات اذا ظہرت وحصلت لایحتاج الی مشاھدۃ
صور الاشخاص ثم ان من طالع مثل ھذا الکتاب ولم یحصل عندہ نھضۃ ولاشوق الی طریق اللہ
عزوجل فھو والاموات سواء والسلام حاصل اس کلام کا یہ ہوا کہ مطالع اس کتاب کا بمنزلۂ معاصر اولیاء
مذکورین کے ہے گویا اونکے کلام کا سامع ہے عدم اجتماع الشیخ کچھ قادح محبت وصحبت نہین ہوتا ہے دیکھو ہم
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وتابعین وائمہ کو دوست رکھتے ہین حالانکہ ہمنے اونکو نہین دیکھا ہے اور
نہ ہم اونکے ہمعصر تھے مگر اونکے اقوال سے ہمنے نفع لیا ہے اور اونکے افعال کے ہم مقتدی ہوئے ہین صورت اعتقاد
کی جب ظاہر وحاصل ہو جاتی ہے تو محتاج مشاہدۂ صورت شخص کی نہین رہتی اگر اس کتاب کے مطالع کو ان مقالات
سے کچھ بھی نہضت وشوق طریق الہی کا حاصل نہوا تو سمجھو کہ وہ اور موتی برابر ہین لا الہ الا اللہ ولا حول
ولا قوۃ الا بہ بڑا فائدہ اس کلام کا واسطے اہل اسلام کے یہ ہے کہ شخص صحیح الاعتقاد کے لئے جو اس کلام کو
لیتا ہے تقریب طریق حق ہے کیونکہ مرید صادق جسوقت کہ بات شیخ کی سنکر جزم ویقین کے ساتھ اوسپر عمل
کرتا ہے تو مرتبہ مین برابر شیخ کے ہو جاتا ہے شیخ کو اوسپر فقط اتنی ہی فوقیت وزیادت باقی رہتی ہے کہ وہ مفیض
ہے مرید پر اسی لئے یہ کہا ہے کہ بدایت مرید کی نہایت شیخ ہوتی ہے کیونکہ جو کچھ شیخ نے اواخر عمر مین کمایا ہے
وہ اوسکی ساری مجاہدات طول عمر کا خلاصہ ہے فالزم یا من کتاب جمع مع صغر حجمہ غالب فقہ اہل الطریق
واللہ المستعان وبہ التوفیق وھو خیر رفیق ٭

باب بیان مین اکابر صحابہ کے

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سید اول اولیاء امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین نسب انکا حضرت سے کعب بن مرہ
مین جا ملتا ہے انکے مناقب بیحد وبیحساب ہین انکی وفات مابین مغرب وعشا کے ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری کو
بعمر شصت وسہ سال ہوئی ای رب یہ تیرا بندہ شرمندہ انکا ہمنام ہے تو اوسکی محرومی انکی برکات سے پسند نکر
اس مشارکت اسمی کو قوت کیمیائی بخش ٭

	بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس است		فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا	

۱ یہ فرماتے تھے بڑی عقلمندی تقوی ہے بڑی حماقت فجور ہے اصدق صدق امانت ہے الکذب کذب خیانت ہے ۲ جسکو وعظ کرتے اوس سے کہدیتے کہ اگر تو نے میری وصیت حفظ کر لی ہے تو اب چاہیے کہ کوئی غائب موت سے زیادہ تجکو محبوب ہنو اور وہ تو آوے ہی گی ۳ جسمے کے اندر جب کسی زینت دنیا سے عجب آجاتا ہے تو اللہ اوسکو دشمن رکھتا ہے یہانتک کہ وہ اوس زینت سے جدا ہو جائے ۴ کہتے تھے کاش مین درخت ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کے کھا لیتے یہ اسلئے کہ انپر خوف و حزن بغایت درجہ غالب تھا ۵ زبان کو پکڑ کے فرماتے کہ اسی نے مجھے بہت جگہ پھنسایا ہے ۶ اونٹنی کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بیٹھا کر آپ اٹھاتے کسی سے نہ کہتے کہ اوٹھا دو فرماتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کچھ نہ مانگون گویا اسکو بھی داخل سوال خیال کرتے تھے یہ اعلی درجہ ترک سوال کا ہے سوای صدیقین کے کسی دوسرے شخص سے بنسکتا ہے رضی اللہ عنہ ؛

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے کعب مین جا ملتا ہے سب سے پہلے امیر المومنین انھین کا لقب ٹھیرا انکی کثرت علم و وفور عقل و فہم و زہد و تواضع و صدق و انصاف و قوت مع الحق و تعظیم آثار رسول و شدت متابعت حضرت پر اجماع ہے ۱ انکے دسترخوان پر دو سالن ہوتے ایکبار حفصہ نے ٹھنڈے شوربے مین کچھ تیل ڈالدیا تھا کہا ادامان فی اناء واحد لا اکلہ حتی القی اللہ عزوجل یعنی ایک برتن مین دو سالن ہین تو مین اسکو نہ کھاؤنگا جب تک کہ اللہ تعالی سے جا ملون یہ دلیل ہے انکے کمال زہد کی کہ مافوق اوسکے متصور نہین ہے ۲ انکی قمیص و ازار مین چودہ پیوند لگے تھے اونمین ایک پیوند لال چمڑے کا بھی تھا یہ دعا کیا کرتے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک ۳ ایکبار حضرت سے اجازت عمرہ کی لی فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائک دوسرا لفظ یہ ہے اشرکنا فی دعائک ۴ کہتے تھے اگر خوف حساب کا ہوتا تو مین بھی ایک بکری تو مین بھون کر کھاتا ۵ فرماتے تھے کاش مین ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجکو موٹا کرکے ذبح کرتے پھر پکا کر کھا لیتے مین فضلہ ہو کر باہر نکلتا اگر بشر نہوتا ۶ کہتے تھے مین چاہتا ہون کہ جیسا دنیا مین آیا ہون ویساہی چلا جاؤن مجکو اجر ہو نہ مجھپر کچھ بوجھ ہو ۷ رانڈون اور یتیمون کے لئے تھیلا آٹے کا اپنی پشت پر لاد لاتے کسی نے کہا ہمکو دو ہم اوٹھا لے چلین کہا بھلا دن قیامت کے کون میرے گناہ اوٹھالے چلیگا اسکے فضائل و احوال بیشمار ہین جسطرح ابوبکر رضی اللہ عنہ ارحم امت تھے ویسے ہی یہ امر خدا مین اشد تھے انکے سبب سے بدایت و نہایت مین اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی رضی اللہ عنہ ؛

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے عبد مناف مین جا ملتا ہے رقیہ پھر ام کلثوم دختران حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے نکاح مین آئی تھین اسلئے ملقب بذی النورین ہوئے ۱ ہر دن مصحف یکبار کلام اللہ کا پڑھتے تھے ۲ سخت باحیا تھے خلوت مین بھی برہنہ نہوتے ۳ صائم النہار قائم اللیل

۳ چار یا پنج درہم کی ازار پہنکر خطبہ پڑہتے ۴ امام خلافت مین غلام کو اپنے ساتھہ سوار کر لیتے ۵ مقبرہ کو دیکھکر اشارہ سے کہ داڑہی بہیگ جاتی ٥

کیے بگور غریبان شہر سیرے کن — ببین کہ نقش املہا چہ باطل افتادہ است

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ برادر عم زاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اکہتے تھے دنیا مُردار ہے جو کوئی کچھ اوسمین لیا چاہے تو وہ مخالطت کلاب پر صبر کرے ٥

زوال دنیا تیرے اطوار کی ایسی تیسی — ہٹ تیرے قحبۂ مُردار کی ایسی تیسی

شعرانی کہتے ہین اسیلئے کسی زاہد کو کبہی محل مزاحمت مین دنیا پر دیکہا نہین گیا کما ہو شاہد طالب فضول دنیا کو کتا دنیا کا اسیلئے کہتے ہین کہ دل اوسکا متعلق دنیا رہا کرتا ہے کلب ماخوذ ہے تکلیب سے جس شخص پر فراق شہوت کا مشکل ہے وہ اوس شہوت کا کتا ہوتا ہے توسع متوسع کا مأکل وملبس مین نہین ہوتا مگر قات ورع سے شارع نے ہمکو حکم توسع کا شبہات مین نہین دیا ہے ۲ مناجات مین کہتے تھے کفانی عزا ان تکون لی ربا وکفی بی فخرا ان اکون لک عبدا انت لی کما احب فوفقنی لما تحب یعنی کافی ہے مجکو یہ عزت کہ تو میرا رب ہے بس ہے مجہکو یہ فخر کہ مین تیرا بندہ ہون تو میرے لئے ویسا ہے جیسا کہ مین چاہتا ہون اب توفیق دے تو مجکو اوس کام کی جسکو تو چاہتا ہے ۳ آدمی پوشیدہ ہوتا ہے نیچے اپنی زبان کے تم اوس سے بات کرو پہچان لوگے ٥

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد — عیب وہنرش نہفتہ باشد

جس شخص نے اپنی قدر نہچانی وہ برباد ہوگا ای ایاز قدر خود بشناس ۴ انعام کر جسپر تو چاہے تو اوسکا امیر ہے بے پروا ہو تو جس سے چاہے تو اوسکا نظیر ہے محتاج ہو تو جس کا چاہے تو اوسکا اسیر ہے ۵ مرنا انسان کا بڑا ہوکر رب کو پہچان کر بہتر ہے طفلی مین مرنے سے اگر چہ بیحساب جنت مین کیون نہ جائے شعرانی کہتے ہین یہ اسیلئے کہ بندہ جنت مین ہمنشین اپنے رب کا ہوتا ہے بقدر عبادات کرنیکے ۶ کسینے کہا کیا ہم آپکی حراست نکرین کہا حارس ہر آدمی کی اوسکی اجل ہے ۷ عمل کی بنسبت اہتمام قبول عمل کا زیادہ ترکرو کیونکہ کوئی عمل ہمراہ تقوی کے قلیل نہین ہوتا ہے اور عمل متقبل کس طرح قلیل ہوگا ۸ نہین ہے خیر عبادت بے علم مین اور نہ علم بے فہم مین اور نہ قرارت بے تدبر مین ۹ تقوی ترک کرنا اصرار کا ہے معصیت پر اور ترک کرنا اغترار کا ہے ساتھہ طاعت کے دنیا سے کہتے تھے غری غیری قد طلقتک ثلاثا عمرک قصیر ومجلسک حقیر وخطرک کبیر یعنی کسی اور کو تو دہوکا دے مینے تجکو تینون طلاقین دیدی ہین تیری عمر کم تیری مجلس خوار تیرا اندیشہ بڑا ہے ٥

نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی — کہ ہر کہ عشوۂ دنیا خرید وای بوی

۱۰ فرماتے دنیا ملنے پر بہت خوش نہوا ور فوت ہونے پر رنج نکر فکر مابعد موت کی کر ٥

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانی	بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی

[۵] طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرہ مین ملتا ہے حضرت انکو طلحۃ الخیر کہتے تھے انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار کی تھی ایک دن سو ہزار صدقہ دیئے اتنا پہرنہ تھا کہ پہنکر مسجد مین جاتے مگر اپنے سے ایک کرتہ بھی مول نہ لیا ۳۶ھ مین دن جمل کے مقتول ہوئے قبر شریف بصرہ مین ہے رضی اللہ عنہ دن احد کے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا ہاتھ شل ہوگیا چوبیس زخم کہائے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین جو کوئی انکو باغی کہتا ہے وہ مخطی ہے ✽

[۶] زبیر بن العوام یہ قصی مین جاکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہین دن بدر کے خوب ہی دل کھول کر لڑے اور پشت و دوش پر سخت زخم آیا وقت وفات کے قرضدار تھے کچہہ مال نہ تھا لوگون سے کہا قرض کیونکر ادا ہوگا اپنی اولاد سے کہا تم یون کہو یا مولی الزبیر اقض دینہ اللہ نے وہ سارا قرضہ اتار دیا دو کروڑ دو لاکہہ کا قرض تھا ۲ انکے ایک ہزار مملوک تھے ہر دن خراج داخل کرتے یہ اوسی مجلس مین صدقہ کرکے اوٹھتے ایک درہم بھی نہ لیتے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہ ✽

[۷] سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکا نسب پدر پنجم مین حضرت سے جاملتا ہے ایک بار بیمار ہوئے کہا الٰہی میرے بچے خرد سال ہین میری موت مین تاخیر فرما کہ یہ بالغ ہوجاوین بیس برس تک تاخیر ہوئی ۲ فتنہ عثمان مین کنارہ کش ہوکر گھر مین بیٹھ رہے باہر نہ نکلے ۳ احد کے دن ہزار تیر لگائے تھے ۴ کہا جس جبہ مین دن بدر کے میں نے سامنا مشرکون کا کیا ہے اوسی جبہ مین مجھکو دفن کردیو یہ بھی عشرہ مبشرہ مین ہین رضی اللہ عنہ ✽

[۸] سعید بن زید رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کعب بن لوی مین ملتا ہے ا یہ مجاب الدعوۃ تھے اروی بنت انس نے پاس مروان کے دعوی کیا کہ انھون کی کچہہ زمین اوسکی چہین لی ہے سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا یعنی اللہ اگر یہ جہوٹی ہے تو تو اوسکو اندہا کردے اور اسکی زمین اسکو مار غرضکہ وہ اپنی زمین مین چلی جاتی تھی اور اندہی ہوچکی تہی ایک کنوئین مین گرکر مرگئی ۲ انکا انتقال عقیق مین ہوا تھا مدینہ مین لاکر دفن کیا ۵۱ھ مین وفات پائی یہ بھی عشرہ مبشرہ بالجنۃ مین ہین رضی اللہ عنہ ✽

[۹] عبدالرحمن بن عوف انکا نسب حضرت سے کلاب بن مرہ مین جاکر ملتا ہے ا انھون نے سات سو احمال صدقہ کئے مع احمال و اقتاب و احلاس کے فقرا و مساکین کو دیدیئے ۲ حضرت نے اپنے ہاتھہ سے انکے سر پر عمامہ باندہا تھا اور انکے پیچھے نماز پڑہی تہی اور انکا نام عبد صالح رکھا تھا ۳ بسبب شدت خوف و تواضع کے انمین اور انکے غلامون مین کچہہ فرق نہ تھا ۳۲ھ مین وفات ہوئی بقیع مین مدفون ہوئے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہ ✽

[۱۰] ابوعبیدہ عامر بن جراح ساتوین پشت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتے ہین انکی قبر قریہ عمواس مین

خوب میلا ہوں یہ مسئلہ میں انتقال کیا ۱ یہ کہتے تھے بہت سے لوگ سفید لباس ہیں جنکا دین میلا ہے بہت سے مکرم
نفس ہیں جو نفس کو ذلیل کرتے ہیں ۲ تم جلدی کرو سیئات قدیمات پر ساتھ حسنات حدیثات کے تم میں اگر کسی
ایک نے اتنے سیئات کئے ہیں کہ آسمان تک بھر گیا ہے پھر کوئی حسنہ کیا تو وہ اون سیئات پر فائق ہو کر مٹا دے گا
یعنی مافات کا تدارک ماآت سے کرو پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹاؤ رضی اللہ عنہ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں؟
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے وضو کا پانی مسواک جوتا وسادہ سفر
میں رکھتے ہدی وسمت میں مشابہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بغرض تعظیم نعل نبوی اچھا لباس پہنتے خوشبو دار
رہتے حضرت کے سامنے عصا لیکر چلتے انکی پنڈلیاں باریک تھیں بعض لوگوں نے تمسخر کیا حضرت نے فرمایا واللہ میزان
میں یہ جبل احد سے بھی زیادہ گران ہونگی حضرت انکا قرآن پڑھنا سنتے اور فرماتے جسکو یہ بات خوش آئے کہ قرآن کو
تر و تازہ پڑھے جسطرح کہ وہ اترا ہے تو ابن مسعود کی طرح پڑھے یہ قلیل الصوم کثیر الصلوۃ تھے کسی نے اس بابت کچھ کہا
جواب دیا کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو نماز سے ضعیف ہو جاتا ہوں میرے نزدیک نماز اہم ہے مراد صوم نفل ہے نہ صوم
فرض ایک بار باہر نکلے کچھ لوگ ہمراہ ہو گئے کہا تمکو کچھ مجھ سے کام ہے کہا نہیں کہا اچھا جاؤ یہ مشایعت ذلت تابع فتنہ
متبوع ہے کہتے تھے اگر تم جانو وہ حال میرا جو میں جانتا ہوں تو تم میرے سر پر خاک ڈال دیا کرو اچھے ہیں دو مکروہ موت و فقر
آدمی پاس سلطان کے جاتا ہے اوسکے ساتھ اوسکا دین ہوتا ہے پھر باہر آتا ہے اور دین ندارد اسلئے کہ وہ متعرض ہوتا ہے
اللہ کی معصیت کا فعل یا سکوت یا اعتقاد سے کوئی آدمی اگر ستر برس اللہ کی عبادت درمیان رکن و مقام کے کرے اور کسی
ظالم کا محب ہو تو اللہ اوسکو ہمراہ اوسکے محبوب کے محشور کریگا **حکایت** جب بیمار ہوئے عثمان بن عفان انکی عیادت
کو آئے کہا کیا بیماری ہے کہا گناہوں کی کہا کس چیز کو جی چاہتا ہے کہا رحمت رب کو کہا ہم کوئی طبیب بھیجدیں کہا
طبیب ہی نے تو بیمار ڈالا ہے کہا کیا تمکو کچھ دوں کہا مجھے کچھ حاجت نہیں ہے کہا تمہاری بیٹیوں کے کام آئیگا کہا
کیا تمکو میری بیٹیوں پر ڈر فقر کا ہے میں نے انکو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں میں نے حضرت کو سنا
کہ جو کوئی سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے گا اوسکو کبھی فاقہ نہو گا دعا میں کہتے اللھم انی اسالک ایمانا لا یرتد و نعیما
لا ینفد و قرۃ عین لا تنقطع و مرافقۃ نبیک صلعم فی اعلی جنان الخلد فرماتے تھے نہیں ہے علم کثرت روایت
سے علم تو خشیت ہے دنیا کا صفو گیا کدر باقی رہ گیا آج کے دن موت تحفہ ہے ہر مسلمان کا بندہ حقیقت ایمان کو نہیں
پہنچتا ہے یہانتک کہ اوسکی چوٹی پر نہ اترے چوٹی پر ایمان کے نہیں اترتا ہے جب تک کہ فقر محبوب تر نہو اوسکو غنا سے
اور ذل عز سے اور برابر ہو حامد و ذام نزدیک اوسکے مراد فقر ہے حلال میں بہ نسبت غنا فی الحرام کے اور تواضع طاعت
میں بہ نسبت شرف فی المعصیۃ کے اپنے یاروں سے کہتے تھے تمہاری نماز لمبی اور تمہارا اجتہاد اکثر ہے اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ تھے زہد فی الدنیا و رغبت فی الآخرۃ میں بڑھکر تھے آدمی اوس منکر سے جو گھر میں

وُلاۃ کے ہوتا ہے غائب ہے مگر اوسپر گناہ برابر حاضر کے لکہا جاتا ہے اسلیئے کہ اوسکو خبر اوس منکر کی پہنچتی ہے اور وہ اوسپر راضی ہوتا ہے یا سکوت کرتا ہے ❊

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ یہ کہتے تہے ہمارے بہائی چل بسے اونہون نے اپنے اجر مین سے کچہہ نلیا اور دنیا نے اون کو ناقص کیا اب ہم لبہا اونکے رہگئے ہین ہمکو مال ملا ہے جسکے لئے کوئی جگہہ ہم نہین پاتے مگر مٹی اگر حضرت نے ہمکو موت مانگنے سے منع نکیا ہوتا تو ہم موت مانگتے انکی وفات کوفہ مین ہوئی علی مرتضیٰ نے نماز جنازہ کی پڑہی ❊

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ قاری تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا سورۂ لم یکن انکو پڑہکر سنائی یہہ کہتے تہے تم سبیل و سنت کو پکڑے رہو جو بندہ سبیل و سنت پر ہوتا ہے اور اللہ کے ڈر سے روتا ہے اوسکو آگ نہین چہوتی میانہ روی سبیل و سنت مین بہتر ہے اجتہاد کرنیسے خلاف سبیل و سنت مین مراد سبیل سے اسلام ہے مراد سنت سے عمل بالحدیث ہے بندہ جب کوئی چیز اللہ کے لئے ترک کر دیتا ہے تو اللہ بہتر اوس سے بدلا دیتا ہے جہان سے کہ اوسکو گمان بہی نہو وللہ الحمد ❊

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ انکو پانچہزار ملتے تہے یہ تیس ہزار مسلمان پر امیر تہے سب صرف کر دیتے ہاتہ کے شغل سے کہاتے جہان جاتے کسی سایۂ دیوار مین ٹہرتے گہر دَر کچہہ نتہا خادم کو کسی کام کے لئے بہیجتے تو آپ آٹا گوندہتے کہتے لانجمع علیہ عملین ٹوکرے بناتے اوسکو بیچکر کہاتے صدقات کا مال نکہاتے لوگ اونکو بسبب رثاثت حال کے بیگار مین پکڑ کر اپنا بوجہہ اونپر لادتے کبہی پہچان جاتے تو کہتے لاؤ ہم اوٹہائین وہ کہتے نہین چلو گہر تک پہنچا دو ان حالانکہ امیر تہے مداین پر کہتے تہے جو مین اشیاء کثیرہ کی خواہش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو روکتا ہے یہانتک کہ مر کر جنت مین جاتا ہے تعجب ہے مؤمل دنیا سے حالانکہ موت اوسکی طلب مین ہے اور وہ غافل ہے نہ مغفول عنہ ہنستا ہے اور نہین جانتا کہ اللہ اوس سے راضی ہے یا ناخوش ہے حضرت نے عہد لیا تہا کہ تمہاری پونجی برابر زاد راکب کے ہو انکی عمر اڑہائی سو برس کی ہوئی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین انتقال کیا رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا تہا سلمان منا اھل البیت ❊

تمیم داری رضی اللہ عنہ بڑے تہجد گزار تہے ایک رات صبح تک ایک آیت قرآن پاک کی پڑہتے رہے رکوع و سجدہ کرتے اور روتے وہ آیت شریفہ یہ تہی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون صاحب ہیئت و لباس و حسن تہے سب سے پہلے بحکم عمر بن خطاب انہین نے لوگون کو وعظ کیا انکا ایک حلہ تہا جسکو ہزار درہم دیکر خریدکیا تہا جس رات امید لیلۃ القدر کی ہوتی اوس شب اوسکو پہنتے واللہ اعلم یہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق ❊

ابو الدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ یہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ مامون نہین ہوتا ہے کوئی شخص اپنے ایمان پر سلب ہونے سے
لیکن اوسکا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے مین حکم کرتا ہون تمکو کسی کام کا اور خود اوسکو نہین کرتا مجھے امید ہوتی ہے
اجر کی تمہاری طرف سے تفکر ایک ساعت کا بہتر ہے قیام سے چالیس شب کے ذرہ برابر نیکی ہمراہ تقوی و یقین کے
افضل و اعظم و ارجح ہوتی ہے امثال جبال عبادت مغترین سے تو اگر لوگون کا انتقاد کریگا تو وہ تیرا انتقاد کرینگے اور
جو تو اونکو ترک کر دیگا تو وہ تجکو ترک نکرینگے اور اگر تو اونسے بہاگےگا تو وہ تجکو پالینگے سو دو تم اپنی آبرو واسطے
یوم الفقر کے مین کہتا ہون اسکا تجربہ مجکو بخوبی ہوا جیسا اونہون نے کہا ہے ویسا ہی آنکھ سے دیکھا کہتے تھے پایا تھا
پہلے لوگون کو برگ بیخار سو اب وہ خار بے برگ ہو گئے ہین جو لوگ اللہ کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہین وہ جنت
مین ہنستے ہوئے جائینگے شعرانی کہتے ہین مراد رطب اللسان ہونے سے عدم غفلت ہے اسلئے کہ جب دل غافل ہو جاتا ہے
تو زبان سوکھ جاتی ہے اور رطب ہونے سے خارج ہو جاتی ہے حدیث مین آیا ہے لا یزال لسانك رطبا من ذكر الله

	یکدم همی رود که مکرر نمی شود		ور جز بان و سولش جان ست نام یار	

کہتے تھے اچہا ہو سعد مرد مسلمان کا اوسکا گھر ہے روکتا ہے اوسکی زبان و شرمگاہ و نظر کو ام الدرداء نے کہا تیرے
بعد اگر حاجت ہو تو مین صدقہ کہاؤن کہا نہین مزدوری کر اگر نہو سکے تو دانے چن مگر صدقہ نہ کہا مین کہتا ہون محتاج کو
صدقہ کہانا درست ہے لیکن یہ فتوی بطور تقوی کے تھا بیشک نفوس شریفہ کو ایسے مال کے لینے اور کہانے سے
عار و نفرت آتی ہے اپنے دونون ہاتھ سے دنیا کو دور کرتے اور کہتے الیك عنی کہتے تھے آدمی پورا فقیہ نہین ہوتا ہے
جب تک کہ اپنی جان کو جانب خدا مین دشمن نرکہے مومن مین کوئی پارہ گوشت زبان سے زیادہ اللہ کو محبوب نہین ہے
چاہیئے کہ اوسکو نگاہ رکہے تاکہ اسکو دوزخ مین نلیجائے کہتے تھے ہم ایک قوم کے منہ پر ہنستے ہین اور ہمارے
دل اونکو لعنت کرتے ہین لوث بکالی واعظ تھے انکی مان نے اونکو کہلا بہیجا اتق الله ولتكن موعظتك لنفسك
یہ اسلئے کہ نفع ذات مقدم ہوتا ہے نفع غیر پر پہلے اپنی اصلاح کرے پہر غیر کی *

ﷲ
عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ بڑے عابد زاہد تھے کبہی اینٹ پر اینٹ نرکہی اور نہ کوئی درخت لگایا جب سے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا یہ کہتے تھے اے ابن آدم تو بدن سے مصاحب دنیا رہ اور دل اور نیت
سے یار آخرت کا انتہی **حکایت** ایک بزرگ نے کہا ہے دنیا را باز بی آدم گفتند چگونہ گفت نان اینجا خورم و کار
آن جا کردم اتباع سنت مین یہ پیش قدم صحابہ تھے بال برابر سنت نہ چھوڑتے ادنی بدعت روا نرکہتے اذکار جمہ
مصفی بشرح موطا مین بہت بسط سے لکہا ہے یہ کہتے تھے آدمی عالم نہین ہوتا جب تک کہ من فوق پر حسد نکرے اور
من تحت کو حقیر نہ جانے اور علم پر قیمت نہ لے **ف** یحیی بن ابی بکر عامری نے ریاض مستطابہ مین لکہا ہے
کان لازما للسنة فارًّا من البدعة ناصحًا للامة حضرت نے انکو رجل صالح فرمایا تھا جابر کہتے ہین ما منا

احد الا مالت یہ الدنیا و مال بہا الا ابن عمر یہ اپنے غلامون مین جب کسیکو دیندار دیکھتے آزاد کر دیتے لوگون نے کہا یہ تو تمکو دہوکا دیتے ہین کہا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ یعنی جو کوئی دہوکا دیگا ہمکو اللہ کے نام سے تو ہم اوسکا دہوکا کہا لینگے انکا انتقال مکہ مین بزمانہ عبد الملک بن مروان ۷۳ھ مین بعمر ۸۴ سال ہوا محصب مین دفن ہوئے یا قریب مکہ انتہے رضی اللہ عنہ ؁

۱۸ ابوذر رضی اللہ عنہ یہ سارے دن اسی فکر مین رہتے کہ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے کہتے تھے کہ اگر صاحب منزل ہمکو چھوڑ دیتا تو ہم اس گہر کو اسقدر بہر دیتے ولکن وہ تو ہمارا نقل کرنا اس جگہ سے چاہتا ہے انکا اعتقاد یہ تھا کہ ایکدن کے نفقہ سے زیادہ ذخیرہ کرنا حرام ہے کوئی آدمی انکے گہر مین آتا ادہر ادہر نظر دوڑاتا کوئی شئے متاع دنیا سے نپاتا یہ بڑے زاہد تھے کے جوڑ کا زاہد صحابہ مین معلوم نہین ہوتا واللہ یختص برحمتہ من یشاء ؁

نہ رسید و زر کہ چون خانہ پر انشہد شود ۔۔۔ آن زمان وقت جلائے وطن زنبور ست

۱۹ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ صاحب سر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے تھے بہت محبوب دن مجکو وہ دن ہوتا ہے جسدن کہ میرے گہر والے آکر یہ بات کہتے ہین کہ آج ہمارے پاس کوئی چیز نہین ہے جو ہم کہا ئین نہ قلیل نہ کثیر **حکایت** ایک دن نماز مین خوب روئے دیکہا تو ایک آدمی پیچہے تہا اوس سے کہا تو یہ حال کسی سے نہ کہنا کہتے تھے قریب ہے کہ آئیگا لوگون پر وہ زمانہ کہ اوسمین کسی شخص کو بڑا ظریف و عقیل بتائینگے حالانکہ اوسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان نہوگا انتہے مین کہتا ہون یہی مضمون ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے یہ زمانہ مدت سے پر اہل اسلام کے آگیا ہے اس زمانے مین جتنے لوگ عقل و ہوش مین مشار الیہ ہوتے ہین وہ اوتنے ہی ایمان سے دور رہین ایماندار لوگ نزدیک اونکے احمق الحمقا رہین عیاذاً باللہ حذیفہ کہتے تہے تم مین وہ لوگ بہتر نہین ہین جو کہ دنیا کو واسطے آخرت کے ترک کر دیتے ہین بلکہ بہتر وہ ہین جو دنیا و آخرت دونون کو لیتے ہین گویا یہ اشارہ ہے طرف مضمون آیت شریف کے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

ما احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا ۔۔۔ لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین

۲۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انکے پاس ایک چہوٹی سی بلی تہی اسلئے انکی یہ کنیت ہوگئی یہ کہتے تھے اگر ایک آیت کتاب اللہ کی نہوتی تو مین تمکو کبہی روایت حدیث کی نکرتا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی قبل صحبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط پیٹ بہر روٹی پر لوگون کی خدمت کرتے تھے مگر کسی سے سوال نکرتے ؁

چو بستہ شد ز قناعت لب سوال مرا ۔۔۔ زبان بود بدہن لقمۂ حلال مرا

یہ ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتے اور کہتے کہ بقدر گناہ کے تسبیح کرتا ہون **حکایت** ایکدن ایک کنیز پر کوڑا اوٹہایا پہر کہا اگر خوف قصاص کا نہوتا تو مین تجکو مارتا اور کہہ دیتا لکن مین تجکو ایسے شخص کے ہاتہ فروخت کرتا ہون

جو مجھکو پورے میں قیمت دیگا جاوے تو آزاد ہے واسطے اللہ کے یا اور انکی بی بی اور کنیزات کے تین حصے کرلیتے ایک نماز پڑھتا پھر دوسرے کو جگا دیتا پھر وہ دوسرا نماز پڑھکر تیسرے کو اوٹھا دیتا یہ کہتے تھے بخار سے زیادہ کوئی درد مجھکو محبوب تر نہین ہے اسلئے کہ یہ ہر جوڑ کو حصہ اوسکا اجر سے بسبب عموم جسد وہ مرض کے دیتا ہے ٥

تا آمدہ بشہر وجودم تپ غمت | گردش بسیر کوچہ ہر استخوان کنم

مین کہتا ہون بعض اہل معرفت نے کہا ہے کہ بدن مین تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہین بعدد ایام سال اسلئے ایک دن کی تپ کفارہ ہوتی ہے سال بھر کے گناہون کی وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے تھے بیماری مین دخل سیار و سمعہ کا بالکل نہین ہوتا ہے بلکہ اجر محض ہوتا ہے **ف** شیخ عبد القادر جیلی رح نے مرض کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے عقوبت کفارہ رفع درجہ عقوبت وہ مرض ہے جسکے ساتھہ سخط و ناخوشی ہو کفارہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ رضا و صبر ہو درجہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ انشراح صدر و رضا ہو ابو ہریرہ طرف سے مروان کے خلیفہ تھے گٹھا لکڑی کا سر پر لادے ہوئے نکلتے اور کہتے اوسعوا الطریق لامیرکم وقت وفات کے رونے لگے پوچھا تو کہا مین بعد سفر و قلت زاد پر روتا ہون بیٹھنے ہبوط جنت و نار پر صبح کی ہے مین نہین جانتا کہ مجھکو انمین سے کون لیگا انکی وفات خلافت معاویہ مین مدینہ کے اندر ہوئی ۷۸ برس کی عمر مین رضی اللہ عنہ آدھی احادیث اسلام گویا انہین سے مروی ہین ٭

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے ای صاحب گناہ تو نتر عاقبت گناہ سے امن مین نرہ یہ تیرا ہنسنا اور تجھے معلوم نہین کہ اللہ تیرے ساتھہ کیا کریگا گناہ سے بڑھکر ہے اور خوش ہونا تیرا گناہ پر بعد ظفر کے اعظم تر ہے گناہ سے اور غمگین ہونا تیرا گناہ پر جبکہ فوت ہوجائے اعظم تر ہے گناہ سے لوگون پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ عقل لوگونکی لیجاوینگے تو کسی ایک کو بھی صاحب عقل نپائیگا مین کہتا ہون کہ وہ وقت یہی ہمارا وقت ہے خصوصاً حق مین اہل ثروت و جاہ و دولت و ریاست کے معتقد وہ آپکو سارے جہان سے زیادہ عقلمند جانتے ہین ٥

غلط است این کہ مہر اہل دل بی درد اند | ہر کہ دیدم ازین طائفہ آزاری داشت

انکی عادت تھی کہ ایک دن تفسیر قرآن کی بیان کرتے ایک دن فقہ احکام کا ذکر فرماتے ایک دن مغازی ایک دن شعر ایک دن ایام عرب کا ذکر کرتے شعرا کہتے ہین بیشتر شعر کو بطور استشہاد لغت عرب کے بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قبول نہین کرتا ہے اللہ نماز اوس شخص کی جسکے پیٹ مین حرام ہے عیادت مریض کی ایکبار سنت ہے جو زیادہ ہو وہ نافلہ ہے میمون بن مہران کہتے ہین مین جنازہ ابن عباس مین حاضر تھا لوگ کھڑے تھے کہ ایک سفید پرندہ آکر اونکی کفن مین گھس گیا بہتیرا ڈھونڈا نہ پایا جب قبر کی مٹی برابر کی تو یہ آواز سنی یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی انکی قبر طائف مین ہے ٥

ای صبا گر و بگذار پسر عم نبی | خاک آن تقبہ کرم از عنبر تر نشناسی

گروہ ما خوب تماشا چمن طائف است — نرسد ہیچ گل او بگل عیب است

سیاہ منستظاہ مین لکھا ہے کہ سنہ مین بصرا وسال نابینا ہوکر انتقال کیا جسطرح کہ انکے باپ دادے بہی نابینا ہوکر مرے تھے احادیث صحیحہ مین صبر کرنیسے کف بصر پر وعدہ جنت کا آیا ہے **حکایت** ابن جریج نے کہا ہے بیٹے علی و محمد فرزندان ابن عباس کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اونکے حسن وجمال سے تعجب کیا عطا نے کہا یہ کہان اور ابن عباس کہان مین سے کبہی جو ہم انکو دیکھتا ہون تو مجہکو چہرہ ابن عباس کا یاد آتا ہے محمد بن حنفیہ نے انپر نماز جنازہ کی پڑہی تہی اور کہا تمامات الیوم ربانی ہذہ الامۃ یہ حبر است ترجمان قرآن تہے دن وفات نبوی کے تیرہ یا پندرہ برس کے تہے حضرت نے انکو دعا دی تہی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل رضی اللہ عنہ ٭

۲۲

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے عابد تہے جب نماز کو کہڑے ہوتے ایک ستون بجاپتے نہایت خاشع تہے سجدہ بہت لنبا کرتے کبہی ساری رات قیام مین اور کبہی رکوع مین اور کبہی سجدہ مین بسر کر دیتے انکا نام لوگون نے حمامۃ المسجد رکہا تہا سہ

تو اے کبوتر بام حرم چہ میدانی — طپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را

۷۲ برس کی عمر مین سنہ مین مقتول ہوکر دروازہ کعبہ پر مصلوب ہوئے حجاج نے انکو قتل کیا اسلئے کہ لوگون نے انسے بیعت خلافت کی تہی اور اہل حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع ہوگئے تہے سات برس تک خلیفہ رہکے بعد حصر کے شہید ہوئے اطلس بے ریش تہے حجاج نے انکی مان اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے کہا تہا تونے دیکہا کہ ہمنے اسکا کیا حال کیا اونہون نے کہا افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک یعنی تونے اوسکی دنیا بگاڑ دی وہ تیری آخرت تباہ کر گیا رضی اللہ عنہ ٭

۲۳

حسن بن علی علیہما السلام نصف رمضان سنہ ہجری مین پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے کان مین اذان دی حسن نام رکہا بڑے حلیم کریم ورع تہے اسی ورع کے سبب سے دنیا ترک کر دی خلافت چہوڑ دی عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر سب سے پہلے واسطے مدد دینے کے یہی پہنچے تہے بعد علی مرتضی کے چہ ماہ تک خلیفہ رہے حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع تہا پہر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد صادق آیا ان ابنی ہذا سید یصلح اللہ بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین سنہ مین انکے سنہ مین ہوا یہ صورت مین بہت مشابہ تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ملجم قاتل علی علیہ السلام انکے روبرو مارا گیا تہیں بار مدینہ سے مکہ کو واسطے حج کے پاپیادہ گئے جناب ساتہ ساتہ رہتے تہے تین بار سارا مال اپنا راہ خدا مین دیدیا اگر کسی سے باغ خرید کرتے اور بائع محتاج ہو جاتا تو باغ مع قیمت کے پہیر دیتے **حکایت** حسین علیہ السلام نے ان سے پوچہا انکو کسنے زہر دیا ہے بتاؤ ہم اوسکو قتل کرینگے کہا ان یکن اللہ

أخذه فالله أشد بأسا وأشد تنكيلا وان لم يكن فما أحب أن يقتل بي بهي ؁۵۰ھ مین وفات ہوئی بقیع مین دفن کیے گئے وقت موت کے کہا کہ مجھکو گھر کے صحن مین لیچلو جب باہر لائے کہا اللھم انی احتسب نفسی عندك فانی لم اصب بمثلها رضی اللہ تعالی عنہ ✦

حسین بن علی علیہما السلام شعبان ؁۴ھ مین پیدا ہوئے پچیس حج پا پیادہ کیے سواریان ہمراہ رہتی تہین کہتے تھے ان حوائج الناس الیکم من نعم اللہ عز وجل علیکم فلا تملوا النعم فتعود نقما مجکو یاد ہے کہ ؁۱۲۵۰ھ ہجری مین جب بتقریب سفر حج گزر میرا حدیدہ پر ہوا تو علی شامی شارح بخاری نے وقت ملاقات کے مجھسے یہی جملہ مذکور کہا تہا اور میری کتاب یہ جملہ کو بہت پسند کرکے لیا تہا ذلك الحمد حسین علیہ السلام کہتے تھے جود سے سیادت ملتی ہے بخل سے ذلت نصیب ہوتی ہے یوم الجمعہ روز عاشورا ماہ محرم ؁۶۱ھ مین بعمر ۵۶ سال شہید ہوئے اللہ نے انکے عوض ۹۵ ہزار نفر کو قتل کرایا بلکہ دو چند اس عدد کے جسطرح کہ اہل سیر نے کہا ہے واللہ اعلم ✦

باب بیان مین سادات تابعین کے

اویس قرنی رضی اللہ عنہ یہ اکابر زہاد سے تھے رث البیت قلیل المتاع خامل الذکر کوئی انکو نہ پوچھتا کہ کون ہین جب رات ہوتی کہتے اللھم انی اعتذر الیك الیوم من كل كبد جائع فانه ليس في بيتي من الطعام الا ما في بطني یہ کہتے تھے امر بمعروف نہی عن المنکر واسطے مومن کے کوئی دوست نہین چہوڑتا ہے جب انکو امر بمعروف کیا انہون نے ہماری بیے آبروئی کی گالیان دین اور انکو اس کام پر انہون فاسقین مل گئے یہان تک کہ واللہ مجکو بڑی بڑی تہمتین لگائین انتہے یہی حال اس بندہ ناچیز کا اس بلدہ پر اختلال مین ہوا والحمد للہ علی کل حال **حکایت** ایک شخص نے انسے کہا تہا مجھے کچہہ وصیت کرو کہا بہاگ طرف اللہ کے کہا معاش کہان سے ملیگی کہا دلون مین شک پڑا ہوا ہے کیا تو دین لیکر طرف اللہ کے بہاگے گا اور رزق مین تو اوسکو تہم رکہیگا ایک دوسرا آدمی طالب وصیت ہوا کہا میری وصیت تجکو یہی کتاب اللہ و سنت مرسلین و صلحا مومنین ہے تو موت کو یاد کرتا رہ وہ ایک دم بہر اوسکی یاد سے جدا نہو اور ساری امت کا خیر خواہ رہ اور خبردار کہ کبہی تو جماعت سے جدا ہوا اگر جماعت سے جدا ہوگا دین سے جدا ہو جائیگا تجھے معلوم بہی نہوگا تو نار مین داخل ہوگا مراد جماعت سے اسجگہ جماعت اہل سنت و حدیث ہے **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے دعا دو کہا حفظك الله ما دمت حيا ورضاك من الدنيا باليسير وجعلك لما اعطاه لك من الشاكرين یعنے حفظ و صبر و شکر کے دعا دی اللھم ارزقنا ہرم بن حیان نے کہا مجھے کچہہ وصیت کرو کہا جب تو سوئے موت کا تکیہ لگا جب تو اٹہے تو موت کو سامنے آنکہہ کے رکہہ کہتے تھے کہ دعا بظہر الغیب زیارت ولقا سے

افضل ہوتی ہے اسلئے کہ اوسمین تزین دریا آگتا ہے انکو جب دفن کرکے پھرے تو قبر کا کہیں اتا پتا نہ پایا سبحان اللہ
ویحمدہ و رضی اللہ عنہ صحیح مسلم مین ایک حدیث انکے حق مین روایت کی ہے انکو اہل علم نے افضل تابعین کہا ہے
انکی نسبت باطنی بلا واسطہ ظاہر کی تھی ایسے اسطور کے اولیاء اللہ کو اویسی المشرب کہتے ہین رزقنا اللہ تعالی
بمنہ وکرمہ ❊

عامر بن عبداللہ بن قیس رح یہ کہتے تھے کہ اگر ساری دنیا میرے لیے ہو پھر اللہ مجھے کہے کہ تو اسکو چھوڑ دے تو مین
بطیب نفس اوسکو نکال باہر کر دون پس ہے ۵

کلید گلشن فردوس آن کسان دانند — کہ در رہ وی خود از کائنات می بندند

انہون نے ہر روز ہزار رکعت پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا یا تو ن سوچ سوچ جاتے اپنے نفس سے کہتے تو عبادت کے
لئے پیدا کیا گیا ہے واللہ مین تجھے یہانتک کام لونگا کہ فراش تجھے اپنا نصیب نہ سکے کہتے تھے جسنے اللہ کو پہچانا ہر
سوا اوسکے کسی چیز سے نہین ڈرا جب کسی انسان سے مشوش ہوتے اور اوسکو بد دعا دیتے تو یون کہتے اللھم اکثر
مالہ واصح جسمہ واطل عمرہ فرماتے تھے وہ خیر میری کس کام آویگی جسپر پہنے عمل کیا **حکایت** کسی نے کہا
تمسے بہتر کون شخص ہے کہا جسکی خاموشی تفکر جسکا کلام ذکر جسکا چلنا تدبر ہو کہتے تھے اللہ کا ذکر شفا غیر کا ذکر داء ہے
بندہ کا جہل ہے کہ لوگون پر انکے گناہون سے ڈرے اور اپنے گناہون سے امن مین ہو ماخیرکم الیوم بخیر
ولکنہ خلیط من اشر مسند دیوالزن کو کھانا کھلاتے لوگون نے کہا یہ نہین جانتے کہ کسنے کھلایا کہا یہ نہین جانتے ہین
لکن اللہ تو جانتا ہے کہ کسنے و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا کے یہ معنی کہتے تھے ای من کل شئ ضاق
علی الناس کہا جب مین مرجاون تو کسی سے مت کہیو مجھکو گھسیٹ کر طرف میرے رب کے پہینکدینا رضی اللہ عنہ ❊

مسروق بن عبدالرحیم انکو صغر سن مین چرالیا تھا اسلئے مسروق کہلاتے تھے انکا قول ہے کہ مومن کو اتنا علم
کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تم مین جب کوئی چالیس برس کو پہنچ جائے تو اللہ سے بچاؤ حاصل کرے
یہ اتنی نماز پڑھتے کہ پاؤن سوج جاتے لوگون مین حکم جاری کرتے اجرت قضا کی نہ لیتے کہتے تھے آج کے مومن
کے لیے قبر سے بہتر کوئی شئے نہین ہے رحمہ اللہ تعالی ❊

علقمہ بن قیس انسے کہا کہ تم پاس بادشاہ کے جاکر سفارش نہین کرتے کہا مین اونکی دنیا سے کچھ نہ لونگا مگر وہ میرے
دین سے اوسی قدر لے لینگے دختران فقراء سے براہ تواضع نکاح کرتے جب مرے تو سوا ایک پرانی چادر اور
مصحف کے کچھ نہ تھا ❊

اسود بن زید نخعی یہ روزہ بہت رکھتے عبادت مین جہد کرتے یہانتک کہ نیلے پیلے ہو گئے تھے روتے روتے
ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے انکی وفات کوفہ مین ۷۵ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ❊

ربیع بن خیثم کہتے تھے تو اپنے نفس کا آپ وصی بن ورنہ ہلاک ہو جائیگا ○

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان است		آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست

جب فالج مار گیا لوگون نے کہا دوا کرو کہا مین جانتا ہون کہ دوا حق ہے لیکن عنقریب نہ مداوی باقی رہیگا نہ مداوی
ساری عبادت چھپ چھپ کرتے سو اگھر والون کے کوئی نہ جانتا مسجد مین دو آدمی تھام کر لاتے لوگون نے کہا اللہ
نے رخصت دی ہے کہا منادی رب جو حی علی الصلاۃ کہتا ہو اسکا کیا علاج ہے اپنے گھر مین آپ جاروب کشی
کرتے کہتے مین چاہتا ہون کہ نفس کو محنت مین ڈالون یہ بھی کہتے تھے کہ ہمنے ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے مقابلہ مین ہم
اپنی جانون کو چور پاتے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

ہرم بن حیان یہ کہتے تھے صاحب کلام اگر بات مین عصیان کریگا تو خصومت کیا جائیگا اور اگر اغراق کریگا تو گنہگار
ہوگا اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون شر سے اوس زمانہ کی جسمین صغیر تمرد کرے کبیر عذل ہو اجل قریب ہو اعزاخوان کو
معصیت پر دیکھین اور منع نکرین ❊

ابو مسلم خولانی یہ ایک بڑے جانب کبیر پر عبادت سے تھے یہانتک کہ اگر یہ کہا جاتا کہ جہنم سلگائی جاتی ہے تو بھی
یہ کچھ عمل مین زیادت نکر سکتے یہ کہانا چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے گھوڑا جب دوڑتا ہے کہ بھوک سے دبلا ہو جاتا ہے
جو شخص اپنے پاؤن نماز مین جماتا ہے اللہ اوسکے پاؤن صراط پر ثابت رکھیگا ❊

حسن بصری رضی اللہ عنہ انکے باپ شہر نیسان کے تھے یہ قید ہو کر آئے الضار کے غلام تھے انپر خوف غالب تھا
گویا دوزخ اکیلے انہین کے لئے بنائی گئی تھی یہ کہتے تھے کہ عارف گئے منا کر رہگئے مسلمان مغموم ہین اللہ
جب کسی بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا ہے شرط تواضع یہ ہے کہ
جب گھر سے باہر نکلے تو سبکو دیکھے اوسکو آپسے بہتر دیکھے ❊ ○

ہر جا تواضع ست دلیل نجابت ست		تیغ اصیل را بخمیدن توان شناخت

فرماتے تھے بندہ جب گناہ کرکے توبہ کرتا ہے تو قرب اوسکا اللہ سے بڑھجاتا ہے جب دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے
پھر توبہ کرتا ہے تو اور زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے **حکایت** ایک شخص نے سختی دل کا شکوہ کیا کہا مجالس ذکر سے
قریب ہو کہتے تھے بڑے لوگ اہل میت مین میت کے لئے روتے ہین اور جو قرض اوسپر ہے اوسکو نہین اوتارتے
ہمنے اون لوگون کو پایا ہے کہ وہ حلال مین زیادہ تر زاہد تھے بہ نسبت تمہارے حرام مین اللہ جب کسی بندہ سے
ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکے عیال کو موت دیتا ہے وہ بندہ عبادت کے لئے خالی ہو جاتا ہے آدمی کا ذم کرنا
اپنے نفس کو علانیہ مین مدح ہے نفس کی **حکایت** کسینے پوچھا کہ بصرہ مین کوئی منافق بھی ہے کہا اگر وہ نکلے
منافق نکل جاوین تو ویران ہو جائے اسے ابن آدم اگر تو سیر اجل کو دیکھے تو غرور امل کو دشمن رکھے جب بیٹھتے

❊

توبھی امیر کے بیٹے جب بات کرتے تو یون جیسے کہ اونکو حکم جہنم مین لیجانیکا ہوا ہو کہتے تھے قسم ہے اللہ کی عزت ذرہ کی کہ ایک درہم کی مگر ذلیل کردیتا ہے اللہ اوسکو ایک بار لوگون نے کہا فقہا یون کہتے ہین کہا تمنے کبھی کوئی فقیہ آنکھ سے دیکھا بھی ہے فقیہ وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد اپنے گناہ کا بصیر عبادت رب پر مداوم ہو دنیا تیری سواری ہے اگر تو اوسپر سوار ہوا تو تجھکو لادیگی اور اگر وہ تجھپر سوار ہوئی ہو تو تجھکو قتل کریگی مرد صالح کا دوست رکھتا خود اللہ کا دوست رکھتا ہے تمنے کسیکو نہین دیکھا کہ طالب دنیا ہو پھر اوسکو آخرت ملے بخلاف عکس یعنے طالب آخرت کو دنیا بھی بقدر نصیب کے ملجاتی ہے محب مست ہوتا ہے افاقہ مین نہین آتا مگر وقت مشاہدہ محبوب کے ؎

مست می بیدار گردد نیم شب	مست ساقی روز محشر بامداد

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے اوس آدمی مین کچھ خیر نہین ہے جو جمع نہین کرتا ہے دنیا کو واسطے بچانے دین وجہہ اور صلہ رحم کرنیکے چالیس برس تک کوئی فریضہ جماعت مین انسے فوت نہین ہوا کہتے تھے تیس برس سے مؤذن نے اذان ندی مگر مین مسجد مین موجود تھا سام ۸۰ برس کے ہوگئے تھے کہتے تھے کہ میرے نزدیک کوئی شے خوفناک تر عورتون سے نہین ہے تم تو بہر وا اپنی آنکھین اعوان ظلمہ سے مگر ساتھ انکار دل کے کہین تمہارے عمل صالح اکارت نہو جاوین **حکایت** انکو عبد الملک بن مروان نے ٹھونک پیٹ کر ٹاٹ پہنا کر بازار شہر مین پھرایا جبکہ اونہون نے اوسکی بیعت سے لوگون کو منع کیا اور خود بھی بیعت نہ کی یہ کہتے تھے جو کام اللہ کے لئے ہے وہ عظیم جلیل ہے جو شخص مستغنی باللہ ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف معتقد ہوجاتے ہین لوگ انکے پاس اذن لیکر آتے تھے جسطرح کہ پاس امرا کے پروانگی سے جاتے ہین بسبب انکی ہیبت کے ع ہیبت حق ست این از خلق نیست وہ کہتے تھے کوئی شریف یا عالم یا فاضل نہین ہے جسمین کچھ عیب نہو لیکن بعض لوگون کا عیب کرنا نہ چاہئے جسکا فضل نقص سے اکثر ہو وہ نقص اوسکے فضل کو دینا چاہئے رضی اللہ عنہ ؎

آئینہ خود باش صفائی بہ از این نیست	عیب ہمہ کس پوش قبائی بہ از این نیست

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہون نے مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرکے اپنے گھر مین بمقام عقیق عزلت اختیار کی تھی کسینے وجہ اسکی پوچھی کہا رأیت مساجدھم لاھیۃ واسواقھم لاغیۃ والفاحشۃ فی فجاجھم عالیۃ فکان فیما ھنالک عما ھم فیہ عافیۃ ؎

عزلت گزین کہ آب باین سہل قیمتے	در دامن صدف چو کشد پاک گہر شود

اپنی اولاد سے کہتے تھے تم علم سیکھو اگر تم صغار قوم ہوگئے تو کبار قوم ہوجاؤگے جہل بہت بڑی چیز ہے شیخ صاحب سے **حکایت** یہ پاس ولید بن عبد الملک کے گئے تھے پاؤن مین مرض اکلہ ہوگیا اوسکو کاٹ ڈالا اسکو عقوبت سی الی الولید خیال کرتے تھے ؎

مرد مکن نظر از باب بے مروت دہر — کہ گنج عافیتے در سرای خویشتن ہست

جب پاؤن کاٹا گیا ساتھہ بتر تپے نہ کہیپنے تمامانات کیا کہا الحمد لله الذی القیت لی اختہا سنہ ۹ ہ مین انتقال ہوا رحمہ اللہ تعالی ✦

۱۳

محمد بن حنفیہ بن علی مرتضی رضی اللہ عنہ یہ کہتے تہے جسپر نفس اوسکا مکرم ہوا اوسکے نزدیک دنیا کی کچہ قدر نہوگی وہ حکیم نہین ہے جو معاشرت نکرے ساتہہ معروف کے اوسکے ساتہہ جسکی معاشرت سے اسکو چارہ نہین ہے یہانتک کہ اللہ اوسکے لئے کوئی مخرج نکالے ہ

باسفلگان طریقہ تسلیم حکمت ست — پیش آیدت اگر در پستی خمیدہ رو

۱۳

علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ یہ سارے سادات حسینیہ کی جڑ ہین یعنی یہی انہین کی اولاد مین ہون اگرچہ مثل کرم کے ننگ آب اور مثل دود کے عار آتش ہون **حکایت** انکو جب کوئی شخص برا کہتا عیب کرتا تو اوسکے گہر جاکر تلطف فرماتے کہتے اے شخص اگر وہ بات جو تونے کہی ہے سچ ہے تو اللہ مجکو بخشے اور اگر جہوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیک ورحمة الله وبرکاته کوئی شخص مسجد مین اونکے سر پر کہڑا ہو کر برا بہلا کہتا کوئی بات باقی نچہوڑتا اوسکو کچہ جواب ندیتے خاموش رہتے جب پہرتے وہ پیچہے لگتا فرماتے لا عدت تسمع منی شیأ تکرھه قط ہ

صورت نہ بست سینۂ ما کینہ از کسے — آئینہ ہرچہ دید فراموش میکند

کہتے تہے نفقا سبہ خرت ہے کہتے تہے دوست رکہو ہمکو مثل حب اسلام کے اللہ کے لئے تمہاری محبت ہمپر عار ہوگئی ہے یہ اشارہ ہے طرف واقعۂ عبد الملک بن مروان کے اوسنے انکو مدینہ سے شام مین گردن ہاتہہ پاؤن مین لوہا ڈالکر بلایا تہا زہری نے کہا انکی نسبت گمان تمہارا طرف خلافت کے ٹہیک نہین ہے یہ تو اپنے حال مین مشغول لعبادت ربّہ معروف رہتے ہین اوسپر اونکو رہا کر دیا وضو کا پانی رکہہ کر سوتے سفر و حضر مین قیام لیل نکیا کرتے کہتے اللہ دوست رکہتا ہے مومن مذنب تواب کو ع کہ مستحق کرامت گنہگارانند ✦ خلفاء ثلثہ پر ثنا و ترحم کرتے رات دن مین ہزار رکعت پڑہتے ایک دن مسجد سے آتے تہے ایک آدمی نے خوب گالیان دین غلامون نے چاہا کہ تعرض کرین روک دیا اوس شخص سے کہا جو عیب ہمارے تجپر مستور ہین وہ اس سے بہی زیادہ ہین جو تونے بیان کئے تیرا کچہ کام ہو تو مین مدد کو حاضر ہون وہ شرما گیا اوسکو اپنی چادر اور ہزار درہم زیادہ دئے اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم اولاد رسول اللہ صلعم ہو ہ

خاکساری پیشہ کردن ہیچ سیلابی کہ پیشا — مشت خاشاکے بچشم دشمنان افگندہ ست

انکی وفات سنہ ۹۹ مین بعمر ۵۸ سال ہوئی رضی اللہ عنہ ✦

۱۴
محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بجلی مومن و غیر مومن دونون پر گرتی ہے مگر ذاکر خدا پر نہین گرتی آدمی کے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی اوسکی عقل گھٹ جاتی ہے ابوبکر صدیق کو بہت دوست رکھتے تھے اونکی مدح مین مبالغہ کرتے کہتے جو کوئی اونکو صدیق نکہے اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین سچا نکرے انکو خبر لگی کہ ایک جماعت اہل عراق با غرض ابوبکر و عمر فدا اعم محبت اہل بیت ہین اونکو خط لکھا کہ مین باغضین ابوبکر و عمر سے بری ہون اگر مین والی ہوتا تو اللہ کا تقرب حاصل کرتا اون لوگون کے خون بہا کر جو کہ ابوبکر و عمر سے ناخوش ہین فرماتے تھے کوئی عبادت عفت بطن و فرج سے بہتر نہین ہے سنہ ۱۱۴ مین بعمر ۷۳ سال انتقال کیا وصیت کی کہ جس قمیص مین نماز پڑھتے تھے اوسی مین مکفون ہون *

۱۵
جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن امام محمد باقر یہ کہتے تھے شریف کو سزاوار ہے کہ باپ کی تعظیم سے مجلس مین اور خدمت مہمان اور خدمت معلم و سیاست دابہ سے عار کرے اگرچہ سو غلام رکھتا ہو احسان بے تین کام کے تمام نہین ہوتا ہے ایک یہ کہ اوسکو صغیر سمجھے دوسرے یہ کہ اوسکو مستور رکھے تیسرے یہ کہ اوسمین جلدی کرے صغیر سمجھنے سے عظیم ہو جائیگا مستور رکھنے سے تمام ہوگا جلدی کرنے سے خوشگوار ٹھیر یگا دنیا جب پاس کسی شخص کے آتی ہے محاسن غیر اوسکو دیتی ہے اور جب کسی کے پاس سے جاتی ہے تو محاسن ذاتی اوسکی لیجاتی ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس گئے فرمایا مینے سنا ہے تم قیاس کرتے ہو ایسا کام نکرو سب سے پہلے جسنے قیاس کیا تھا ابلیس ہے تم جب کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو اوسکو محمل حسن پر حتی الوسع حمل کرو ورنہ اپنی جان کو ملامت کرو تجھسے جب گناہ ہو تو استغفار کر کہ یہ خطائین پیدایش سے پہلے گلے کی ہار ہو چکی ہین سارا ہلاک اصرار مین ہے انکو جب کچھ حاجت ہوتی کہتے یا رباہ انا محتاج الی کذا ہنوز دعا تمام نہوتی کہ وہ شے انکے پاس موجود ہو جاتی فرماتے تھے جسکے رزق مین دیر ہو وہ بہت استغفار کرے جس شخص کو اپنے اموال کا بقا منظور ہو وہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہے فرماتے تھے اللہ نے دنیا کو وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے اوسکو تعب دے سنہ ۱۴۸ مین بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ *

۱۶
عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی دنیا انکے پاس ذلیل ہو کر آئی تھی انھون نے اوسکو نلیا زہد کیا یا تو شکن شکم مین انکا ازار بند گم ہوتا تھا یا بعد خلافت کے ہڈیان بے ہاتھ لگائے گنتی مین آتی تہین انکی آمدنی پچاس ہزار دینار کی تھی جب خلیفہ ہوئے سوا ایک کرتے کے کچھ باقی نرہا انکی بی بی فاطمہ دختر عبد الملک بہی اسی طرح کی تہین کہ اونھون نے سارا مال اپنا بیت المال مین رکھا یا مثل ادنی عورتون کے ہو گئین فاطمہ کہتی ہین جب سے وہ خلیفہ ہوئے مرتے دم تک کبہی جنابت سے غسل نہین کیا اپنی جوارح سے کہدیا تہا کہ تمکو اختیار ہے میرے سر پر ایک ایسا کام آیا ہے جسنے مجکو تمسے قیامت تک مشغول کر دیا ہے یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہون آپ تم مین

جسکا جی چاہے مین اوسکو آزاد کر دون اور جسکا جی رہے کو چاہے وہ رہے مگر مجھے کچھ مطلب نکہے وہ سب خوب رو ئین
ن ملے سے بسی کہیا کہ تمکو اختیار ہے میرے پاس ہو یا باپ کے گھر جاؤ وہ کہتی ہین کہ ہمنے کوئی مرد زیادہ ڈرنے والا
اللہ سے مثل انکے ندیکہا جب گھر مین آتے اپنی جا ہی نماز پر گر پڑتے روتے رہتے یہانتک کہ سو جاتے پیراہن پیوندار
پہنے ہوئے خطبہ پڑہتے کسی نے کہا ای امیر المومنین اللہ نے تمکو دیا ہے تم کیون نہین پہنتے ہو کہا افضل القصد
عند الجدۃ وافضل العفو عند القدرۃ یعنی بہتر میانہ روی وقت آسودگی حال کے ہے اور بہتر عفو وقت قدرت
کے ہے ہر سال ایک قاصد مدینہ کو بہیجتے کہ حضرت و ابو بکر و عمر کو سلام پہونچا ئے سوا سلام کے کچھ اور مطلب نہ تہا کہتے تہے
تو پاس کسی امیر کے نجاؤ تو اوسکو امر بمعروف یا نہی عن المنکر کیون نکرے فرماتے اگر اللہ چاہتا کہ اللہ کی نافرمانی نکیجائے
تو ابلیس کو پیدا نکرتا متقی ملجم ہے اگر تم جانو حال میرا جو مجھے معلوم ہے تو میری صورت ندیکہو زہد حلال مین ہوتا ہی رہا
حرام سو ایک سلگتی آگ ہے جسمین اموات چہتی ہین اگر زندہ ہوتی تو المنار کا پاتی اخبار انکے حلیۃ ابونعیم مین مرقوم
ہین ماہ رجب ۱۰۱ھ مین بعمر ۳۹ سال انتقال کیا دیر سمعان ارض حمص مین مدفون ہوئے دو سال چودہ دن خلیفہ رہکر مسموم
ہوئے خاطر نے کہا نہے قوی تر سبب موت کا کثرت خوف خدا تہا رضی اللہ عنہ ❁

مطرف بن عبد اللہ رح یہ کہتے تہے اگر کوئی اللہ کے پاس سے آکر مجھسے یہ بات کہے کہ تجکو اختیار ہے درمیان جنت و نار اور
درمیان خاک ہونیکے تو مین یہی خاک ہونا اختیار کرونگا انکا بیٹا مر گیا داڑہی مین کنگہی کی اچہے کپڑے پہنے کسی نے کہا یہ
کیا حال ہے کہا تم مجکو مصیبت زدہ بناتے ہو واللہ اگر ساری دنیا میرے پاس ہو پہر اللہ یہ وعدہ فرمائے کہ تو ایک جرعہ
آب آخرت سے لے اور یہ دنیا دیدے تو مین اوسی کو اختیار کرون کہتے تہے مین اگر رات کو سوؤن اور صبح کو نادم اوٹھون تو یہ
مجکو دوستتر ہے اسبات سے کہ شب بیدار رہون اور صبح کو معجب جاگون بندہ کا عیب سر و علانیہ یکسان ہوتا ہے تو اللہ
فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے **حکایت** ایک آدمی نے انپر کچہ ظلم کیا تہا کہا اماتک اللہ یعنی اللہ تجکو موت دے
فی الفور مر گیا انکو پاس زیاد کے بصرہ مین پکڑ کر لیگئے زیاد نے پوچہا کہ انکا ہاتہ اوسکو لگا تہا کہا نہین کہا تو پہر یہ دعا
ہے ایک مرد صالح کی جو موافق تقدیر کے پڑی پہر انکو چہوڑ دیا انکی دعا یہ تہی اللھم انی استغفرک من کل عمل
ادعیت انی مخلص فیہ وانی اردت بہ وجہک کبھی یون کہتے تہے اللھم ارض عنا فان لم ترض فاعف
فان المولی قد یعفو عن عبدہ وھو غیر راض عنہ بڑا خطا وار لوگون مین وہ ہے جسکو واسطے ذکر خطا ہی مردم
کے فراغت ملی ہے تو کبہی پاس امیر کے ایسا خط نہ لیجا جسکا مضمون معلوم نہین ہے علم گیا برے ظرفون مین غبار
رہگئی ہین **حکایت** انسے پوچہا ایک آدمی ہمراہ جنازہ کے فقط اہل میت سے شرما کر جاتا ہے اوسکو کچہ اجر ملیگا یا
نہین کہا ابن سیرین کا مذہب یہ ہے کہ اوسکو دو اجر ہین ایک نماز پڑہنے کا بہائی پر دوسرا چلنے کا بسبب خاطر داری زندہ
کہتے تہے جو شخص نساء و طعام کو چہوڑ دیگا اوس سے ضرور کرامت ظاہر ہوگی اگلے لوگ اوسکو سیاح کہتے تہے

جو تارک طعام و شراب و نسا ہوتا تھا اگرچہ مقیم بلد ہو **حکایت** ایک آدمی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اللھم لا ترد ہولاء القوم من اہلی کہا یہ شخص عارف نفس ہے لکھتے تھے کچھ اقوام دن قیامت کو تمنا کرینگی کہ کاش اونکے اقلام آگ کے ہوتے کہ جو کچھ اونہون نے لکھا ہے وہ نہ لکھتے ہمارے زمانہ مین قراء یعنی علما باقی نہین رہے یہ تو متزینین فی الدنیا ہین وہ ہمارا یار نہین ہے جو ہمارے پاس لوگونکی غیبت کرتا ہے یہ سطارت و براقش پہنتے اور گھوڑون پر سوار ہوتے اور اپنی دعاؤن مین کہتے تھے اللھم لا ترد السائلین معی من اہلی بعطاعون جارف کے جب حجاج والی عراق ہوا سنہ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی وایانا *

مطلا ابن شخیر رح یہ کہتے تھے عافیت ہمراہ شکر کے مجھکو دوست تر ہے بلا مع الصبر سے سفیان ثوری نے کہا یہ اسلئے کہ اللہ تعالی نے سلیمان علیہ السلام کی مدح کی ہے ہمراہ عافیت کے **بقولہ تعالی** نعم العبد انہ اواب اور صفت ایوب علیہ السلام مین ہمراہ بلا کے فرمایا ہے نعم العبد انہ اواب سو دونون صفتین برابر ٹہیرین حالانکہ وہ مبتلی نتھی اور یہ مبتلی تھے معلوم ہوا کہ شکر قائم مقام صبر ہے سو جب دونون برابر ٹہیرے تو عافیت مع الشکر احب ہوئی بلا مع الصبر سے واللہ اعلم *

حکایت صفوان بن محرز مازنی رح یہ کہتے تھے جب ہمکو روزانہ ایک روٹی ایک کوزہ پانی ملا تو اب دنیا پر خاک ہے انکا ایک گھر تھا اوسکی سقف کی ایک سیال ٹوٹ گئی کسینے کہا اسکو تم درست نہین کرتے کہا مین کل مرجاؤن گا اگر صاحب منزل مجھکو چھوڑ دیتا کہ مین رہون تو مین اسکو درست کر لیتا اپنے گھر مین سے سواے نماز کے باہر نہ نکلتے اور نماز پڑھکر جلد چلے جاتے مین کہتا ہون مرزا مظہر جانجانان رح طول عمر خانقاہ کرایہ مین رہے کسی نے کہا گھر بنالو کہا چھوڑ جانے کو اپنا اور غیر کا گھر دونون برابر ہین رح *

ابو العالیہ رح یہ کہتے تھے جبکہ شریر لوگ ڈرتے ہین وہ قیامت کو لوہے مین جکڑ بند کیا جائیگا پھر اونکو ہمراہ جبارین و شیاطین کے آگ مین لیجا پھینکینگے **ف** پہنا صوف کا رہبان کی طرح مکروہ جانتے تھے کہتے تھے مسلمانونکی زینت تجمل بلباس سے تمہاری دوست تھے جب چار آدمی سے زیادہ پاس آ بیٹھتے تو اوٹھ جاتے خوف لغو سے کہتے تھے جسنے نماز مین خشوع نکیا وہ پھر کب خشوع کریگا اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھکر سو رہے نماز تہجد مین اوسکو نہ پڑہے سنہ۹۰ مین انتقال کیا *

بکر بن عبد اللہ مزنی رح یہ کہتے تھے کہ اوثق اعمال نزدیک میرے محبت عمل صالح ہے عرفات مین کھڑے ہوکر کہا واللہ لولا انی فیھم لرجوت ان یغفر اللہ لھم اجمعین یعنی اگر مین نہین ہوتا تو امید تھی کہ یہ سب لوگ بخشدیئے جاتے آدمی متقی نہین ہوتا ہے جبتک کہ بطی الطمع بطی الغضب نہو جتنا لباس و اسقہ گھر مین زیادہ ہوگا اوتنا ہی اللہ کا مقت زیادہ ہوگا اور جتنا تو مال کو زیادہ روکیگا اوتنا ہی خدا کی طرف سے مطرود ہوگا

ہمین بس ست زقہر خدا براے بخیل | کہ نقر وار دو ز فر دفقر نومیدست

توجب طرف خدا جوان کے جفا پائیگا تو یہ کسی تیرے گناہ کے سبب سے ہے تو اللہ سے توبہ کر اور جب اونکی طرف سے محبت
دالفت پائے تو یہ کسی طاعت کی وجہ سے ہے تو اللہ کا شکر بجا لا ۲۲ سنہ مین مرگئے رح *

صلہ بن اشیم عدوی رح یہ جب کسی قوم کو لعب مین دیکھتے کہتے بھلا بتا تو تو ایک قوم نے ارادہ سفر کا کیا ہے اور
راہ سے مشغول ہوکر سارے دن وہ کھیل تماشے مین رہے پھر رات کو سو رہے یہ کسطرح منزل مقصود تک پہنچینگے ۵

خواب نوشین بامداد رحیل | باز دارد پیادہ را از سبیل

حکایت انکا ایک بھائی کسی شہر دور دست مین مرگیا تھا ایک شخص نے سبقت کر کے خبر دی کہا مجھکو پہلے ہی
اللہ نے خبر دیدی ہے انک میت وانھم میتون *

۱۳
علاء بن زیاد رح انہون نے بیٹھنا پاس لوگون کے بالکل ترک کردیا تھا مگر نماز جماعت و فعل خیر مین کہتے تھے
واخرنا الا علی الخیر روتے روتے آنکھین کھو بیٹھے کبھی ایک ہفتہ تک لگاتار روتے نہ کھاتے نہ پیتے کہتے تھے
اگر لوگون کو معلوم ہوجائے کہ اونکے سامنے کیا ہے تو ایک گھڑی بھی اس گھر مین خاطر جمع نہین نہ کھیتی کرین گھر بنائین
نہ کھائین نہ پئین نہ سوئین **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا مینے تمکو آج کی رات جنت مین دیکھا ہے کہا ویحک
اما وجد الشیطان احدا یسخر بہ غیری وغیرک یعنی شیطان کو سوا تیرے اور میرے اور کوئی نہ ملا جس سے
وہ مسخرا پن کرتا کہتے تھے تم ایسے زمان مین ہو کہ اقل تم مین وہ ہے جسکا عشر دین جاتا رہا اب عنقریب وہ زمانہ
آویگا کہ اقل تم مین وہ شخص ہوگا جسکا عشر دین سلامت رہیگا انتہی مین کہتا ہون حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک
ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی سو یہ زمانہ تین سو برس سے آگیا ہے
واللہ اعلم *

سنہ ۲
ابو حازم رح یہ کہتے تھے ہر دوست جسمین لقا زیادہ ہو وہ مدخول ہے ۵

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست | می بینمت عیان و دعا می فرستمت

ہمنے ایسے علماء کو پایا ہے کہ امراء و سلاطین اونکے دروازون پر مثل غلامون کے کھڑے رہتے تھے آج کے دن
ہم دیکھتے ہین کہ فقہاء و علماء و عباد پاس اغنیاء و امراء کے جاتے ہین جب اونہون نے یہ دیکھا تو انکو حقیر سمجھنے
لگے اور کہنے لگے کہ اگر وہ چیز بہتر نہوتی جو ہمارے ہاتھون مین ہے تو یہ کاہے کو ایسا کرتے تو جب ایسے زمانہ
مین ہو کہ ارضاین عوض عمل کے قول سے راضی ہون تو تو شر مردم اور شر زمان مین ہے انتہی مین کہتا ہون ایک
زمانہ مین عمل تھا قول نہ تھا پھر وہ زمانہ آیا کہ عمل بھی تھا اور قول بھی تھا اب وہ وقت آیا ہے کہ نہ عمل ہے نہ قول

آپ نا اللہ رب امتنا مسلمین ❊

محمد بن سیرین رح انکے پاس جب کسی کا ذکر برائی سے کیا جاتا یہ اوسکا ذکر بھلائی سے کرتے جب گھر سے باہر جاتے
کسیکو اپنے ہمراہ رہنے نہ دیتے کہتے اگر کچھ کام نہیں ہے تو جاؤ اپنی ماں سے جب بات کرتے دبی زبان سے بات
کرتے پوری بات نہ کہتے بسبب اجلال و اکرام کے **حکایت** بابت قرض کے ایکبار محبوس ہوگئے تھے دار وغہ
جیلخانہ نے کہا تم رات کو اپنے گھر چلے جاؤ صبح کو آجانا کہا مین تیری مدد خیانت امانت پر نکرونگا کہتے تھے ظلم روشن
یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا شر بیان کرے اور وقت غضب کے اوسکی خیر کو چھپائے فرماتے تھے لو ان للذنوب
ریحا لما قدر احد ان یدنو منی لکثرۃ ذنوبی یعنی اگر گناہ را بوی بودے ہیچکس پہلوی من بمن نتوانست
کوئی انسے خواب کا سوال کرتا تو کہتے تو اللہ سے بیداری مین ڈر پھر تجھکو وہ چیز جو تو نے خواب مین دیکھی ہے کچھ ضرر
نکریگی **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے معاف کرو مینے تمہاری غیبت کی ہے کہا مین ناخوش رکھتا ہون اس
بات کو کہ اللہ کے حرام کو اعراض مسلمین مین سے حلال کرون ولکن اللہ تجھکو معاف کرے کسینے فتوی پر اونکی
مدح کی اور کہا صحابہ بھی اس سے بہتر فتوی نہ دیتے کہا واللہ اگر ہم اونکے سے فقہ کا ارادہ کرین ہرگز ہماری عقل
اوسکو نہ پہنچیگی ۱۱۰ سنہ مین کچھ اوپر اسی برس کی عمر مین انتقال کیا ❊

ثابت بن اسد بنانی رح یہ جب ذکر نار کا کرتے انکے اعضا مفاصل سے الگ ہوجاتے کہتے تھے اہل ذکر واسطے ذکر
کے بیٹھتے ہین اونپر پہاڑون کے برابر گناہ لدے ہوتے ہین جب اوٹھتے ہین ایک گناہ بھی اونپر باقی نہین رہتا
پچاس برس تک قیام لیل کیا وقت سحر یہ دعا کرتے تھے اللھم ان کنت اعطیت احدًا من خلقک الصلوۃ فی
قبرہ فاعطنیھا جب مرگئے اور خشت کو برابر کیا تو ایک خشت گرگئی دیکھا تو قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین کہتے تھے نماز
ایک خدمت ہے اللہ کی زمین مین اگر اللہ اس سے بہتر کسی چیز کو جانتا تو یہ نفرماتا فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلی
فی المحراب فرماتے تھے بیس برس تک نماز مشقت سے پڑھی اب بیس برس سے چین سے پڑھتا ہون جب مرگئے تو لوگ
اونکی قبر سے آواز تلاوت قرآن کی سنتے تھے رحمہ اللہ تعالی ❊

یونس بن عبید رح یہ کہتے تھے اس امت مین ریا خالص و کبر خالص نہین ہے پوچھا کیا سبب ہے کہا لا کبر
مع السجود ولا ریا مع التوحید واللہ اعلم مین کہتا ہون مراد سجدہ خالص و توحید خالص ہے جسمین شرک و بدعت کا
رایحہ بھی نہو ❊

فرقد سنجی کوفی والی بصرہ رح کہتے تھے مینے خواب مین ایک ندا سنی کہ کوئی منادی کہتا ہے ای اشباہ یہود تم خدا سے
شرماؤ تم عطا مین شکر کرتے ہو نہ بلا پر صبر **حکایت** ایک عابد بنی اسرائیل کا گذرا ایک ریت کے ٹیلے پر اوس
زمانے مین ہوا کہ قحط سالی تھی اوسنے یہ تمنا کی کہ اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا تو مین بنی اسرائیل کا پیٹ بھرتا اللہ نے

اوس وقت کے نبی کو وحی بھیجی کہ تم عابد سے کہدو کہ مینے واجب کیا ہے تیرے لئے اجر اگر یہ ٹیلہ آٹا ہوتا اور تو اوسکو صدقہ کرتا رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ نیت مومن کی بہتر ہوتی ہے اوسکے عمل سے جسطرح کہ ایک حدیث مین وہ آیا ہے ❊

محمد بن واسع رح یہ صوف پہنتے تھے ایک دن پاس قتیبہ بن مسلم کے گئے قتیبہ نے کہا تم کیون صوف پہنتے ہو خاموش رہے اونہون نے کہا تم میری بات کا جواب نہین دیتے کہا مین اس بات کو نہین پسند کرتا کہ یون کہون کہ مین زاہد ہون اور اپنے نفس کا تزکیہ کرون یا یہ کہون کہ فقیر ہون اور اپنے رب کا شکوہ کرون یہ کہتے تھے جسنے دنیا مین زہد کیا وہ دنیا و آخرت دونون کا مالک ہوا جو دل سے اللہ پر متوجہ ہوتا ہے بندون کے دل اوسکی طرف توجہ کرتے ہین ہمنے اون لوگون کو پایا ہے جو ایک بستر پر ہمراہ بی بیون کے سوتے تھے پہر آنسو روتے کہ وسادہ تر ہوجاتا اور اونکی بی بی کو خبر نہوتی یعنے اللہ کو کسی حال مین نہین بہولتے تھے نہ راحت مین نہ جراحت مین واللہ اعلم ❊

سلیمان تیمی رح انہون نے چالیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑہی یہ برہنہ پا پہرتے تھے ؎

زده ام بر سر جهان پاپوش	بے سبب این برہنہ پائی نیست

رعایا وغیرہ پر انکی ہیبت تہی امرا کے پاس جاکر امر معروف نہی عن المنکر کرتے ❊

مالک بن دینار رح یہ کہتے تھے کہ اگر مجھکو ڈر بدعت ہونیکا نہوتا تو مین یہ حکم دیتا کہ جب مین مرجاؤن تو میرے گلے مین طوق ڈالکر مجھکو طرف میرے رب کے پہینکدین جسطرح کہ غلام گریختہ کو طوق ڈالکر پاس مولے کے لیجاتے ہین ؎

بر در آمد بندۂ بگریخته	آبروی خود بعصیان ریخته

علامت حب دنیا کی یہ ہے کہ دائم البطنۃ قلیل الفطنۃ ہو ہمت اوسکی بطن و فرج ہو کہ صبح ہوگی تو لہو لعب کرونگا کماؤن پیون گا شام ہوگی تو سوؤنگا رات کو وہ مردار ہے دن کو بطال ہے کوئی انسے سوال کرتا اور اتفاقاً ابر آسمان پر ہوتا تو کہتے ذرا صبر کرو یہ ابر نکل جائے کہین ایسا نہو کہ اسمین پتہر ہون جو ہمپر برسین کہتے تھے کوئی کسیکا ایسا رفیق نرہا جو عمل آخرت پر مدد کرے اب آدمی کا دل بگاڑنے والے رہگئے ہین اس آیت کی تفسیر مین وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون کہتے تھے کم الیوم فی کل مدینۃ من یفسد ولا یصلح یعنی اوس شہر مین سوا نو نفر کے سب مصلح تھے نہ مفسد اب سب مفسد ہین نو مصلح بہی نہین ہین لوگ استسقاء مطر کرتے ہین اور مین استبطاء حجر ایک کتا پالا تہا جو انکے ہمراہ رہتا تہا کسینے پوچہا تو کہا ھو خیر من قرین السوء کہتے تھے ہم سبنے حب دنیا پر صلح کرلی ہے اب کوئی صالح یا عالم دوسرے پر عیب نہین لگاتا ایسا تہا مین دو پیسے کا نمک خرید کرتے اور سوای قربانی کے گوشت نہ کہاتے اور گہر والون سے کہتے جو کوئی تقلل پر میرا ساتہ دے وہ میرے ساتہ رہے ورنہ فراق ہے ❊

ترک مالک دینار نیستی سعدی ۔ طرق نیست بجز زہد مالک دینار

توکری بناتے اوسکو بیچکر قوت کرتے کبھی قرآن لکھتے انکا گھر خالی تہا اوسمین سوای مصحف وبدہنے و بوریئے کے کچھ نہ تہا کہتے تھے ھلک اصحاب الاثقال یعنی بوجھ والے ہلاک ہوئے ۵

توسہ از کثرت اسباب خود تنگ میداری ۔ سبکروحان چو بوی گل فروبستند محملہا

دعا کرتے تھے اللھم لا تدخل بیت مالک بن دینار من الدنیا شیئا کہتے تھے اگر یہ نہوتا کہ لوگ کہینگے کہ مالک دیوانہ ہوگیا ہے تو مین ٹاٹ پہنکر اور سر پر راکہ ڈالکر لوگون مین پہرتا ۵

در پاکشان عمامہ و دستی لبسر زنان ۔ سیری چنین مبانہ بازارم آرزوست

بندہ جب علم واسطے عمل کے سیکہتا ہے تو اوسکا علم بڑہجاتا ہے اور جب غیر عمل کے لئے سیکہتا ہے تو فجور و تکبر اور احتقار عامہ زیادہ ہوجاتا ہے **حکایت** بعض ولاۃ نے کہا ہمارے لئے دعا کرو کہا مین کیونکر دعا کرون ایک ہزار آدمی تو تجہپر بددعا کرتے ہین کہتے تھے جب سے مینے یہ بات سمجھائی کہ ذم مردم اور مدح مردم دونون افراط ہین تب سے اونکی مدحت کو مکروہ رکہتا ہون ۔ ۃ

محمد بن منکدر رح یہ کہتے تھے چالیس برس تک مینے اپنی جان پر مشقت کی تب کہین آثار سلف پر استقامت حاصل ہوئی اطفال کو لیکر حج کرتے اور کہتے ہم انکو اللہ پر عرض کرتے ہین شاید اللہ انکی طرف نظر کرے مجھے شرم آتی ہے اس بات سے کہ مین یہ اعتقاد کرون کہ ان رحمۃ اللہ تعجز عن احد من المسلمین ولو فعل ما فعل اس بات کی بنیاد گویا حسن ظن باللہ اور تمام رجا پر ہے بیشک اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے انکی وفات سنہ ۱۳۱ مین ہوئی رح ۃ

صفوان بن سلیم رح رات کو اتنی نماز پڑہتے کہ پاؤن سوج جاتے سو سمر ما مین چہت پر جاکر تہجد پڑہتے تاکہ نیند نہ آئے **حکایت** سلیمان بن عبد الملک مسجد مین آئے انکو دیکہکر انکے طرز کو پسند کیا ہزار دینار انکے پاس بہیجی انہون نے غلام سے کہا تجہے غلطی ہوئی مین وہ نہین ہون جسکو یہ دینار بہیجے ہین تو جاکر پہر دریافت کرا اودہر غلام گیا ادہر یہ چلدیئے جبتک سلیمان مدینہ سے نہ گئے یہ مدینہ مین نہ آئے ۵

ہر کسی حاجت خود ابہرے عرض نمود ۔ دست دیوانہ ما بہر در استغنا زد

انکی وفات مدینہ مین سنہ ۱۳۲ مین ہوئی رح ۃ

موسی کاظم علیہ السلام بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہ بسبب کثرت عبادت واجتہاد و قیام لیل کے عبد صالح کہلاتے تھے انکو جب خبر ملتی کہ فلان آدمی انکو ایذا دیتا ہے تو اوسکے پاس کچھ مال بہیجدیتے سنہ ۱۲۸ مین پیدا ہوئے مہدی نے انکو عراق مین پکڑ بلایا تہا پہر واپس کردیا ایام رشید تک مدینہ مین رہے جب رشید مدینہ مین آئے انکو

اپنے ہمراہ لیجاکر بغداد مین قید کیا اوسی جگہ مسموم ہوکر وفات پائی ۱۸۳ھ مین قبر انکی بغداد مین مشہور ہے رضی اللہ عنہ *

۴۵ محمد بن کعب قرظی یہ کہتے تھے اللہ جب کسی بندہ کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو تین خصلتین دیتا ہے ایک فقہ دین مین یعنی فہم دوسرے زہادت دنیا مین تیسرے تبصرہ اپنے عیوب کا *

خواہی کہ عیبہای تو بر تو شود عیان ۔ یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

کہتے تھے اگر کسی کو ترک ذکر کی رخصت دیجاتی تو زکریا علیہ السلام کو دیجاتی قال تعالی آیتک ان لا تکلم الناس ثلاثة ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا **حکایت** ایک آدمی نے کہا بہلا اگر مین اللہ سے یہ عہد و پیمان باندہون کہ کبہی اوسکی نافرمانی نکرون تو یہ کیسا ہے کہا اسدم کون تجہسے جرم مین بڑہکر ہوگا تو اللہ پر قسم دلاتا ہے کہ وہ اپنا حکم تیرے اندر نافذ نکرے ایکبار لوگون کو وعظ کر رہے تھے مسجد گر پڑی سب کے سب دبکر مرگئے ۱۱۸ھ مین انکی وفات ہوئی فرماتے تھے یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الاخرة یعنی تہوڑی سی دنیا بہت سی آخرت سے باز رکہتی ہے جس دل مین عزم معصیت کا ہوتا ہے اوسپر حکمت نہین اوترتی فرعون نے کہا تہا ما علمت لکم من الہ غیری پہر کہا انا ربکم الاعلی ان دونون قول مین چالیس برس کا فاصلہ تہا کہتے تھے جب نماز صحیح ہوجاتے ہین تو کبائر بخشدئے جاتے ہین یہ اعرج تھے یعنی لنگڑے کہتے تھے قیامت کو منادی ندا کریگا کہ اے فلان فلان خطاوالو کہڑے ہوجاؤ مین بہی اونکے ساتھہ کہڑا ہونگا پہر ندا ہوگی اے فلان فلان خطاوالو کہڑے ہوجاؤ مین اونکے ساتھہ بہی کہڑا ہونگا فارالتی یا اعرج تقوم مع اہل کل خطیئة یعنی اے لنگڑے مین تجہے دیکہتا ہون کہ تجکو ہر خطاوار کے ساتھہ کہڑا ہونا پڑیگا انکا انتقال ۱۱۷ھ مین ہوا ہے *

۴۶ عبید بن عمیر یہ کہتے تھے صدق ایمان سے ایک اسباغ وضو کرنا ہے مکارہ مین رات کو دوسرے یہ کہ خوبصورت عورت سے خلوت ہو اوسکی طرف التفات نکرے دنیا مین کوئی شئے واسطے مومن کے ایسی باقی نہین رہی ہے جس سے لذت پائے مگر ایک تہ خانہ جسمین گہس جائے یہانتک کہ مرجائے اوسکو خوشی ہو جسکی آنکہہ شہوات دیکہتی ہے اور اوسکا دل اون شہوات کو نہین چاہتا اخلاص کی علامت یہ ہے کہ لوگون مین طمع نکرے اور اونکی صحبت کو دوست نرکہے مہمان کا حق تجہپر یہ ہے کہ تو اوسکے لئے تکلف نکرے اور نہ کہلائے اوسکو مگر حلال اور نگاہ رکہے تو اوسپر اوقات نماز کو آدمی متقی نہین ہوتا ہے جبتک کہ ترک ہوی نکرے آور نہ عالم ہوتا ہے جبتک کہ لوگون کو وہ چیز نہ سکہائے جسمین اونکے لئے امید نجات کی ہے کہتے تھے واللہ ما المجتہد فیکم الا کاللاعب فیما مضی سے *

۴۷ مجاہد بن جبیر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کل موجبة کبیرة آدمی اللہ کے ذاکرین مین نہین ہوتا ہے

جب تک کہ ذکر اوسکا کرے بیٹھے لیٹے کرے فرماتے تھے لیس اصلکا ولا یوخل من قولہ ویترک الا النبی صلعم
بندہ کو حکم نار کا ہوگا وہ کہیگا ای رب میرا گمان تیرے ساتھہ ایسا نہ تھا تو جانتا ہے اللہ فرماویگا حالانکہ وہ اتر سے اچھا تیرا
میرے ساتھہ کیا گمان تہا وہ کہیگا یہ تہا کہ تو مجھکو بخش دیگا اللہ فرماویگا خلوا سبیلہ مین کہتا ہون حدیث صحیح مین آیا ہے
انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء ٥

	بہستی تو اسیدست نیستی ہا ر ا		گر گفتہ اند اگر ہیچ نیست اللہ ہست	

نکتہ یہ فرماتے تھے چاہئے کہ آخر کلام تمہارا وقت سونے کے یہ ہو کہ لا الہ الا اللہ کیونکہ تم وفات ہی معلوم نہین
شاید اس خواب مین موت ہو یعنی اگر موت آجاوے تو کلمہ پڑھا تہہ ٹہیرے انکی وفات سجدہ مین ۱۰۲ سنہ مین بعمر ۸۳
سال ہوئی رحمہ اللہ تعالی ✤
۱۱۵ عطا بن ابی رباح رح اکثر تھے جب کوئی کچھ بات کہتا تو خوب کان لگا کر سنتے گویا پہلے سُنی نہ تھی حالانکہ اوس بات کو
جانتے ہوتے تھے تاکہ قائل خجل نہو قیام شب مین دو سو آیت سے زیادہ پڑہتے کوئی آتا تو کواڑ کہولتے پوچھتے کیون
آئے ہو وہ کہتا تمہاری زیارت کو کہتے ما مثلی من یزار پہر کہتے قد خبث زمان یزار فیہ مثلی فرماتے
تھے جو شخص ایک مجلس ذکر مین بیٹھتا ہے تو وس مجلس باطل کا کفارہ ہوجاتا ہے یہ ابو میسرہ فہری کے حبشی غلام
تھے مکہ مین نشو ونما پایا تہا امام احمد نے فرمایا ہے اللہ تقسیم نہین کرتا خزائن علم کو مگر اوسی کو دیتا ہے جسکو دوست
رکھتا ہے اگر کسی کو خاص ساتھہ علم کے کرتا تو اہل نسب اولی تر تھے عطا عبد حبشی تھے یزید بن ابی حبیب نوبی تھے
حسن بصری بہی نوبی غلام تھے ابن سیرین معلی انصار کے تھے انتہی شعرانی کہتے ہین منجملہ موالی یہ تھے علما مدن کے
مکحول طاؤس نخعی میمون بن مہران ضحاک بن مزاحم تھے **قال الزہری** عطا بڑے بڑون کو علم سکہاتے
تھے سلیمان بن عبد الملک نے سامنے اونکے بیٹھکر مناسک حج سیکھے پہر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہو کر کہا
تعلموا العلم فانی لا انسی ذلنا بین یدی ہذا العبد الاسود عطا نے شرح کئے ستر برس حج کئے ہین
۱۱۵ سنہ مین مرے رح ✤
عکرمہ مولی ابن عباس رح یہ تفسیر کرتے الذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب مین کہتے تھے
الدنیا کلہا قریب وکلہا جہالۃ یعنی تا آخر حیات وقت توبہ کا باقی ہے جسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی گویا
جلد کی اور جو گناہ ہوا تہا وہ جہالت سے ہوا تہا اللہم تب علینا یہ کہتے تھے جو شخص ہر دن سورہ یس پڑہیگا
وہ اوس دن شام تک سرور مین رہیگا سورج زمین سے سوت مین تین گنا ہے اور چاند ایک گنا انہون نے شرت
کئے تین حصے کئے تھے تہائی رات حدیث کرتے تہائی رات سوتے تہائی رات نماز پڑہتے واللہ اعلم ✤
طاؤس بن کیسان یمانی رح یہ کہتے تھے قمر للقرد فی دولتہ یعنی بندر کی دولت ہو تو اوسکی بہی تابعداری کر

فرماتے کاش تو علم اپنی جان کے لئے سیکھتا اسلئے کہ لوگون سے امانت وعمل بالعلم جاتا رہا ہے افضل عبادت وہ ہے جو مخفی تر ہو مومن کے خوف ورجا کو اگر وزن کرین تو دونون برابر نکلین گے انہون نے چالیس حج کئے تھے جب آگ کو دیکھتے عقل اوڑ جاتی پادشاہ کی کنوئین سے اپنے جانور کو پانی نہ پلاتے پڑے حق گو تھے ولاۃ وغیرہم سے بے خوف کہدیتے لومۃ لائم کی پروا نکرتے ۱۰۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی ٭

وہب بن منبہ رح یہ شعر گوئی کو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے مین نہین پسند کرتا کہ میرے صحیفۂ اعمال مین قیامت کے دن شعر پایا جائے اور قیاس کو دین مین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے اخاف علی العالم ان تزل قدمہ بعد ثبوتہا شریف جب علم پڑھتا ہے تو متواضع ہوجاتا ہے وضیع جب علم پڑھتا ہے متکبر بنجاتا ہے جو اپنے دشمن کے ساتھ مسامحت مال کی نہین کرتا ہے اوسکو کوئی راہ سوا قتال کے نہین ملتی ہے جو شخص فقیر ہوجاتا ہے اوسکا دین رقیق اوسکا عمل ضعیف ہوجاتا ہے مروت جاتی رہتی ہے لوگ اوسکو سبک جاننے لگتے ہین علم کا طغیان بھی مثل طغیان مال کے ہوتا ہے تم پاس فقیرون کے نعمت رکھو کل دن قیامت کو اونکے لئے دولت ہوگی ابن آدم احمق پیدا کئے گئے ہین اگر احمق نہوتے تو کبھی انکو زندگی گوارا نہوتی **حکایت** ایک آدمی نے آکر کہا میرا گزر فلان شخص پر ہوا تھا وہ تمکو گالی دیتا تھا غضب مین آکر کہنے لگے ما وجد الشیطان غیرک رسولا اتنے مین وہ دشنام باز آگیا انہون نے اوسکو اپنے پاس بٹھایا کہتے تھے مینے کچھ اوپر نوے کتابین اللہ کی پڑھی ہین سب مین یہی پایا ہے کہ جسنے ذرا بھی مشیت کو طرف اپنی جان کے سونپا وہ کافر ہوا یعنی مشیت اللہ کی ہوتی ہے نہ بشر کی وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین اللہ نے بعض کتب منزلہ مین فرمایا ہے یا ابن آدم کما علیک نعم ما قمت لی بما یجب علیک اذکرک وتنسانی وادعوک فتفر منی خیری الیک نازل و شرک الی صاعد کہتے تھے ہمارے علما کا یہ حال ہوگیا ہے کہ دنیا لینے کو اہل دنیا کو علم سکہاتے ہین اسلئے اونکی نظر مین خوار ہوگئے ہین اور علم مین بے رغبت ہوگئے فلا حول ولا قوۃ جسکا شکم ایک بیابان ہوا اوسکو سب دنیا مین حاصل ہو سکتا ہے موسی علیہ السلام نے کہا تھا ای رب زبان لوگون کی مجہسے روک دے فرمایا اگر مین ایسا کرتا تو اپنے ہی لئے کرتا ٭

قلیل ان اللہ ذو ولد ما نجی اللہ والرسول معا
قیل ان الرسول قد کہنا ما نجی من لسان الوری فکیف انا

داؤد علیہ السلام کو وحی آئی تھی کہ بہت جلد صراط پر سے وہ لوگ گزر جائینگے جو میرے حکم سے راضی ہین اور اونکی زبان میرے ذکر سے تر ہے اعظم ذنوب بعد شرک کے سخریہ کرنا ہے لوگون سے انسان جب روزہ رکھتا ہے نظر دہندلی ہوجاتی ہے جب شیرینی پر افطار کرتا ہے تو بدستور آجاتی ہے عبادت سے قوت بڑہتی ہے کسل سے

فقورطبہتاہے عیسی علیہ السلام حواریین سے کہتے تھے مین تمسے سچ کہتاہون کہ جوکی روٹی کہانا صاف پانی پینا مزبل کلا
پرسورہنا سونے والے کے لئے بہت ہے ٭

داشت لقمان یکی کریچۂ تنگ — چون گلوگاہ نای و سینۂ چنگ
بوالفضولی سوال کرد از وے — کین چہ خانہ است یک بدست و شتی
با دم سرد و چشم گریان پیر — گفت ہذا لمن یموت کثیر

کہتے تھے ایمان عریان ہے لباس اوسکا تقوی ہے زینت اوسکی حیا ہے انکی وفات سنہ میں ہوئی تفاسیر مین
قرآن مقدس کی انسے بہت روایات صحیح سقیم آیا کرتی ہین واللہ اعلم ٭
میمون بن مہران یہ کہتے تھے کہ وہ رکھنا آدمی کا عصیان خدا کو بہتر ہے واسطے اوسکے کثرت طاعات ہمراہ تہیں
الی المعاصی کے **حکایت** کسی نے انسے کہا یہان کچھ لوگ ہین وہ کہتے ہین ہم اپنے گہر وہین
دروازہ بندکرکے بیٹھہ رہینگے یہانتک کہ ہمارا رزق ہمارے پاس آوے کہا یہ ایک احمق قوم ہے اگر انکا یقین مثل
یقین ابراہیم خلیل کے ہو تو البتہ ایسا کرین کہتے تھے ای اصحاب قران تم قران کو بضاعت نہ ٹہیراؤ کہ اوس سے دنیا
کا نفع اوٹہاؤ دنیا کو دنیا سے آخرت کو آخرت سے طلب کرو اپنے اصحاب سے کہتے کہ تم میرے منہہ پر وہ بات کہو جو مجکو
بری لگے کوئی آدمی اپنے بہائی کا ناصح و خیرخواہ نہین ہوتا ہے جبتک کہ اوسکے منہہ پر وہ بات نہ کہے جو اوسکو بری لگی

از صحبت دوستے برنجم — کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک — تا عیب مرا بمن نماید

سلف جب کسی کو دیکہتے کہ سوار جاتا ہے اور کوئی شخص اوسکے پیچہے چلتاہے تو کہتے قاتلک اللہ من جبار
حکایت ایکبار لونڈی کے ہاتہہ سے گرم شوربا سر پہ گر گیا سر جل گیا وہ کانپ گئی کہا کچہہ ڈر نہین
تو آزاد ہے واسطے اللہ کے کہتے تھے جب موت درمیان دو برادر کے ثابت ہو گئی تو اب تجہہ زیارت کا
کچہہ ڈر نہین ہے ٭

گر در یمنی چو با منی پیش منی — در پیش منی چو بی منی در یمنی

شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے مجہے شرم آتی ہے کہ مین ان پاؤن سے گرد کعبہ کے طواف کرون
جنسے مین طرف ناجائز کے چلاہون اب اونہین اقدام سے جوف کعبہ و حجر مین چلون **حکایت** ایک شخص
کو سنا کہ وہ کہتا ہے کہ فلان آدمی متقی ہے کہا افسوس ہے تجہکو تو نے کبہی متقی دیکہا بہی ہے متقی کی علامت
یہ ہے کہ جب ذکر نار کا سنے جان نکلجا لے یہ جب اللہ کا ذکر سنے تو مثل طیر مذبوح کے پہڑپہڑاتے کہتے تھے
مجکے شرم آتی ہے کہ سوا اللہ کے کسی اور شئے سے ڈرون ایسے گہر والے جنکے دسترخوان پہ حلال کی روٹی

ہوا اس زمانے مین کمیاب ہین جب تک دل کسی آدمی کا اللہ کی یاد مین ہے وہ نماز مین ہوتا ہے اگرچہ بازار مین
کیون نہو پہر اگر ہونٹ بہی ہلتے ہین تو اوسبی بڑہکر ہوا تم مین اور قوم مین بہت بڑا فرق ہے اونکی طرف دنیا منہہ کیا تہا وہ بہاگ گئے تہے دنیا نے پیٹہہ پہیری تم اوسکے پیچہے دوڑے کوئی تم مین ایسا نہو کہ علانیہ مین ولی اللہ ہو
اور سر مین عدو اللہ یعنی ظاہر مین اللہ کا دوست بنے اور باطن مین خدا کا دشمن رہے ✦
ابراہیم تیمی رح یہ سنہ ۹۲ مین اندر قید حجاج کے مرگئے حجاج نے ابراہیم نخعی کو طلب کیا تہا یہ آئے اوسنے
کہا مین ابراہیم کا طالب ہون انہون نے کہا مین ابراہیم ہون اوسنے نجانا کہ یہ ابراہیم تیمی ہین وہ نخعی سمجہا حکم قید کا حمام مین دیا وہان نہ دہوپ سے بچاؤ تہا نہ سردی سے دو دو آدمیون کو ایک ایک زنجیر مین باندہا تہا ابراہیم متغیر ہوکر
مرگئے حجاج نے خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص کہتا ہے مات اللیلۃ فی ہذا البلد رجل من اہل الجنۃ کہا دیکہو
کون مرگیا ہے ابراہیم کو پایا کہا حلم من نزغات الشیطان یعنی یہ خواب پریشان طرف سے شیطان کے ہے حکم دیا
گہسیٹ کر ایک مزبلہ پر ڈالدیا یہ کہتے تہے کافی ہے علم سے خشیت اور جہل سے عجب بعض حملتنا المطامع علی اسوأ الصنائع یعنی طمع نے ہمکو برے کامون پر آمادہ کیا ہے جسکو تو دیکہے کہ تکبیر اولی مین سستی کرتا ہے اوس سے تو
اپنے ہاتہہ دہو ڈال یعنے کچہہ امید خیر کی نرکہہ رح ✦
ابراہیم بن یزید نخعی رح یہ کہتے تہے نہین دیا گیا بندہ بعد ایمان کے کوئی شئے بہتر صبر علی الاذی سے ہمنے وہ لوگ
پائے ہین جو تفسیر کرنیسے قرآن کی ہیبت کرتے تہے اب تو جو کوئی چاہتا ہے وہ تفسیر کرنے بیٹہہ جاتا ہے کاش مین
تکلم بہ علم نکرتا یہ زمانہ جسمین مین فقیہ ٹہیرا ہون برا زمانہ ہے یہ کہتے تہے لا باس ان تسلم علی النصرانی اذا کانت الیک لہ حاجۃ او بینکما معروف شعرانی کہتے ہین مراد سلام سے اسجگہ مزاج پرسی ہے جیسے کیف حالک نہ السلام علیک کیونکہ سلام بتبع ہدی پر کیا جاتا ہے پہر یہ کہا یحتمل ان یکون ذلک من باب اذا تعارض مفسدتان ارتکبنا الاخف منہما او مصلحتان فعلنا اولہما عند تعذر اعلاہما
واللہ اعلم کہتے تہے آدمی کوئی کلمہ علم کا کہتا ہے تا کہ لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوس کلمہ کے سبب سے
جہنم مین جا گرتا ہے پہر اوسکا کیا کہنا جو اول جلوس سے تا فراغ اسی نیت پر بیٹہتا ہے جانور کرایہ پر جب سوار ہوتے
اور اتفاق سے کوڑا گر جاتا تو اوسکو دائین بائین نہ لیجاتے اوترکر کوڑا اوٹہاتے اور کہتے کہ ہمنے کرایہ اسکا ادہر
چلنے کو کیا ہے نہ اودہر کبہی کپڑا زعفرانی رنگ کا پہنتے اور کبہی عصفر کا تا کہ دیکہنے والا یہ جانے کہ وہ عالم نہین
ہین بلکہ جوان آدمی ہین سنہ ۹۵ مین انتقال کیا رح ✦
عون بن عبد اللہ رح یہ کہتے تہے ہر کسی کے لئے ایک عمل سید ہوتا ہے سید عمل میرا ذکر خدا ہے تجکو اتنا ہی کبر کفایت
کرتا ہے کہ تو آپکو مومن دون سے بہتر جانے طریق خلاص کا رویت منکر سے جبکہ تغیر کی قدرت نہو یہ ہے

کہ اہل منکر کے کنارہ کش ہو جائے یہ آسان تر ہے اس سے کہ اونکی زمین سے بھاگ جائے مجالس ذکر کو صقال قلوب و
شفاء صدور کہتے تھے کبھی خز پہنتے کبھی صوف کہتے خز اسلئے پہنتا ہون کہ وہ ہیبت میرے پاس بیٹھنے سے دور رکھے
صوف اسلئے پہنتا ہون کہ مساکین مجھسے ہیبت نکرین جو شخص اپنے نفس کو متہم بنفاق کرتا ہے اوسکے پاس نفاق
نہین ہوتا ہے **حکایت** جب کوئی غلام انکا خلاف انکے کچھ کام کرتا تو یہ کہتے ما اشبہک بمولاک مع
مولاکہ تمام تقوی یہ ہے کہ آدمی زیادت علم سے سیر نہو ایک قوم نے جو طلب زیادت علم ترک کردی سو اسلئے کہ
اونکو کچھ انتفاع اونکے علم سے حاصل نہوا جسنے اپنے شکر کا ضبط کیا اوسنے سارے اعمال صالحہ کو ضبط کرلیا کہتے تھے
لو رایت الاجل و مسیرہ لابغضت الامل و غرورہ رح ۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اشارہ وسلہ کہ آنکھین چندی ہوگئین کہتے تھے مین آدمی کو گناہ کرتے دیکھتا ہون نہی کرنیسے
بسبب حقارت نفس اپنے کے شرما جاتا ہون **حکایت** ایک مرغ کی آواز پر نماز کو کھڑے ہوتے تھے ایک رات
وہ نہ بولا یہ سوگئے ورد قضا ہوگیا اوسکو بددعا کی وہ اوسی وقت مرگیا تب کسی شخص پر عزم بددعا کا نکیا کہتے تھے علامت
اجابت کی حلاوت دعا ہے **حکایت** حجاج نے انکو گرفتار کیا تھا کہا مین دیکھتا ہون کہ مقتول ہونگا بیٹی نے
انکے پاؤنمین قید دیکھی روئی جب واسطے قتل کے بلائے گئے چیخ ماری اور کہا وا ویلاہ یا ابی انہون نے کہا یا بنیتی
ما بقاء ابیک بعد سبع وخمسین یعنی اب بعد ۵۷ برس کے کتنا جینا ہے کہتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی
وہ ذاکر ہے جسنے عصیان کیا اوسکا وہ ذاکر نہین اگرچہ بہت سی تسبیح و تلاوت قرآن کی کیون نکرے **حکایت**
کسی نے کہا بڑا عابد لوگون مین کون ہے کہا جسنے گناہ کرکے توبہ کی جب اپنے گناہون کو یاد کیا اپنے عمل کو حقیر دیکھا
جب فجر طالع ہوتی سوا ذکر اللہ کے بات نکرتے یہانتک کہ نماز صبح ہوچکتی حجاج نے سر کاٹا تو دو بار لا الہ الا اللہ کہا
تیسری بار کہنا چاہا پورا نکہہ سکے جب وعدہ قتل کا روز فردا دیا تو حارس سے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین مرنے کو طیار
ہوجاؤن اور کل صبح کو آجاؤنگا آخر انکو سچا سمجھکر چھوڑ دیا صبح کو آگئے قتل کے لئے پیش کئے گئے پاؤن بندھے
میان نے آر نطع پر ذبح کیا انہون نے کہا تھا اللھم لا تسلط الحجاج علی احد بعدی چنانچہ حجاج کے
پیٹ مین اکلہ پڑگیا پندرہ شب کے بعد مرگیا جبتک زندہ تھا چیختا تھا کہ مالی ولسعید کلما اردت النوم
اخذ برجلی یہ ۹۵ھ مین مقتول ہوئے رح ۔

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین
مین قیاس کرنا زیادت فی الدین ہے فرماتے تھے اگر کسی عالم مین قباحت دیکھو تو اس سے ... کہ ... ہو
سفیان نے کہا ہے بسبب اعلام ... اور خوف و تقوی کم ہوگئے کہ **ف** ... گناہ صغیرہ ہے ...
کہتے تھے بچو تم عالم فاجر و جاہل متعبد سے کہ یہ دونون فتنہ ہین واسطے ہر مفتون کے ... مین سوا ... ہیبانی

حکایت ایکبار کسی نے انکو کوئی منافع ہوا علی و عمار و طلحہ و زبیر اگر کوئی پانچوان صحابی بتاوے تو مین جوٹہا ہون یا فقیہ کہکر پکارا کہا مین نہ فقیہ ہون نہ عالم ہم ایک قوم ہین کہ ہمنے حدیث سنی جیسی سنی ویسی تمسے کہہ دی فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو محارم سے متورع ہو عالم وہ ہے جو اللہ سے خائف ہو ڈرے لوگون نے ایک زمانہ دراز تک زندگی ساتھ دین کے کی پہانتک کہ دین گیا پہر ایک زمانہ تک مروت سے زیست کی یہانتک کہ مروت جاتی رہی پہر ایکزمانہ تک حیا کے زندگانی کی یہانتک کہ شرم بہی جاتی رہی پہر رغبت رہبت سے زیست کی اب قریب ہے کہ بعد اسکے وہ زمانہ آئیگا جو اس سے بہی زیادہ سخت و درشت ہوگا ٭

ہر جمیع عمون مین شام کی ہے ہمنے	خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے
بہ ملامت کم کہ جسکو کہتے ہین عمر	مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے

کاش مین علم نہ سیکہتا دنیا سے کورا باہر ہوتا نہ نفع پاتا نہ نقصان اوٹہاتا ٭

علی انی راض بان احمل الہوی	واخلص منہ لا علی ولا لیا

ذرہ ٹالے ہم کسی زمانہ سے ملے پہر اوسپر روتے ہمنے اون لوگون کو پایا ہے جو نہ سکہاتے تہے علم مگر عاقل نا سمجہ کو آجکے دن اوسکو علم سکہایا جاتا ہے جسکو نہ عقل ہے نہ انساب ہے بعمر ۹ سال سنہ ۔۔ہ مین بمقام کوفہ مرگئے رح ٭

ابان بن تیس ۔۔ کہتے تہے تمکو شرم نہین آتی ہے کہ تمہارا اونٹ تمسے زیادہ اللہ کا ذکر کرے یہ کبہی تکبیر تسبیح تہلیل سے تہکتے نہ تہے حجاج نے جب انکو سولی پر چڑہایا چوب صلیب پر تسبیح تہلیل تکبیر کرتے تہے انگلیون پر شمار جاری تہا وہ تک پہر اوسی حالت مین نیزہ سے کونچا ایک ماہ تک مصلوب رہے کسی نے انسے حال اعمال قوم کا پوچہا کہا اونکے اعمال قلیل تہے لیکن قلوب سلیم تہے رضی اللہ عنہ ٭

ابن

بیچ بن خوارش ۔۔ یہ کہتے تہے تم اپنی جان کو عادت راحت کی نہ ڈالو کل کو شقی ہوجاؤگے اگر تمسے بنے کہ کوئی تمہے نہ پہچانے تو تو ایسا ہی کر کیونکہ دنیا فاسد ہوگئی ہے اب سوا عزلت کے اوسمین کچہ گنجایش نہین ہے بہوک کو ملائم کرتی ہو علی کو سارق علم کا وارث بناتی ہے ٭

ہر چہ آمد بدہانت خوردی	ہر چہ آمد بزبانت گفتی
دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو	خویش را خویش بدوزخ بردی

یہ موسم گرما مین سب لوگون سے زیادہ روزہ رکہتے تہے اپنی جان پر قسم کہائی تہی کہ کبہی نہ ہنسینگے جبتک کہ جان نہ لین کہ انجام طرف جنت کے ہوگا یا نار کے انکی غاسل نے خبر دی کہ وہ سریر جنازہ پر تبسم تہے اور کہتے تہے قتل عثمان علی پر یکدم انکے پاس بہت مال تہا سب اپنے اصحاب پر خرچ کردیا ایک دن آٹا گوندہتے تہے اور روتے جاتے تہے یہ کہتے تہے لما قل مالی جفانی اخیالی یعنی جب میرے پاس مال کم ہوگیا تب یار دوست

انکی وفات سنہ ۱۴۰ میں ہوئی ✤

طلحہ بن مصرف رح کہتے تھے شیطان مومن پر بجھ و مغفرت بہی زیادہ آدمی لیکر چڑھائی کرتا ہے انکو جب کوئی
انکے اقران پر ترجیح کرتا تو یہ پاس اونکے جاکر سامنے بیٹھکر سبق پڑھتے تاکہ توہم لوگون کا دور ہوجاوے لگے کہ یہ اعلم تم
ہین انکے سامنے جب ذکر اختلاف کا آتا کہتے اختلاف نکہو وسعت کہو بیٹھے وہ لوگ دیکھتے ہین کہ اگر تم اونکو دیکھتے
تو تمہارا کلیجہ جل جاتا ہم اپنے نفوس کو انکے مقابلہ میں حقیر جانتے تھے کہتے تھے اکرموا سفہاءکم فانہم
یکفونکم العار والنار یعنی تم ان بیوقوفون کی خاطرداری کرو کہ یہ کفایت کرتے ہین تمسے عار و نار کو انکی وفات
سنہ ۱۱۲ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالے ✤

زبید یامی رح بڑے عابد زاہد صاحب ہیبت تھے انکو دیکھکر دل کانپنے لگتا رات کے تین جزو کئے تھے ایک ثلث
خود قیام کرتے دو ثلث دونون بھائیون کو قیام کراتے پاؤن سے ٹھوکر مارتے کہ اوٹھو نماز پڑھو وہ کسل کرتے
تو وہ ثلث باقی بہی خود قیام کرتے رح سنہ ۱۲۲ میں انتقال کیا رح ✤

حضرت رح سفیان ثوری کہتے ہین تو اگر اونکو نماز پڑھتے دیکھتا تو کہتا کہ یہ ابہی مرجاوینگے اونکی داڑہی
سینہ سے چپک جاتی ساٹھ برس تک صائم النہار قائم اللیل رہے رات کو روتے صبح کو سرمہ لگاکر تیل ڈالکر باہر
نکلتے تاکہ لوگ یہ جانین کہ نائم تھے اپنا عمل لوگون سے مخفی رکھتے آخر کو نابینا ہوگئے تھے مال کو فیصلے ایک ماہ
تک انکا قبضہ کیا کہ عہدہ قضا کے متولی ہون نمانا ناچار رہا کر دیا کہتے تھے اگر مجہہ کوئی گناہ نہو مگر یہی محبت دنیا
کی تو ہم مستحق دخول نار کے ہین علماء سے کہتے تم نماز و حکایت علم سے لذت لیتے ہو حالانکہ مراد علم سے عمل ہے
تم اگر اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بہاگتے اسلئے کہ علم میں کوئی شے دلالت حب دنیا پر نہین کرتی ہے تا آخر زہد دنیا مین
ہیبت کہ لوگون کی ملاقات سے نا ہو سنہ ۱۶۱ میں انتقال کیا رح ✤

سلیمان بن مہران اعمش انکی مجلس میں اغنیاء و سلاطین احقر حاضرین ہوتے تھے معہذا خود نان شبینہ کے محتاج تھے
کہتے تھے جو کوئی عہد پر قائم رہے اوس سے نقض عہد کرنا وفا عہد ہے جب سوکر اوٹھتے اور پانی نہ پاتے تو
دیوار پر تیمم کر لیتے یہانتک کہ پانی ملے اسقدر محافظت طہارت کی کرتے کہتے تھے میں ڈرتا ہون کہ کہین بے وضو
نہ مرجاؤن کیونکہ موت یکبیک آتی ہے ستر برس تک انسے تکبیر اولی فوت نہوئی کہتے تم نہین ڈرتے ہو جبکہ معصیت
کرتے ہو کہ کہین اوس معصیت کے دہوان نہ اوٹھے جو تمہارا منہ لوگون مین کالا کر دے کہا جب مرجاؤن کسیکو
خبر نکرو مجکو پاس میرے رب کے لیجاکر لحد میں پہینک آؤ میں حقیر تر ہون اس سے کہ کوئی ہمراہ میرے جنازہ

تبارک الذی من ضبط لقلتک وجعلت تنظر بشحم وتسمع بعظم وتتکلم بلحم یعنی بڑی برکت والا ہے وہ شخص جسنے تجھکو چربی سے دکھایا ہڈی سے سنایا گوشت سے بلوایا فرمایا منصور نے انسے کہا کچھ وعظ کرو کہا ما احد من الرعیة الا وھو یشکو بلیة ادخلتھا علیہ او ظلامة سقتھا الیہ بھاگئے والا عیال سے جیسے غلام گنہگار قبول نہین کرتا ہے اللہ اوس سے روزہ نہ نماز یہانتک کہ پھر آئے ٥

ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز	نخواہد دید … روی نیکبختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگزارد بسختی

ہےنے اون لوگون کو پایا ہے کہ جو جاگکر نماز صبح چپکے چپکے فاسد انجام کا ری کر لیتے تھے پھر قرآن و فقہ مین مصروف ہوئے انکی ولادت سنہ … مین ہوئی تھی سنہ … مین مرگئے موسل لبلبک تہا تمام بیروت مین سنگے تھے حامی و روائ بنا ایک چلا گیا جب آیا تو مردہ پایا دست راست پر تکیہ لگائے رو بقبلہ تھے رح ٭

٦٠
حسان بن عطیہ رح بعد نماز عصر پڑا ایک ناحیہ مسجد مین بیٹھ کر تا غروب آفتاب اللہ کا ذکر کرتے اور کہتے تھے کہ جو شخص قیام لیل کو طویل کریگا اللہ اوسپر طول یوم القیامہ کو آسان کردیگا انھون نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام مکہ مین سو برس تک مقیم رہے تھے ٭

٦١
عبد الواحد بن زید رح انھون نے حسن بصری کو پایا تھا کہتے تھے اچھا حال بندے کا ساتھ اللہ کے موافقت ہے اگر دنیا میں اوسکو طاعت کے لئے باقی رکھے تو بہی اوسکو محبوب ترہو اور اگر دنیا سے اوٹھالے تو بہی دوست تر ہو رحمہ اللہ تعالی ٭

٦٢
ابو بشر صالح مری رح جب اپنے روتے تھے جیسے زن ثکلی روتی ہے اوسی پاؤ ڈھونڈتے تھے جیسے سہان ہوتے ہین گویا اونکے مفاصل منقطع ہوئے جاتے تھے جب قبر کو دیکھتے دو و تین تین دن تک مبہوت سے رہتے کھانا نہ کھاتے تھے جیسے کلام ہوتی تھے اون سے بات جیت ہوا نہ کی ہوتی تھی رح ٭

٦٣
ابو الصباح عمر وقیسی رح انکا نام سیاح تھا کہتے تھے میرے کچھ اوپر چالیس گناہ ہین جنپر ہر گناہ کے عوض لاکہہ بار استغفار کی ہے لیکن جبکہ وہان عفو و مغفرت ہو تجہکو بات ہے تو اپنی پیٹ کو اپنی عقل پر راہ دے دنیا ایام قلائل ہین پہلے چند روز ہے اور خود نہ کہاتے مگر تھوڑا سا دق ہوا کا اپنی جگہ سے سرک جانا آسان ہے مگر در بدر ہونا صحبت ریاست کا جبکہ جی مین مستحکم ہو گئی مشکل ہے خبردار جو کبہی تو حرام کی دوکانات پہ بیٹھا نہ تو سود اسود کا ہوتا ہے جسطرح کہ ضعیف آنکہین سورج کو نہین دیکہہ سکتی ہین اسی طرح دل محبان دنیا کے نور حقیقت کو نہین دیکہہ سکتے ہین آدمی منازل صدیقین کو نہین پہنچ سکتا ہے جبتک کہ اپنی بی بی کو رانڈ کی طرح اور اپنی اولاد کو یتیمون کی طرح چھوڑ نہ دے اور منازل کلاب مین بسر کرے سوا روٹی و نمک کے کچہ نہ کہائے تو نفس

کہتے کہ طعام بیان و فرش تیار دار آخرت میں ہے کہتے تھے لازم پکڑو تم مجالس ذکر و حسن ظن کو کہ یہ دونوں کافی ہیں فوت ہوئے ۱۹۵ھ میں رحمہ اللہ تعالی ✦

عطا سلمی سے اوپر اتنا غلبہ حزن و خوف کا ہوا کہ چالیس برس تک بستر سے اوٹھ نہ سکے نہ گھر سے باہر نکلے فراش اشارہ سے نماز پڑھ لیتے ایک بار تنور کو گرم ہوتے دیکھا بیہوش ہو گئے اگر کسی جنازہ کے ساتھ جاتے راہ میں غش آ جاتا لوگوں پر جو بلا آتی کہتے هذا كله من اجل عطا لو مات استراح الناس یعنی یہ ساری آفت عطا کے سبب سے ہے اگر وہ مر جائے تو لوگوں کو راحت ملے ✦

۱۵
عتبہ بن ابان غلام یہ عبادت میں ایسے تھے جیسے کوئی رہبان کا غلام ہو اسلئے ملقب بغلام ہو گئے تھے مقابر و صحرا میں بسر کرتے تھے سواحل پر جا کر ٹھہرتے تھے جب کہ دن بصرہ میں آیا کرتے نماز صبح پڑھ کر اخوان سے سلام علیک کرتے اوپر حزن غالب تھا حزن میں مشابہ حسن بصری تھے اکثر مزید بہارات کو روتے رہتے جب مرگئے تو دیکھا کہ گھر میں ایک قبر کھدی ہوئی اور ایک طوق آہنی تھا پس انکی موت قتال روم میں ہوئی ہے ✦

سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ عنہما سے انکا نام امیر المومنین فی الحدیث رکھا تھا ۹۷ھ میں پیدا ہوئے ۵۵ھ میں کوفہ سے بصرہ گئے ۱۶۱ھ میں انتقال کیا یہ اس امت کے ایک بڑے عالم عابد زاہد تھے کہتے تھے جب علماہی فاسد ہو جائیں تو پھر اصلاح کون کرے علما کا فساد یہ ہے کہ مائل طرف دنیا کے ہوں اور جب کہ طبیب ہی اپنے نفس کی طرف بیماری کھینچے تو وہ غیر کی کیا دوا کریگا ✦

	گون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے		جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو شفا	

کہتے تھے جب علما میں محبت الحکام ہو تو وہ علما ابلیس کا کام ہے میں اتنا ہوں محبت الحکام سنت ہے لکن دوام کو سکا معلوم نہیں واللہ اعلم انہوں نے ایک عابد کو خط لکھا تھا اس عبارت سے اعلم یا اخی انک فی زمان کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتعوذون ان یدرکوه ولهم من العلم ما لیس عندنا ولهم من القدم ما لیس لنا فکیف بنا حین ادرکناه علی قلة العلم وقلة الصبر وقلة الاعوان علی الخیر وفساد من الزمان فعلیک بالامر الاول والتمسک به وعلیک بالخمول فان هذا زمان خمول وعلیک بالعزلة وقلة مخالطة الناس فقد کان الناس اذا التقوا ینتفع بعضهم ببعض فاما الیوم فقد ذهب ذلک فالنجاة الان فی ترکهم فیما نری وایاک یا اخی والامراء ان تدنو منهم او تخالطهم فی شیء من الاشیاء ویقال لک تشفع وتدرأ عن مظلوم او ترد مظلمة فان ذلک من خدیعة ابلیس وانما اتخذ ذلک القراء سلما القریب منهم واصطیاد الدنیا بالدین انتهی فرماتے تھے میں جانتا ہوں کہ لوگ ارادہ علم کا واسطے وجہ اللہ کے ایسے نہیں تو میں اونکے گھروں پر جا کر انکو سکھاتا ہوں لکن وہ تو

الیٰ حاجۃ واقترض منی ۵

قرض از مرتبہ مردمی انداخت مرا ۔ بسکہ این بار گران بود سبک ساخت مرا

مین کہتا ہون اللہ کا شکر ہے کہ مینے بہی کبہی زمانہ احتیاج مین کسی سے کچہ قرض نہین لیا اور اہنون اللہ نے ہزارون سے زیادہ مجہکو دیا ہے ولید المحمد سفیان کہتے تہے اذان مینا خراسان مین بہتر ہے مجاورت مکہ معظمہ سے زہد دنیا مین قصر امل ہے نہ اکل خشن ولبس غلیظ وعبا فرماتے تہے ازہد فی الدنیا ولم لا ابالک ولا علیک ۵

فریب نعمت الوان مخور فراغت کن ۔ چو ماہ نو بہ دو انگشت نان قناعت کن

عالم کو جب دیکہو کہ پادشاہ کے در پہ ہے تو جان لو کہ وہ چور ہے اور جب کسی آسودہ کے در پر دیکہو تو سمجہو کہ ریا کار ہے کسی آدمی کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ زاہد ہے دنیا مین اور کوئی شخص فقیر ہوتا ہے اور وہ راغب ہے دنیا پر مین چاہتا ہون کہ ایسی جگہہ ہون کہ جہان کوئی مجہکو نہ پہچانے تو نے جب اپنے نفس کو پہچان لیا تو اب کوئی تجہکو کہہ کے کچہ نقصان تیرا نہین ہے اصل ہر عبادت کی نیکی کرنا ہے ساتہ تمام کے ۵

نکوئی با بدان کردن چنان ست ۔ کہ بد کردن بجاے نیک مردان

کسی نے پوچہا خوفا کون لوگ ہین کہا جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہین فرماتے تہے مجہے تعجب آتا ہے کہ اکثر اہل نا عورتین ہونگی حالانکہ مردون کے اعمال اونکے اعمال سے بہی بدتر ہین یہ وہ زمانہ ہے کہ تو خاص اپنے نفس کو لے عامہ کو چہوڑ دے دونون فرشتے بیچ حسنات وسیأات کی پاتے ہین جبکہ دل اور سیہ جسم ہوتا ہے سو جسطرح کہ وہ تجہکو نہین ستاتے ہین تو بہی اونکو نہ ستا **حکایت** ایک شخص نے کہا ایک آدمی واسطے عیال کے کسب کرتا ہے اگر نماز جماعت مین ادا کرتا ہے تو قیام اونپر فوت ہوتا ہے وہ کیا کرے کہا اونکے لئے قوت کما نماز اکیلا پڑہ لے کہتے تہے اس زمانہ مین گمنام امن مین نہین رہتا مشہور کا کیا ٹہکانا ہے تم جب ذکر کسی بدعت کا سنو تو اپنے یارون سے حکایت نکرو مبادا اپنے جی مین اوسکو ڈالو ہماری اس زمانے مین اہل سنت وجماعت بہت کم ہو گئے ہین کہتے تہے مین عیب دنیا کو پہچانتا ہون وہ اہل دنیا کو سلام کہلا بہیجتا ہے یہی دلیل اوسکے جہکنے کی ہے طرف دنیا کے تم جب کسی سرہنگ کو دیکہو کہ نماز سے سو گیا ہے تو اوسکو نہ جگاؤ وہ اوٹہیگا تو لوگون کو ستائیگا اس سے سونا اسکا احسن ہے ۵

خلاے را خفتہ دیدم نیمروز ۔ گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

حکایت ایک شخص نے کہا تم پاس ولاۃ کے نہین جاتے کہ اونکو کچہ وعظ ونصیحت کرو اور محفوظ رہو کہا تم مجہکو کہتے ہو کہ مین دریا مین چلون اور میرے پاؤن نہ بہیگین مجہے ڈر ہے کہین وہ مجہکو مرحبا کہین مین اونکی طرف جہکون میرا عمل اکارت جائے **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے شکوہ اپنی

مصیبت کیا کیا کہا اوٹھ جا میرے پاس سے تو نے کسیکو زیادہ خوار تر اپنی آنکھوں مین مجھسے نپایا اگر لگا تو پاس میرے اللہ کا شکوہ کرنے فرماتے تھے علما تین قسم کے ہوتے ہین ایک عالم باللہ و بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ ڈرتے ہین اللہ سے واقف ہین نزدیک حدود خدا کے دوسرے عالم باللہ نہ بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے ہین مگر واقف نزدیک حدود خدا کے نہین ہین تیسرے عالم بامر اللہ نہ عالم باللہ انکی علامت یہ ہے کہ نہ واقف نزدیک حدود کے ہین اور نہ خائف خدا سے قیامت کی آگ کو اسی تیسری قسم سے سلگاوین گے رح انکے مناقب بیحساب ہین *

امام محمد بن ادریس شافعی رح شعرانی نے انکو بلفظ امامنا لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شعرانی شافعی المذہب تھے یہ ابن عم رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین عبد مناف مین حضرت سے جا ملتے ہین غزہ مین پیدا ہوئے دو برس کے تھے کہ مکہ مین لائے گئے سہ ۵ برس جیئے چار برس مصر مین رہے شب جمعہ بعد مغرب سنہ ۲۰۴ مین وہین انتقال کیا یتیم تھے مان کی گود مین پرورش پائی قلت عیش و ضیق حال مین بچپن سے مجالس علما مین بیٹھکر استفادہ علم کا کرتے مسلم بن خالد زنجی پر تفقہ کیا پھر مدینہ مین آکر امام مالک کو ساری کتاب موطا حفظاً سنائی مالک نے کہا تو اللہ سے ڈر تیری بڑی شان ہونے والی ہے اوسوقت یہ تیرہ سال کے تھے پھر یمن گئے وہان سے عراق آئے علم مین مشتغل رہے محمد بن حسن سے مناظرہ کیا علم حدیث کو پھیلایا مذہب اہل حدیث کو قائم کیا نصرت سنت فرمائی سنت سے استخراج احکام کا کیا بہت سے علما اپنے مذاہب سے پھر کر انکے مذہب مین آگئے سنہ ۱۹۹ مین بمقام مصر کتب جدیدہ لکھی سارا اقطار سے لوگ سفر کرکے آنے لگے ربیع بن سلیمان کہتے ہین بیٹے دروازہ شافعی پر سات سو احلہ دیکھے جنپر لوگ واسطے طلب سماع کتب کے آئے تھے یہ کہتے تھے اذا صح الحدیث فہو مذہبی کاش خلق یہ علم سیکھے اور میری طرف ایک حرف بھی منسوب نکرے زکریا انصاری کہتے ہین اللہ نے یہ دعا انکی قبول کی اونکے مذہب مین سوا اقوالات اصحاب شافعی کے کچھہ مسموع نہین ہوتا یہی بات زرکشی سے بھی منقول ہے کہتے تھے مین جب کسی سے مناظرہ کرتا ہون تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ حق کو اوسی کے ہاتھہ پر ظاہر کرے علم کا طلب کرنا صلوٰۃ نافلہ سے افضل ہے جو شخص مرید آخرت ہو اوسپر اخلاص کرنا علم مین لازم ہے بڑا ظالم اپنی جان پر وہ شخص ہے جو تواضع کرے اوسکے لئے جو اسکا اکرام نہین کرتا ہے اور راغب ہو دوستی مین اوس شخص کی جو اسکو نفع نہ دے اور قبول کرے مدح اوسکی جو اوسکو پہچانتا نہین ہے علما کے لئے کوئی شئے زینت بخش تر فقر و قناعت سے نہین ہے جبکہ وہ اسپر راضی ہوئے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے ساتھہ اچھا کیا جائے وہ لوگون کے ساتھہ بھی اچھا گمان رکھے طالب علم بغیر نفس فلاح مند نہین ہوتا انفع وہ ہے جو طلب علم کی بذل نفس و خدمت علما کرتا ہے علما کا جمال کرم نفس ہے علم کی زینت ورع و حلم ہے علما کا فقر اختیاری ہوتا ہے جہلا کا فقر اضطراری ہے جھگڑنے سے علم مین دل سخت ہوتا ہے کینہ پیدا ہوتا ہے لوگ اس سورت سے غفلت مین ہین والعصر ان الانسان لفی خسر انہون نے کبھی جھوٹ

نہین بولا اور کبھی قسم کہائی نہ کبھی جمعہ چھوڑی آدرعقیل جمعہ کا سفر و حضر و بردمین کبھی ترک نکیا کہتے تھے طلب کرنا فضول
دنیا کا عقوبت ہے طرف سے خدا کے واسطے اہل توحید کے تم کتنا ہی جہد کرو کہ سب لوگ تجھسے راضی ہون نہین ہوسکتا
اسلئے اپنا عمل درمیان اپنے اور اللہ کے خالص کرو دنیا کو نہین پہچانتے مگر مفلس اعقل مردم زہاد ہین سیاست کرنا لوگون
کو سیاست دواب سے بہی دشوار تر ہے مروت والے جہد مین ہوتے ہین خانہ مروت خراب جسکو خواہش حسن خاتمہ
کی ہو وہ لوگون سے نیک گمان رکہے چالیس سال تک مینے لوگون سے سوال احوال ترویج کا کیا جو کہ تنرویج تہے کسی
ایک نے بہی یہ نہ کہا کہ ہمنے کچھ خیر دیکہی ٥

گفتمش چیست کہ خدای گفت ساختے عیش و غصہ سالی چند

کہتے تھے فقیہ کو چاہیے کہ اوسکے ساتھ ایک سفیہ بہی ہو جو سفاہت کرے داڑہی مین کبھی خضاب حنا اور کبھی زرد
کرتے کثیر الاستقام تہے بواسیر مین مبتلا رہتے لباس مین میانہ روی کرتے معتمد اصاحب ہیبت تہے سامنے اونکے کوئی
پانی نپی سکتا گدیلہ تکیہ لگا کر بیٹہتے کہتے تہے مین دوست رکہتا ہون واسطے ہر مسلمان کے کہ بہت درود بہیجا کرے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرماتے تہے مین جب کوئی شخص اصحاب حدیث مین سے دیکہتا ہون تو گویا ایک
مرد کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ وعلیہ وآلہ وسلم مین سے دیکہتا ہون اگر صاحب بدعت کو دیکہون کہ ہوا پر چلتا ہے
تو بہی اوسکو قبول نکرون انکے مناقب بہت ہین رح ❊

٦٨
امام مالک بن انس رح یہ ایک شخص طویل بزرگ سر اصلع سفید ریش سپید رنگ نفیس جامہ تہے جب واسطے تحدیث
کے بیٹہتے نہاکر بخور و طیب ملتے اور لوگون کو آواز بلند کرنیسے روکدیتے گہر مین شغل اونکا تلاوت قرآن تہا سلاطین اونسے
ہیبت کہاتے مونچہون کا مونڈانا مثلہ سمجہتے فرماتے تہے مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ جو سوال انبیاء علیہم السلام سے
دن قیامت کو ہوگا وہی علماء سے بہی ہوگا اسلئے مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ علماء وارث ہین انبیاء کے لہذا دونون
فریق سے سوال تبلیغ کا ہونا سمجہ مین آتا ہے کہتے تہے مثال منافقون کی مسجد مین مثل چڑیون کے ہے قفس
مین جہان قفس کا دروازہ کہلا عصافیر اوڑ گئے پچیس برس تک حاضر جماعت نماز نہوئے جب پوچہا تو کہا مین
ڈرتا ہون کہ کوئی منکر دیکہون اور محتاج اوسکے تغیر کا ہون شعرانی کہتے ہین اس امر مین یون مسامحت کی یعنی
کہ وہ مجتہد تہے اگر کوئی اور شخص ایسا کام کرتا تو اوسکو اس امر پر مقرر رکہا نجاتا واللہ اعلم فرماتے تہے آدمی
جب اپنی تعریف کرتا ہے تو اوسکی خوبی و رونق جاتی رہتی ہے وہ جب کسی مسئلہ مین لا و نعم کہدیتے تو کوئی نکہہ سکتا
کہ تمنے یہ بات کہان سے کہی ہے انہون نے نوسو شیخ سے علم لیا تہا اونمین تین سو تابعین تہے فرماتے تہے علم کثرت
روایت سے نہین ہوتا ہے وہ تو ایک نور ہے جو اللہ دل مین رکہدیتا ہے **حکایت** جعفر بن سلیمان نے اونکو مسئلہ
طلاق مکرہ پر مارا اور ایک اونٹ پر سوار کیا کہا تم اپنے نفس پر آپ ندا کرو انہون نے کہا الا من عرفنی فقد

عرفنی ومن لم یعرفنی فانا مالک بن انس اقول طلاق المکرہ لیس بشئ یہ خبر جعفر کو پہنچی کہا جلد جاکر
اونکو اوتار لاؤ فرماتے تھے طالب علم پر حق ہے کہ وقار وسکینہ وخشیت رکہتا ہو عالم کو چاہیے کہ سامنے غیر مطیع
کے تکلم بعلم نکرے کہ یہ ذلت واہانت ہے علم کی مدینہ منورہ کی گلی کوچون مین پا پیادہ برہنہ پا چلتے کہتے مجھے شرم
آتی ہے کہ اوس خاک کو جانور داب سے پامال کرون جسمین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **حکایت** مطرف
سے پوچھا لوگ میرے حق مین کیا کہتے ہین کہا دوست ثنا کرتے ہین دشمن برا کہتے ہین فرمایا لوگ ہمیشہ اسی طرح پر
ہوتے ہین کہ کوئی اونکا دوست ہوتا ہے اور کوئی دشمن ولکن نعوذ باللہ من تتابع الالسنة کلہا سنہ ۹۳ مین
پیدا ہوئے سنہ ۱۷۹ مین مرے بقیع مین دفن ہوئے اونسے معنی اس آیت کے پوچھے تھے الرحمن علی العرش استوی
انکو پسینا آگیا سر بگریبان ہوکر ایک لکڑی ہاتھ مین تھی اوس سے زمین کریدنے لگے پھر سر اوٹھا کر کہا کیف غیر معقول
ہے استوا معلوم ہے ایمان لانا اوسپر واجب ہے سوال کرنا اوس سے بدعت ہے مین گمان کرتا ہون کہ تو صاحب بدعت
ہے پھر کہا کہ اس شخص کو نکال دو انتہی مین کہتا ہون مذہب سلف کا بابت استوا وغیرہ صفات الہی کے یہی تہا
کہ ایمان بلا کیف لاتے تھے تاویل نکرتے نہ تمثیل بتاتے نہ معطل چھوڑتے نہ تشبیہ کی طرف جاتے یہی
حق وصواب بحث ہے واللہ اعلم ٭
۹۹
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سنہ ۸۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۵۰ مین بعمر ستر سال بغداد مین وفات پائی اونکے
زمانہ مین چار صحابی تھے انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابو الطفیل یہ سب کے بعد مرے لکن کسی
سے اخذ نکیا اونپر بابت تولیت قضا کی زبردستی کی گئی سر پر ضرب شدید پہنچی یعنے ایام مروان مین لکن قضا قبول نکی
جب رہا ہوئے کہا مجھکو غم اپنی ماں کا اس ضرب سے بہی اشد تہا احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے
پھر بعد اسکے ابو جعفر نے اکراہ کیا کوفہ سے بغداد مین بلا بہیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قیدخانہ
مین وفات پائی منصور نے کئی بار حبس سے بلاکر دہمکایا کہا اے منصور اللہ سے ڈر مجھکو والی نکر اوسکو کہ جو اللہ سے
ڈرے واللہ مین رضا مین مامون نہین ہون پھر غضب مین کسطرح مامون ہونگا بعض کہتے ہین کہ دو یا تین دن
قاضی رہکر چہہ دن بیمار پڑے پھر مرگئے سبحان اللہ تقوی اسکا نام ہے **حکایت** ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے
کہ منصور نے ابو حنیفہ وثوری ومسعر وشریک کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تہا ابو حنیفہ نے کہا مین تم مین
تخمینہ کرتا ہون مین تو حیلہ کرکے بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہا ہوگا سفیان بہاگ جائیگا شریک پھنس جائیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا مسعر نے یہ تحامق کیا جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک
وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالو یہ تو دیوانہ ہے سفیان کو جب یہ خبر پہنچی کہ شریک نے قضا قبول کی
اونکو چھوڑ دیا اور کہا تجھکو گریز ممکن تہا پہر توکیون نہ بہاگا ابو حنیفہ بہت خوش لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواسات

تھے جب گھر سے باہر آتے جاتے خوشبو سے پہچانے جاتے کہتے تھے مین جب نماز پڑھتا ہون تو اپنے ہر اوستاد و شاگرد
کے لئے دعا کرتا ہون شافعی فرماتے تھے لوگ فقہ مین عیال ابو حنیفہ ہین رات کو نہ سوتے نماز پڑھتے جیسے ایک مینخ
جم گئی ہو کہتے ہین چالیس برس تک صبح وضو ہی عشا سے پڑھی قرضدار کے سایۂ دیوار مین نہ بیٹھتے کہتے ہر قرض جو
جالب نفع ہو ربا ہے جس جگہ مرے وہان اونہون نے سات ہزار ختم قرآن کئے تھے قیلولہ درمیان ظہر و عصر
کرتے فرماتے قاضی رشوت لینے سے معزول ہو جاتا ہے اگرچہ امام اوسکو معزول نکرے **حکایت** کسی نے پوچھا علقمہ
افضل ہین یا اسود کہا واللہ ہم اس لائق بھی نہین ہین کہ اونکا ذکر کرین پھر اونمین تفاضل کسطرح کرین **حکایت**
کہتے تھے مین پچاس برس لوگون مین اوٹھا بیٹھا ایک آدمی بھی ایسا نہ پایا جو میرا گناہ بخشتا یا مجھسے وصل کرتا بعد
قطع کے یا میرا عیب چھپاتا یا وقت غضب کے مین اوس سے اپنی جان پر امن مین ہوتا فالاشتغال بهولاء حمق
کبیر کہتے تھے اگر دشمن نرکھے تو دنیا کو نگرا اسی لئے کہ اومین اللہ کی معصیت کیجاتی ہے تو ہو سکتا ہے تمھ ہمراہ روٹی
کے شوت ہے **حکایت** کسی نے بعد موت کے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا
پوچھا عار کے سبب سے کہا یہ بات علم کے لئے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو اوسکو بجالاتے ہین کہا
پھر کس بات پر کہا بقول الناس فیّ ما لیس فیّ فرماتے تھے جسپر خوار ہوئی فرج اوسکی خوار ہوا اوسپر دین اوسکا
جب تکلم نکیا بندہ نے اپنے گمان پر تو اوسپر کچھ گناہ نہین ہے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ دنیا مین فقیہ ورع سے کوئی عزیز الوجود
تر نہین ہے **حکایت** ایک آدمی نے کہا مین تمکو دوست رکھتا ہون کہا تجھکو میری محبت سے کون مانع ہے تو نہ
برادر عم زاد میرا ہے نہ ہمسایہ میرا غوغا رہ وہ لوگ ہین جو لوگون کا مال وعظ کہکر کھایا چاہتے ہین انکے مناقب بہت
ہین کہتے تھے قاضی کو نہ چاہیے کہ ایک سال سے زیادہ قضا پر ٹھیرے یعنی اگر اس مدت سے زیادہ قاضی بنا رہا
تو فقہ اوسکی گم گئی گذری رحمہ اللہ تعالیٰ **ف** یحیی عامری رح نے ریاض مستطابہ مین لکھا ہے قد نقل ابن
الجوزی وغیرہ ان الائمۃ المتبوعین فی المذاهب بایع کل واحد منهم لامام من ائمۃ اهل البیت
فبایع ابو حنیفۃ لابراهیم بن عبد اللہ بن الحسن وبایع مالک لاخیہ محمد وبایع الشافعی لاخیهما
یحیی فحین غلبوا علیهم رجعوا الی طاعۃ الآخرین وسلموا وبایعوا فهذا ما حضرنی نقله من
جواز ارتسام العامۃ لائمۃ الجور انتهی ۰
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اللہ نے گمنام کیا ہے خامل الذکر ہے
حکایت فرماتے تھے مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب ما افضل ما تقرب به المتقربون
الیک فرمایا بکلامی یا احمد مینے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او بغیر فہم تنہا اونکے پاس جب کوئی حدیث آتی
تو حدیث نکرتے جب تک کہ کوئی دوسرا اور بھی ہمراہ ہوتا شعرانی کہتے ہین یہی حال یحیی بن معین و عبد اللہ بن داؤد

کا بہی تہا جیسا کہ یضرب بہ المثل فی اتباع السنۃ واجتناب البدعۃ کبہی قیام لیل ترک نکرتے تہے رات دن مین
ایک ختم قرآن کا کرتے اور لوگون سے مخفی رکہتے لباس سفید وصاف پہنتے ریش وبروت وسر وبدن کا تعہد کرتے انکی
مجلس خاص تہی ساتہ آخرت کے کسی امر دنیا کا ذکر انکی مجلس مین نہ آتا انکی مان کے پاس کپڑا نہ تہا زکوۃ کا مال آیا پہیر دیا
کہا العری لعمری خیر من اوساخ الناس وانما ایام قلائل ثم نرحل من ہذہ الدار جب بہوکے ہوتے
پارہ خشک نان لیکر غبار جہاڑ کر پانی مین بہگو کر نمک سے کہا لیتے کبہی اونکو مسور کی دال پکا دیتے اکثر سالن انکا
سرکہ تہا راہ مین کوئی ساتہ انکے نہ چلسکتا بیمار ہوئے انکا قارورہ طبیب کو دکہایا اوسنے کہا یہ بول اوس شخص
کا ہے جسکا جگر غم وحزن نے ریزہ ریزہ کر دیا ہے تنہائی پر بڑے صابر تہے سوا مسجد یا جنازہ یا عیادت کے نطرتے
بازارون مین چلنے کو مکروہ رکہتے تین حج پاپیادہ کئے ہر حج مین بیس درہم صرف کرتے جب پاس خلیفہ متوکل
کے گئے متوکل نے کہا ای مان گہر اس شخص سے روشن ہوگیا پہر اچہا لباس لاکر انکو پہنایا یہ روئے اور کہا مین ساری عمر
ان لوگون سے سلامت رہا جب موت قریب آئی انہین مبتلا ہوا پہر اوس لباس کو اوتار ڈالا فضیل بن عیاض کہتے ہین
یہ ۲۸ ماہ قید رہے ہر روز انکو کوڑون سے مارتے تہے تلوار سے کوچتے تہے زمین پر ڈالکر پاؤن سے روندتے تہے
یہانتک کہ معتصم مرگیا واثق خلیفہ ہوا اوپر زیادہ سختی ہوئی انہون نے کہا مین ایسے شہر مین نہین رہتا جہان الحاد
کیا گیا ہے روپوش ہوگئے تا حیات واثق نماز وغیرہ کے لئے بہی باہر نہ نکلے جب متوکل والی ہوا وہ محنت اسنے
اوٹہا دی انکو بلاکر نہایت درجہ اکرام اعزاز کیا اور حکم منع محنت اور اظہار سنت وغیر مخلوق ہونے قرآن کا طرف
آفاق کے لکہہ بہیجا معتزلہ بگلے پست ہوگئے لوگ لاالف بتدعیین جیسے فرشتے بشر بن حارث کہتے ہین
امتحن احمد بعد ما دخل الکیر فخرج ذہبا احمر ہیثم کہتے ہین احمد کی صحبت تہی یہی اہل زمان پر فضیل حجت تہے
اپنے زمانہ والون پر وہکذا الامر فی کل زمان امام احمد فرماتے تہے آدمی مین اگر سو خصال خیر ہوتی
اور وہ شراب پیے تو شراب اون سب کو مٹا دیتی ہے ست الکو علم اوس شخص سے جو علم پر کچہ سامان دنیا کا لیتا ہے
کہتے تہے جتنے فضائل علی مرتضی کے آئے ہین کسی ایک صحابی کے نہین آئے انکا انتقال بعمر ۷۷ سال ۲۴۱ مین ہوا
جب بیمار ہوئے انسان دو دو اب دروازے پر واسطے عیادت کے آتے یہانتک کہ سارے گلی کوچے بہر گئے
جب وفات ہوئی لوگ چلائے رونے کی آوازین بلند ہوئین دنیا انکی موت سے گونج اوٹہی اہل بغداد واسطے نماز
جنازہ کے طرف صحرا کے نکلے حافظ نے جنازہ کا اندازہ کیا تو آٹہ لاکہ آدمی تہے اور ساٹہ ہزار عورتین علاوہ
لوگون کے جو اطراف وکشتی وسطح مین تہے اون سب کو ملاؤ تو الف الف سے بہی زیادہ ہوتے ہین ایک روایت
مین آیا ہے دو کرور پانچ لاکہ آدمی تہے اوسدن بیس ہزار یہود ونصاری ومجوس مسلمان ہوگئے رضی اللہ عنہ
قالہ الشعرانی مین کہتا ہون اسیکے ملک بہگ حال جنازہ احمد ثانی شیخ الاسلام بن تیمیہ ع کا تہا لاکہون آدمی

مصر کی گلی کوچون او صحرا مین جمع ہو گئے تھے اور گریان بریان تھے انکا انتقال حالت قید مین ہوا تھا رضی اللہ عنہ ❊
ف شعرانی رح نے ایک کتاب لکھی ہے میزان نام مطلب اوسکی تالیف سے یہ ہے کہ ہر مسلمان کو حق مین ائمہ اربعہ
مجتہدین رضی اللہ عنہم کے حسن اعتقاد رکھنا چاہیے لسبب اختلاف فروع مسائل کے کسی کی جناب مین بدگمان و
بے ادب نہوا چاہیے کہ سارے مجتہدین ایک ہی چشمہ شریعت کبریٰ سے مغترف ہین شریعت بمنزلہ ایک شجرہ عظیمہ کے ہے
اور اقوال علما کے بمنزلہ فروع و اغصان کے ہین یہی وجہ ہے کہ کوئی فرع بے اصل کے اور کوئی ثمرہ بغیر غصن کے
نہین پایا جاتا ہے اقوال مجتہدین مین کوئی قول ایسا نہین ہے جو مخالف نص یا اجماع کے ہو ہمارا اعتقاد حق مین
سارے ائمہ کے یہ ہے کہ وہ بے نظر کرنیکے دلیل و برہان مین کوئی بات نہین کہتے تھے جو قول اونکا خارج از شریعت
خیال کیا جاتا ہے وہ قصور ہمارے فہم و عدم عبور کا اوپر کتاب و سنت پر ہے والشارع ماسکت عن اشیاء
الا رحمةً بالامة لا لذھول ولا نسیان الی قولہ فسائر ائمة المسلمین علی ھدی من ربھم فی کل حین واوان
وکل من لم یصل الی ھذا الاعتقاد من طریق الکشف والعیان وجب علیہ اعتقاد ذلک من طریق التسلیم والایمان ہکو
استنباط ائمہ مجتہدین مین طعن کرنا جائز نہین ہے کیونکہ شریعت من حیث الامر والنہی دو مرتبہ تخفیف و تشدید پر آئی ہے سارے مکلفین
دو حال سے خالی نہین ہین یا تو قوی ہین یا ضعیف ایمان کی راہ سے یا جسم کی راہ سے سو جو شخص قوی ہے وہی مخاطب ہے تشدید کا
اوسکو اخذ بعزائم چاہیے اور جو شخص ضعیف ہے وہ اخذ برخص کرے انمین سے ہر ایک شریعت رب پر ہے قوی کو نفر عمل کا طرف رخصت
کے دینا چاہیے اور ضعیف کو امر صعود کا طرف عزیمت کے فرمانا مناسب نہین ہے جو کوئی اس میزان پر عمل کریگا جمیع اقوال شریعت و
اقوال علماء مین نزدیک اوسکے اختلاف مرفوع ہوجائیگا غرضکہ مجموع شریعت راجع ہے طرف امر و نہی کے اور
ہر امر و نہی منقسم ہے طرف مخفف و مشدد کے رہا پانچوان حکم مباح کا سو وہ مستوی الطرفین ہے ہمراہ نیت صالحہ
کے راجح طرف قسم مندوب کے ہوتا ہے اور ہمراہ نیت فاسدہ کے راجح طرف قسم مکروہ کے ہوتا ہے ائمہ مین کسینے
امر کو مطلقاً وجوب پر محمول کیا ہے اور کسینے ندب پر اور نہی کو مطلقاً تحریم پر حمل کیا ہے اور بعض نے کراہت پر ہر
ہر مرتبہ کے لیے کچھ رجال ہین جو مباشران تکالیف کے ہوتے ہین جو شخص قوی الایمان والجسم مخاطب بعزیمت ہوتا ہے
خواہ وہ عزیمت صریحاً شریعت مین آئی ہو یا استنباط اوسکا شریعت سے کیا گیا ہو مذہب مین اس مکلف کے یا مذہب
مین غیر اس مکلف کے اور جو شخص ضعیف الایمان یا ضعیف الجسم ہے وہ مخاطب برخصت و تخفیف ہے خواہ وہ
تخفیف صراحۃً شریعت مین آئی ہو یا استنباطاً فی مذہب ذلک المکلف او غیرہ کما اشار الیہ قولہ تعالیٰ
فاتقوا اللہ ما استطعتم خطاباً عاماً وقولہ صلعم اذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم حاصل
یہ ہوا کہ یہ دونون مرتبہ ترتیب وجوبی پر ہین نہ تخییر پر اسی لیے ائمہ مجتہدین نے جس جگہہ حضرت کو دیکھا کہ تشدید
فرمائی ہے وہان تشدید کی ہے خواہ وہ امر تھا یا نہی اور جسجان دیکھا کہ تخفیف فرمائی ہے وہان خود بھی

تخفیف کی ہے اسکے بعد شعرانی نے چند فصول نافعہ مقدمہ میزان مین منعقد کئے ہین ہر فصل اپنے باب مین ایک علم
مستقل ہے ائمہ مجتہدین سے مذمت رای کی نقل کی ہے ہر امام کا قول ذم رای مین ایک فصل جداگانہ مین لکھا ہے
پھر طریقۂ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ٹھیک کتاب و سنت بتایا ہے علماء سے شمارہ مع امام کو نقل و حکایت کیا ہے
یہ انکا کمال انصاف و تقوی ہے کہ باوجود شافعی المذہب ہونیکے اسقدر طول مع عدم و کثرت ورع و فضائل امام مین
دیا ہے سو یہی بات ظاہر اور سارے اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے ترتازہ
رکھین کسی مذہب و طریقۂ فقہ پر طاعن و جارح نہون یہ سارے امام ہمارے پیشوا تھے انھین کے طفیل سے ہمکو
قرآن و حدیث پہنچا ہے انمین ہر شخص متبع سنت تھا اصول مین یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین و تبع
تابعین کے ہین رہے فروع مسائل سو اول تو وہ اختلاف بہت قلیل ہے چنانچہ اسی کتاب میزان سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہر باب فقہ مین صدہا مسائل متفق علیہا ائمۂ اربعہ کے ہین پھر مسائل مختلف فیہ کے لئے جو میزان کشف و عیان
سے شعرانی رح نے بیان کی ہے بہت درست ہے رجوع ہر امر کا طرف ہر دو مرتبہ میزان کے ہوتا ہے تشدید یا
تخفیف یہ رجوع اوس خلاف ظاہر کو جو نظر عوام مین آتا ہے بالکل دور کر دیتا ہے ایک فصل مستقل اسی بیان مین
شعرانی نے لکھی ہے اور امثلہ تشدید و تخفیف کر بیان کیا ہے فمن ذلک حدیث البیھقی وغیرہ مرفوعا
لا یقتل مسلم بکافر و فی روایۃ بمشرک مع حدیث البیھقی ان رسول اللہ صلعم قتل مسلما بمعاھد
وقال انا اکرم من وفی بذمتہ ان صح الحدیث والآثار عن الصحابۃ فی ذلک فالاول مخفف والثانی
مشدد فرجع الامر الی مرتبتی المیزان اس قسم کے بہت سے امثلہ لکھے ہین مین کہتا ہون جسطرح کہ یہ
قانون میزان کا حق مین مسائل فرعیہ کے جاری ہو سکتا ہے اسی طرح یہ میزان حق مین مسائل تصوف
و ترتیب ریاضات و مقامات اولیاء اللہ کی بھی قائم ہو سکتی ہے یعنی اگر مرید قوی الجسم والایمان ہے تو اوسکو
حکم مجاہدات شاقہ کا بطور عزیمت دینا چاہئے اور جو مرید کہ ضعیف الجسم والایمان ہے اوسکو امر اختیار اخلاق
حمیدہ کا فرمانا کفایت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جسکا ظرف عالی ہوتا ہے اور قلب قوی اوس پر اسرار و کشوفات کا
ظہور بیشتر ہوتا ہے اور جو مرید کم ہمت کم محنت ہے اوسکو وہ مراتب عالی میسر نہین آتے خلاصہ مدعا یہ ہے
کہ طریق نجات کا اور راہ ہلاک سے واسطے مومن کے سوا اسکے نہین ہے کہ سب مذاہب علماء و طرق اولیاء کو
بہتر جانے اور کسی مذہب کو کسی مذہب پر اور کسی طریق کو کسی طریق پر ترجیح نہ دے سب کو بہتر و حق سمجھے اور
اپنی جان کو عمل و قول و حال مین مطابق کتاب و سنت کے رکھے سوء ظن ساتھ ائمۂ مجتہدین اور اولیاء
عارفین کی علامت ہے خسران و خذلان کی حفظنا اللہ من ذلک ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اوس ادب
کو ملحوظ نرکھیگا وہ حرمان [illegible] ہے ۵

بی ادب محروم گشت از فضل رب		از خدا خواہیم توفیق ادب

یہ بے ادبی خواہ زبان سے ہو یا دل سے دونون طرح مہلک ہے دنیا و دین دونون بگڑتے ہین والہدی من ہداہ اللہ تعالی والسلام ٭

سفیان بن عیینہ سچ چار برس کی عمر مین یہ حافظ قرآن ہو گئے تھے سات برس کی عمر مین حدیث لکھی ایک بہائی کو لکھا کیا ابہی وہ وقت نہین آیا کہ تم لوگون سے متوحش ہو جاؤ تہتے تو ایسے لوگ پائے ہین کہ جب کوئی اونمین چالیس برس کو پہنچ جاتا تو معارف سے مجنون ہو جاتا گویا شدت تاہب موت کے لئے مختلط العقل ہو جاتا تہا کہتے تہے جسنے بلا پر صبر کیا راضی بقضا رہا اوسکا کام پورا ہو گیا آدمی کو اتنا ہی شر کافی ہے کہ اپنے نفس کا فساد دیکھے اور اوسکی اصلاح نکرے دو خصلتین ہین جنکی علاج سخت دشوار ہے ایک طمع مال کی دوسرے اخلاص عمل کا کہتے تہے جب میرا دن سفیہ کا سا دن اور میری رات جاہل کی سی رات ہو تو پہر مین اس علم کو جسے مینے لکہا ہے کیا کرون جسکی عقل زیادہ ہوتی ہے اوسکا رزق گہٹ جاتا ہے لا الہ الا اللہ بمنزلہ پانی کے ہے دنیا مین جسکے پاس یہ نہین ہے وہ مردہ ہے اور جسکے پاس یہ ہے وہ زندہ ہے اللہ نے بندون پر کوئی نعمت اس سے بڑہکر نہین کی کہ اونکو لا الہ الا اللہ سکہایا حدیث من غشنا فلیس منا مین کہتے تہے کہ جسنے یہ کہا کہ مراد اس سے لیس ہو علی ہدینا و حسنطریقتنا ہے اوسنے بے ادبی کی اسکی تفسیر سے سکوت کرنا بلیغ تر ہے زہد مین زہد کرنا دنیا مین ہی صبر و انتظار موت ہے ایک نان جو آستین سے نکالکر دیا ہے کہ لوگون کو بکنے دو ساٹھ برس سے یہی میرا کہانا ہے مازرع بمنزلہ طبیب کے ہے اوسکا ذکر نہ چاہئے مومن کی آبرو مال سے سخت تر ہے نفس مومن متعلق رہتا ہے اوسکے قرض سے یہانتک کہ ادا کیا جائے پہر صاحب غیبت کا کیا پوچہنا کیونکہ قرض ادا کیا جاتا ہے اور غیبت ادا نہین کیجاتی اگر کوئی شخص کسی شخص کا مال لیلے پہر براہ تورع بعد اوسکی موت کے اوسکے ورثہ کو دیدے تو ہم خیال کرتے ہین کہ یہ اوسکے لئے کفارہ ہو جائیگا اور اگر اوسنے کسی شخص کی غیبت کی ہے پہر تورع کیا اور بعد اوسکی موت کے نزدیک اوسکے ورثہ بلکہ سارے اہل ارض کے آکے معافی چاہے تو وہ معاف نہین ہو سکتا خضر نے موسی علیہ السلام کو وصیت کی تہی کہ کسی شخص کو عار گناہ کی نہ لگا ؤ علم جب تمکو نفع نکریگا تو ضرر پہنچائیگا جب نماز سے فارغ ہوتے کہتے اللہم اغفر لی ما کان فیہا جب تو اپنے حق کو خصومت اور سلطان سے نہ پہنچے تو پہر تو اوسکو چہوڑ دے تیرا دین سلامت رہیگا ٥

تجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا		گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب

بہت سے لوگ ہین جو اظہار زہد کا دنیا مین کرتے ہین اور اللہ اونکے دل پر مطلع ہے کہ وہ محب دنیا ہین فقر کا چہپانا مطلوب ہے اسلئے کہ فقر اعمال صالحہ سے ہے اور یہی کتمان اوسکا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے انما عرفوا لانہم اخوان لا یعرفوا کہتے تہے نماز کے لئے قبل ندا کے آنا چاہئے تم مثل برے غلام کے نہو کہ بے بلائے نہ آئو نہین آتا اتنے کہو پہر اوسکا کیا حال ہوگا جو بلانے سے بہی نماز کے لئے نہین جاتا تجہپر کوئی چیز مضر تر

اوس علم سے نہین ہے جسپر تو عمل نہین کرتا ہے وہ زمانہ جسمین لوگ ہمسے آدمی کی طرف محتاج ہون برا زمانہ ہے
سنہ ۱۰۷ھ مین کوفہ مین پیدا ہوئے مکہ مین رہے سنہ ۱۹۸ھ مین وہان مرکر حجون مین بعمر ۹۱ سال دفن ہوئے رحمہ ۞

شعبہ بن الحجاج رح انکو امیر المومنین فی الروایۃ والحدیث کہتے تھے یہ فرماتے تھے واللہ شیطان کھیلتا ہے
ساتھ قرا یعنی عمار کے جسطرح بچے جوزے کھیلتے ہین پھر عمیر قرا کا کیا ذکر ہے انہون نے اتنی عبادت کی کہ
سوا پوست و استخوان کے نام کو گوشت باقی نہ رہا تھا صائم الدہر رہتے تھے آٹھ درہم کی قیمت کا کپڑا اپنا
عیب جانتے تھے کہتے تھے چار درہم کی قیمت کا پہنا ہوتا چار درہم تصدق کئے ہوتے اگر کوئی سائل آتا جو
گھر مین ہوتا سب دیدیتے انکا جامہ خاکی رنگ ہوتا جب بدن کھجلاتے مٹی جھڑتی انکا گدھا معہ لگام و زین ۱۷
درہم کا تھا ایک قمیص و ردا و ازار مین بسر کرتے مہدی نے تیس ہزار درہم انکے پاس بھیجے سب اوسی مجلس مین بانٹ
دیئے ایک درہم بھی نہ لیا حالانکہ گھر والے ایک روٹی کے محتاج تھے بصرہ مین بعمر ۷۷ سنہ ۱۶۰ھ مین
انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ ۞

مسعر بن کدام بکسر کاف رح یہ کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ اگر جان لین کہ قدر سے کیا نازل
ہونیوالا ہے تو اوسکا استقبال کرین محبت رب و محبت قدر و قضا سے پھر بعد وقوع قدر کے کس طرح
اوسکو مکروہ رکھ سکتے ہین تم فارغ ہو کر بیٹھو مت تمکو طلب کرنی ہے بعد نماز کے کبھی شعر پڑھتے اور
کہتے ان النفس تکون ھکذا وھکذا کسینے پوچھا اس شہر مین کون بڑا فقیہ ہے کہا جو اتقی ہے ہر رات
نصف قرآن پڑھکر سوتے پھر تہجد کو اوٹھتے اسنے کہا تو چاہتے ہو کہ کوئی تمکو خبر دے تمہارے عیبون کی کہا
اگر ناصح ہے تو بہتر اور اگر فقط عیب لگانا چاہتا ہے تو کچھ ضرور نہین ہے مان کی خدمت کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ اگر مان نہوتی تو کبھی مین مسجد کو نہ چھوڑتا آتے جاتے نماز پڑھتے بیٹھے رویا کرتے ۵

این سطر ہو جالیہ یا نوشتہ اند
مضمون گریہ البیت کہ از بالا نوشتہ اند

انکے ماتھے پر سجدہ سے گٹا پڑ گیا تھا یہ کہتے تھے اوس عالم کی ثنا کرنا نہ چاہئے جو جائزہ سلطان سے لیتا ہو
خلیفہ منصور نے انکا قاضی کرنا چاہا نہ مانا کہا اے منصور اگر تجھسا کوئی دوسرا نہوتا تو مین اوسکے پاس پیادہ
جاتا یہ کہتے تھے کہ جو کوئی عقل و نقل پر راضی ہوگا اوسکو لوگ اپنا غلام نہ بنائینگے ہنسنا ماں باپ کا تخت پر مت ہے
مجاہدہ کو سیوف سے راہ خدا مین **حکایت** انسے کوئی آکر کہتا کہ میرے لئے دعا کرو یہ کہتے تو دعا کرین آمین
کہونگا کیونکہ دعا حاجتمند کو کرنا چاہئے شعرانی کہتے ہین یہی بات مجھکو معروف کرخی سے پہنچی ہے اور
وہ مشہور تھے ساتھ اجابت دعوت کے کہتے تھے شکوہ عارف کا طبیب سے شکوہ رب کا نہین ہے بلکہ وہ ذکر اللہ
کی قدرت کا طبیب کرتا ہے بہت رویا کرتے کسینے پوچھا کہا وھل خلقت الا لھا یعنی جو کوئی انکو تا

اوسکو یہ دعا دے کہ اللہ اوسکو قاضی یا مفتی کر دے کہتے تھے قیامت کو ایک منادی ندا کریگا اے مادح خدا کھڑا ہو جا سو کوئی کھڑا نہوگا مگر وہ شخص جو قل ہو اللہ احد بہت پڑھا کرتا ہے بڑا عارف لوگون کے عیب کا وہ ہوتا ہے جو کانا ہوتا ہے ٥

واحد العینی که به همّت نه زند آفاق را ۔۔۔ دامی گر چشم دگر می بود قرم ساق را

انکا انتقال کوفہ مین ۱۵۵ھ مین ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

حسین بن صالح بن حی رح یہ جب کچھ نہ پاتے کہ سائل کو دین تو ایک شلہ نار دیکر کہتے کہ اسکو کسی کے گھر لیجا وہ تجھکو کچھ دیگا جب کسی کو وعظ کرنا چاہتے ایک رقعہ مین لکہ بھیجتے منھ پر کچھ نہ کہتے **حکایت** ایک شخص نے کہا اس قول کی الکریم لا یستقصی کیا دلیل ہے کہا یہ قول عرّف بعضہ واعرض عن بعض کہتے تھے جب عالم اپنے رب سے نہ ڈرا تو وہ عالم نہین ہے مومن کو چاہئے کہ اوسکا کھانا پینا چلنا بات کرنا سب بہ نیت ہو کسی سے کوئی شئے قبول نکرتے کہتے تھے سعید بن مسیب نے کہا ہے جو کوئی لازم مسجد ہوا اور جو کچھ اوسکو دیا گیا وہ اوسنے لیلیا تو وہ ملح فی المسئلہ ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ابن مسیب سے پوچھا تھا کہ ساتر مصلی کیا ہے کہا تقوی کہا قاطع نماز کیا ہے کہا فجور یہ جب کسی مقبرہ کو دیکھتے یا ہمراہ کسی جنازہ کے جاتے تو بیہوش ہو جاتے جب روتے تو مصیبت زدہ کی طرح روتے کہتے تھے پورا فقیہ وہ ہے کہ جب دیکھے کہ اللہ نے دنیا اوس سے لی اور اوسکے قران کو دیدیا ہے تو خوش ہو جائے انکا انتقال ۱۶۱ھ مین ہوا رح ❊

عبداللہ بن مبارک رح ۱۸۱ھ مین پیدا ہوئے انکو ادب مین سفیان ثوری پر بھی مقدم رکہتے تھے ثوری کہتے ہین مین نے بہت جہد کیا کہ سال بھر مین تین ہی دن اوس طرح پر رہون جیسا کہ حال ابن المبارک کا ہے نہو سکا یہ کہتے تھے کہ نظر کرنا سیرت صحابہ و تابعین مین مقدم تر ہے مجالست علماء عصر سے جب سنہ دو سو ہون تو لوگون سے بھاگو مگر واسطے حضور واجب کے انتہی مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے ظہور الآیات بعد المائتین پھر بعض اہل علم نے حمل اس حدیث کا مابعد ایک ہزار سال پر بھی کیا ہے یعنی جب ہزار سال پر دو سو برس گذر جائین تو اوس وقت بھاگنا چاہئے اسی لئے سنہ ۱۲۰۰ کو محل آفات ٹھیرایا ہے بہر حال اب سنہ ۱۳۰۴ ہجری ہین اس وقت مین بھاگنا واجب ہو گیا ہے کہتے تھے ہمارے اس زمانہ مین اب کوئی شخص ایسا نہ جو نصیحت کو انشراح صدر سے اخذ کرے عالم کے لئے یہ شرط ہے کہ خطرہ محبت دنیا کا اوسکے دل پر نگذرے **حکایت** کسی نے پوچھا مردم سفلہ کون ہوتے ہین کہا جو معاش دین سے حاصل کرلیتے ہین عارف نفس کی یہ علامت ہے کہ کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہو بہت سے عمل صغیر ہین جنکو نیت بڑا کر دیتی ہے بہت سے عمل کبیر ہین جنکو نیت چھوٹا کر دیتی ہے جب کسی کھانے کو جی چاہتا تو مہمان کے ساتھ کھاتے اور کہتے بانظان طعام الضیف لا حساب علیہ

یہ بڑے خوش خوراک تھے سفر مین دو شتر پر انکا باورچیخانہ چلتا مرغ بریان لدا ہوتا اپنے اصحاب کو فالودہ و خبیص کھلاتے
آپ دن بھر روزہ دار رہتے ہو کبھی حمام مین نگئے **حکایت** کسینے کہا مال تھوڑا رہگیا ہے ذرا صلہ کم کرو
کہا اگر مال کم ہوگیا ہے تو عمر بھی ہو چکی فرماتے تھے چار کلمے ہین جنکو چار ہزار حدیث سے انتخاب کیا ہے ایک یہ
کہ عورت پر وثوق نکرے دوسرے یہ کہ مال پر مغرور نہو تیسرے یہ کہ معدہ کو تحمل اوس چیز کا نکرے جسکے
وہ طاقت نہین رکھتا ہے چوتھے وہ علم سیکھے جو کام آئے **حکایت** جس زمانہ مین ہارون رشید رقہ مین آئے
ابن مبارک بھی وہان وارد ہوئے ہر طرف سے لوگ اونکے لینے کو دوڑے جوتیان ٹوٹ گئین غبار بلند ہوا ام ولد
خلیفہ نے برج قصر چوبی سے یہ غل غپاڑا دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا ہنگامہ ہے لوگون نے کہا عالم خراسان آیا ہے کہا
واللہ ھذا ھو الملک لا ھارون الرشید الذی یجمع الناس الیہ بالسوط والعصا والشرط والاعوان
حکایت کسینے کہا اہل علم لوگون سے زکوٰۃ لیتے ہین کہا پھر مین کیا کرون اگر منع کرتا ہون طلب علم سے باز
رہتے ہین اور اگر اجازت دیتا ہون تو تحصیل علم کرینگے تحصیل علم افضل ہے کہتے تھے ایک درہم شبہ کا رد
کر دینا دوستر ہے مجھکو چھ کرور درہم صدقہ کرنیسے پوچھا تواضع کیا ہے کہا تکبر کرنا اغنیا پر انکے سامنے ذکر عبادات
یوسف بن اسباط کا کیا کہا تھے اوس قوم کا ذکر نکالا جنکے ذکر سے شفا حاصل ہوتی ہے لیکن اگر سب لوگ یہی
کام کرین تو پھر سنن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدھر جائینگی عیادت مریض شہود جنازہ کون کریگا اسلام
اور کسی قریب گن ڈالے پوچھا ملائکہ کو کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ارادہ نیکی کا کیا ہے کہا اوسکی خوشبو پاتے
کہتے تھے ان الرحمۃ تنزل عند ذکر الصالحین امساک دنیا کا حفظ آبرو کے لئے بندہ کو زہد سے خارج نہین
کرتا ہے **حکایت** کسینے کہا شیبان کا یہ گمان ہے کہ تم مرجی ہو کہا وہ جھوٹا ہے مین تین چیزون مین برخلاف
مرجیہ کے ہون اونکا یہ عقیدہ ہے کہ الایمان قول بلا عمل میرا قول یہ ہے ھو قول وعمل وہ اسکے معتقد ہین
کہ تارک نماز کافر نہین ہوتا ہے مین یہ کہتا ہون کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اونکا مذہب ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہین ہے
مین کہتا ہون کہ انہ یزید وینقص سنہ ١٨١ھ مین وفات ہوئی ہیت نام شہر مین غزوت سے پھرتے ہوئے دفن ہوئے
خراسان مین رہا کرتے تھے ولادت انکی ١١٨ھ مین ہوئی تھی رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

عبد العزیز بن ابی رواد سے شعیب بن حرب کہتے ہین مین پاس انکے پانسو بار سے کم نہین بیٹھا مجھے گمان ہے
کہ صاحب شمال نے کچھ بھی اپر نہ لکھا ہوگا **حکایت** کسینے انسے پوچھا تم کیسے ہو روئے کہا کچھ تو کہو کہا اوس
شخص کا کیا حال ہوگا جو موت سے غفلت عظیم مین ہو باوجود کثرت ذنوب کے ہر طرف سے گناہون نے اوس کو
گھیر لیا ہے ہر دم اجل اوسکی طرف لپکتی ہے وہ نہین جانتا کہ جنت مین جائیگا یا نار مین انکی وفات مکہ مین ١٥٩ھ
مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

ابو العباس بن سماک رح یہ کہتے تھے شرط زاہد یہ ہے کہ تحویل دنیا سے خوش ہو ہمارے اس زمانہ مین کان مواعظ سے بہرے ہوگئے ہین دل منافع سے غفلت مین پڑگئے ہین نہ موعظت نفع دیتی ہے نہ واعظ نفع اوٹھاتے ہین اے بھائی مینے مانا کہ ساری دنیا تیرے ہی ہاتھ مین ہے تو ذرا دیکھ کہ وقت موت کے کیا تیرے ہاتھ مین ہوگا بہت سے مذکر خدا ہین جو ناسی خدا ہین بہت سے داعی الی اللہ ہین جو خود گریزپا ہین بہت سے تالی کتاب اللہ ہین جو آیات خدا سے منسلخ ہین انکا انتقال کوفہ مین ۲۳۳ھ مین ہوا ✣

محمد بن نضر حارثی رح کثیر العبادۃ تھے ایک شخص نے تاکا تو چالیس رات دن تک انکو سوتے نہ پایا یوسف ابن اسباط کہتے ہین مین انکے غسل جنازہ مین حاضر تھا اگر گوشت نکال کر تولا جاتا تو ایک رطل بھی نہ نکلتا عبادت نے انکو ویسا ہی سوکھا دیا تھا جب آنحضرت کو یاد کرتے انکے مفاصل مضطرب ہوجاتے یا سلام سلم کہتے رح ✣

محمد بن یوسف اصبہانی رح ابن مبارک نے انکا نام عروس العباد والزہاد رکھا تھا یہ اپنے نفس سے کہتے تھے تا کہ تو قاضی ہے تو پھر کیا ہوا عالم ہے تو پھر کیا ہوا محدث ہے تو پھر کیا ہوا کلام من وراء ذلک ہ

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد		بجشم خلق سماک یا گران شدیم چہ شد
ہیچ رنگ درین بوستان قرار نیست		تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

یہ جب کسی نصرانی کو دیکھتے اوسکا اکرام کرتے مہمانی و تحفہ سے پیش آتے مطلب یہ ہوتا کہ وہ مائل با سلام ہو کہتے تھے کہ چاہیے اصحاب تو طرف رحمت خدا کے گئے ہمکو ان حشوش دنیا مین پھینک گئے انکے پاس مال بھیجا تھا تو پانٹ دین نہ لیا کہا سلامتی مقدم ہے جب صبح کو وقت انکا منھ عروس کا سا منھ ہوتا کچھ اوپر تیس برس کے تھے ۱۸۴ھ مین انتقال کیا رح ✣

یوسف بن اسباط رح یہ کہتے تھے غایت تواضع یہ ہے کہ جب تو گھر سے باہر نکلے تو جس کسیکو دیکھے آپ سے بہتر جانے اگر کوئی شخص مثل ابوذر وابو درداء کے ترک دنیا کردے تو بھی مین اوسکو زاہد نہ کہونگا اسلیے کہ زہد نہین ہوتا ہے مگر حلال مین اور آجکے دن حلال محض معلوم نہین ہوتا اپنے ہاتھ سے ٹوکری بن کر قوت کرتے ہین نہین گمان ہوتا کہ کوئی شخص شر سے بھاگے لیکن اوس سے زیادہ شر مین گرفتار ہوتا ہے تم صبر کرو یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اوس شر کو تحویل کردے قرآن پڑھکر مائل بہ محبت دنیا ہونا اللہ کی آیات کو ہزو ٹھہرانا ہے عابد وہ ہے جو اس بات سے ڈرے کہ اوسکے خیر اعمال سفر ترہون اور پر گنا ہون سے اوسکے کچھ اوپر ۱۹۰ھ مین مرے بدن پر ایک اوقیہ گوشت نہ تھا رح ✣

حذیفہ مرعشی رح یہ کہتے تھے اگر کوئی انسان قسم کھاکر مجھسے یہ بات کہے کہ واللہ تیرا عمل اوس شخص کا سا نہین ہے جو یوم الحساب پر ایمان رکھتا ہے تو مین کہون تو سچا ہے اپنی قسم کا کفارہ نہ دے مجھکو اگر یہ ڈر نہین ہے کہ

اللہ مجھکو میرے برے اعمال پر عذاب کریگا تو پھر تو مالک ہے مین نہین جانتا کہ کوئی شے اعمال تر مین سے افضل تر ہو لزوم جیسے
مجھکو اگر کوئی حیلہ نہ نکلنے کا طرف ان فرائض کے ملتا جو مجھے خلاصی دیتا تو مین وہی حیلہ کرتا انکی وفات سنہ ۲۱
مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ⁂

یمان بن معاویہ الاسود رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کہتے تھے میرے سب بھائی مجھسے بہتر ہین کہ مجھکو اپنے سے فاضل تر دیکھتے ہین
قبیح ہے حامل قرآن پر کہ ساعی ہو تحصیل قلیل تر مین ایک پیسہ سے یا مزاحمت کرے اوسپر اندھے ہو گئے تھے لیکن
جب مصحف مین پڑھنا چاہتے تو اللہ نظر پھیر دیتا جب پڑھ چکتے تو پھر ویسے ہی بے بصر ہو جاتے **حکایت** ایک
شخص نے انکی آبرو مین بہت سی زبان درازی کی لوگون نے منع کیا کہا چھوڑ دو دل بھر کے کہہ لے پھر کہا اللھم اغفر لہ
الذنب الذی سلطت بہ علی ھذا مزابل وغیرہ سے چیتھڑے لتے التقاط کرکے اور پانی سے دھو کر گدڑی بنا کر
ستر چھپاتے اور کہتے اما انا البس ان شاء اللہ فی دار البقاء رضی اللہ عنہ ⁂

مسلم بن میمون خواص رح یہ کہتے تھے مین قرآن پڑھتا کچھ حلاوت نہ پاتا اپنے جی سے کہا تو اسکو یون پڑھ گویا
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے کچھ حلاوت آئی پھر مینے زیادہ مزہ چاہا کہا اے نفس تو یون
اسکو پڑھ گویا کہ تو جبرئیل علیہ السلام سے سنتا ہے کہ وہ حضرت پر نازل کرتے ہین حلاوت بڑھ گئی پھر مینے کہا کہ تو
یون قرات کر کہ گویا رب العالمین سے سماعت کر رہا ہے تب مجھکو پوری حلاوت آئی رح ⁂

ابو عبیدہ خواص رح بطاقت قرات سورۂ قارعہ اور اوسکے سماعت کی دوسرے شخص سے نہ رکھتے تھے اپنے
اخوان کو ایکبار لکھا کہ تم ایسے زمانے مین ہو جسمین ورع کم ہے قل علم فسد ہے چاہتے ہین کہ حروف مجمل علم
ہون اور مشہور ہونیسے ساتھ اضاعت عمل کے کراہت کرتے ہین اسلئے ناطق بالاہی ہین تاکہ اپنی خطاؤن کو روتے
وہین سوا انکے ذنوب گناہ جیسے مستغفر [illegible] ہین رح ⁂

ابو بکر بن عیاش رح یہ کہتے تھے محب دنیا مسکین ہے اگر ایک درہم اوسکا کہین گر جاتا ہے سارے دن انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور اوسکی عمر گھٹتی اور دین کم ہوتا ہے اوسپر ذرا رنج نہین کیا ادنی [illegible] مخلوق کا
شہرت ہے یہ بلا اوسکو کفایت کرتی ہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے ایک ٹیڑھا شکل کبڑی دیکھی وہ تالیا
بجاتی تھی اوسکے پیچھے ایک فاقہ لگی تھی جب میری طرف نظر کیا تو متوجہ ہوئی کہا الا لو ظفرت بک لصنعت
بک ما صنعت بھولا پھر ترے کہکر رونے لگی انتہی مراد [illegible] دنیا ہے ⁂

.	ایمن مشو [illegible] دنیا کہ این عجوز		کا [illegible]

رسالہ ادامۃ السکر باقامۃ الصبر والشکر مین جسکی شان مین دنیا کے کلام اہل علم سے لکھی ہین قابل
دیکھنے ملکہ یاد رکھنے کے ہین استون نے کہا ہے مینے اٹھارہ ہزار ختم قرآن کے کئے ہین ناش وہ سبب

منہ کے ایک ہی ذلت سے ہون جسمین مین پڑ گیا ہون سنہ ۱۹۱ھ مین وفات پائی ۹۳ سال کی عمر مین رح *

حسین بن یحیی نخشبی رح یہ فرماتے تھے جنت مین شکوی گھر ہے نہ قارۂ تھیۃ طوق نہ زنجیر لیکن اوسپر نام اوسکے صاحب کا لکھا ہوا ہے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حکمت لقمان مین ہے کہ پامال نکرے تیرے بساط کو مگر راغب یا راہب جو تجھسے ڈرتا ہو تو اوسکو اپنے پاس بٹھا اور اوسکے سامنے تملل کر غیر واجب تو نے چشمک زنی کی اور جو تجھ مین رغبت ہو خفا یا ملی ہے اوسکے سامنے اظہار بشاشت کا کر اور بیان نوال قبل سوال کے بجا لا اور جب اوسنے سوال کیا تو جتنا تو نے اوسکو دیا اوس سے دو گنی آبرو اوسکی تو نے لے لی رح *

یوسف بن جلاح رح یہ کہتے تھے زہد نہین ہوتا مگر حلال مین اور حلال کم ہو گیا ہے اسلئے نازل کر تو دنیا کو بمنزلہ مردار کے اور لے اوس سے بقدر زیست کے اگر وہ حلال ہے تو تو زاہد ہے اور اگر حرام ہے تو تو نے بقدر زیست کے لیا یہ تجھکو حلال ہے اور اگر شبہ کا مال ہے تو اوسکا تھوڑا عتاب ہے شعرانی کہتے ہین مراد فقد حلال سے بنظر اونکے حال و مقام کے ہے اسلئے کہ وہ لوگ اس بات کی تفتیش کو کر پہلے وہ مال کسکے ہاتھ مین رہا ہے واجب گنتے تھے اور جو شخص تفتیش واجب نہ جانتا ہو اوسکا کہنا اوسکے حسب حال نہین ہے والله اعلم انتہی مین کہتا ہون صوفیہ صافیہ اور بعض علما کو اس باب مین بڑا مبالغہ ہے لکن نفس الامر مین حلال اسقدر مفقود نہین ہے جتنا کہ فقدان اوس کا خیال کیا گیا ہے میرے اس مسئلہ کی تحقیق مین ایک رسالہ لکھا ہے مسمی بقول الجمال فیما یحرم و یحل من الارزاق و الاموال اوسمین دلائل حلت و حرمت رزق و مال کو ذکر کیا ہے جو لوگ بڑے اہل تقاوت و طہارت تھے بقول شعرانی انکا مقال مطابق اونکے مقام و حال کے تھا جزاھم اللہ خیرا **حکایت** انکو جب کوئی شخص ایذا دیتا یہ اپنے سر پر خاک ڈالتے اور کہتے لولا ذنبی ما سلط ھذا علی پھر کثرت سے استغفار کرتے یہانتک کہ وہ موذی تھم جاتا یہ سنہ ۱۲۵ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۹۱ھ مین مرے عراق کی راہ مین حج سے پھرتے ہوئے دفن ہوئے ۷۰ برس کی عمر پائی رحمہ اللہ تعالی *

عبد الرحمن بن مہدی رح یہ ہر رات قرآن ختم کرتے نصف قرآن تہجد مین پڑھتے انکے اخوان جب انکے سامنے ہنستے کو یا اونکے سر پر چڑیان بیٹھی ہین ایک آدمی انکے حلقہ مین ہنسا کہا تم طلب علم کرتے ہو اور ہنستے ہو آج سے میرے پاس نہ بیٹھنا دو ماہ تک اوسکو آنے نہ دیا جب اوسنے توبہ کی تو کہا طالب علم کے لئے رونا چاہیئے نہ ہنسنا اسلئے کہ مراد علم سے اقامت حجت ہے اپنی جان پر کہتے تھے رشک نہین آتا مجھکو آج کے دن مگر اوس مومن پر جو اپنی قبر مین ہے سنہ ۱۳۵ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۹۸ھ مین انتقال کیا رح *

محمد بن اسلم طوسی رح انہون نے کہا علیکم بالسواد الاعظم پوچھا سواد اعظم کیا ہے کہا ھو الرجل العالم او الرجلان المتمسکان بسنۃ رسول اللہ صلعم وطریقتہ ولیس المراد بہ مطلق المسلمین فمن کان من

هذین الرجلین او الرجل وتبعه فهو الجماعة ومن خالفه فقد خالف اهل الجماعة یہ اپنے عمل تطوع کو
چھپاتے اور کہتے تھے کہ اگر ممکن ہوتا تو مین اوسکو دونون فرشتون سے بھی چھپاتا جب گھر مین جاتے اتنا روتے
کہ ہمسایہ رحم کرتے جب باہر آتے منہ دہوکر سرمہ لگا کر آتے ؎

	بر سر کوئی تو ام یکبار می باید گریست		ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست

رات کو لگا کر منہ چھپا کر بیٹھ رہتے کوئی نہ پہچانتا سیاہ دانہ کہاتے اور کہتے کہ پیٹ یعنی شکم مین جانیکا **حکایات**
کہتے تھے کوئی تم مین اگر طعام خرید کرے اور خوش ذائقہ و خوش رائحہ پکا کر پاخانہ مین پہینک آیا کرے تو تم اوسکو لیتا
کہوگے اور تم رات دن اوسکو خوش ہو کر پہینکتے ہو یعنے پیٹ مین اور اپنی جان پر مضحکہ نہین کرتے سنہ ۲۲۶ھ مین
انکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالی ؛

۹۰ محمد بن اسمعیل بخاری صاحب صحیح رضی اللہ عنہ شعرانی کہتے ہین کان رضی اللہ عنہ من العلماء العاملین
تستنزل الرحمة عند ذکرہ یہ صائم الدہر تھے اتنا کم کہاتے کہ ایک تمرہ یا لوزہ پر روزہ افطار کرتے اللہ
سے بار بار خلا مین جاتے ہوئے شرماتے سنہ ۱۹۴ھ مین بمقام بخارا پیدا ہوئے دن عید فطر کے سنہ ۲۵۶ھ مین انتقال
کیا قریہ خرتنگ مین دو فرسخ پر سمرقند سے مدفون ہوئے فرماتے تھے مادح وذام میرے نزدیک برابر ہین مجھکو
امید ہے کہ خدا سے ملون اور مجھسے مطالبہ کسیکی غیبت کا نہو کبھی بیع و شرا انہین کی نہایت ورع وزاہد تھے اندہیرے
مین سوتے کبھی بیس بار رات کو اوٹھکر چراغ جلا کر احادیث لکھتے ہر شب آخر شب مین تیرہ رکعت نماز پڑہتے ایک
وتر کرتے لیالی رمضان مین مع اپنے اصحاب کے ہر رات ثلث قرآن پڑہتے تین شب مین ختم کیا کرتے اور کہتے تھے
کہ نزدیک ہر ختم قرآن کے دعا قبول ہوتی ہے کتاب صحیح مین کوئی حدیث نہین رکھی لیکن ہر حدیث کے بعد دو رکعت
شکر کی پڑھین اپنے باپ کا مال کہاتے اسلئے کہ وہ حلال تہا انکے باپ کہتے تھے میرے مال مین ایک درہم بھی
حرام یا شبہ کا نہین ہے انکے مناقب مشہور ہین انتہی مین کہتا ہون کتاب حطة واتحاف وتاج مکلل وغیرہ
مین ترجمہ انکا مع تراجم خمسہ دیگر اہل حدیث مفصل لکہا ہے ساتوے اصحاب صحاح ستہ داخل قرون مشہود لہا
بالخیر ہین وللہ الحمد عامری نے ریاض مستطابہ مین لکہا ہے کہ ابن صلاح نے کہا ہے کہ احادیث صحیح بخاری باتفاق
مکرر چار ہزار حدیثین ہین اور احادیث صحیح مسلم مع مکرر آٹھ ہزار پہر ان دونون کا اصح الکتب بعد القرآن ہونا
بیان کیا ہے اور اس بات پر جوزقی وغیرہ جماعة ائمہ نقاد وجہابذہ ضبطا اسناد نقل کیا ہے انتہی مین
کہتا ہون بخاری مجاب الدعوة تھے انہون نے حق مین قاری صحیح کے دعا کی ہے ذریعہ سعادت اوس شخص کی
جو عالم اس کتاب کا اور اوسپر عامل ہے بیٹے تجرید صحیح کی شرح عربی مین لکھی ہے عون الباری نام چہپ
کر مصر مین حاشیہ نیل الاوطار پر طبع ہوچکی ہے اب دوبارہ علحدہ اسکا طبع ہو رہی ہے یہ حاشیہ بھی بنام

سادات بخاری رح مشہور ہے مین اللہ سے دعا کرتا ہون کہ مجھکو برکات صحیح وصاحب صحیح سے محروم نہ کرے دوسری شرح تجرید مسلم پر لکھی ہے سراج وہاج نام وہ اسی جگہہ طبع ہوچکی ہے ولِلّٰہِ الحمد ؏

	فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا		بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس ست

۹۱
یزید بن ہارون واسطی رح احمد بن سنان کہتے ہین مینے کسی عالم کو انسے بہتر نماز پڑھتے ہوئے نہین دیکھا گویا ایک استوانہ قائم ہے انکی آنکھین بہت خوبصورت تہین کثرت گریہ سے ایک آنکھ جاتی رہی ایک چندہی ہوگئی کسی نے پوچھا کہ وہ آنکھین کہان گئین کہا ذھب بھما بکاء الاسحار فی الاسحار ؏

	رونے سے میرے ابر کا ہنگامہ سرد ہے		آنکھین اگر یہی ہین تو دریا بھی گرد ہے

انکی وفات ۲۰۶ھ مین ہوئی رحمۃ اللہ تعالیٰ ✤
۹۲
یونس بن عبید رح یہ کہتے تہے آدمی کا تقوی آدمی کی بات سے پہچانا جاتا ہی ایک حفظ لسان سے سارا عمل نیک ہوجاتا ہی جب آدمی کی نماز و زبان درست ہوئی تو سب کچھ درست ہوگیا مین سو خصال بر جانتا ہون مجھ مین اونمین سے ایک خصلت بھی نہین ہے انکی وفات ۱۳۹ھ مین ہوئی رح ✤
۹۳
عبد اللہ بن عون رح یہ کہتے تھے عاقل کو سزا ہے کہ اس زمانہ مین کسی پر عتاب کرے اگر عتاب کریگا تو عتاب سے بدتر اوسکا انجام دیکھے گا یہ حسن الملبس طیب الریح تھے اپنے گھر مین صامت ساکت متفکر تنہا بیٹھے رہتے کسی شخص کا آمادہ ہونا اپنے عمل پر پسند نکرتے ابن مہدی نے کہا مین چوبیس برس انکے پاس بیٹھا مین نہین جانتا کہ ملائکہ نے ایک خطا بھی انپر لکھی ہو بوا ادب سے ہمراہ والدین کے کہانا نکہاتے بار والدین تھے ایک دن مان نے انکو پکارا اوزا آواز بلند سے جواب دیا اوسکے کفارہ مین دو بردے آزاد کئے انکے بہت سے گہر تھے سب کرایہ رہنے کو دیتے ۱۵۱ھ مین انتقال کیا رح ✤
۹۴
عبد اللہ صوری رح یہ کہتے تھے اعمال صادقین کے دل سے ہوتے ہین اعمال مرائین کے جوارح سے ہوتے ہین فرماتے تھے دل مین ایک درد ہے جسکو صحت نہین دیتا ہے مگر محبت اللہ کا تجھکو جبکہ اپنی بات سے آپ نفع نہو تو غیر کو کیا خاک اوس سے نفع ہوگا انکا قول ہے من تھاون بالسنن ابتلی بالبدع یعنی جو کوئی عمل سنت مین سستی کرتا ہے وہ بدع مین پہنس جاتا ہے بہت سے لوگ ہین جو دعوی عبودیت کا مضمر رکھتے ہین اوسکا اظہار نہین ہوتے اونپر مگر اوصاف ربوبیت کے اعظم اخلاق رجال سے یہ بات ہے کہ لوگ تیری بدگمانی سے سلامت رہین رح ✤
۹۵
عبد اللہ بن عبد العزیز بن عمری رح یہ ایک متعبد تھے مقابر مین رہا کرتے تارک مجالست مردم تھے کہتے تھے مینے کوئی شئے او عظ تر ہے نہین دیکھی اور نہ اسلم تر واسطے دین کے وحدت سے کہتے تھے یہ تیری غفلت ہے اللہ سے کہ تو گذرکرے ایک ایسی چیز پر جو اللہ کو خفا کرے اور تو ڈرے لوگون کے اوس سے نہی نکرے جو کوئی خوف مخلوق سے ترک امر معروف کرتا ہے اللہ کی ہیبت اوس سے چہین لیجاتی ہے انکی وفات مدینہ مین ۱۸۴ھ

جو کچھ کہ پایا ہے حلول جنان و رضای رحمٰن ہے مگر ساتھ تعب ابدان کے رح *

عائشہ بنت جعفر صادق رحمہا اللہ تعالیٰ یہ باب قرافہ مصر پر مدفون ہین یہ فرماتی تھین وعزتک وجلالک لئن ادخلتنی النار لآخذن توحیدی بیدی وادور بہ علی اهل النار واقول لهم وحدته فعذبنی یعنی قسم ہے تیرے عزت و جلال کی تو اگر مجھکو آگ مین داخل کریگا تو مین اپنی توحید اپنے ہاتھہ مین لیکر گرد اہل نار کے پھرونگی اور اونسے یہ کہونگی کہ مینے اللہ پاک کی توحید کی تھی اسلیئے مجھکو عذاب کیا ہے سبحان اللہ یہ کیا کلمۂ ناز بلکہ نیاز کا ہے جس سے دل وحشت زدۂ عصاۃ کو آرام ملتا ہے بنیاد عفو و مغفرت کی مستحکم ہوتی ہے مین یہ کہتا ہون

الٰہی تا عفو را اسمت شنیدم — گنہ را مست شادی مرگ دیدم

بیت شبہ توحید باری تعالیٰ راس طاعات اساس حسنات ہے بیان توحید مین میرا رسالہ دعایۃ الایمان واسطے تصحیح عقیدہ کے کتاب کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ *

زوجۂ رباح قیسی رح یہ نیک بخت ساری رات قیام کرتین جب ایک پہر رات گذر جاتی شوہر سے کہتین اسے رباح نماز کو اوٹھہ وہ نہ اوٹھتے تو خود قیام کرتین پہر آکر یہی کہتین قم یا رباح وہ نہ اوٹھتے تو پھر قائم ہوتین غرضکہ تا آخر ربع شب یہی تانتا کرتین پہر آکر کہتین ای رباح اوٹھہ لشکر شب گذر گیا اور تو پڑا سوتا ہے کاش مین جانتی کہ کسنے مجھکو تیرے ساتھ دہوکا دیا تو نہین ہے مگر ایک جبار سرکش کبھی زمین پر سے ایک تنکا اوٹھا کر فرماتین واللہ دنیا اس سے بھی خوار تر ہے پھر نماز عشا ادا کر کے کپڑے پہنکر شوہر سے کہتین تجھکو کچھ حاجت ہے وہ اگر یہ کہتا کہ نہین تو لباس بہشت اوتار کر فجر تک نماز پڑھا کرتین رح *

فاطمہ نیسابوری رح ذوالنون مصری کہتے تھے یہ میری استاذ ہین وہ کہا کرتی تھین جو اللہ کا مراقبہ ہر حال مین نہین کرتا ہے وہ ہر میدان مین گرتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو کوئی مراقب ہوتا ہے خدا کا ہر حال مین وہ گونگا ہوجاتا ہے مگر صدق سے اوسکو حیا و اخلاص لازم حال ہوجاتا ہے انکا قول ہے کہ من عمل للہ علی مشاهدة اللہ ایاہ فہو مخلص مین کہتا ہون یہ مضمون مقتبس ہے حدیث صحیح جبرئیل علیہ السلام سے نزدیک مسلم کے بروایت مرفوع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ابو یزید کہتے ہین مینے کوئی عورت مثل فاطمہ کے نہین دیکھی جس کسی مقام کی مقامات مین سے اونکو خبر دی اونکو وہ خبر پہلے ہی سے عیان تھی راہ عمرہ مین بمقام مکہ معظمہ ۲۲۳ھ مین انتقال کیا رحمہا اللہ تعالیٰ *

رابعہ بنت اسمعیل رح یہ ساری رات اول شب سے تا آخر قیام کرتی تھین کہتی تھین بندہ جب اللہ کی طاعت بجا لاتا ہے تو جبار اوسکو مساوی عمل پر اوسکی اطلاع دیتا ہے اوسوقت وہ اپنے مساوی یعنی معائب مین مشغول ہوجاتا ہے مساوی خلق سے کام نہین رکہتا اپنے میان سے کہتی تھین کہ مین تجھکو ویسا نہین چاہتی ہون جیسے کہ خاوندون کو

چاہا کرتی ہین بلکہ تجھسے محبت برادرانہ رکھتی ہون مین جب اذان سنتی ہون تو مجھکو منادی یوم القیامہ یاد آتا ہے اور جنات کا آنا جانا دیکھتی ہون حور عین کو دیکھتی ہون کہ وہ اپنی آستینین اوٹھا کر مجھسے پردہ کرتی ہین اِنکے مناقب بہت ہین رضی اللہ عنہا ۔

ام ہارون رح یہ منجملہ خائفین عابدین کی تہین فقط روٹی کہاتین کہتی تہین میرا جی خوش نہین ہوتا ہے مگر رات کے آنیسے جب دن ہوتا ہے مغموم ہو جاتی ہون ساری رات قیام کرتین وقت سحر دل مین راحت پاتین

حکایت

ایک بار باہر نکلی تہین کسیکو یہ لفظ کہتے سنا خذوہا یعنی اسکو پکڑو غش آکر گر پڑین بیس برس سے سر مین تیل نہ ڈالا لیکن جب سر کھولتین بالون کو سب عورتون کے بالون سے احسن تر پاتین جنگل مین شیر سامنے آتا تو اوس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھمین ہے تو تو مجھکو کہا لے وہ پشت پہیر کر چلدیتا رح ۔

عمرہ زن حبیب رح یہ ساری رات قیام کرتین جب سحر ہوتی شوہر سے کہتین اے شخص اوٹھ بیٹھ رات گئی دن آیا آگے ملا راعلی کا ٹوٹا قافلے صلحا رکے چلے گئے تو پیچہے رہگیا اونکو نہ پایگا ایک بار آنکھ دکھنے کو آئی تہی کسینے پوچہا کہ آنکھ کا درد کیسا ہے کہا میرے دلکا درد اس سے بہی سخت تر ہے رحمہا اللہ تعالی ۔

امة الجلیل رح یہ عابدات زاہدات سے تہین

حکایت

ایکبار عابدون کا اختلاف تعریف ولایت مین کئی قول پیدا ہوا سب نے کہا آو پاس امة الجلیل کے چلکر اونسے پوچہین غرضکہ جاکر پوچھا تمہارے نزدیک تعریف ولایت کی کیا ہے کہا کہ ولی کے ساعات شغل مین دنیا سے ولی کے لئے کوئی ایسی ساعت نہین ہے جسمین وہ واسطے کسی شئے کے دون اللہ سے فارغ ہو پہر کہا جو کوئی تمسے یہ بات کہے کہ اولیا اللہ کو کوئی شغل بغیر اللہ کے ہوتا ہے تو تم اوسکی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا ۔

حبیبہ دختر ابی کلاب رح یہ پاس مالک بن دینار کے آتی جاتی تہین ایکشخص کو سنا وہ کہتا ہے متقی حقیقت تقوی کو نہین پہنچتا یہانتک کہ کوئی شئے اوسکو دوست تر قدوم علی اللہ سے نہو بیہوش ہوکر گر پڑین لوگ انکو رابعہ پر تقدیم دیتے تھے رحمہا اللہ تعالی ۔

غفیرہ عابدہ رح ایکدن عباد انکے پاس واسطے زیارت کے آئے کہا تم کیون آئے ہو کہا ہم تمسے دعا چاہتے ہین کہا اگر خطاوار لوگ گونگے ہو جائین تو بہی تمہاری بڑہیا گونگی بنکر بات نکرے لکن دعا سنت ہے پہر کہا جعل اللہ قراکم من نزل الجنة وجعل ذکر الموت منی ومنکم علی بال وحفظ علینا الایمان الی الممات وهو ارحم الراحمین ۔

شعوانہ رح یہ روتے کبہی نہ تہکتین انسے پوچہا کہا واللہ مین چاہتی ہون کہ اتنا روؤن کہ آنسو باقی نہ رہین پہر خون روؤن یہانتک کہ میرے جسد مین کوئی جارحہ نرہے جسمین کہ خون ہو ۔

اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل ‏ ‏ ‏ ‏ ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا

وکسی مین جو شخص خوب روتے تھے وہ روتے والون پر رحم کیجیے کیونکہ رونے والا اپنی شناخت نفس اور جنایت نفس اور خوف انجام سے روتا ہے رو کر کہتے الہی انک لتعلم ان العطشان من حبک لا یروی ابدا یعنی اے اللہ تیری محبت کا پیاسا کبھی سیراب نہین ہوتا ہے ؎

شربت الحب کاسا بعد کاس ‏ ‏ ‏ ‏ فما نفد الشراب وما رویت

انکا فاد سکینتی تھی جب سے میری نظر اسپر پڑی ہے کبھی مین طرف دنیا کے مائل نہین ہوئی اور نہ کوئی مسلمان میری نظر مین حقیر ہوا فضیل بن عیاض انکے پاس آمد و شد رکھتے اور سوال دعا کا انسے کیا کرتے رح ✤

آمنہ رملیہ رح بشر بن حارث انکی زیارت کو آتے ایکبار بشر بیمار ہو گئے یہ اونکی عیادت کو گئین اتنے مین امام احمد بھی اونکی عیادت کو آگئے بشر سے پوچھا کون ہین کہا آمنہ رملیہ ہین مجھکو بیماری کی خبر ملتے آئی ہین احمد نے کہا انسے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرین بشر نے کہا ادعی اللہ لنا آمنہ نے کہا اللہم ان بشر بن الحارث و احمد بن حنبل یستجیران بک من النار فاجرہما یا ارحم الراحمین امام احمد کہتے ہین جب رات ہوئی ایک رقعہ ہوا سے گرا اوسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد فعلنا ذلک و لدینا مزید رضی اللہ عنہا ✤

بنت ابی حسان منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس رح انکا بچہ جب مرتا اوسکا سر گود مین رکھکر کہتین واللہ تیرا جانا آگے میرے بہتر ہے نزدیک میرے تیرے رہنے سے بعد میرے کیونکہ میرا صبر کرنا تجھپر اولی تر ہے میری جزع کرنے سے تجھپر اگر تیری جدائی موجب ہے تو توقع اجر بہتر ہے ✤

سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی علیہم السلام مکہ مین ۱۴۵ھ مین پیدا ہوئین عبادت مین نشو و نما پایا اسحق موتمن انکے شوہر تھے اونسے دو بچے ہوئے قاسم و ام کلثوم سات برس مصر مین رہین ۲۰۸ھ مین وفات پائی امام شافعی جب مصر مین آئے انکے پاس آمد و شد رکھتے انکے ہمراہ رمضان مین اندر مسجد کے تراویح پڑھتے رحمہا اللہ تعالی ✤

فصل بیان مین مجانین کے

سعدون مجنون رح چھ ماہ دیوانے رہتے اور چھ ماہ ہوشیار ؎

بہار آئی مزاجون کی سبھی تدبیر کرتے ہین ‏ ‏ ‏ ‏ جو اوتون کو ہمین ایام مین زنجیر کرتے ہین

انکو جب ہیجان ہوتا سطح پر جا کر رات کو باواز بلند پکارتے یا نیام انتبھوا من رقدۃ الغفلۃ قبل انقطاع المہلۃ فان الموت یاتیکم بغتۃ یعنی اے سونیوالو خواب غفلت سے جاگو قبل قطع مہلت کی موت تمکو ناگہان آویگی رح ؎

دیکھو تو ثبات جسم فانی کیا ہے | یان وقفۂ پیری و جوانی کیا ہے
کیون آئے نہ اعتراض کرنیکو اجل | مضمون غلط ہے زندگانی کیا ہے

بہلول مجنون سے ہارون رشید نے کہا مین مدت سے تمکو دیکھنا چاہتا تھا جواب دیا لکن مینے کبھی تمہارا دیکھنا نہین چاہا کہا مجھکو کچھ وعظ کرو کہا ہذا عظمت ہذہ قصورہم وہذہ قبورہم ٥

درین چمن کہ بہار وخزان ہم آغوش ست | زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش ست

پھر کہا ای امیرالمومنین تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ حق تعالی تمکو اپنے سامنے کہڑا کرکے ہر نقیر و فتیل و قطمیر سے سوال کریگا اور تم پیاسے بھوکے ننگے ہوگے اور موقف والے تمکو دیکھین گے اور ہنسین گے ہارون رشید نے اتنا رو کہ دم گھٹ گیا ٥

ای شاہ چہ گوئی چو بپرسند از تو | جائیکہ بہ ترسی و نہ ترسند از تو

رشید نے حکم صلہ کا واسطے انکے دیا انہون نے پہیر دیا اور کہا کہ جس سے تو نے یہ مال لیا ہو اوسکو واپس کر قبل اسکے کہ صاحب مال مطالبہ اسکا تجھسے آخرت مین کرے اور تجھکو کچھ ہاتھ نہ آئے کہ تو اوسکو دیکر رضامند کرے رشید رو دیے بہلول مجاب الدعوۃ تھے رحمہ اللہ تعالی ٥

باب بیان مین اولیاء اللہ کے

فضیل بن عیاض بن مسعود تمیمی خراسانی المنشا یہ قریہ قندین نام ناحیۂ مرو سے تھے ٥

صبا از مرو می آید فدا بیش باد جان من | کہ میگوید حدیث دوری از جان جہان تن
زجانان نامۂ بل از مسیحا نسخۂ دارو | پئے درد دل بیمار و جان ناتوان من

انکا انتقال حرم شریف مین سنہ مین ہوا یہ فرماتے تھے اہل الفضل ہم اہل الفضل مالم یروا فضلہم جو شخص اس بات کو دوست رکہے کہ اوسکی بات سنی جائے وہ زاہد نہین ہے دشمن جب تیری غیبت کرے تو وہ دوست سے زیادہ تر تیرے لئے سودمند ہے ہر غیبت پر اوسکے حسنات تیرے لئے ہونگے سردار قبیلہ کا آخر زمان مین منافق قبیلہ ہوگا اوسوقت اوس سے حذر کرنا چاہئے کیونکہ وہ درد ہے نہ درمان تو لوگون سے بہاگ بغیر ترک جماعت کے یہ زمانہ فرح کا نہین ہے زمانہ غموم کا ہے ٥

سب صاحب زمانہ نازک ہے | دونون ہاتھون سے تہامئے دستار

ہر شئے کا ایک دیباچہ ہوتا ہے قراء یعنے علما کا دیباچہ ترک غیبت ہے یہ حضرت مقتدین کا کرتے اپنی جان و عیال پر نفقہ کرتے سچ ہے کیون نکرتے بہشتی تھے فرماتے تھے اللہ جب کسی بندہ کو دوست رکہتا ہے تو دنیا مین اوسکو

بہت غم دیتا ہے اور جب کسی کو دشمن رکھتا ہے تو دنیا کو اوسپر کشادہ کر دیتا ہے مین اگر قسم کہاؤن کہ مین ریاکار ہون
تو بات درست ہے مجھکو اس سے کہ بی ریا ہونے پر قسم کہاؤن حامل قرآن کو کب زیبا ہے کہ وہ کسی امیر غنی کا محتاج
ہو بلکہ حوائج خلق کی غرض او سکی طرف ہون **حکایت** ایک دن سفیان بن عیینہ انکے پاس بیٹھے تھے کہا تم لوگ
گروہ علما چراغ شہر تھے تم سے روشنی لیجاتی تہی اب تم ظلمت ہوگئے ہو تم ستارے تھے تم سے راہ کا پتا لگتا تہا اب
تم خود حیرت بنگئے ہو تمکو خدا سے شرم نہین آتی کہ ان امرا کے پاس جاکر اونکا مال لیتے ہو اور نہین جانتے کہ اونہون نے
یہ مال کہان سے لیا ہے پہر محراب مین پشت جہکا کر کہتے ہو حدثنا فلان عن فلان سفیان نے سر بگریبان ہوکر کہا
نستغفر اللہ ونتوب الیہ کہتے تھے رحمن کے قاری اصحاب خشوع و ذلول ہوتے ہین اور دنیا کے قاری اصحاب
عجب و تکبر و از درار عامہ ہوتے ہین فرماتے تھے غیبت تفکہ قرار ہے **حکایت** یہ اور شعیب بن حرب طواف
مین یکجا ہوئے کہا ای شعیب اگر تجھکو یہ گمان ہے کہ اس موقف و موسم مین مجھسے اور تجھسے زیادہ کوئی اور بہی بدتر
ہے تو یہ گمان تیرا بہت برا ہے جو شخص طالب برا و بے عیب ہوگا وہ سلسلے برابر رہیگا طول صراط کا پندرہ ہزار
فرسخ ہے تو دیکہہ کہ تو کون آدمی ہے **حکایت** اسحق بن ابراہیم نے کہا ہمکو کوئی حدیث سناؤ کہا اگر تو مجھسے دینار
مانگتا تو مجھپر اس حدیث سنانے سے آسان تر ہوتا اور تو ای مفتون اگر علم پر عمل کرتا تو سماع حدیث سے مشغول رہتا
قرآن خوان سے دن قیامت کو ویسا ہی سوال ہوگا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ رسالت کا سوال ہوگا اسلیئے
کہ یہ اونکا وارث ہے عالم آخرت کا علم مستور ہوتا ہے عالم دنیا کا علم مشہور ہوتا ہے تم علماء دنیا سے حذر کرو یہ تمکو
اپنے غرور و نخوت و دعوی علم بے عمل یا علم بے صدق سے فتنہ مین ڈالدینگے رضی اللہ عنہ ◊

ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ یہ کورہ بلخ کے رہنے والے اور اولاد ملوک سے تھے انہون نے کہا ہے
علامت عارف باللہ کی یہ ہے کہ اکبر ہم اوسکا خیر و عبادت اور اکثر کلام اوسکا ثنا و مدحت ہو اثقل اعمال میزان مین
وہ عمل ہین جو ابدان پر ثقیل تر ہین جسنے پورا کام کیا پورا اجر لیا جسنے کام نکیا وہ قیامت مین خالی ہاتھ آئیگا
حکایت ایک آدمی انکی صحبت مین تہا جب جدا ہوا تو اوسنے کہا مجھمین کچھ عیب دیکہا ہو تو آگاہ کردو کہا ای
بہائی مینے تجھمین کوئی عیب نہین دیکہا مینے تجھکو بچشم وداد دیکہا تہا تیری ہر بات اچہی سمجہی کسی اور سے تو یہ سوال کر

گر ہنرے داری و ہفتاد عیب ‌‌ ‌‌ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر

فرماتے تھے مین پسند رکہتا ہون کہ بیمار رہون تاکہ مجھپر جماعت واجب نہو نہ مین کسیکو دیکہون اور نہ کوئی مجھکو دیکہے
اپنا دروازہ باہر سے بند کرتے لوگ بند دیکہکر چلے جاتے ◊

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ ست ‌‌ ‌‌ بطبع من بکس کم ساختن بسیار می سازد

قال تعالی تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا اس آیت

کی تفسیر مین کہتے تھے من حب العلو ان تتحسن شسع نعلک علی شسع نعل اخیک یعنی یہ بھی ایک حب
علو ہے کہ تسمہ تیری جوتی کا تیرے بھائی کے تسمہ نعل سے بہتر و عمدہ ہو یعنی شخصون کی دلتنگی پر ملامت نہین ہے ہمار
روزہ دار مسافر فرماتے تھے علم کو عمل کے لئے طلب کرو اکثر لوگون نے غلطی کہائی ہے علم تو برابر پہاڑ کے ہو گیا
لکن عمل اونکا ذرہ برابر بھی نہین ہے **حکایت** ایک عالم نے انسے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا کن ذنبا ولا تکن راسا
فان الذنب یجوز الراس یذہب یعنی تم دم بنو سر نہ بنو دم بچ جاتی ہے سر چلا جاتا ہے **حکایت** اوزاعی نے
انکو لکہا تہا کہ مین چاہتا ہون تمہاری صحبت مین رہون جواب لکہا ان الطیر اذا طار مع غیر شکلہ طار الطیر و ترکہ
واللہ اعلم ٭

ذوالنون مصری رح انکا نام ثوبان بن ابراہیم تہا انکے باپ نوبی تھے ۲۴۵ھ مین انتقال کیا یہ ایک مرد نحیف سرخ
رنگ تھے داڑہی سفید نہ تہی انکے جنازہ کو قریہ جیزہ سے کشتی مین لادا ہوا کہ کہین پل کثرت مردم سے ٹوٹ
نجائے سبز پرندے انکے جنازہ پر ترفرف کرتے تھے یہانتک کہ قبر مین پہنچے یہ فرماتے تھے ہیچ تو اس بات سے
کہ مدعی معرفت یا معترف بزہد یا مستغنی بعبادت ہو ہر شئے سے طرف اپنے رب کے بھاگ ہر مدعی محجوب ہے بسبب
اپنے دعوی کے شہود حق سے کیونکہ حق شاہد اہل حق ہے اس بات پر کہ حق اللہ ہی ہے اور اوسی کا قول حق ہے سو
جس کسی شخص کا حقتعالی شاہد ہے وہ محتاج ادعا کا نہین ہے دعوی علامت ہے حجاب عن الحق کا والسلام
کہتے تھے ہمیشہ اون لوگون کو پایا ہے کہ جتنا وہ علم مین بڑہتے تھے اوتنا ہی دنیا مین اونکا زہد بڑہتا تھا اور تمہارا
حال یہ ہے کہ جتنا علم تمکو بڑہتا ہے اوتنی ہی محبت و طلب دنیا کی تمکو زیادہ ہوتی ہے وہ مال کو تحصیل علم مین صرف
کرتے تھے تم علم کو تحصیل مال مین خرچ کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ علامت اللہ کی محبت
کی بندہ پر یہ ہے کہ فقر سے ڈرے ہر شئے کی ایک علامت ہوتی ہے عارف کی راندۂ درگاہ خدا ہونے کی ایک
علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے منقطع ہو جائے **حکایت** ایک دن فقرا نے نزدیک انکے ذکر محبت کا
نکالا کہا اس مسئلہ سے باز رہو ایسا نہو کہ نفوس اوسکو سنکر دعوی کرنے لگین کہتے تھے بعض دل ایسے ہوتے
ہین جو گناہ سے پہلے استغفار کرتے ہین اونکو ثواب بہی قبل اطاعت کے ملتا ہے **حکایت** ایک مرد نے
کہا میری بی بی نے تمکو سلام کہا ہے کہا تم ہمین بی بیون کا سلام نکہا کرو کہتے تھے لحنا فی العمل واعربنا
فی الکلام فکیف نفلح فرماتے تھے اس زمانہ مین عبّاد و نسّاک پر تہاون بدنوبت غالب ہوگیا ہے شہوت بطون
و فروج مین غرق ہین شہود عیوب سے محجوب ہین ہلاک ہو گئے اور نہین ہے تو اکل حرام ہی پر جہک پڑے
ہین طلب حلال کو ترک کردیا ہے عمل سے نرے علم پر رضامند ہو گئے ہین انکو شرم آتی ہے کہ امر نامعلوم
مین لا اعلم کہین یہ دنیا کے بندے ہین نہ شریعت کے علما اگر شریعت کے عالم ہوتے تو وہ شریعت انکو تنبیہ

سے روکتی انکا حال یہ ہے ان سالکوا الحوا و ان سئلوا اشحوا یہ لابس ثیاب ہین قلوب ذئاب پہ مساجد مین جہان
اللہ کا نام لینا چاہئے آوازین ساتھ لغو وجدال و قیل وقال کے بلند کرتے ہین علم کو ایک شکار صید دنیا ٹھیرایا ہے
سو تم انکی مجالست سے بچو **حکایت** کسی نے کہا تم شغل حدیث نہین کرتے کہا حدیث کے لئے رجال ہین میرے
شغل نے ساتھ میرے نفس کے وقت میرا مستغرق کر دیا ہے حدیث ارکان دین سے ہے اگر اہل فقہ وحدیث
پر نقصان داخل ہوتا تو یہ لوگ اپنے زمانہ مین افضل ناس ہوتے تم نہین دیکھتے کہ یہ اپنا علم واسطے اہل دنیا کے
بذل کرتے ہین اونسے دنیا لیتے ہین اسلیئے دنیا والے انپر استکبار کرتے ہین اور مفتون بدنیا ہین کیونکہ حرص
اہل علم و متفقہین کو دنیا پر آنکھ سے دیکھ رہے ہین یہ اللہ ورسول کے خائن ہین گناہ ہر تابع کا انکی گردن پہ
ہے علم کو ایک جال دنیا کا اور ایک ہتھیار کمائی کرنے کا بنایا ہے حالانکہ پہلے اس سے سراج دین تھے جنسے
روشنی لیجاتی تھی ان علماء سے بڑا تعجب ہے کہ خالق کو چھوڑکر کس طرح مخلوق کے ساتھ تواضع کرتے ہین
حالانکہ اس بات کے مدعی ہین کہ وہ ساری خلایق سے اعلی درجہ رکھتے ہین علامت اللہ کے اعراض کی بندہ
سے یہ ہے کہ ساہی لاہی لاغی طاغی ہو ذکر الہی سے معرض ہو اللہ نے اپنے اعداد کو اپنی صحبت سے کچھ براہ بخل
نہین روکا ہے بلکہ اپنے اولیاء مصطفین کو اسبات سے محفوظ رکھا ہے کہ اونکو اور اعداء عصاۃ کو یکجا جمع کرے
تو بمارت خالد بن نہ عارف واصف کہتے تھے جب پیٹ بھرکر کبھی کھانا کھایا تو کوئی معصیت کی یا قصد
کسی معصیت کا کیا رحمہ اللہ تعالی ؁
ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی رح یہ منجملہ مشائخ مشہورین کے ہین بڑے زاہد و ورع صاحب فتوت مجاب الدعوۃ
تھے علی بن موسی رضا علیہ السلام کے مولی ہین داؤد طائی کی صحبت مین بہی رہے ۲۰۰ھ مین بمقام بغداد مدفون
ہوئے انکی قبر وہان ظاہر ہے رات دن زیارت کیجاتی ہے قالہ الشعرانی لکن کلام سعدی شیرازی سے معلوم
ہوتا ہے کہ محلہ کرخ مین مدفون ہین ؎

شنیدم کہ در کرخ تربت بسی ست	بجز قبر معروف معروف نیست

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ کہتے تھے اللہ جب ساتھ کسی بندہ کے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسپر دروازہ عمل کا کھولدیتا
ہے اور اوس سے باب جدل کو بند کر دیتا ہے اور جب کسی سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب
جدل کو اوسپر مفتوح کر دیتا ہے اللھم احفظنا فرماتے تھے صالحین اکثر ہین مگر صادقین اونمین اقل ہین
عارف کا رجوع طرف دنیا کے اضطرارا ہوتا ہے اور مفتون کا اختیارا عالم جب عامل ہوتا ہے تو دل مومنون کے
واسطے اوسکے برابر ہو جاتے ہین مگر جسکے دلمین بیماری ہوتی ہے وہ اوسکو مکروہ رکھتا ہے اللہ جب کسی بندہ
سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو خذلان کو اوس سے دور کرکے فقراء صادقین مین اوسکو ساکن کر دیتا ہے اور جب کسی

بندہ سے ارادہ شر کا فرماتا ہے تو اوسکو اعمال صالحہ سے معطل کر کے درمیان اضداد کے سکونت دیتا ہے وہ اعمال اوسپر پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوتے ہیں ۵

	خانہ دل گو چرا آسودہ ولا غم واد ند		جان سخت ہم نذر از دوری جانان نکرد	

ابو نصر بشر بن حارث حافی ہیں یہ اصل میں مرو کے ہیں بغداد میں آرہے تھے دہم محرم سنہ ۲۲۷ھ کو انتقال کیا صاحب فضیل بن عیاض اور عالم ورع کبیر الشان علم و حال میں یکتا ئی زمان تھے کہتے تھے جو شخص کچھ مزا آخرت کا نہیں پاتا ہے جو لوگون کا اپنے اوصاف کمال پر مطلع ہونا چاہتا ہے اب وہ زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین دولت یعنی حکومت حمقی وارذال کی اہل عقول واکابر پر ہوگی میں کہتا ہون کہ یہ زمانہ صدہا سال سے دنیا میں آگیا ہے فرماتے تھے فقرا تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ ہیں جو سوال نہیں کرتے اور دو تو نہیں لیتے یہ منجملہ روحانیین کے ہیں دوسرے وہ ہیں جو مانگتے نہیں اور دو تو لے لیں یہ اوسط قوم ہیں تیسرے وہ ہیں جو معتقد صبر و مدافعت وقت ہیں جب اونکو حاجت آگھیرتی ہے تو اللہ کے بندون کے پاس جاتے ہیں اور دل اونکا اللہ ہی سے سائل ہوتا ہے اونکی مسئلت کا کفارہ یہی اونکا صدق فی السوال ہوتا ہے کہتے تھے کافی ہیں تجھکو وہ اقوام موتی جنکے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں اور کچھ اقوام زندہ ہیں جنکے دیکھنے سے دل سخت پڑ جاتے ہیں اے طالب علم تو مشغول و متفکر ہے ساتھ علم کے سماعت و حکایت کرتا ہے لاغیر مگر تو اپنے علم پر عمل کرتا تو تلخی علم کا گھونٹ پی جاتا افسوس ہے جسکا مراد علم سے عمل ہوتا سو تو سماعت و تعلم کر کے عمل کر تو نے نہیں دیکھا کہ سفیان ثوری نے علم طلب کر کے اور سیکھ کر کیسا گریز کیا تھا فراتو میں کہتا ہون طلب کرنا علم کا دلیل ہے بھاگنے پر دنیا سے نہ حب دنیا پر **حکایت** محمد بن یوسف کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ بشر بن حارث سے سوال تحدیث کا کرتا تھا اوسنے بہت کچھ تضرع و الحاح کیا کچھ جواب نہ دیا جب وہ نا امید ہوا تو اوسنے کہا ای ابا نصر تم قیامت میں اللہ کو کیا جواب دو گے جب وہ تم سے پوچھیگا کہ تم کیون لوگون کو تحدیث نہیں کرتے تھے کہا میں عرض کرونگا کہ ای رب تو نے مجھکو حکم دیا تھا مخالفت النفس کا میرا نفس خواہشمند حدیث و ریاست تھا اسلئے مینے اوسکی مخالفت کی اور اوسکا سوال اوسکو نہ دیا **حکایت** اونسے کہا تم جہاد کیون نہیں کرتے کہ مخالفت سنت سے بچو کہا انی مشغول بالفرض عن السنۃ مراد فرض سے اسجگہ مجاہدہ نفس و تصفیہ قلب ہے اخلاق ذمیمہ سے فرماتے تھے صحبت اشرار کی مورث ہوتی ہے سوء ظن کو ساتھ اخیار کے اور صحبت اخیار کی مورث ہوتی ہے حسن ظن کو ساتھ اشرار کے اللہ عزوجل کبھی بندہ سے ہرگز یہ سوال نکریگا کہ تو نے میرے عباد کے ساتھ کیون گمان نیک رکھا مرض موت میں یہ دعا کرتے تھے اللھم رفعتنی فوق قدری ونوھت باسمی وشھرتنی بین الناس فاسئالک ان جعلت ذلک جزاءات لا تفضحنی غدا یوم القیامۃ کسی فقیر اونسے دیکھنے اور وہ غافل ہوتا تو اوس سے کہتے احفظ ما ان

یا خذلک اللہ علی ھذا الحال کہتے تھے غنیمت فقیر کی اس زمانہ مین غفلت ہے لوگون کی اوس سے اور
مخفی رہنا اوسکے رب کا اون سے کیونکہ فقر اغالب اس خسران ہے وہ فقیر کبھی فلاح نہ پاویگا جو یہ بات کہے کہ مین
اپنی روٹی کس چیز کے ساتھہ کھاؤن سکون نفس کا قبول مدح پر اشد تر ہے ذل معصیت سے عارف نفس کو تنہا
سفر نہین ہوتی ہے **حکایت** ابو جعفر سماک کہتے ہین مینے بشر پر ایک پرانا کرتہ دیکھکر کہا کہ اسکو اب آزاد کر دو
کہا میانہ تنگ کہ کرتہ والا بھی آزاد ہو رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

ابو الحسن سری سقطی یہ جنید رح کے استاد و ماموں تھے صحبت معروف کرخی مین رہے علم توحید و احوال
سنیہ و ورع مین یکتا ہی دہر تھے سب سے پہلے جسنے بغداد مین در بارۂ توحید تکلم کیا یہی تھے اکثر مشائخ بغداد انہین
کی طرف منسوب ہین ۲۵۱ھ مین وفات پائی شونیزیہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین
سلامت رہے بدن راحت پائے غم کم ہو وہ لوگون سے کنارہ کرے اسلیئے کہ یہ زمانہ عزلت و وحدت کا ہے اقوی
قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب رہے جو کوئی ادب سے اپنے نفس کے عاجز ہے وہ ادب غیر سے عاجز تر ہے
ایک علامت استدراج کی واسطے بندہ کے یہ ہے کہ اپنے عیب سے اندہا اور لوگون کے عیوب پر مطلع ہو جو کوئی
لوگون کے قول پر اپنے حق مین کہ یہ ولی اللہ ہے ساکن ہو گا وہ اسیر ہے ہاتہہ مین اپنے نفس کے مین اگر معلوم
کر لون کہ میرا بیٹھنا گھر مین مسجد مین جانیسے افضل ہے تو باہر نہ نکلون اور اگر جانون کہ تنہائی میری لوگون سے
افضل ہے تو اونکے پاس ہرگز نہ بیٹھون ایک علامت اللہ کے سخط کی یہ ہے کہ کثرت لعب و استہزاء و غیبت کی
تم عادت اغنیاء و قراء اسواق و امراء سے بچو جو کوئی انکے پاس بیٹھتا ہے یہ اوسکو بگاڑ دیتے ہین کہتے تھے
نہین دیکھی مینے کوئی چیز احبط واسطے اعمال کے اور نہ افسد واسطے قلوب کے اور نہ اسرع ہلاک عبد مین اور نہ
ادوم واسطے احزان کے اور نہ اقرب بمقت سے اور نہ الزم واسطے محبت کے ریا و عجب سے دنیا واسطے قلوب
علماء کے افاعی ہے اور واسطے قلوب عباد و زہاد کے سحارہ ہے جسطرح کہ لڑکے کرہ سے کہیلتے ہین اوسیطرح یہ
انکے ساتھہ تلاعب کرتی ہے دو خصلتین ہین کہ بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہین ایک ادا کرنا نافلہ کا بتضییع فریضہ
دوسرے عمل کرنا جوارح سے بغیر صدق قلب کے یہ روتے اور کہتے تھے کہ راہ صالحین کی دشوار گذار ہو گئی ہے
سالک اس راہ کے تہوڑے رہگئے ہین اعمال مہجور ہو گئے ہین راغب اوسکے کم پڑ گئے ہین حق ترک ہو گیا ہے
یہ امر کہنہ پڑ گیا ہے اب مین اس امر کو نہین دیکہتا مگر ہر بطال ناطق بحکمت مین جسکو اعمال صالحہ نے چھوڑ دیا ہے
رخص کا فرش بچھاتا تاویلات کی تمہید ہوئی مخصاۃ سے اپنا جی بہلایا پہر فرماتے واغماہ من فتنۃ العلماء
والکرباہ من حیرۃ الاولیاء ٭

حارث بن اسد محاسبی رح یہ علماء مشائخ قوم سے تھے علوم ظاہر و علوم اصول و علوم معاملات مین انکی

تصنیف مشہور ہے اپنے زمانہ مین عدیم النظیر تھے اکثر اہل بغداد کے استاد تھے اصل مین بصری ہین بغداد مین ۲۴۳ھ
مین مرے فرماتے تھے جو کوئی درست کرتا ہے اپنے باطن کو مراقبہ و اخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ اوسکے ظاہر کو
مجاہدہ و اتباع سنت سے اس امت کے خیار وہ لوگ ہین جنکو اونکی آخرت دنیا سے اور اونکی دنیا آخرت سے
باز نہین رکھتی **حکایت** اونسے پوچھا متوکل کو بھی طمع براہ طبع لاحق ہوتی ہے کہا خطرات ہین کچھ مضرت
نہین کرتی **حکایت** کہتے تھے مینے ایک کتاب معرفت مین بنائی تھی مین اوس سے بہت خوش تھا ایک دن
بنظر استحسان اوسکو دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین ایک جوان میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا مجھسے کہا اے ابا عبداللہ معرفت
حق کا حق ہے خلق پر یا حق ہے خلق کا حق پر مینے کہا حق کا حق ہے خلق پر کہا تو پھر وہی اولی تر ہے کہ اوسکا
کشف مستحقین پر کرے مینے کہا بلکہ حق ہے خلق کا حق پر کہا تو پھر وہ عادل تر ہے اس سے کہ اونپر ظلم کرے
پھر سلام کرکے چلدیا یہ کہتے ہین مینے کتاب اوٹھا کر آگ مین جلادی اور جی مین کہا کہ اب بعد اسکے پھر کبھی عود طرف
تکلم کے معرفت مین نکرونگا فرماتے تھے پہلے بلا بندہ کی سطیل ہونا اوسکے دل کا ہے ذکر آخرت سے اسدم دل
مین غفلت حادث ہوتی ہے **حکایت** احمد بن حنبل سے کہا کہ حارث محاسبی علوم صوفیہ مین تکلم کرتے ہین
اور آیت و حدیث سے حجت لاتے ہین بھلا تم چھپ کر اونکی بات تو سنو کہا اچھا ایک رات صبح تک حاضر رہے اونکے
اور اونکے اصحاب کے احوال مین سے کسی حال پر کچھ بھی انکار نکیا امام احمد اونکے فضل کے معترف ہوئے کہا مین تو
صوفیہ سے خلاف اسکے سنتا تھا استغفر اللہ العظیم ✦

داؤد بن نصیر طائی رح صاحب زہد و ورع مین کبیر الشان تھے اپنے یارون سے کہتے تھے خبردار ہو تم نے اپنے گھر مین یا
اوس توشہ سے کچھ رکھا جو جانے والا طرف بلاد دور دراز کے لیتا ہے **حکایت** اونسے کہا تھا ایسا شخص بتاؤ
جسکے پاس بیٹھکر نفع لین کہا تلک ضالۃ لا توجد علم اولا فاولا واسطے عمل کے طلب کیا جاتا ہے جب طالب علم
نے عمر اپنی جمع علم مین فنا کر دی تو پھر عمل کب کریگا یہ اللہ سے شرما کر سوال جنت کا نکرتے تھے کہتے کہ مین اسے
نجات چاہتا ہون پھر کامیاب ہوجانا فرماتے تھے اب ہم بسبب کثرت ذنوب کے زندگی سے ملول ہوگئے ہین رح ✦

شقیق بن ابراہیم بلخی رح مشائخ خراسان مین سے ہین انکی زبان بیان توکل مین خوش محاورہ تھی کہتے ہین سب سے
پہلے جسنے علم احوال مین کورۂ خراسان مین تکلم کیا یہی ہین انھون نے اخذ طریق کا ابراہیم بن ادہم سے کیا تھا
اور حاتم اصم کے استاد ہین فرماتے تھے مینے بیس برس قرآن مین محنت کی تب کہین تمیز دنیا کا آخرت سے کر پایا وہ
حرف مین اوسکو پایا وما اوتیتم من شیء فمتاع الحیاۃ الدنیا و زینتھا وما عند اللہ خیر و ابقی زاہد
وہ ہے جو زہد کو اپنے فعل سے قائم کرے متزہد وہ ہے جو اپنی زبان سے قائم کرے [illegible] جو کوئی تیرے آگے روئے
ساتھ تو دلبستگی کریگا اور نہین طمع رکھیگا تو تو اونکو اللہ کے سوا ارباب سمجھیگا **حکایت** اونسے پوچھا تھا

بندہ کب یہ بات پہچانتا ہے کہ اوسکے نفس نے فقر کو اختیار کیا ہے کہا جبکہ حصول غنا سے ایسا ڈرے جیسا کہ حصول فقر سے ڈرتا ہے **حکایت** پوچھا علامت صدق زاہد کی کیا ہے کہا جبکہ خوش ہو فوت پر ہر شے کے دنیا سے اور غم مین پڑے حصول ہر شے پر دنیا سے کہتے تھے مثل مومن کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے نخل بویا ہوا اور وہ ڈرتا ہے کہ کہین بجائی ثمر خار نہ پیدا ہو اور مثال منافق کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے خار بویا ہے اور وہ طمع رکھتا ہے کہ ثمر حاصل کریگا عالم جبکہ طامع اور مال کا جامع ہوا تو کسواسطے جاہل کسکی اقتدا کریگا اور فقیر جبکہ مشہور بفقر و راغب فی الدنیا و متنعم بملابس و مناکح ہوا تو اب راغب کسکا مقتدی ہوگا جو اسکو رغبت سے باہر لائے جب شبان ہی گرگ ہوگیا تو اب کون بکریان چرائیگا ع ٭

ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی رح انکا انتقال ۲۶۱ سنہ مین ہوا ہے یہ کہتے ہین مینے ایک رات پاؤن اپنا صحرا مین پھیلایا تھا ایک ہاتف نے آواز دی کہ جو کوئی پاس بادشاہون کے بیٹھے اوسکو چاہیے کہ حسن ادب سے نشست کرے ٭

حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلس شاہ		ہر کہ را نیست ادب لائق صحبت نبود	

علما کا اختلاف رحمت ہے مگر تجرید توحید مین مینے تیس برس مجاہدہ کیا کوئی شے دشوارتر بندہ پر متابعت علما سے نہ پائی فرماتے تھے مینے اللہ کو اللہ سے پہچانا ما دون اللہ کو اللہ کے نور سے جانا اللہ نے خلعت انعام کی بندہ پر اسلئے کی تھی کہ وہ راجع بخدا ہو سو وہ مشتغل بغیر ہوگیا کہتے تھے الٰہی انک خلقت ھولاء الخلق بغیر علمہم و قلدتہم امانۃ بغیر ارادتہم فان لم تعنہم فمن یعینہم **حکایت** کسینے پوچھا سنت و فرض کیا ہے کہا سنت ترک دنیا تمامہا ہے فرض صحبت مع اللہ ہے یہ اسلئے کہ ساری سنت دلیل ہے ترک دنیا پر ساری کتاب اللہ دلیل ہے صحبت مولی پر اللہ کا کلام اوسکی صفت ہے اللہ کی نعمتین ازلی ہین تو اب واجب ہے کہ اوسکا شکر بھی ازلی ہو **حکایت** یہ کہتے ہین مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا الٰہی راہ کیطرف تیری کیا ہے فرمایا فارق نفسک و تعال ٭

حجاب و پردہ ندارد نگاہ دلکش ما		تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز	

حکایت کسینے پوچھا عارف کی کیا صفت ہے کہا صفت اہل نار کی لا یموت فیہا و لا یحیی ٭

وہ دصل کے وعدہ کے شب ہجر کے صدمے		مرنے نہین دیتے مجھے جینے نہین دیتے	

کہا آدمی کب متواضع ہوتا ہے فرمایا جبکہ واسطے اپنے نفس کے کوئی مقام و حال نہ دیکھے اور یہ اعتقاد کرے کہ خلق مین جس سے زیادہ کوئی بدتر نہین ہے اللہ کے ولی پاس اللہ کے جنان انس مین پردہ نشین ہین اونکو نہ کوئی دنیا مین دیکھتا ہے نہ آخرت مین **ف** کہتے تھے خطوظ کرامات اولیا کی علی اختلاف الانواع چار نام سے ہوتی ہین الاول والاخر والظاہر والباطن ہر فریق کے لئے ایک نام ہے جو کوئی بعد ملابست اوس نام کے فانی ہوگیا

وہ کامل و تام ہے اسم ظاہر والے ملاحظہ عجائب قدرت خدا کا کرتے ہین اسم باطن والے ملاحظہ تجلیات اسرار کا کرتے ہین اسم اول والے مشغول بما سبق ہین اسم آخر والے منتظر ما یستقبل ہین ہر کسی کا مکاشفہ بقدر اوسکی طاقت کے ہوتا ہے مگر وہ شخص کہ جسکی تدبیر کا خود حق تعالی متولی ہوا ہے کہتے تھے عارف طیار ہوتا ہے اور زاہد سیار **حکایت** یحیی بن معاذ نے انکو لکھا تھا انی سکرت من کثرۃ ما شربت من کاس محبتہ انہون نے جواب مین تحریر کیا غیرک شرب بحور السموات والارض وما روی بعد ولسانہ خارج یقول ھل من مزید ؎

شربت الحب کاسا بعد کاس	فما نفد الشراب وما رویت

حکایت ایک دن ابراہیم بن شیبہ ہروی انکے پاس آئے انہون نے کہا میرے جی مین یہ خطرہ پڑا کہ مین تمہاری شفاعت پاس اپنے رب کے کرون کہا ای ابا یزید اگر اللہ تیری شفاعت ساری مخلوق کے حق مین قبول فرمالے تو یہ کچھ بڑی بات نہین ہے اسلئے کہ یہ سارے ایک مشت خاک و قطعہ طین ہین ابو یزید متحیر رہگئے **حکایت** ایک فقیہ عالم انکے شہر کے ایک دن انکے پاس آئے کہا اے ابا یزید یہ تمہارا علم کس سے اور کہان سے ہے کہا اللہ کی عطا اور اوسکی طرف سے ہے اور وہان سے ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من عمل بما یعلم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم فقیہ صاحب خاموش رہگئے **ف** ابو علی جرجانی سے پوچھا تھا کہ یہ الفاظ جو ابو یزید سے حکایت کیے جاتے ہین کیا ہین انہون نے کہا اللہ ابو یزید پر رحم کرے ہم اونکے حال کو تسلیم کرتے ہین شاید اونہون نے صدق غلبہ حال سکر مین یہ کلام کیا ہوگا ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست	سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

جو کوئی یہ چاہے کہ مقام ابایزید تک ترقی کرے وہ اونکا سا مجاہدہ نفس بجا لائے تب اونکی بات سمجھیگا واللہ تعالی اعلم ؀

سہل بن عبد اللہ تستری بضم تاء اولی وفتح ثانیہ ایک شہر ہے ضلع اہواز کا ملک خوزستان سے یہ ایک امام ہین ائمہ قوم مین سے انکا شمار کبار مشائخ مین ہے انکا تکلم علوم اخلاص و ریاضات و افعال عیوب مین تھا یہ صحبت مین خالد و محمد بن سوار کے رہے ذوالنون مصری کو مکہ جاتے ہوئے سنہ ۲۰۰ مین دیکھا تھا انکی وفات سنہ ۲۸۳ مین ہوئی یہ کہتے تھے لوگ سوتے ہین جب مرینگے تب جاگین گے جب جاگین گے پشیمان ہونگے لیکن وہ پشیمانی کچھ اونکے کام نہ آئیگی اتنا صاف ہین وتعاہد دونون پے ظاہر ہوتا ہے جسکے دلمین حاجت طرف ماسوا کے ہوکر تا ہے اوسپر ابلیس کو مسلط کرتا ہے صدیقین کے اخلاق یہ ہین کہ اللہ کی قسم نہ کہائین سچی ہو خواہ جھوٹی نہ اونکے پاس کسیکی غیبت کیجائے نہ شکم سیر ہون اور نہ خلاف وعدہ کرین **ف** کہتے تھے فتنے دو ہین فتنہ عامہ یہ فتنہ اوپر ضاعت علم کے داخل ہوتا ہے فتنہ خاصہ یہ فتنہ رخص و تاویلات

سے آتا ہے تشتہ ہا لیتن ہ فتنہ تا ظہور حق واجب ہے ورسیرت وقت تک گھستا ہے **ف** فرماتے تھے ہمارے
اصول سات ہین تمسک بکتاب اللہ اقتدا بسنت رسول اللہ اکل حلال کف الاذی اجتناب معاصی وتوبہ واداء حقوق
ہے اس زمانہ مین علما تین خصال سے مایوس ہین ملازمت توبہ متابعت سنت ترک ایذاء خلق **ف** زینت
چار قسم پر ہے ملائکہ کی زینت طاعت مین ہے انبیاء کی زینت علم وانتظار وحی مین صدیقین کی زینت اقتدا
مین باقی لوگون کی زینت عالم ہون یا جاہل زاہد ہون یا عابد اکل وشرب مین ہے ضرورت واسطے انبیاء علیہم السلام
کے ہے قوام واسطے صدیقین کے قوت واسطے مومنین کے معلوم واسطے بہائم کے **ف** جب عمل کرتا ہے
کوئی بندہ اللہ کے امر پر وقت فساد امور وتشویش زمان واختلاف امی کے تو اللہ اوسکو امام مقتدی ہادی مہدی
کردیتا ہے وہ اپنے زمانہ مین غریب ہوتا ہے انتہی حدیث شریف مین آیا ہے بدء الاسلام غریبا وسیعود
کما بدء فطوبی للغرباء ولی وہ ہے جسکے سارے افعال لگاتار موافقت حق پر ہون کہتے تھے اللہ نے
خلق کو پیدا کیا اونکو اپنی ذات سے محجوب نہین کیا ہے یہ حجاب یون آیا ہے کہ اللہ کے ہوتے ہوئے صاحب تدبیر
واختیار بنے اسی حجاب نے خلق پر اونکے عیش کو مکدر کردیا ہے **ف** فرماتے تھے لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کہ
حلال ہاتھ سے اغنیا کے جاتا رہیگا اونکے اموال غیر حلال ہونگے اوس وقت اللہ بعض کو بعض پر مسلط کردیگا مراد
ایذاء ومرافعات مین طرف حکام کے تب لذت اونکے عیش کی جاتی رہیگی اونکے دلون کو خوف فقر دنیا اور خوف
شماتت اعدا کا لگ جائیگا پاوینگے مزہ عیش کا مگر غلام ومملوک رہے سادات سو بلاء وشقاء وعناد خوف مین ہونگے
ہاتھ سے ظالمون کے اوسدن لذت عیش کی اوسیکو ہوگی جو کوئی منافق لاابالی ہوگا پروا نکریگا کہ کہان سے
اوسنے لیا ہے کہان خرچ کیا ہے اپنی جان کو کس طرح ہلاک کیا ہے اوسدن قراء یعنے علما ہم نشین جہال ہونگے
اونکا عیش فجار کا سا عیش ہوگا اور مرنا اہل حیرت وضلال کا سا ہوگا **حکایت** یہ کہتے ہین میری ملاقات ایک
شخص سے منجملہ اصحاب مسیح علیہ السلام کے دیار قوم عاد مین ہوئی مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا وہ
ایک نیا جبہ صوف کا طراوت دار پہنے تھا مجسے کہا کہ یہ جبہ اوسپر زمانہ مسیح علیہ السلام سے ہے مینے تعجب کیا
مجسے کہا اے ابا سہل ابدان کپڑون کو پرانا نہین کرتے ہین اونکو تو رائحہ ذنوب کا پرانا کردیتا ہے اور طعام سحت
یعنی رزق حرام مینے کہا اس جبہ کو تمہارے پاس کتنے دن ہوئے کہا سات سو برس مینے پوچھا تم ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی گئے تھے کہا ہان گیا تھا اور ہمراہ جن کے اونپر ایمان بھی لایا ہون
وہ جن جنکا ذکر اس آیت مین ہے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن مینے کہا یہی سبب ہے کہ خضر علیہ السلام
کے کپڑے پرانے نہین ہوتے کیونکہ وہ اللہ کا عصیان نہین کرتے ہین اور نہ طعام حرام کہاتے ہین اوسیطرح
کہ صاحب اکل حلال کا کپڑا پرانا نہین ہوتا ہے اسی طرح اونکا بدن بھی بعد موت کے بوسیدہ نہین ہوتا ہے جسطرح

کہ بعض اولیاء کے لئے اتفاق پڑا ہے کہ اونکا اوسی طرح تر و تازہ بعد سالہا سال کے موت سے اندر قبر کے پایا ہے واللہ اعلم

ف فرماتے تھے بچو تم دشمنی سے اوس شخص کی جسکو اللہ نے ولی مشہور کر دیا ہے بصرہ مین ایک ولی اللہ تھے ایک قوم اونکی دشمن ہوگئی اور ایذا رسانی کی اللہ نے اوس قوم پر غصہ کیا اور ایک رات مین سب کو ہلاک کر دیا انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب **ف** خوشی ہو اوسکو جو ان پہچان رکھتا ہے اولیاء سے کیونکہ انکی شناسائی سے استدراک طاعات فائتہ کریگا اگر نکریگا تو وہ اللہ کے پاس اوسکی شفاعت کرینگے اسلئے کہ اہل فتوت ہین مین کہتا ہون کہ یہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہوگی بے اذن نہوگی اور اوسکے لئے ہوگی جسنے کسی طرح کا شرک خفی یا جلی نہین کیا ہے ولِلّٰہ الحمد جسکا طعام حلال نہین ہوتا ہے اوسکے دل سے پردہ نہین اوٹھتا بلکہ عقوبات اوسکی طرف مسارعت کرتے ہین نماز روزہ صدقہ کچھ اوسکے کام نہین آتا یہ مضمون احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے خلق مشاہدۂ ملکوت و وصول الی الحق سے حجاب مین ہے بسبب سوء مطعم و اذی خلق کے اپنے یارون سے کہتے تھے جب تک نفس تمسے طالب معصیت کا ہو تم ادب دو اوسکو بھوک پیاس سے پھر جبکہ تمسے کوئی معصیت نہو تو جو چاہو کہا کرو اور نفس کو چھوڑ دو کہ جتنا چاہے رات کو سویا کرے حیاۃ القلوب التی تموت بذکر الحی الذی لایموت بہتر لوگ علماء خائفین ہین خائفین بہتر مخلصین ہین جنہون نے اپنے اخلاص کو موت سے ملایا ہے سح +

ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیہ دارانی رح دارا یا ایک گاؤن ہے دمشق کا جسمین قوم بنی عبس رہتی تھی علوم حقائق و ورع مین یہ کبیر الشان تھے ۲۱۵ھ مین وفات پائی فرماتے تھے فقیر کو پہنچا ہے کہ نظافت ثوب مین زیادت کرے یہ نسبت لطافت قلب کے بلکہ ظاہر اوسکا مشاکل باطن ہو کاش میرا دل مثل میرے کپڑے کے ہوتا یعنی سفیدی و صفائی و پاکی مین جو کوئی دنیا سے کشتی کرتا ہے دنیا اوسکو پچھاڑ دیتی ہے جس دل مین دنیا نے سکونت کی آخرت نے وہان سے کوچ کیا **ف** احمد بن ابی الحواری کہتے ہین میٹھا اوٹھے کہا کل جبکہ مین خلوت مین بیٹھی تھی مجکو مزہ آیا پوچھا کس بات سے لذت پائی کہا کیسے مجکو نہین دیکھا کہا اے احمد تو ضعیف ہے تیرے دلمین خطرہ ذکر خلق کا آیا ایک شخص نے پوچھا کون قربت بندہ کو اللہ سے زیادہ ہے کہا یہ کہ اللہ تیرے دل پر جھانکے اور تو دارین مین سوا اوسکے دوسرے کو نہ چاہتا ہو دنیا اپنے طالب سے بھاگتی ہے بھاگنے والے کو طلب کرتی ہے اگر ہارب کو اوسنے پالیا تو زخمی کرتی ہے اور اگر طالب نے اوسکو پالیا تو اوسکو قتل کرتی ہے

ف عجب عمل پر قدریہ کرتے ہین کیونکہ اونکو یہ زعم ہے کہ وہ عامل ہین اپنے اعمال کے اور جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ مستعمل ہے وہ کس چیز پر عجب کریگا جو کوئی اپنے نفس کی قیمت دیکھتا ہے وہ حلاوت خدمت کی نہین پاتا **حکایت** انکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا

کلمات شرع مطہرہ مجمع اشارات قوم سے معنوی اسلئے کہ تکلم کرنے مین دقائق علوم پر مثیر اقران پر ہوتا ہے ف توجب
کوئی حاجت حوائج دنیا و آخرت سے چاہے تو ہوگا بکہ سوال کر کیونکہ اکل سفیر عقل ہوتا ہے رح ؁

فتح بن سعد موصلی رح یہ اقران بشر حافی و سری سقطی سے تھے باب ورع مین شان کبیر رکھتے تھے کہتے تھے جو کوئی اللہ کا ذکر
ہمیشہ دل سے کرتا ہے اوسکو فرح ساتھ محبوب کے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی اوسکے ذکر کو اپنے ہوئی پر اختیار کر لیتا
ہے اللہ اوسکو دوست رکھنے لگتا ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ ماسوی اللہ سے زاہد ہو جاتا ہے **حکایت**
ایک شخص نے معافی بن عمران سے پوچھا کہ فتح موصلی کا کون عمل بڑا تھا کہا کہ فاقہ بعد ترک الدنیا ؁

حاتم بن علوان اصم رح یہ قدماء مشائخ خراسان سے ہین اصل مین بلخ کے تھے صاحب شقیق بلخی رہے استاد
احمد بن خضرویہ ہین مقام واشجرد مین ۲۳۷ھ مین مرے رباط سرود مین مدفون ہوئے یہ کہتے تھے جو کوئی دعوے
کرے تین چیز کا بغیر تین چیز کے وہ کذاب ہے جو مدعی ہو خشیت خدا کا بغیر ورع کے محارم خدا سے وہ کذاب ہے
جو دعوی کرے حب جنت کا بغیر انفاق مال کے طاعت خدا مین وہ کذاب ہے جو دعوی کرے محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر محبت فقر کے وہ کذاب ہے **حکایت** عصام بن یوسف نے کوئی چیز انکے پاس
بھیجی قبول کر لی کہا تمنے کیون لے لی کہا مینے دیکھا اوسکے قبول کرنے مین ذلت میرے نفس کی ہے اور پھیرنے
مین عزت ہے نفس کی **حکایت** یہ کہتے ہین میرا گذر ایک راہب پر ہوا مجھسے پوچھا تو کہان کا ہے مینے کہا
بلخ کا کہا تو کسکے پاس نشست کرتا تھا مینے کہا شقیق بلخی کہا تو نے اوس سے کیا سنا مینے کہا یہ سنا کہ اگر آسمان
تانبے کا ہوا اور زمین لوہے کی پھر نہ آسمان ایک قطرہ برسائے اور نہ زمین ایک دانہ اگائے اور میرے عیال
خافقین کے برابر ہون تو بھی مین کچھ پروا نکرون راہب نے کہا وہ برا آدمی ہے اوسکے پاس بیٹھنا نہ چاہئے مینے
کہا کیون کہا اسلئے کہ وہ اوس چیز مین فکر کرتا ہے جو نہین ہوئی اگر ہوتی تو کیا کرتا اوسکو تو یہ چاہئے کہ اوس چیز
مین فکر کرے جو ہو چکی ہے کہ وہ کیونکر ہوئی لاتتامل فانه فاسد الفکر **حکایت** حاتم پاس محمد بن مقاتل
عالم رے کی گئے کہ اونکی عیادت کرین گہر کو وسیع پایا فرش بچھا تھا غلمان و خدام سامنے کھڑے تھے سلام کیا بلکہ
کہا اے محمد تو نے اپنے گہر کی بنا مین اور ان فرش و امتعہ مین کسکی اقتدا کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصحاب و تابعین و ائمہ و صالحین کی یا فرعون و نمرود کی وہ خاموش رہے پھر حاتم نے کہا اے علماء سوء
تمہاری مثال اوس جاہل کی سی ہے جو دنیا پر متکالب اور دنیا مین راغب ہے نہ علماء عاملین کے تم
فساد عالم ہو لوگ کہتے ہین دیکھو یہ محمد عالم ہے جب اسکا یہ حال ہے تو ہم تو اسکے تابع ہین وہ اس کلام سے
اور بھی زیادہ بیمار ہو گئے پھر حاتم نے کہا ای محمد مین ایک مرد عجمی ہون تم مجھکو وضو کرنا واسطے نماز کے
سکھا دو کہا تم وضو کرو مین دیکھتا جاؤنگا حاتم نے تین تین بار مضمضہ و استنشاق کیا جب نوبت غسل ید کی

آئی دست چپ کو چار بار دھویا انھون نے کہا تو نے غسل وذراع مین اسراف کیا حاتم نے کہا سبحان اللہ ایک کف آب
پر تو نے مجھپر انکار اسراف کا کیا اور تو اپنے نفس پر انکار اسراف کا ان ساری چیزون مین جو تیرے پاس ہین نہین کرتا
پس سمجھ گئے کہ مطلب حاتم کا اس قصیے سے تعلیم ہے متنبہ ہو کر گھر و غلمان و خدم سے درگذر کر کے فقرا مین ملگئے رح
یحیی بن معاذ رح واعظ رازی ہین اپنے وقت مین یکتا تھے لہ لسان فی الرجا خصوصا وکلام فی المعرفۃ
ایک مدت بلخ مین رہے پھر نیشاپور آئے سیین مرے ۲۵۸ھ مین یہ کہتے تھے یقینا تو ساتھ اللہ کے مشغول ہوگا تو تمامی
خلق تیرے کام مین لگے گی ساری دنیا اول سے آخر تک برابر غم یکساعت کے نہین ہے پھر کیونکر تو اپنی عمر کو اوسمین
مغموم رکہتا ہے حالانکہ نصیب تیرا اوسمین سے کم ہے زاہد غربا دنیا مین عارف غربا آخرت مین اپنے یار دین سے
کہتے تھے تین شخصون سے بچ ایک علماء غافلین دوسرے قراء مداہنین تیسرے متصوفہ جاہلین جو قبل تعلم فروض
دین کے منکلید بنتے ہین ہمیشہ دین بندہ کا متمزق رہتا ہے جبتک کہ دل اوسکا حب دنیا سے متعلق رہتا ہے کہتے
تھے کہ شنگی نور ہے سیر شکمی نار ہے شہوت ہیزم ہے اس سے احراق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آگ نہین بجھتی جبتک
کہ اپنے صاحب کو نہ جلائے پہننا صوف کا حانوت ہے یعنی دکان اور سی کلام کرنا زہد مین حرفہ ہے یعنی پیشہ ورسی
علماء عاملین مان باپ سے بہی بڑہکر امت حضرت پر مہربان وشفیق ہین کیونکہ وہ اونکو نار دنیا سے بچاتے ہین
یہ نار آخرت و اہوال آخرت سے محفوظ ۔ کہتے ہین عامہ جنت مین بہی محتاج اہل علم کے ہونگے جسطرح کہ دنیا مین اونکے
محتاج ہین کہا کیونکر کہا اسلئے کہ عامہ سے کہا جائیگا کہ تم کچھ تمنا کرو وہ نجانینگے کہ کیا کہین کہینگے چلو پاس اہل علم
کے اونسے پوچھین یہ تمام نکبت ہے واسطے اہل علم کے سچ تم بہاگتے سے طرف دنیا کے کہ یہ دار مصر ہے نہ دار مقر
یہان سے زاد لیا جاتا ہے مقیل اور جگہ ہے مین کہتا ہون ایک بزرگ نے کہا تھا دنیا را بازی دادیم گفت نہ بگو :
گفت بان اینجا خوردیم و کار آنجا کردیم الدنیا مزرعۃ الآخرۃ فرماتے تھے اگر ایک آدمی علم مین برابر ابن عباس
کے ہو اور دنیا مین راغب ہو تو بہی مین لوگون کو اوسکے پاس بیٹہنے سے منع کرونگا اسلئے کہ وہ کب تیرا ناصح
ہوسکتا ہے جو اپنے نفس کا خائن ہے اولیاء مثل صیادین کے ہوتے ہین عباد کو افواہ شیاطین سے شکار کر لیتے ہین
اگر کوئی ولی ساری عمر مین سوا ایک کے شکار نکرے تو بہی اوسکو خیر کثیر دیگئی ہے مین کہتا ہون حدیث شریف
مین آیا ہے کلان یہدی اللہ بک رجلا خیر لک من حمر النعم طلب کرنا زہد کا شفقت اعمال سے بہاگنے کو
بطالت ہے اور پہننا صوف کا بغیر امانت نفس کے جہالت ہے اور ترک کرنا کسب کا باوجود حاجت کے کسل ہے
اور کسل باوجود استغنا کے کلفت ہے اور صبر کرنا غولت پر علامت وجود طریق ہے اور تقید برا لتضییع عیال کے
جہل ہے ف فرماتے تھے مجاہدہ نفوس صدیقین کا ساتھ خطرات کے ہوتا ہے اور مجاہدہ ابدال کا ساتھ فکرات
کے اور مجاہدہ زہاد کا ساتھ شہوات کے اور مجاہدہ تائبین کا ساتھ زلات کے دعا مین کہا کرتے تھے الٰہی

لا اقوی علی شئ وطا التوبۃ فاعفرلی بلاتوبۃ آدمی ملیم نہین ہوتا ہیانتک کہ عورتون کو بعین شفقت دیکہے نہ بعین شہوت تم پاس ناکرین کے بیٹہاکر وکہ وہ ملازمین آستانہ ملک ہین بیت ؎

پہر و لیمین سیکہ در پہ کسیکے پڑے رہین ۔۔۔ سر زیر بار منت دربان کئے ہوئے

احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ اکابر مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابو تراب نخشبی وحاتم اصم تھے پاس ابو یزید بسطامی کے آئے اور ابو حفص حداد کی زیارت کی بڑے صاحب فتوت تھے ۲۴۰ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے صابر وہ ہوتا ہے جو صبر پر صبر کرے نہ وہ جو صبر کرے اور شکوہ کرے **حکایت** کہتے تھے مینے سُنا ہے کہ ایک تونگر کسی زاہد کی زیارت کو گیا تہا دیکہا کہ رمضان مین وقت افطار کے نان جو و نمک پر روزہ کہولا اپنے گہر آکر ہزار دینار بہیجی زاہد نے پہیر دئے اور غلام سے کہا اپنے آقا سے کہنا ھذا اجزاء من افشی سرہ علی مثلک رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

احمد بن ابی الحواری رح انکے باپ کا نام میمون تہا دمشقی ہین صحبت مین ابو سلیمان دارانی و سفیان بن عیینہ اور ایک جماعت مشائخ کے رہے ۲۳۰ھ مین مرے جنید رضی اللہ عنہ انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے یہ فرماتے تھے دنیا مزبلہ و مجمع کلاب ہے کلاب سے کمتر وہ شخص ہے جو اوسپر لٹک رہا ہے اور اوسکے لئے اپنے یارون سے جہگڑتا ہے کیونکہ کتا بقدر اپنی حاجت کے لیکر چلدیتا ہے اور محب دنیا کسی حال مین بہی دنیا کو ترک نہین کرتا جب کسی مبلغ کا مالک ہوتا ہے تو طالب مالبعد رہتا ہے مین کہتا ہون شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎

وما ھی الا جیفۃ مستحیلۃ ۔۔۔ علیہا کلاب ھمھن اجتذابہا
فان تجتنبہا کنت سلما لاھلہا ۔۔۔ وان تجتذبہا نازعتک کلابہا

نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی ؎ کہ ہر کہ عشوہ دنیا خرید وای بوے

تا کے غم دنیای دنی اے دل دانا ؎ حیف ست زخوبی کہ بود عاشق زشتی

این جہان بر مثال مردار ست ؎ کرکسان اندرو ہزار ہزار
این مران را ہمی زند مخلب ۔۔۔ وآن مراین را ہمی زند منقار

حکایت فرماتے تھے مجہکو خضر علیہ السلام نے ایک منتر درد کا سکہایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تیرے کسی جگہہ درد ہو تو اوس جگہہ پر ہاتہہ رکہکر یہ آیت پڑہ و بالحق انزلناہ و بالحق نزل مین ہمیشہ اسکو درد پر پڑہا کرتا ہون فی الفور جاتا رہتا ہے جب کوئی شخص انکے اخلاق حسنہ پر مطلع ہوجاتا تہا تو اپنی جان کو ملامت کرتے اور کہتے ماھذہ الغفلۃ حتی ظہرت محاسنک للناس رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

محمد بن سالم حداد نیساپوری انکے قریہ کا نام کوذاباد تہا یہ قریہ دروازہ شہر نیساپور پر آباد تہا راہ بخارا پر یہ صحبت مین

عبداللہ مہدی و نصرآبادی کے رہے رفیق احمد بن خضرویہ تھے انہین کی طرف شاہ شجاع کرمانی منسوب ہین یہ ایک بڑے مشائخ مشارالیہم اور ائمہ سادات سے تھے ۲۷۰ھ مین وفات پائی یہ جب اللہ کا ذکر کرتے حال متغیر ہوجاتا حضار مجلس پہچان لیتے یہ کہتے تھے دنیا بھیر خراب ہے جب تو مین ساتھہ اوسکے کسی پر بخل نہین کرتا ہون **حکایت** کہتے کہا فلان شخص تمہارے اصحاب مین گرد سماع کے پھرتا ہے سنکر روتا چلاتا کپڑے پھاڑتا ہے کہا الغریق یتعلق بکل شی یظن فیہ نجاتہ یعنی وہ کیا کرے ڈوبتا ہر چیز کو پکڑتا ہے جسمین گمان اپنی نجات کا کرتا ہے کسی نے پوچھا ولی کون ہوتا ہے کہا جو مؤید بکرامات ہو اور ربع سے غائب ہو فرماتے تھے بڑا فساد احوال تین چیزون سے داخل ہوا ہے ایک فسق عارفین دوسری خیانت محبین تیسرے کذب مریدین ابوعثمان حیری نے کہا فسق عارفین یہ ہے کہ آنکھہ زبان کان کو طرف اسباب و منافع دنیا کے چھوڑدے خیانت محبین یہ ہے کہ اپنی ہوا کو اللہ کی رضا پر زمانہ آیندہ مین اختیار کرے کذب مریدین یہ ہے کہ ذکر و رویت خلق اونکے دلون پر اللہ کے ذکر و رویت سے غالب ترہو رحمہ اللہ تعالیٰ ❊

١٩

ابوتراب عسکر بن حسین نخشبی رح یہ صاحب حاتم اصم او ابوحاتم عطار اور منجملہ مشائخ کبار خراسان کے تھے علم و فتوت و زہد و توکل و ورع مین مشہور تھے ۲۴۵ھ مین انتقال انکا جنگل مین ہوا درندون نے نوچ کھایا فرماتے تھے اللہ ناطق کرتا ہے علما کو ہر زمانے مین ساتھہ اوسکے جو مشاکل ہو اعمال سے اوس زمان کے جو کوئی کسی مشغول باللہ کو اللہ سے شاغل کرتا ہے اوسکو اوسیوقت مقت پالیتا ہے **ف** فقیر کو نہ چاہئے کہ کسی مال کی اضافت طرف اپنی جان کے کرے دیکھو موسی علیہ السلام نے کہا تھا ھی عصای یہ میری لاٹھی ہے دعویٰ ملکیت کا کیا تھا اللہ عزوجل نے فرمایا الق عصاک جب وہ اژدہا ہوگیا ڈر کر بھاگنا چاہا فرمایا خذھا ولا تخف مین کہتا ہون اس سے معلوم ہوا کہ دعوی ملکیت کرنے سے وہ شئے اسکے حق مین خوفناک ہوجاتی ہے جسطرح کہ عصا اژدہا نظر آیا پھر جب بندہ ہر شئے کو ملوک خدا جان لیتا ہے تو وہ شئے اسکے حق مین کرامت ہوجاتی ہے جسطرح کہ پہلے آفت تھی **حکایت** یہ کہتے ہین کہ مینے جنگل مین ایک شخص دیکھا پوچھا تو کون ہے کہا مین خضر ہون اولیا پر موکل ہون کہ جب اونکے دل اللہ عزوجل سے پھر کین پھرکین تو مین اونکو ذکر دون اے ابا تراب تلف اول قدم مین ہے نجات آخر قدم مین ہے

	اول قدم از وجود بیگانہ شدم		من در طلب یار چو مردانہ شدم	
	از عقل معنی خرید دیوانہ شدم		از علم معنی خرید بربستم لب	

مین کہتا ہون اس کتاب مین ذکر ملاقات اولیا کا خضر علیہ السلام سے بہت آئیگا سادات صوفیہ انکی حیات کے قائل اور ملاقات کے قائل ہین مگر بخاری صاحب صحیح اور محققین اہل حدیث انکی حیات کا بعد وفات

رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تفسیر فتح البیان مین فیصلہ اس مسئلہ کا بخوبی کیا گیا ہی واللہ اعلم الفضل عبداللہ بن خبیق انطاکی سے یہ صاحب یوسف بن اسباط تھے انکا شمار زہادکبار مین ہے جمیع احوال و اکل حلال مین بڑے ورع تھے اصل مین کوفہ کے ہین تصوف مین طریقہ انکا طریقہ سفیان ثوری سے ہے صحبت مین اصحاب ثوری کے رہے ہین یہ کہتے تھے جب کوئی قاری معصیت سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکے سینہ مین سے قرآن یہ ندا کرتا ہے واللہ ما لھذا حملتنی اگر عاصی اوس آواز کو سنے تو اللہ سے شرم کر مر جاوے **حکایت** یہ کہتے تھے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عالم تھا اوسنے کہا اے رب مینے کسقدر تیرا عصیان کیا تو نے مجھکو کچھ عقاب نکیا اللہ نے اوسوقت کے نبی کو وحی بھیجی کہ فلان شخص سے کہدے کہ مینے کتنا عقاب تجھکو کیا لکن تو نہین جانتا کیا مینے تجھسے حلاوت مناجات کو سلب نہین کر لیا ہے ۵

کسے کز لذت طاعت بود محروم مسکین است
کہ بگذارند در جنت و لیے با داغ حرمانش

فرماتے تھے تو نہین اطاعت کرتا ہے اوسکی جسنے تجھسے احسان کیا ہے پھر تو کیا احسان کریگا اوس سے جو تجھسے بدی کرتا ہے ۵

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
کہ با دوستانت خلافست و جنگ

احمد بن عاصم انطاکی سے یہ اقران بشر حافی سے ہین ابو سلیمان دارانی نے انکا نام جاسوس القلوب رکھا تھا اسلیئے کہ انکی فراست بہت تیز تھی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یہ کہتے تھے مجھے یہ گمان نہ تھا کہ مین وہ زمانہ پاؤنگا جسمین کہ اسلام غریب ہو جائیگا کہا کیا اسلام غریب ہو گیا ہے کہا ہان تو اگر کسی عالم کی طرف راغب ہو گا تو تو اوسکو مفتون بدنیا پائیگا وہ ریاست و تعظیم کا دستور ہو گا دنیا کو اپنے علم سے کماکر کھائیگا اور کہیگا کہ بہ نسبت غیر کے مین اولی تر ہون ساتھ اس امر کے اور اگر تو کسی عابد کنارہ کش مقیم کوہ مین رغبت کریگا تو تو اوسکو ایک مفتون جاہل فی العبادۃ مخدوع النفس والابلیس پائیگا وہ تو صاعد اعلی درجات عبادت ہے مگر ادنی عبادت سے بھی جاہل ہے پھر اعلی عبادت کا کیا ذکر ہے اب تو علماء و عباد سباع ضاریہ ذئاب مختلسہ بگھیے مین لپیٹے و زندت پہاڑ کہانے والے یہ وصف ہے تیرے اس زمانہ کی اہل علم و قرآن و رعاۃ حکمت کا فاعتبروا منہ یا اولی الابصار فرماتے تھے جب تم پاس فقرا اہل صدق کے بیٹھو تو صدق سے نشست کرو کیونکہ وہ جواسیس القلوب ہین تمہارے دلمین آتے جاتے ہین اور تمکو معلوم بھی نہین ہوتا ۵

رہتے ہو تمہین آنکھون مین پھرتے ہو تمہین دلمین
مدت سے اگرچہ یہان آتے ہو نہ جاتے ہو

منصور بن عمار واعظ سے یہ اہل مرو سے ہین بصرہ مین لبسر کرتے احسن وعاظ و حکماء و مشائخ تھے تقلل و ورع مین شان کبیر رکھتے تھے کہتے تھے شیطان جب کسی انسان سے مسخراپن کرتا ہے تو اوسکو ناقل نمیمہ و قاذر ذات

طرف لوگون کے بنا دیتا ہے اگر ابلیس اوس سے ڈرتا تو کبھی وسوسہ بار نہ لاتا فرماتے سبحان من جعل قلوب العارفین اوعیة للذکر وقلوب اهل الدنیا اوعیة للطمع وقلوب الفقراء اوعیة للقناعة **ف** کہتے تھے مجھے قراء سے تعجب آتا ہے کہ سالہا سال اپنے اخوان کو کسی ایک لغزش پر جو واقع ہو جاتی ہے مہجور کر دیتے ہین اور اونکو قناعت و توبہ پر آمادہ نہین کرتے اور جب کوئی ظالم کسی کا مال ناحق لیکر دیوار کی اوٹ مین ہو جاتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ محتمل ہے کہ بدل تغیر کر لیا ہو اور یہ خیال نہین کرتے کہ اوس صاحب زلت نے زلت مذکورہ سے بعد ایک مدت کے توبہ کر لی ہو حالانکہ قاعدہ ایک ہے ح +

٢٣ حمدون بن احمد قصار نیساپوری یہ نیساپور مین شیخ ملامتیہ تھے انتشار مذہب ملامتیہ کا انہین سے ہوا ہے یہ صاحب ابا تراب نخشبی و نصرآبادی مین بڑے فقیہ عالم تھے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے اونہین کے طریقہ پر چلتے تھے جیسا کہ انکے طریقہ کو عبد اللہ بن محمد بن منازل نے انسے اخذ کیا تھا کسیسے نہین کیا ٢٧١ھ مین بمقام نیساپور وفات پائی مقبرۂ حیرہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اوسکا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہے وہ مظہر کبر ہے جو شخص سیرت سلف مین نظر کریگا اپنا قصور و تخلف درجات رجال سے معلوم کریگا **حکایت** کسی نے انسے کہا کلام سلف کا کیا حال ہے کہ وہ ہمارے کلام سے نافع تر ہے کہا وہ کلام کرتے تھے واسطے عز اسلام و نجات نفوس و رضاء رحمن کے ہم بات کرتے ہین واسطے عز نفوس و طلب دنیا اور اعتقاد لانے خلق کے ساتھ ہمارے **ف** فقہا سے کہتے تھے تمکو جب کوئی علم مشکل ہو تو تم قوم سے پوچھ لیا کرو وہ اشکال تمہارا زائل ہو جائیگا لیکن ساتھ ذل نفوس و اظہار ضعف و اعتراف بالجہل کے فقیر کا جمال تواضع ہے وہ جب تکبر کرتا ہے تو اغنیا سے بھی کبر مین بڑھ جاتا ہے تم جب بیٹھو تو پاس صوفیہ کے بیٹھو کیونکہ قبیح کے لئے اونکے نزدیک وجوہ معاذیر ہین اور حسن کے لئے اونکے پاس کچھ بڑا موقع نہین ہے جسکی وجہ سے تمہاری تعظیم کرین +

٢٤ ابو الحسن مقری ح یہ کہتے تھے قاری قرآن اگر قرآن پر عمل کرے تو دنیا کی آگ اوسکو نہین جلا سکیگی قبیح ہے قاری قرآن سے کہ اللہ کا عصیان کرے اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی بار ہو اعظم کبائر فساد علما اور اشد مصائب ثنای قراء ہے قرآن دن قیامت کے آئیگا اونکے گرد مخلصین ہونگے جیسے شتر بختی ایک اور قوم ہوگی اونسے کہیگا خرابی ہو تمہاری تمنے دنیا مین مجھکو حقیر کیا اب آخرت مین میرے پاس آؤ ح +

٢٥ سید عبد اللہ یہ اولاد ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب مین تھے یہ فرماتے ہین مینے اپنے جد صلعم کو دیکھا کہا ای رسول اللہ کون شخص زیادہ قریب ہے آپسے آپکے اہل مین فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو پیچھے پشت کے اور رکھا آخرت کو سامنے آنکھون کے اور ملاقات کی مجھسے اور کتاب اوسکی پاک ہے گناہون سے یہ قریب امام لیث کے مدفون ہین رحمہ اللہ تعالی +

سید الطائفہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ بن محمد زجاج انکے باپ شیشہ فروش تھے اسلئے انکو قواریری کہتے تھے
اصل انکی نہاوند سے ہے مولد و منشاء عراق ہے فقیہ تھے مذہب ابو ثور پر فتوی دیتے تھے ابو ثور صاحب امام شافعی
ہین مذہب قدیم شافعی کے راوی ہین جنید نے صحبت سری سقطی حارث محاسبی و محمد بن علی قصاب میں رہے کبار
و سادات ائمۂ قوم سے ہین انکا کلام جمیع السنہ پر مقبول ہے روز شنبہ ۲۹۷ھ مین انتقال کیا قبر انکی بغداد مین
زیارت گاہ خاص و عام ہے یہ کہتے تھے اللہ کی بندہ کا اخلاص دلون پر بقدر اخلاص ذکر قلوب کے ہوتا ہے تو
دیکھ تیرے دل مین کیا خلط ہے تصوف صفاء معاملہ ہے ساتھ اللہ کے اصل اوسکی صرف عن الدنیا ہے اللہ
سے غفلت کا ہونا دخول نار سے بھی سخت تر ہے انبیاء کا کلام خضوع سے ہے اور کلام صدیقین کا اشارات مین
مشاہدات سے جب اشارہ طرف اللہ کے کیا اور سکون طرف غیر کے تو مبتلا بہ محن ہوگا اور قلب ذکر سے محجوب
ہو جائیگا و نحن نعوذ باللہ من الرکون الی غیر اللہ ۵

	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند		دلا را مے کہ داری دل درو بند	

لوگون مین جو کوئی اکثر العلم بالآفات ہے وہی اکثر الآفات بھی ہوتا ہے کسینے پوچھا عارف کون ہے کہا پانی
کا رنگ برتن کے رنگ پر ہوتا ہے یعنی مطابق حکم وقت کے ہوتا ہے مشقت عزلت کی آسان تر ہے مدارات
خلطت سے کسینے قرب حق تعالی سے سوال کیا تہا کہا بعید بلا افتراق قریب بلا التزاق ف کہتے
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین سلامت رہے بدن راحت مین ہو دل آرام پائے وہ لوگون سے نہ ملے کسیکی
ملاقات نکرے یہ زمانہ وحشت کا ہے عاقل کو اس زمانے مین عزلت اختیار کرنا چاہیے **حکایت** ایک شخص
انکے پاس پانسو دینار لایا کہا تم بانٹ دو اپنی جماعت پر خرچ کرو کہا اسکے سوا تیرے پاس اور مال بھی ہے
کہا ہان کہا تو چاہتا ہے کہ جتنا مال تیرے پاس ہے اوس سے زیادہ ہو کہا ہان فرمایا خذ ھا فانک الیھا
احوج **ف** کہتے تھے شکر مین ایک علت ہے کیونکہ شاکر اپنے لئے طالب مزید کا ہوتا ہے اور وقوف اوسکا
ساتھ اللہ کے حظ النفس بالشکر ہوتا ہے لکن شکر یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو لائق رحمت کے نہ دیکھے فرماتے
تھے مرید صادق علم علماء سے غنی ہوتا ہے اللہ جب کبھی مرید سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو طرف صوفیہ کے
ڈالدیتا ہے اور صحبت قراء سے روک رکھتا ہے مین کہتا ہون مراد قراء سے علماء سوء دنیا طلب ہین اور مراد صوفیہ
سے مخلصین خدا دوست تصوف یہ ہے کہ ہمراہ اللہ کے بلا علاقہ ہو کبھی یون کہتے ھو عنوۃ لا صلح فیھا
کبھی یون فرماتے ھم اھل بیت لا یدخل معھم غیرھم انکا قول تہا کہ اذا رایت الصوفی یعبأ بظاھرہ
فاعلم ان باطنہ خراب **حکایت** انہون نے کہا ہے کہ مینے ابلیس کو بازار مین دیکھا کہ ننگا چلا جاتا ہے
اور ہاتھ مین ایک ٹکڑا روٹی کا ہے اوسکو کہاتا ہے مینے کہا تجھے لوگون سے شرم نہین آتی کہا ای ابو القاسم

کیا روے زمین پر کوئی ایسا باقی ہے جس سے کوئی شرمائے وہ لوگ جنسے شرم کیجاتی تھی تحت تراب گئے اون کو
سنی نے کہا لیا یعنی مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب **ف** کسینے توحید خالص کا سوال کیا تھا کہا
ان یرجع آخر العبد الی اولہ فیکون کما کان قبل ان یکون گویا اشارہ ہے طرف حدیث کل مولود
یولد علی فطرۃ الاسلام کے کہتے تھے بساط علم توحید کی مدین برس سے لپیٹ دی گئی ہے اب لوگ اوسکے حواشی
مین گفتگو کرتے ہین **حکایت** ایکبار پاس سری سقطی کے گئے وہان ایک آدمی کو بیہوش پڑا دیکھا اوسکا
حال پوچھا کہا اسنے ایک آیت قرآن پاک کی سنی تھی بیہوش ہوگیا ہے کہا اوسی آیت کو پھر دوبارہ اسپر پڑھو
جب پڑھی گئی تو وہ ہوش مین آگیا سری سے لوگون نے کہا تو نے یہ بات کہان سے معلوم کی کہا یعقوب علیہ السلام کی
آنکھین بسبب قمیص یوسف علیہ السلام کے جاتی رہی تھین پھر اعادہ بصر کا اوسی قمیص سے ہوا سری نے
اس بات کو مستحسن کہا **ف** کہتے تھے بنیاد تصوف کی اخلاق ہشتگانہ انبیا علیہم السلام پر ہے
سخا ابراہیم کی رضا اسحق کی صبر ایوب کا اشارہ زکریا کا غربت یحیی کی لبس صوف موسی کا سیاحت عیسی کی
فقر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت وفات کے وصیت کی کہ جتنا علم اونکی طرف منسوب ہے وہ اونکے
ساتھ دفن کر دیا جائے جب پوچھا تو کہا مین چاہتا ہون کہ دیکھے مجھکو اللہ اس حال مین کہ کوئی شے طرف میرے
منسوب ہو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درمیان لوگون کے موجود ہے دل واسطے علم آخرت
کے صاف نہین ہوتے مگر جبکہ دنیا سے مجرد ہو جائین **حکایت** کسینے پوچھا اللہ کی معرفت کسب سے
حاصل ہوتی ہے یا ضرورت سے کہا ہمنے دیکھا کہ ادراک اشیا کا دو طرح ہوتا ہے جو شے حاضر ہے وہ مدرک
بحس ہوتی ہے جو شے غائب ہے وہ مدرک بدلیل ہوتی ہے حق تعالی ہمارے حواس کے لئے ظاہر نہین ہے
اسلئے اوسکی معرفت دلیل و تحصص سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ہم غیب و غائب کو نہین جانتے مگر دلیل سے
اور حاضر کو نہین پہچانتے مگر حس سے ہمنے کبھی کسیکو نہین دیکھا کہ اوسنے دنیا کو عظیم سمجھا ہو پھر اوسکی آنکھ دنیا مین
ٹھنڈی رہی ہو دنیا مین اوسکی آنکھ ٹھنڈی رہتی ہے جو اوسکو حقیر سمجھکر اوس سے اعراض رکھتا ہے **ف**
جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک حسنہ کا کھولتا ہے اللہ اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کر دیتا ہے اور جو شخص
اپنی جان پر دروازہ ایک سیئہ کا کھولتا ہے تو اللہ ستر در خذلان کے اوسپر کشادہ کر دیتا ہے اور اوسکو خبر بھی
نہین ہوتی ایکبار کسینے اونسے کہا تمہارے اصحاب کا کیا حال ہے کہ بہت کھاتے مین کہا بھوکے بھی تو
بہت رہتے ہین کہا انکو قوت شہوت کی نہین گھیرتی کہا بعضون نے حرام کا نہین چکھا ہے یہ حلال کھاتے
مین کہا کیا سبب ہے کہ قرآن سنکر طرب نہین کرتے کہا قرآن مین کون چیز ہے جس سے دنیا مین طرب کرین
قرآن حق ہے حق کے پاس سے اترا ہے لائق صفات خلق کے نہین ہے خلق پر نزدیک ہر حرف قرآن

کے ایک واجب ہے جس سے کوئی چیز اونکو خارج نہین کرتی مگر وفا اللہ عزوجل ہان جب اوسکو آخرت مین اوسکے قائل سے سنین گے تو طرب کرینگے کہا انکا کیا حال ہے کہ قصائد و اشعار و غناسے طرب کرتے ہین کہا یہ انکے ہاتھون کا کام ہے اور نہین کا کلام ہے کہا کیا وجہ ہے کہ یہ اموال مردم سے محروم ہین کہا اللہ پسند نہین کرتا انکے لئے وہ چیز جو لوگون کے ہاتھہ مین ہے تا کہ کہین طرف خلق کے مائل ہوجائین اور حق سے قطع نظر کرلین اس لئے اونسے افراد کا قصد کیا ہے یہ اعتقاد ہے ساتھہ اونکے **حکایت** حریری کہتے ہین انکے جوار مین ایک مرد مصیبت زدہ ایک ویرانہ مین پڑا رہتا تھا جب یہ مرگئے اور ہم انکو دفن کرکے پھرے تو اوسکے پاس گئے وہ ایک اونچی جگہہ پر چڑھ گیا اور کہا ای ابو محمد کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین پھر اس ویرانہ مین آؤنگا حالانکہ یہ سید مفقود ہوگیا پھر یہ اشعار پڑھے ؎

واسقى من فراق قوم	هم المصابيح والحصون
والمدن والمزن والرواسى	والخير والامن والسكون
لم تتغير لنا الليالى	حتى توفتهم المنون
فكل جمر لنا قلوب	وكل ماء لنا عيون

پھر غائب ہوگیا فکان ذلک آخر العهد به رضی اللہ عنہ ؏

ابو عثمان حیری نیساپوری اصل انکی شہر رے سے ہے صاحب قدیم یحیی بن معاذ رازی و شاہ شجاع کرمانی ہین پھر نیساپور مین بقصد ابو حفص حداد آئے انہون نے بیاہ اپنی صاحبزادی کا انسے کردیا انہون نے اونسے اخذ طریقہ کیا یہ اپنی سیرت مین اوحد مشائخ تھے انتشار طریقہ تصوف کا نیساپور مین انہین کے دم سے ہوا سنہ ۲۹۸ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے دل مین چار چیزین یکسان و برابر نہون منع و عطا و ذل و عز اصل عداوت تین چیزون سے ہوتی ہے طمع مال اکرام مردم قبول ناس اللہ سے ڈرنا اللہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبر و عجب اللہ سے منقطع کر دیتا ہے تیرے نفس مین لوگون کا احتقار ایک مرض عظیم لا دوا ہے جب تک تو اپنی مراد کا تابع ہے تب تک قید خانہ مین ہے جب تفویض و تسلیم اختیار کریگا استراحت مین ہوجائیگا اغنیا سے متعزز رہو اور فقرا سے متذلل کیونکہ اغنیا پر تعزز کرنا تواضع ہے اور فقرا سے تذلل کرنا شرف ہے انسے پوچھا ممکن ہے کہ عاقل کسی ظالم سے اقامت عذر کی کرے کہا ہان یہ بات جانے کہ اللہ ہی نے اسکو اوسپر مسلط کیا ہے ؎

از خداوان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

زہد دنیا مین یہ ہے کہ کچھہ پروا نکرے کہ کسنے اوسکو لیا رحمہ اللہ تعالی ؏

ابو الحسین احمد بن محمد نوری رح انکا مولد و منشا بغداد ہے یہ معروف با بن البغوی ہین انکے وقت مین کوئی شخص انسے بہتر
طریقہ مین اور الطف تر کلام مین نہ تھا یہ منجملہ مشائخ و علماء قوم کے ہین صاحب سری سقطی و محمد بن قصاب تھے اقران
جنید مین ہین سنہ ۲۹۵ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت کمیاب اس ہمارے زمانے مین دو چیزین ہین ایک وہ
عالم جو اپنے علم پر عمل کرے دوسرے وہ عارف جو ناطق بحقیقت ہو الجمع بالحق تفرقۃ عن غیرہ والتفرقۃ عن
غیرہ جمع بہ فرماتے تھے تصوف کچھ رسوم و علوم نہین ہے بلکہ اخلاق کا نام ہے جو شخص اللہ کو دنیا مین نہین پہچانتا
وہ اوسکو آخرت مین بھی نہین پہچانیگا کہتے جب سے اپنے رب کو پہچانا ہے نہ کسی چیز کو بھی جانا نہ کوئی چیز اچھی
معلوم ہوئی ہر شئے کے لئے ایک عقوبت ہوتی ہے عارف کی عقوبت انقطاع ہے ذکر خدا سے یہ وہ زمانہ ہے
کہ جسمین معروف ذلیل اور صواب خطا اور دو داود خل ہے **حکایت** جب درمیان انکے اور معتضد کے نا اتفاقی
ہوگئی تو بصرہ کو چلے گئے وفات معتضد باللہ تک وہین رہے پھر بغداد آئے واقعہ یہ تھا کہ انکے سامنے سے کچھ
سبوی خمر نکلے انہون نے اوسکو توڑ ڈالا انکو سامنے معتضد کے لیگئے اوسنے کہا تو کون ہے اوسکی تلوار بات سے
پہلے چلتی تھی انہون نے کہا مین محتسب ہون پوچھا تجھکو کسنے محتسب کیا ہے کہا جسنے تجھکو والی کیا ہے اسطرح کی
سخت گفتگو کی پھر اوسکے شہر سے چلے گئے **حکایت** یہ کہتے ہین ایک بوڑھے آدمی پر تازیانہ کی پڑتی تھی جیسے
کھڑے ہوکر گنا تو اوسکو ہزار کوڑے مارے وہ خاموش تھا مجھکو صبر اوسکا باوجود کبر سن کے بہت مستحسن معلوم
ہوا جب اوسکو حبس مین لیگئے بیٹے وہان جاکر پوچھا کہ یہ صبر باوجود اس کبر سن کے کسطرح کیا اوسنے کہا اے
بھائی انما یحمل البلاء الھمم لا الاجسام یہ جب مسجد شونیزیہ مین جاتے انکے غضب اور وجہ سے ضوء
سراج منقطع ہوجاتا اسلئے یہ نوری کہلانے یہ جہان حاضر ہوتے وہان لیونا آتے ہین ۔

محمد بن یحیی بن الجلا رح [۱۹] انکو ابو احمد بھی کہتے ہین اصل مین بغداد کے ہین رملہ و دمشق مین رہا کرتے مشائخ شام مین سے
ہین ذوالنون مصری وغیرہ کی صحبت مین رہے تھے عالم تھے اور استاذ محمد بن داود رقی کے فرماتے تھے جسکے
نزدیک ذم و مدح برابر ہے وہ زاہد ہے اور جو محافظت کرتا ہے فرائض پر اول وقت مین وہ عابد ہے اور جو
سارے افعال طرف اللہ کے دیکھتا ہے وہ موحد ہے جسکی ہمت عالی ہے اکوان پر وہ مکون تک پہنچیگا اور جسکا
نفس کسی شئے پر سوا حق تعالی کے ٹھیرا تو حق اوس سے فوت ہوجاتا ہے اسلئے کہ حق اس سے عزیز تر ہے کہ
اپنے ہمراہ کسی شریک کو پسند کرے کہتے تھے اگر کوئی آدمی میرے سامنے اللہ کا عصیان کرے پھر چھپ کے
دیوار کی اوٹ مین ہوجائے تو مجھکو گنجایش نہین ہے کہ مین اوسکی عدم توبہ کا معتقد ہون کیونکہ احتمال ہے
کہ اوسنے توبہ کر لی ہو رحمہ اللہ تعالی ۔

رویم بن احمد رح یہ مشائخ بغداد مین سے ہین فقیہ تھے مذہب داود اصفہانی پر سنہ ۳۰۳ مین مرے شونیزیہ مین

دفن ہوئے ہوے کہتے تھے حکمت حکیم یہ ہے کہ اطفال پر احکام میں توسیع کرے اور اپنے نفس پر تضییق فرمائے
کیونکہ اونپر توسیع کرنا اتباع علم ہے اور اپنی جان پر تنگی کرنا حکم ورع ہے پہلے اپنے لیے تقوی اختیار کرے اور
دوسروں کے لیے فتوی صوفیہ ہمیشہ بخیر ہیں جب تک کہ متنفر ہیں جب مصطلح ہونگے ہلاک ہو جاوینگے کسینے پوچھا
محبت کیا ہے کہا موافقت جمیع احوال میں ؂

	وقلت لداعی الموت اهلا ومرحبا		ولو قیل لی مت مت سمعا وطاعة	

ایکبار پوچھا تمہارا حال کیا ہے کہا کیف حال من دینه هواه وهمته شفاه فلیس بصالح
تقی ولا عارف نقی رحمہ اللہ تعالی ؂

محمد بن فضل بلخی رح انکو بسبب مذہب کے بلخ سے نکال دیا تھا سمرقند میں آکر رہے وہیں ۳۱۹ھ میں مرے
یکبار مشائخ خراسان سے تھے صحبت میں احمد خضرویہ کے رہے ابو عثمان حیری تمنا میل خاطر انکی طرف رکھتے تھے
کسی اور شیخ کی طرف نہ رکھتے کہتے تھے اگر میں اپنے نفس میں قوت پاؤں تو بھائی محمد بن فضل کے پاس جاؤں ؂
سمسار رجال ہیں وہ فرماتے تھے دنیا تیرا پیٹ ہے تو بقدر اپنے زہد کے پیٹ میں دنیا میں زہد کر تعجب ہے لوگ
قطع بیابان کر کے کعبہ وحرم تک جاتے ہیں اسلیے کہ وہاں آثار انبیاء علیہم السلام کے ہیں اور اپنے نفس و ہوی
کو قطع کر کے دل تک نہیں پہنچتے کہ اوسمیں آثار رب عز وجل ہیں ؂

	او خانه همی جوید ومن صاحب خانه		حاجی بره کعبه ومن طالب دیدار	

ایک شقاوت یہی ہے کہ بندہ کو صحبت صانعین کی روزی ہو اور وہ اونکا احترام نکرے کہتے ہیں جب اہل بلخ نے
اونکو شہر سے نکالدیا تو اونہوں نے اونپر بددعا کی کہا اللھم امنعھم الصدق تب سے بعد اونکے پھر کوئی صدیق
بلخ سے نہ اوٹھا رحمہ اللہ تعالی ؂

احمد بن نصر دقاق رح یکبار مشائخ مصر سے ہیں اقران جنید رح میں تھے کتانی کہتے ہیں جب سے دقاق مرگئے
صحبت فقراء کی دخول مصر میں منقطع ہوگئی یہ امر صالح نہیں ہے مگر اوسی قوم کو جسنے اپنی ارواح سے مجاری
نزول اعضا واختیار سے کی ہے رح ؂

عمرو بن عثمان مکی رح یہ صحبت میں منسوب طرف جنید رح کے تھے انہوں نے ابو عبد اللہ باجی و ابو سعید خراز وغیرہما
کو دیکھا ہے یہ اپنے وقت میں شیخ قوم تھے اصول میں امام طریقہ تھے انکا کلام بہت اچھا ہے روایت علم حدیث
کی محمد بن اسمعیل بخاری سے کی تھی ۲۹۱ھ میں انتقال کیا کہتے تھے توبہ فرض ہے سارے مذنبین عاصیین
پر خواہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا اسکو ترک توبہ میں کچھ عذر نہیں ہے فرماتے تھے جسکو تیرے دل نے توہم کیا
یا جو تیرے مجاری فکر میں سانح ہوا یا جس حسن و بہاء و انس و ضیاء و جمال و شبح و نور و شخص و خیال نے تیرے

سمارضات قلب مین خطور کیا اللہ عزوجل برخلاف اوس سب کے ہے اوسکی ذات اجل واکبر واعظم ہے
ان سب سے ۵

	کچھ اوہم تہہ ہے وہ فہم سے پرے		سکے ہین جسکو یار وہ اللہ ہے نہین

حکایت کہتے ہین کہ انہون نے حسین بن منصور حلاج کو ایک دن کچھ لکھتے ہوئے دیکھا پوچھا یہ کیا ہے
کہا قرآن کا معارضہ کرتا ہون اسپر بددعا کرکے انکو چھوڑ دیا شیوخ نے کہا ہے جو بلا حلاج پر آئی وہ
اسی دعا کا اثر تھا رح ✣

[٤٤] سمنون بن حمزہ خواص انہون نے اپنا نام سمنون کذاب کہا تھا صحبت مین سری سقطی کے رہے انکا کلام
بیان محبت مین بہت اچھا ہے یکبار مشائخ مین ہین انکا انتقال بعد جنید رح کے ہوا یہ کہتے تھے لا یعبر
عن شئ الا بما ھو ارق منہ ولا شئ ارق من المحبۃ فبم یعبر عنھا یعنی تعبیر کا سبب شئ ہے ۵

	محبت جادۂ وارد نہان در خلوت دلہا		[illegible]	•

علی بن حسین نے ایک دن سمنون کو دیکھا کہ ساحل دجلہ پر بیٹھے ہین ایک چھڑی ہاتھ مین ہے اوس سے ساق
و فخذ کو اتنا مارا کہ گوشت پھٹ گیا پھر کہا ۵

	کان لی قلب اعیش بہ		ضاع منی فی تقلبہ
:	رب فاردده علی فقد		عیل صبری فی تطلبہ
	واغث ما دام لی رمق		یا غیاث المستغیثین بہ

کسینے پوچھا تصوف کیا ہے کہا نہ تو کسی شئے کا مالک ہو اور نہ کوئی شئے تیری مالک ہو رح ✣

[٤٥] ابو عبید بسری رح یہ قدماء مشائخ سے ہین صاحب ابو تراب نخشبی تھے فرماتے تھے ہمت نہین آتی مگر اس سے
زیادت نہین ملتی مگر جذب سے ایک قوم نے حذر کیا سلامت رہی دوسری قوم اس مین ہوئی ہلاک ہوگئے یہ کہتے
تھے اللہ کا ذکر زبان سے کرنا دل سے بہانا ہے رح ✣

[٤٦] حسن بن علی جوزجانی یہ اکابر مشائخ خراسان سے ہین علوم آفات و ریاضات و مجاہدات و معارف مین انکی تصنیف
مشہور ہے صاحب محمد بن علی ترمذی و محمد بن الفضل تھے فرماتے ہین سعادت عبد کی یہ علامت ہے کہ طاعت
اوسپر آسان ہو افعال مین موافقت سنت کی رکھتا ہو اہل صلاح کا محب ہو اخوان کے ساتھ حسن اخلاق بذل معروف
کرے امر مسلمین کا اہتمام رکھے اوقات کی رعایت کرے علامت شقاوت عبد کی یہ ہے کہ برخلاف ان صفات
کے ہو کہتے تھے اصح طرق الی اللہ اعمرو ابینہ اتباع سنت ہے قولا و فعلا و عزما و قصدا و نیۃ اسلئے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان تطیعوہ تہتدوا کسینے پوچھا رستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا مجانبت بدع

اور اتباع اون سب امور کا جمہور سید اول علماء اسلام کا تھا اور دور رہنا مجالس کلام و اہل کلام سے اور لازم پکڑنا
طریق اجداد سابقین کا قال تعالی ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا انکا قول ہے الخلق كلهم في
ميادين الغفلة يركضون وعلى الظنون يعتمدون وعندهم انهم على الحقيقة يتقلبون و
عن المكاشفة ينطقون رضی اللہ عنہ ؀

٣٧ ابو الفوارس شاہ شجاع کرمانی رح یہ اولاد ملوک سے تھے صحبت مین ابو تراب نخشبی و ابو عبید بصری کے رہے
اجل جوانان طریق اور علماء قوم مین ہین انکے رسالات مشہور ہین کہتے تھے فضل واسطے اہل فضل کے جب تک ہے
کہ وہ اپنے فضل کو نہ دیکھین جب دیکھا تو اب کچھ فضل نرہا ولایت واسطے اہل ولایت کے جبتک ہے کہ ولایت کو نہین
دیکھتے ہین جب دیکھا تو کچھ ولایت نرہی اس سے زیادہ تعبد کسی متعبد کا نہین ہے کہ متحبب اولیاء اللہ ہو اولیاء
کا محب اللہ کا محب ہوتا ہے جب اولیاء کسی کو دوست رکھتے ہین تو اللہ بھی اوسکو محبوب رکھتا ہے جو شخص اپنے
نفس پہ محبب کرتا ہے وہ اپنے رب سے محجوب ہوتا ہے جبکہ اس زمانے مین عالم اپنے ظلمت علم مین ہے تو پھر اوس
جاہل کا جو مقیم ہے ظلمت جہل مین کیا ذکر ہے حالانکہ ظلمت علم کی اشد ہے اسلئے کہ نور علم پر غالب آگئی ہے رح ؀

٣٨ یوسف بن حسین رازی رح شیخ رے تھے اپنے وقت کے جبال تھے بڑے عالم و ادیب انکے طریقہ مین اسقاط
جاہ و ترک تصنع و استعمال اخلاص تھا صحبت مین ذوالنون مصری و ابو تراب نخشبی کے رہ چکے ہین ٣٠٤ سنہ مین مرے
کہتے ہین جب قوم نے دیکھا کہ اللہ انکو دیکھ رہا ہے تو اوسکی نظر سے شرما گئے سوا اوسکے کسی شئے کی رعایت نرکھی
اپنی دعا مین کہتے تھے اللهم انا نبات ثمرائع نعمتك فلا تجعلنا حصائد نقمتك بڑا راغب دنیا
مین وہ ہے جو مذمت ذکر دنیا کا نزدیک ابناء دنیا کے کرتا ہے کیونکہ یہ مذمت کرنا انکا دنیا کو سامنے اونکے ایک
حرفہ ہے اور کیا بڑا حرفہ ہے اونکو تو دنیا مین زاہد بناتا ہے اور خود دنیا کو اونسے اوسی مجلس مین اخذ کرتا ہے
جیسے آفات صوفیہ مین نظر کی دیکھا تو وہ آفات معاشرت اضداد و میل الی النسوان مین ہین دنیا کے لئے طغیان
ہے اور علم کے لئے طغیان ہے جو شخص چاہے کہ طغیان علم سے نجات پائے وہ عبادت اختیار کرے اور جو
چاہے کہ طغیان دنیا سے ناجی ہو وہ زہد اختیار کرے حدیث ارحنا یا بلال کے یہ معنی کہتے تھے کہ ارحنا
بالصلاة من اشغال الدنيا وحديث لانه صلعم كانت قرة عينه في الصلاة ف کہتے
تھے کہ اگر تو عاقل کو احمق سے پہچاننا چاہے تو اوس سے کسی امر محال کا ذکر کر اگر وہ قبول کر لے تو تو سمجھ جا
کہ وہ احمق ہے مرید جبکہ مشغول برخص و فواضل علوم ہو تو جان لے کہ اوس سے کچھ نہوگا جو کوئی بحار توحید
مین پڑگیا ہے اوسکو مرور ایام پر سوا تشنگی کے اور کچھ زیادہ نہوگا ہر امت مین ایک ودیعت ہے جسکو اللہ نے
مخفی رکھا ہے اس امت مین اگر کوئی ودیعت ہوگی تو یہی صوفیہ ہین جب شعر سنتے تو گویا ایک قیامت

قائم ہوتی اور جب قرآن سنتے تو آنکہ سے آنسو نہ تھمتا ؎

چشم بد دور چشم تر اسے میر | آنکہین طوفان کو دکہاتی ہے

۱۷
محمد بن علی رح معروف بہ حکیم ترمذی انہون نے ابو تراب نخشبی کو دیکہا تہا اور ابن الجلا و احمد خضرویہ کی صحبت مین رہے تہے کبار مشائخ خراسان مین ہین انکی تصانیف مشہور ہے حدیث بہی لکہی ہے فرماتے تہے مینے ایک حرف بہی تدبیر سے نہین لکہا اور نہ اسلئے کہ مولفات میری طرف منسوب ہون ولکن جبکہ وقت مجہپر سخت ہوتا تو مین تسلی حاصل کرتا **حکایت** کسی نے پوچہا صفت خلق کی کیا ہے کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ یعنی باین ہمہ ناتوانی یہ دعوی ہے **ع** ما ر از مین گیاہ ضعیف این گمان نبود ✤ فرماتے تہے تواضع و استسلام شرالطخدام سے ہے **کفی بالمرء عیبا ان یسّرہ ما یضرہ** کہتے تہے اللہ نے جو موحدون کو طرف نماز پنجگانہ کے بلایا ہے یہ اللہ کی رحمت ہے اونکے حال پر ان نماز ون مین اونکے لئے طرح طرح کی ضیافتین طیار کی ہین تاکہ بندہ ہر قول و فعل مین کچہہ اونکی عطایا سے حاصل کرے سبحانہ وتعالی افعال مثل اطعمہ کے ہین اقوال مثل اشربہ کے ہین اور یہ لوگ عرش وحدانیت ہین صلاح صبیان کا مکتب مین ہے اور صلاح قطاع الطریق کا سجن مین اور صلاح نسار کا بیوت مین محدث و متکلم جب اپنے درجہ مین متحقق ہوجاتے ہین پہر حدیث النفس سے نہین ڈرتے رح ✤

محمد بن عمر حکیم وراق رح اصل مین ترمذ کے ہین بلخ مین آرہے تہے احمد خضرویہ و محمد بن سعد زاہد و محمد بن عمر بلخی کو دیکہا ہے تصانیف انکی انواع ریاضات و آداب و معاملات مین مشہور ہین فرماتے تہے اگر طمع سے کہا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہیگی **الشک فی المقدور** اگر اوس سے کہین کہ تیرا حرفہ کیا ہے تو کہے **اکتساب الذل** اگر پوچہین کہ تیری غایت کیا ہے تو کہے **الحرمان** ؎

طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی | ازان نیست در طمع ان را بہی

یہ اپنے اصحاب کو سفر و سیاحات سے منع کرتے تہے کہتے تہے کنجی ہر برکت کی تصبر ہے اپنے موضع ارادت مین یہانتک کہ ارادت صحیح ہوجائے جب صحیح ہوجائیگی تو اوائل برکت کا ظہور ہوگا **ف** لوگ تین طرحکے ہوتے ہین علما و فقرا و امرا فساد امرا سے فساد معاش کا ہے اور فساد علما سے فساد طاعات کا اور فساد فقرا سے فساد اخلاق کا مین کہتا ہون یہ ہمارا زمانہ جامع جمیع انواع فسادات مذکورہ ہے **والحمد للہ علی کل حال** و نکل حال بہ وفی کل حال لکل حال فرماتے تہے جسنے اکتفا کیا تکلم بعلم پر بدون زہد و فقہ کے وہ زندیق ہوا جسنے اکتفا کیا زہد پر بدون کلام و فقہ کے وہ بدعتی ہوا جسنے اکتفا کیا فقہ پر بدون زہد و ورع کے وہ فاسق ہوا جسنے جمع کیا ان سب امور کو وہ خلاص ہوا اخفی فاسقین کا افضل ہے صولت سقطین سے تواضع خلق وہ لوگ ہین جنکے صدور سلیم اعمال حسن زبان پاک شر سے محفوظ جب اس سے خالی ہونگے تو پہر وہ فراعنہ

ہین ہین نہ عوام ہین مین کہتا ہون یہ صفات عوام کی اس زمانہ مین اندر خواص کے بہی نہین ہین انا للہ کاش ہو
متصف بوصف عامہ ہی ہوتی تو مسلمان تو کہلاتے کہتے تہے جب علماء فاسد ہو جاتے ہین تو فساق اہل صلاح
اور کفار مسلمانون پر اور کذبہ صادقین پر اور مرائین مخلصین پر غالب آجاتی ہین سارا دین تلف ہو جاتا ہے کیونکہ
علماء عام ہین غلبہ ہوئی سے دل تاریک ہو جاتا ہے تاریکی دل سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے تنگی صدر سے بدخلقی
آجاتی ہے بدخلقی سے یہ خلق کو اور خلق اسکو دشمن رکہتی ہے یہ اونسے جفا کرتا ہے وھنالك یصیر شیطانا
یعنی پہر اوسدم شیطان ہو جاتا ہے خلاف سے ہیجان عداوت کا ہوتا ہے عداوت سے تنزل بلا ہو جاتی ہے جب
کوئی شخص اپنے نفس کا عاشق ہو جاتا ہے تو کبر و حقد و ذل و مہانت اوسپر عاشق ہو جاتی ہین تو اگر یہ چاہتا ہے
کہ تجہکو کچہہ فرا طریقہ زہاد کا ملے تو تو حب ریاست و علو فی الناس ہین بے رغبتی کر✽

احمد بن عیسی خراز رح یہ اہل بغداد سے ہین صاحب ذو النون مصری و سری سقطی و بشر حافی وغیرہم تہے ائمہ
قوم و اجلہ مشائخ سے ہین سب سے پہلے علم فنا و بقا مین انہین نے تکلم کیا تہا ٢٧٩ھ مین وفات ہوئی یہ
کہتے تہے مثال نفس کی صفات مین ایسی ہے جیسے پانی پاک صاف ٹہیرا ہوا ہو جب اوسکو ہلاؤ تو نیچے کی کیچڑ
ظاہر ہو جاتی ہے اسی طرح مرتبہ نفس کا وقت محن و فاقہ و مخالفت ہوئی کے ظاہر ہوتا ہے جو شخص صفات سطوة
نفس کو نہین پہچانتا ہے وہ کیونکر مدعی معرفت رب ہو سکتا ہے **ف** عرفاء اللہ کے خزائن ہین اللہ نے
اونہین علوم غریبہ و اخبارات عجیبہ رکہے ہین تکلم اونکا لسان ابدیت سے ہوتا ہے وہ عبارات ازلیت سے
اخبار کرتے ہین اللہ اگر موسی علیہ السلام کو اپنے کنف مین نہ لے لیتا تو وہی گت انکی بہی ہو جاتی جو پہاڑ کی ہوئی تہی
قال تعالی لعلمه الذین یستنبطونه منهم اسکے معنی یہ کہتے تہے کہ مستنبط وہ ہے جو ہمیشہ ملاحظہ
غیب کرتا ہے کوئی شے اوس سے غائب و مخفی نہین رہتی **قوله تعالی** لآیات للمتوسمین کہتے تہے متوسم
وہ شخص ہے جو کہ عارف وسم ہے یعنی اوس چیز کو پہچانتا ہے جو کہ سویدا دل کے اندر ہے استدلال و علامات
سے پہر اولیاء کا تمیز اعداء سے کر لیتا ہے اللہ جب چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندہ کو دوست رکہے تو اوسکے لئے
دروازہ ذکر کا مفتوح کر دیتا ہے پہر جب ذکر مین اوسکو مزا آنے لگتا ہے تو اوسپر دروازہ قرب کا کہول دیتا ہے
پہر اوسکو طرف مجلس انس کے اوٹہا لیتا ہے پہر کرسی توحید پر بٹہا کر رفع حجاب کر کے داخل دار فردانیت فرماتا ہے
پہر اوسکے لئے جلال و عظمت کو کشف کر دیتا ہے جب اوسکی نظر اوس جلال و عظمت پر پڑتی ہے تو وہ بلا ہو
باقی رہجاتا ہے اسدم بندہ فانی ہو جاتا ہے اللہ کی حفظ مین آ گرتا ہے سارے دعاوی نفس سے پاک ہو جاتا ہے
حکایت کہتے تہے ایکبار مینے ایک شخص متظاہر بالجنون کو دیکہا اوسکو پکار کر کہا قف یا مجنون یعنی اے
دیوانے ذرا ٹہیر اوسنے میری طرف التفات کر کے کہا تو جانتا ہے کہ دیوانہ کون ہوتا ہے مینے کہا نہین کہا جو ایک قدم

بے یاد خدا کے اوٹھاتا ہے فرماتے تھے بندہ متصف بشرف نہین ہوتا ہے جب تک کہ ذکر اوسکی غذا اور رضی اوسکا فرش نہو ۵

خاک نشینی ست سلیمانیم
ننگ بود افسر سلطانیم

هست جل سال کرمی پوششم
کهنه نشد جامهٔ عریانیم

تو صفا عبودیت پردہ ہو کانہ کہا کہ اسمین نسیان ربوبیت ہوتا ہے کہا پھر خلاص کی کیا صورت ہے کہا یہ کہ شاہد صنع ربوبیت ہو اقامت عبودیت مین پھر نفس سے منقطع ہو کر ساکن الی الرب ہو جائے تب کہین متدرج سلامت سے ہے رحمہ اللہ تعالیٰ +

۴۲
محمد بن اسمعیل مغربی رح یہ استاد ابراہیم خواص و ابراہیم شیبان تھے صحبت مین علی بن رزین کے رہے ایکسو بیس برس جیے جبل طور سینا پر پاس اپنے استاذ علی بن رزین کے دفن ہوئے ۲۹۹ھ مین انتقال ہوا کہا اس کی جگہ کہاتے جس چیز کو ہاتھ آدمی کا لگتا اوسکو نہ کہاتے کہتے تھے فقیر مجرد عن الدنیا کو کوئی شئے اعمال فضائل سے بجالانا لئے ان متعبدین سے افضل ہے جنکے پاس دنیا ہے ایک ذرہ عمل فقیر مجرد کا افضل ہے جبال اعمال اہل دنیا کے

این کبر و منی ز سر بدر باید کرد
وین دنیا داری و عاقبت مبطلی

انگاه بکوی او گذر باید کرد
این ناز بجا نهٔ پدر باید کرد

فرماتے تھے اللہ کے بندے ہین جنپر اللہ نے علوم ظاہر و باطن کے پوشیدہ کردئے ہین اور اونکے ذکر کو مستام کر رکہا ہے وہ کبہی ہمراہ علماء کے شمار نہین ہوتے اولئک لھم الامن وھم مھتدون کہتے تھے ما نطقت الا ھذہ الطائفۃ الکھا احترقت بما نطقت فلا حول ولا قوۃ الا باللہ **حکایت** کہا میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو اصحاب ابراہیم علیہ السلام مین سے تھا ہوا مین سے کرتا سبب سے کہ ابراہیم عم کو منجنیق مین رکہکر آگ مین پہینکا تھا مینے کہا تو ہوا پر کسطرح گیا تو تو بنی آدم ہے کہا اللہ پر توکل کرنیسے مینے کہا توکل کیا ہے کہا النظر الی اللہ تعالیٰ دائما بلا عین تطرف والذکر لہ بلسان لا یتحرک والجولان فی مصنوعاتہ بلا روح تنقل ح +

۴۳
احمد بن مسروق رح یہ افاضل اہل طوس سے ہین بغداد مین رہتے تھے ۲۹۹ھ مین مرے صاحب حارث محاسبی و سری سقطی تھے انکا شمار کبار مشائخ قوم و علماء طریقہ مین ہے فرماتے تھے فقیر کو سماع تغزلات کا نہ چاہئے مگر یہ کہ ظاہر و باطن مین مستقیم قوی الحال امام علم ہو اسلئے ہم ایسون کو اوسکا سننا لائق نہین ہے کیونکہ ہمارے دل مالوف عبادات نہین ہین مگر بتکلف اگر ہم اسکو مباح کردین تو ڈر ہے کہ کہین مبتدی طرف رغبت کے نہو فرماتے تھے من لم یحترز بعقلہ من عقلہ لعقلہ ھلک بعقلہ جسکا سود تب ہوتا ہے

اور پھر کوئی غالب نہین ہوتا نا ہد وہ ہے جو اللہ کے ہوتے ہوئے کسی شئے کا مالک نہین ہوتا ہے مومن کو قوت اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض خادم کے تسبیح تحمید تہلیل تکبیر سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اور منافق کو قوت نہین ہوتی مگر طعام و شراب سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کوئی ساتھ غیر حق کے مسرور ہوتا ہے تو وہ مسرور اوسکو موجب ہموم و احزان کا ہوتا ہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے اور دستر خوان بچھائے گئے ہین مینے چاہا کہ مین بھی اوس پر بیٹھون مجھسے کہا کہ یہ موائد واسطے صوفیہ کے ہین مینے کہا مین بھی صوفی ہون مجھسے ایک فرشتہ نے کہا ہان تو اون مین سے تھا لکن تجھکو کثرت حدیث و حب تمیز علی الاقران نے اونکے ساتھ ملحق ہونیسے باز رکھا ہے مینے کہا مین توبہ کرتا ہون اللہ سے اور جاگ اوٹھا اور متوجہ طریق قوم پر ہوا اور جی مین کہا الحدیث رجال غیری معلوم ہوا کہ تقسیم خداوندی مین ہر کسیکو ایک کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اوس سے وہی کام بنتا ہے نہ دوسرا کام کل میسر لما خلق لہ **حکایت** یہ کہتے ہین مین ایک مسجد مین جایا کرتا تھا اوسمین ایک درخت تھا بیر کا اوس پر دو بلبلین رہتی تھین ایک چلی گئی دوسری تہا رہگئی تین دن تک اوسنے اوترکر کچھہ نہ چرا نہ کوئی شئے زمین پر سے التقاط کی تیسرے دن ایک اور بلبل کا اوس طرف سے گذر ہوا وہ چلائی اسکو اپنی بلبل یاد آئی شاخ پر سے مردہ ہوکر گر پڑی کہتے ہین شیخ کے پاس چار شاگرد تھے اونہون نے جب یہ حکایت سنی مردہ ہوکر گر گئے رضی اللہ عنہم اجمعین ؎

افسوس دلا کہ غمگساران رفتند ‏ ‏ شیرین بدنان گلعذاران رفتند
چون بوی گل آمدند بر باد سوار ‏ ‏ در خاک چو قطرہای باران رفتند

علی بن سہل اصفہانی رح یہ قدما مشائخ اصفہان سے ہین جنید رح سے خط کتابت رکھتے تھے صاحب ابن معلان ملاقی ابو تراب نخشبی تھے یہ جب سنتے کہ فلان مسلمان پر قرض ہے تو بغیر علم مدیون کے اوسکی طرفسے قرض ادا کر دیتے اور پھر صاحب دین کے پاس آکر کہتے کہ اللہ نے تمہارا قرض اوتار دیا یہ بات لوگون کو بعد انکی موت کے معلوم ہوئی فرماتے تھے جسکے مبادی ارادت صحیح نہین ہین وہ منتہای عاقبت مین بھی سلامت نہین رہ سکتا ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوس پر حرام ہے کہ غیر اوسمین ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو یہ معاقب ہوگا ؎

نے خانہ خدا ہے نہ ہے یہ بتون کا گھر ‏ ‏ رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب مین

لوگ آدم علیہ السلام کے وقت سے اسوقت تک یہی دل دل پکارتے ہین مین چاہتا ہون کہ کوئی ایسا شخص ہو جو مجھے بتاوے کہ دل کیا ہے مین نہین دیکھتا اپنے یارون سے کہتے تھے پناہ مانگو اللہ کی غرور حسن اعمال سے باوجود فساد بواطن اسرار کے کسینے پوچھا حقیقت توحید کی کیا ہے کہا قریب من الظنون

بعید عن الحقائق کہتے تھے بدایت مین جب مجھپر شوق مستولی ہوا تو اوسنے مجھکو کھانے پینے سونیسے غافل کردیا ہے ٥

آمد خبری زنامہ او		من بعد خبر نشاند ما را	

۴۵م
احمد بن محمد جریری رح بڑے اکابر اصحاب جنید سے تھے صحبت مین سہل بن عبداللہ تستری کے رہے بعد موت جنید کے بجای اونکے بیٹھے حال تمام وصحت طریقہ وعلم کثیر رکھتے تھے سنہ ۳۱۱ مین مرگئے فرماتے تھے جس شخص پر نفس اوسکا مستولی ہوگیا ہے وہ اسیر ہے حکم شہوات مین محصور ہے یعنی ہوٰی مین اللہ اوسکے دل پر فوائد کو حرام کردیتا ہے اوسکو کلام اللہ سے استلذاذ نہین ہوتا اور نہ اوسکی حلاوت پاتا ہے اگرچہ ہر دن ایک ختم کیا کرے اسلئے کہ اللہ نے کہا ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنی محجوب کیا ہے اونکو فہم ولذت آیات سے کہتے تھے جسنے محکم نکیا تقوی ومراقبہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان وہ کشف ومشاہدہ کو نہین پہنچیگا جسکے پاس تقوٰی نہین ہے اوسکا سفینہ شکستہ ہے جسکے لئے مراقبہ نہین ہے اوسکا حال معکوس ہے جو کوئی شخص قرآن بقصد بہشت کے پڑھتا ہے وہ کثیر کے عوض راضی بالقلیل ہے اسلئے کہ جنت مخلوق ہے اور قرآن غیر مخلوق بڑا فائدہ قرآن پڑھنے کا یہ ہے کہ وجود رب در فہم خطاب ہو پہر جو کوئی اوسکے پڑھنے سے طالب عرض دنیا ہے اوسکا کیا ذکر ہے جو کوئی یہ کام کرتا ہے اوس سے ساری خیر قرآن کی فوت ہوجاتی ہے ٥

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن		کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند	

مریم علیہا السلام نے کہا تھا یالیتنی مت قبل ہذا وکنت نسیا منسیا یہ اسلئے کہ اللہ نے اونکو مطلع کردیا تھا کہ عیسی علیہ السلام معبود من دون اللہ ہونگے اس غم مین اونہون نے یہ تمنا کی کہ کاش مجھکو یہ حمل نہ ہوتا جو اللہ کے سوا پوجا جائیگا اللہ نے عیسی علیہ السلام کو گویا کردیا کہ انی عبد اللہ یعنی لوگون کا ادعا باطل ہے کفر میرے حق مین بابت الوہیت کے کچھ ضرر مجھکو نہ دیگا ٭

۴۶م
احمد بن محمد بن سہل بن عطا رودی رح ظراف مشائخ صوفیہ سے تھے عالم طریقہ مین اونکی زبان فہم قرآن مین مختص ہے ساتھ اونکے صحبت جنید وابراہیم مارستانی وغیرہ مشائخ سن فوق مین سے ابو سعید خراز انکی شان کے معظم تھے یہانتک کہا ہے کہ تصوف پیدا ہوا ہے کیا ابن اوسکا نکیا مگر جنید وابن عطا کو سنہ ۳۰۹ مین انتقال کیا کسی نے اونسے پوچھا تھا مروت کیا ہے کہا ہی ان لا تستکثر للہ عملا ف کہتے تھے اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو واسطے مشاہدہ کے پیدا کیا ہے لقولہ تعالی الا من القی السمع وهو شهید اور اولیا کو واسطے مجاورت کے بنایا ہے لقولہ عز جاء ... صالحین کو واسطے ملازمت کے بنایا ہے لقولہ والزمهم کلمة التقوی مراد کلمہ تقوی سے لا اله الا الله ہے عوام کو واسطے مجاہدے کے پیدا کیا ہے لقولہ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا ف آدم نے جب عصیان کیا یہ ...

جنت مین اونپر ملی مگر سونا چاندی کہ یہ نزولی اللہ نے اونکو وحی کی کہ تم آدم پر کیون نہین روتے ہو کہا ہم اوپر
نہین روتے مجھے تیری معصیت کی ہے فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی مین تمکو ہر چیز کی قیمت ٹھیراؤنگا
بنی آدم کو تمہارا خدمتگار کر دونگا **قال تعالیٰ** ثم تاب علیہم لیتوبوا اسکے معنی یہ کیے کہ جب تک رب بندے
پر عطوفت برحمت نہین کرتا ہے تب تک بندہ بھی طرف اللہ کے ساتھ طاعت کے عاطف نہین ہوتا ہے **قال تعالیٰ**
هل ادلك علی شجرة الخلد وملك لا یبلی آدم نے کہا ای رب تونے کسلیے مجھکو ادب دیا مینے تو درخت
بطمع خلود کھایا تھا کہ مین ہمیشہ تیرے جوار مین رہون فرمایا تو نے خلود درخت سے طلب کیا نہ مجھسے خلود میرے
ہاتھ مین ہے اور میری ملک ہے تو نے شرک کیا اور تجھے خبر نہین لیکن مینے تجھکو نکال کر تنبیہ کی تاکہ تو کسیوقت
مجھکو فراموش نکرے **ف** اللہ کہتا ہے ای بندے مین اگر تجھکو دنیا دیتا ہون تو تو اوسمین مشغول ہو جاتا ہے
اور اگر نہین دیتا ہون تو تو اوسکی طلب مین مشغول رہتا ہے پھر میرے لیے تو کب فراغت حاصل کریگا کوئی موافقت
جنت محبوب تر طرف حور عین کے اعراض عبد من الدنیا سے نہین ہے نہ کوئی وسیلہ نزدیک اللہ کے محبوب تر
اعراض عن النفس سے ہے خلق مبتلا ہی فراق اسلیے ہوئی ہے کہ کسیکو سکون مع غیر اللہ نہو فرماتے تھے سارا
قرآن دو چیز ہے ایک مراعات ادب عبودیت دوسرے تعظیم حق ربوبیت **حکایت** کہتے تھے بعض
اصحاب ہمارے ایک جنگل مین راہ بھول گئے ایک چشمۂ آب پر گزر ہوا وہان ایک جاریہ مثل قمر کے نظر آئی
اوسکے پاس کھڑے ہوگئے اوسنے کہا الیك عنی یعنی دور ہو انہون نے کہا اشتغل کلی بلك مین بالکل
تجھ مین مشغول ہون اوسنے کہا اس چشمہ پر ایک اور جاریہ ہے کہ مین اوسکی لونڈی ہونیکے لائق بھی نہین
ہون اونہون نے پیچھے پھر کر دیکھا اوسنے کہا ما احسن الصدق واقبح الکذب تجھکو یہ زعم تھا کہ تو بالکل
میرے ساتھ مشغول ہے اور پھر تو ملتفت الی الغیر ہوا انہون نے التفات کیا تو کسیکو نہ دیکھا رح *
ابراہیم بن اسمٰعیل خواص رح بڑے متوکل تھے مشائخ وقت مین یکتا تھے اقران جنید ونوری مین تھے انکی ریاضات
وسیاحات کی شرح بہت دراز ہے سنہ ۲۹۱ مین بمرض شکم جامع رے مین انتقال کیا جب کھڑے ہوتے تو وضو
کرکے دو رکعت نماز پڑھتے کہتے تھے علم اوسکے لیے ہے جو عامہ کا تابع و مستعمل ہے مقتدی سنن ہے اگرچہ
قلیل العلم ہو تاجر راس المال غیر کا مفلس ہوتا ہے **قال تعالیٰ** وانیبوا الی ربکم واسلموا له من
قبل ان یاتیکم العذاب کہتے تھے الانابة ان یرجع بك منك الیه والتسلیم ان تعلم ان ربك اشفق
علیك من نفسك والعذاب عذاب الفراق فرماتے تھے بندہ جب واسطے ازالہ منکر کے متحرک ہوتا ہے
پھر موانع قائم ہو جاتے ہین تو یہ فساد اوسکے عقیدہ کا ہے اگر اعتقاد اوسکا ساتھ اللہ کے صحیح ہوتا اور
اللہ سے استیذان ازالہ منکر کا کرتا اور استعانت چاہتا تو کبھی کوئی مانع پیش نہ آتا ٥

آن یکی را پیر و گفتا کز من | منی سنگ سیکنی اندر زمن
لیک می ترسم کز انزال حسد | آ فتی در روزگارے من رسد
گفت گر این کار پیر حق کنی | از بلا ہائی دو عالم ایمنی

حکایت کسینے پوچھا انسان کا کیا حال ہے کہ وقت سماع اشعار کے وجد کرتا ہے اور وقت سماع قرآن کے وجد نہین کرتا کہا سماع قرآن ایک صدمہ ہے یعنی صدمہ ہے ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص شدت غلبہ سے اوسکے جنبش کر سکے اور شدت اشعار کی ترویح نفس ہے اسلئے حرکت کرتا ہے ہے *

ابو محمد عبد اللہ بن محمد خراز رح بکبار مشائخ رے سے ہین سالہا سال مجاور حرم شریف رہے بڑے ورع قائم بحق طالب قوت بوجہ حلال تھے پاس ابو عمران کبیر کے رہے ابو حفص نیساپوری و اصحاب ابو یزید کو پایا سب انکی تعظیم تکریم کرتے تھے ابو حفص سے کہا ہے رے مین ایک جوان نے نشو و نما پایا ہے اگر طریقہ وحدت پر باقی رہا تو منجملہ رجال کے ہوگا انکے پہلے مرے کہتے تھے جوع طعام زاہدین ہے اور ذکر طعام عارفین ہے ✱

بنان بن محمد حمال رح اصل مین واسط کے ہین مصر مین آ رہے تھے وہین سامنے جامع مصر کے سنہ مین دفن ہوئے منجملہ مشائخ قائمین بالحق آمرین بالمعروف کے تھے اونہون نے جنید و مشائخ وقت کو پایا تھا نوری کے استاد ہین انکی مقامات و مکرمات مشہور ہین **حکایت** یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہا اے بنان مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا من اکل بشرہ اعمی اللہ عین قلبہ یعنی جو کوئی حرص سے کھاتا ہے اوسکے دل کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے مین چونک اوٹھا اور عہد کیا کہ کبھی پیٹ بھر کر نہ کھاؤنگا مینے اوس رات دو روٹیان اور مسور کی دال کھائی تھی مینے مصر مین خداوند فرجی سے ملاقات کرکے کہا اختصر لی من العلم کلمۃ واحدۃ انتفع بہا کہا علیک باخذ الاقل من الدنیا وادمن فیہا بالذل مینے کہا حسبی حسبی ✱

کار دنیا کسے تمام نکرد | ہر چہ گیرید مختصر گیرید

محمد بن ابی الورد رح بہ مشائخ عراق و اقارب جنید مین تھے صاحب سری سقطی و حارث محاسبی تھے کہتے تھے انتفاع غفلت مین انقطاع عبودیت ہے یعنی زوال غفلت سے علو عبودیت حاصل ہوتا ہے ولی وہ ہے جو اولیاء اللہ کا موالی اور اعداء اللہ کا معادی ہوتا ہے مین کہتا ہون یہی معنی ہین حب فی اللہ و بغض فی اللہ کے حدیث شریف مین ایسے شخص کو مستکمل الایمان فرمایا ہے جسکا نفس دنیا کو دوست نہین رکھتا ہے اوسکو زمین والے دوست رکھتے ہین اور جسکا دل دنیا کا دوستدار نہین ہوتا ہے اوسکو آسمان والے دوست رکھتے ہین ✱

۵۱ ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی بزاز رح یہ صاحب سری سقطی تھے لیکن اکثر انتساب انکا طرف حسن مسوحی کے تھا فقیہ عالم بالقرآن تھے ایک دن مسجد شہر مین کلام کر رہے تھے حال متغیر ہوگیا کرسی پر سے نیچے گر کر دوسرے جمعہ کو مر گئے انکا انتقال جنید سے پہلے ہوا ہے یہ رفیق طریق ابو تراب نخشبی رہے ہین مجلس امام احمد مین جب کچھ چرچا کلام قوم کا ہوتا تو اسے فرماتے ماتقول فی هذا یا صوفی ۲۸۹ سنہ مین وفات پائی حکایت یہ کہتے تھے طریق روم مین ایک راہب کے پاس ٹہیر رہے کہا هل عندك شئ من خبر ما مضى كها ان فريق في الجنة وفريق في السعير فرماتے تھے محبت فقر کی سخت ہے صبر نہین کرتا اوسپر مگر صدیق ٥

اگر بیرون کنی از سر ہوای مال مردم را — خط پیشانی از بہرت دعای درد سر باشد

کہتے تھے جو شخص طریقہ کو جان لیتا ہے اوسپر سلوک اوسکا آسان ہو جاتا ہے یہ طریقہ اوسکو اللہ کی تعلیم سے آتا ہے اور جو کوئی استدلال سے اوسکو جانتا ہے وہ کبھی مخطی و کبھی مصیب ہوتا ہے نہین ہے دلیل طریق الی اللہ پر مگر متابعت رسول صلعم افعال و اقوال و احوال مین کہتے ہین یہ حسن الکلام تھے ایک ہاتف نے کہا تکلمت فاحسنت بقى عليك ان تسكت فتحسن پہر مرتے دم تک انہون نے بات نہ کی ٥

خموشیم بپرواز جوہر ہیوش ہست — چراغ انجمن دل زبان خاموش ست

کسینے پوچھا کہ محب سوا محبوب کے کسی اور شئے کے لیئے بھی فارغ ہوتا ہے کہا نہین اسلیئے کہ محب بلا دائم مسرور منقطع اور جامع متضاد مین رہتا ہے اسکو وہی جانتے جو برتتے ٥

لا يعرف الشوق الا من يكابده — ولا الصبابة الا من يعانيها

عاشق نشدی محنت فرقت نکشیدی ٥ — کس پیش تو غم نامۂ ہجران چہ کشاید

۵۲ محمد بن موسی واسطی رح اصل مین فرغانہ کے ہین قدما اصحاب جنید مین تھے علماء مشائخ قوم مین سے ہین اصول تصوف مین کسینے مثل انکے کلام نہین کیا عالم اصول دین و علوم ظاہرہ تھے خراسان مین آکر کورہ مرو مین ٹہیرے بعد ۳۲۰ سنہ کے وہین انتقال کیا اکثر کلام انکا پاس اہل مرو کے ہے عراق مین کلام انکا نہین آیا یہ کہتے تھے ابتلینا بزمان ليس فيه آداب الاسلام ولا اخلاق الجاهلية ولا احلام ذوی المروة افقر فقراء وہ ہے جس سے حق نے حقیقت اپنے حق کی مستور رکہی ہے تم بچو لذت عطا سے کہ وہ غطا ہے واسطے اہل صفا کے ٥

حریص را نکند لذت دو عالم سیر — ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد

۵۳ ابو عبد اللہ سجزی یہ کبار مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابو حفص حداد تھے بار ہا توکل پر قطع بادیہ کیا فرماتے تھے جسنے مقدس نکیا اپنے نفل کو اوسنے مقدس نکیا اپنے بدن کو جسنے مقدس نکیا اپنے بدن کو اوسنے

مقدس نکیا اپنے دل کو جسنے مقدس نکیا اپنے دل کو اوسنے مقدس نکیا اپنی نیت کو سارے امور مبنی ہین نیت پر انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی اولیار کی تین علامتین ہین تواضع رفعت سے زہد قدرت سے انصاف قوت سے برا ہے وہ بندہ جسنے عصیان کیا اللہ کا دل اور جوارح سے پھر اعتذار کیا طرف اللہ کی زبان سے بغیر رجوع کرنیکے طرف اوسکے دل سے تو عارف نہ دلائیکو یہانتک کہ تو یقین کرے کہ تیرے گناہ مغفور ہین اور یہ تجھکو معلوم نہین ہو سکتا ہے لائق نہین ہے پہننا مرقعہ کا مگر جوانون کو پوچھا جوان کون لوگ ہین کہا جنکو کوئی شئے اللہ سے مشغول نہین کرتی ہے *

۵۴

محفوظ بن محمود نیساپوری صاحب ابوحفص نیساپوری یہ قدمار مشائخ نیساپور سے ہین مرتے دم تک پاس ابوعثمان حیری کے رہے اوررع مشائخ واِلزم طریقۂ متقدمین تھے ۳۰۳ھ یا ۳۰۴ھ مین مرے کہتے تھے تائب وہ ہے جو اپنی طاعات سے توبہ کرے چہ جای غفلات کی تو خلق کو اپنے میزان نفس مین مت تول ہلاک ہو جائیگا تجھکو چاہئے کہ تو اسطلے وزن کرے کہ یہ بات جان لے کہ لوگ فاضل ہین اور تو مفلس ہے جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھہ گمان فتنہ کرتا ہے وہ مفتون ہے جو شخص یہ چاہے کہ طریق رشد کو دیکھے وہ اپنے نفس کو موافقات مین متہم کرے چہ جای مخالفات کی *

۵۵

ابوطاہر مقدسی رح یہ قدمار واجلۂ مشائخ شام مین سے تھے انہون نے ذوالنون کو دیکھا تھا اور پاس ہیجی جلا کے رہے تھے عالم تھے شبلی انکو حبر شام کہتے تھے انکا قول ہے المفاوز الیہ منقطعۃ والطرق الیہ منطمسۃ فالعاقل من وقف حیث وقفت العوام والسلام *

۵۶

ابوعمرو دمشقی رح یہ مشائخ شام مین سے تھے علمار شام انکو مانتے تھے خصوصاً علوم حقائق مین انہون نے ایک کتاب لکھی ہے ردمین قائل عدم ارواح کے ۳۲۰ھ مین مرگئے کہتے تھے اللہ نے اولیا پہ کتمان کرامات کو فرض کیا ہے تا کہ خلق فتنہ مین نہ پڑے جسطرح کہ انبیا رپہ اظہار کو واجب کیا ہے واسطے بیان واقامت براہین کے خلق پر فرماتے تھے تصوف چشم پوشی کرنا ہے ہر ناقص سے تا کہ اوسکا مشاہدہ کرے جو ہر نقص سے منزہ ہے یعنی حقتعالیٰ استحسان کون کا علی العموم دلیل ہے صحت محبت پر اور استحسان اوسکا علی الخصوص مؤدی ہوتا ہے طرف فتن وظلمات کے *

۵۷

محمد بن حامد ترمذی یہ اجل مشائخ خراسان مین سے تھے اطہر الخلق احسن السیاسۃ تھے قدمار مشائخ بلخ کو انہون نے پایا تھا جیسے احمد خضرویہ انکے اصحاب اونکی طرف منسوب ہین کہتے تھے عالم اوسی کا نام ہے جو وقف ہے نزدیک حدود کے کسی وقت مین حدود سے تجاوز نہین کرتا ہے جیسے کسی مسلمان کو خوار نہین سمجھا اگر اپنے ایمان ومعرفت مین نقصان پایا مخالفت اوامر خدا کی وترک موافقت عرور ذکر اللہ طیب القلب ہے

امواج باطن کا ہوتا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ۞

محمد بن سعید وراق ۹۴ کبار مشائخ وقدما اصحاب ابی عثمان سے تھے انکا کلام اونہین کے کلام کے طرز پر تھا
عالم علوم ظاہر تھے علوم دقائق معاملات وعیوب افعال مین صاحب کلام ہین ۲۹۰ سے پہلے انتقال کیا کہتے تھے
کرم عفو مین یہ ہے کہ تو ذکر قصور کا بعد عفو کے نکرے لئیم ضیق صدر سے کبھی منفک نہین ہوتا ہے عیش اونہی
حیات مع اللہ ہے لا غیر انفع علوم علم ہے ساتھ امر ونہی و وعد و وعید وثواب وعقاب الٰہی کے اور اعلیٰ علوم علم
ہے ساتھ اللہ وصفات واسماء الٰہی کی فرماتے تھے الانس بالخلق وحشۃ والطمانینۃ الیہم حمق والسکون
الیہم عجز والاعتماد علیہم وھن والثقۃ بہم ضیاع رحمہ اللہ تعالیٰ ۞

علی بن سہل صائغ دینوری ۹۵ کبیر مشائخ تھے مصر مین آکر رہے ۳۳۰ مین مرے صاحب ہیبت تھے جو کوئی انکو
دیکھتا ڈرتا معاملہ خدا مین بڑے مخلص تھے کہتے تھے مرید کو ترک کرنا دنیا کا دو بار چاہیے ایکبار یون ترک کرے
کہ ساری تضارت ونعیم والوان مطاعم ومشارب وجمیع ما فیہا کو چھوڑ دے پھر جب معروف بترک دنیا ہو جائے
او بسبب اس ترک کی جلیل وکریم ٹھیرے تو اپنے حال کو مستور رکھے اور اہل دنیا پر متوجہ ہو جو کوئی متعرض ہوگا
ساتھ صحبت فراکے اور سبر سائر اقطار سے محن وبلایا وآفات آوینگی اخوان جب مجتمع ہون تو اونپر واجب ہو کہ وصیت
حق وصبر کرین لقولہ تعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرماتے تھے صحبتک لنفسک ھی التی
تملکہا یعنی ملک نفس یہی صحبت نفس ہے ع اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک ۞ :

ابراہیم بن داؤد قصار رقی ۹۶ کبار مشائخ شام واقران جنید وابن الجلا سے ہین مگر انکی عمر بہت بڑی ہوئی اکثر
مشائخ شام کی صحبت مین رہے ملازم فقر مجرد ومحب اہل فقر تھے ۳۲۶ مین مرے کہتے تھے کافی ہین تجھکو دنیا
سے دو چیزین صحبت فقیر وحرمت ولی ؎

میریان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجے
خانۂ چشم ہے یہ خانۂ خمار نہین

فرماتے تھے الابصار قویۃ والبصائر ضعیفۃ ۞ ۞

ممشاد دینوری ۹۷ صاحب ابن الجلا و مشائخ من فوق اور کبار قوم سے تھے علوم قوم مین عظیم القدر کبیر الحال
ظاہر الفتوۃ تھے ۲۹۹ مین مرے کہتے تھے طریق حق بعید ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے شدید ہے مین کبھی کسی
فقیر پر داخل نہین ہوا لیکن خالی ہو کر جمیع نسب وعلوم ومعارف سے منتظر اون برکات کا رہا جو اوسکے دیکھنے
یا کلام سُننے سے مجھپر وارد ہونگے حکایت کہتے تھے بعض سیاحات مین مینے ایک شیخ کو دیکھا اوسمین آثار
خیر کے معلوم کئے مینے کہا مجکو کچھ وعظ کرو کہا اپنی ہمت کو نگاہ رکھ ہمت مقدمہ ہے ساری اشیاء کی
جسکی ہمت صالح ہوئی اللہ وہ اوسمین سچا ہے تو اوسکے اعمال واحوال صالح ہو جاینگے ۞

ابوالحسین خیر النساج ٣٢٢ سرح انکی اصل بلدہ سُرّمن رائی سے ہے یہ ایک شہر ہے عراق مین فوق بغداد اسکو معتصم باللہ نے آباد کیا تھا جو کوئی اوسکو دیکھتا خوش ہوتا اوسکو سامرا اور سرا بھی بولتے ہین یہ بغداد مین رہتے تھے صحبت ابو حمزہ مین انہون نے سری سقطی کو بھی دیکھا تھا عمر طویل پائی ایک سو بیس برس جیئے انکی مجلس مین خواص و شبلی نے توبہ کی استاذ جماعت تھے کہتے تھے صبر اخلاق رجال ہے اور رضا اخلاق کرام وہ عمل ہو جسکو غایات تک پہنچاتا ہے یہی صحت تقصیر عجز و ضعف ہے ✤

ابو حمزہ ٢٩٠ خراسانی اصل بین نیساپور کے ہین محلہ ملقابا دسے مشائخ بغداد کی صحبت پائی تھی اقران جنید مین سے تھے مشائخ مین افتی و ادین و اورع تھے ٢٩٠ مین مرے امام احمد کے سامنے جب کوئی مسئلہ طریق قوم کا آتا انسے کہتے ما تقول فی ھذہ المسئلۃ یا صوفی کہتے تھے پہنے ایک عبا کے احرام مین ہر سال ہزار فرسخ کا سفر کیا جب حلال ہوتا تو نیا احرام سالہا سال تک کا باندہتا شعرانی کہتے ہین عربی الیدن للفقیر اشارۃ للتجرد بالباطن عن الکون اور مراد تحلیل و احرام سے یہ ہے کہ جب میل طرف شہوت کے ہوا تو جدید توبہ کی واللہ اعلم ✤

حسین بن عبداللہ ٣٣٢ بجی یہ کبار اہل بصرہ سے تھے گہر کے تہ خانہ مین رہے تیس برس تک باہر نہ آئے انکا اجتہاد متعالی تھا یہانتک کہ اہل بصرہ نے انکو نکال دیا سوس مین آکر مر گئے عالم علوم و اصول قوم تھے اور صاحب ورع و زبان کہتے تھے سماع بالتصریح جفا ہے اور سماع بالاشارہ تکلیف ہے الطف سماع وہ ہے جو مشکل ہو مگر اوسکے مستمع پر تجہکو کوئی شئے کسی شئے سے قطع نکرے مگر جبکہ قاطع اتم و اکمل و اعلیٰ ہو نزدیک تیرے اگر برابر ہو یا کمتر ہو تو وہ تیرا قاطع نہو حکم غالب علی القلب کو ہے والسلام غریب وہ ہے جو اپنے وطن سے دور ہوا اور بسبب قلت جنس کے وطن مین مقیم ہو ✤

	ندانست کہ این دام کہ چہ افتادہ ست		تا بہ انگشت ہوس می زند صفیر	

احمد بن حمدان ٣١١ بن علی بن سنان سرح یہ کبار مشائخ نیساپور سے ہین صاحب ابو عثمان و ملاقی ابا حفص تھے بڑے خائف و ورع تھے آخر عمر مین بیس برس تک مجاور مکہ معظمہ رہے ٣١١ مین مرے کہتے تھے تکبر اہل ایمان کا صلاۃ پر اپنی طاعت سے بدتر ہے اونکے معاصی سے اور سخت مضر ہے اونپر جسطرح کہ غفلت بندہ کی توبہ سے اوس گناہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے بدتر ہے ارتکاب گناہ سے فرماتے تھے تو عاصی کو ایک گناہ کے سبب سے دشمن رکہتا ہے جسکا تجھے گمان ہے اور تو اپنے نفس کو دشمن نہین رکھتا بسبب ذنوب کثیرہ کے جسکا تجہکو یقین ہے علامت صدق انقطاع الی اللہ کی یہ ہے کہ کبھی اوسپر ایسی شئے وارد نہو جو اوسکو اللہ سے مشغول کر دے مصائب دنیا ہون یا اور کچہ ہو ✤

ابوبکر بن محمد شبلی ہے انکی قبر ہے لکہا ہے جعفر بن یونس خراسانی الاصل بغدادی المولد والمنشا انہون نے مجلس خیر نساج مین توبہ کی تہی ابوالقاسم جنید وغیرہ مشائخ معاصرین کو پایا تہا اوحد اہل وقت سے علم وحال وظرافت مین تفقہ انکا مذہب امام مالک پر تہا احادیث کثیرہ لکہی ۸۷ سال زندہ رہے ۳۳۴ھ مین مرے بغداد مین بمقبرہ خیزران دفن ہوئے بدایت مین انکی مجاہدات فوق الحد تہی علم قوم کے حق مین کہتے تہے مااظنک بعلم علم العلماء فیہ تھمۃ **حکایت** اِنسے کہاکہ ابوتراب نخشبی ایک دن بادیہ مین بہوکے تہے دیکہا توسارا بادیہ طعام ہے کہاھذا عبد مرفق بہ یہ بندہ اگر محل تحقیق تک پہنچتا تو اسکا حال ویسا ہوتا جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اظل عند ربی یطعمنی ویسقینی کسینے کہا شخص کب مرید ہوتا ہے کہا جبکہ اوسکے حالات سفر وحضر وشہود وغیب مین یکسان ہون پوچہا دنیا کا کیا حال ہے کہا قدر یغلی وکنیف یملا یعنی ایک ہانڈی اوبل رہی ہے اور ایک بیت الخلا بہرا جاتا ہے یہ اپنی مناجات مین کہتے تہے احبک الخلق لنعمائک وانا احبک لبلائک **حکایت** ایک دن نماز عصر مین اتنی دیر کی کہ سورج ڈوبنے کو ہوگیا پہر براہ مداعبت ہنستے ہوئے یہ شعر پڑہا ؎

نسیت الیوم من عشقی صلاتی		فلا ادری عشائی من غدائی	

پہر اوسکی نماز پڑہی مین کہتا ہون یہ تاخیر نماز حالت سکر مین تہی نہ حالت صحو مین چنانچہ یہی شعر اوسپر دلیل ہے کہتے تہے نہ مرید کو فترت ہے نہ عارف کو علاقہ نہ محب کو شکوہ نہ صادق کو دعوی نہ خائف کو قرار نہ خلق کو اللہ سے فرار **حکایت** اہل عصر سے کہتے تہے تم قبور ہو پوچہا کیونکر کہا تم مین ہر کوئی اپنے کپڑون مین مدفون ہے ایک شخص نے کہا کیا ہم اموات مین معدود ہین کہا ہان العارفون نیام والجاھلون اموات کسینے کہا تمنے اپنے سارے کپڑے پہاڑ دالے عید آئی ہے لوگ زینت کرتے ہین تم ایسے ہی ہو کہا فقیر کی زینت اوسکا فقر اور صبر علی الفقر ہے **ف** کہتے تہے سورج وقت غروب کے زرد ہو جاتا ہے کیونکہ مکان تمام سے معزول ہوگیا اسلیئے خوف مقام سے زرد پڑگیا اسی طرح جب نکلنا مومن کا دنیا سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکا رنگ زرد پڑ جاتا ہے کیونکہ وہ مقام سے ڈرتا ہے سورج جب طالع ہوتا ہے تو سفید ومنیر ہوتا ہے اسیطرح مومن جب قبر سے نکلیگا اوسکا منہ تابان ودرخشان ہوگا **حکایت** ایکبار ایک شخص نے کہا تو کون ہے کہا النقطۃ التی تحت الباء اوسنے کہا انت شاھدی مالم تجعل لنفسک مقاما مین کہتا ہون حرف با کو موحدہ کہتے ہین یہ راس الموحدین تہے واللہ اعلم **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا میرے عیال بہت ہین اور حیلہ کم کہا اپنے گہر مین جا جسکو تو دیکہے کہ اوسکا رزق تجہپر ہے اوسکو نکالدے اور جسکو تو دیکہے کہ اوسکا رزق اللہ پر ہے اوسکو گہر مین چہوڑدے **ف** انکو جب کوئی صوف یا کلاہ یا عمامہ پسند آتا تو اوسکو لپیٹ کر

آگ مین جلا دیتے کہتے ہر شئے جسکی طرف نفس سوا اللہ کے مائل ہو اوسکا تلف کرنا واجب ہے کہا ہر قصد تن کر دیا کر کہا
صورت تو باقی رہتی ہے نفس جب اوسکو پھر دیکھیگا تو ضرور اوسکے پیچھے جاویگا اسلئے احراق اسکا واجب ہے اور اف مین
تاکہ اقبال علی اللہ پر مبادرت ہو ابراہیم علیہ السلام کو ملک ختان کا بہت خاص لیکر حلقہ کیا کپڑے اوسنے کہا تحقیق آتا وہ کیا
ہوا کہ استر ولکھا تا خیرا امر اللہ عظیم کسینے پوچھا معرفت کیا ہے کہا اوسہا اللہ واخرہا ما لا نہایۃ لہ کہتے
تھے العارف لا یکون لغیرہ لاحظا ولا لکلام غیرہ لافظا ولا یری لنفسہ غیر اللہ حافظا
حکایت ایک دن پیچھے ایک امام کے نماز پڑہی اوسنے یہ قرأت کی ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا
الیک الآیہ ایک چیخ ماری قریب تہا کہ جان نکلجائے کہا یہ خطاب احباب کو ہے پہر ہم ایسون کے خطاب کا کیا
حال ہوگا حصیری سے بدایت امر مین کہا تہا کہ اگر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تیرے دل مین خطرہ غیر الحق کا
آوے تو تجہپر میرے پاس آنا حرام ہے **ف** کہتے تہے بیت اللہ الحرام مین آثار خلیل علیہ السلام کے ہین اور دل
مین آثار اللہ عزوجل کے ہین بیت کے ارکان ہین دل کے بہی ارکان ہین ارکان بیت پتہر کے ہین ارکان قلب
معادن انوار معرفت کے ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے کعبہ کو خطاب کرکے فرمایا ہے کہ حرمت
مومن کی عظیم تر ہے تیری حرمت سے **حکایت** کہتے تہے کسینے مجنون بنی عامر سے کہا تہا کہ لیلی کو دیا چاہتے
کہا نہین کہا کیون کہا محبت ذریعہ ہے وصلت کا سو وہ ذریعہ ساقط ہوگیا اب لیلی مین ہون اور مین لیلی ہون **ع**

دیروز که دل رفت ز کاشانهٔ ما	لیلی گویان برون شد از خانهٔ ما
امروز شنیدیم انا لیلی میگفت	کایا نگ دگر شنوده بود آنهٔ ما

حکایت ابن بشار لوگون کو شبلی کے پاس جانے اور اونکا کلام سننے سے منع کرتے تہے ایک دن آئے
کہ امتحان لین کہا پانچ اونٹ مین کتنی زکوٰۃ ہے شبلی خاموش رہے جب بار بار پوچہا تو کہا واجب تو ہی ایک
بکری ہے اور ہم ایسون پر سارے اونٹ دینا لازم ہے ابن بشار نے کہا اس بارہ مین تمہارا کوئی امام ہے کہا
ہان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جب اونہون نے سارا مال اپنا نکال دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اونسے فرمایا تہا ما خلفت لعیالک اونہون نے کہا اللہ ورسولہ ابن بشار واپس آئے پہر کسیکو اوسدن سے
منع نہین کیا **ف قال تعالی** قل للمومنین یغضوا من ابصارہم ایکے معنی یہ لکہے غض ابصار ذہن
محارم الٰہی سے ہے اور غض ابصار قلوب عما سوی اللہ سے **قولہ تعالی** الا من اتی اللہ بقلب سلیم کہتے
یہ قلب ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ وہ خیانت عہد وسخط علی المقدور سے کچہہ بہی کیون نہو سالم تہا کسینے پوچہا
اس حدیث کے کیا معنی ہین اذا رایتم اہل البلاء فاسئلوا ربکم العافیۃ کہا اہل البلاء وہ اہل الغفلۃ
عن اللہ تعالی **حکایت** عید کے دن دو جامہ جدید پہنے تہے لوگون کو دیکہا کہ بعض بعض پر سبب

شاب کے سلام کرتے ہین دونون کپڑے اوتار کر تنور مین ڈالدیے کیسے کہا تمنے یہ کیا کیا کہا امر دت ان احرق ما یعبد ہو کلا جو پہر ثوب ازرق و اسود پہن لیا **حکایت** اُنکے پاس جب کوئی فقیر آتا اوس سے کہتے تیرے پاس کچہہ خبر یا اثر ہے پہر یہ شعر پڑہتے ہے ع

اسائل عن لیلی ھل من مخبر　　یخبرنا علما بہا این تنزل

پہر کہتے وعزتک وجلالک ما غیرک فی الدار ین مخبر کہتے کیا گمان ہے تیرا ساتہہ اوس سورج کے جسکے سامنے سارے سورج تاریک ہین **حکایت** ایک آدمی نے انکی مجلس مین چیخ ماری اوسکو اوٹہا کر دجلہ مین پہینکدیا اور کہا اگر سچا ہے تو اللہ اوسکو نجات دیگا جس طرح کہ موسی علیہ السلام کو نجات دی تہی اور اگر جہوٹا ہے تو اللہ اوسکو غرق کر دیگا جسطرح کہ فرعون کو غرق کر دیا تہا کہتے تہے طالب حق بمجاہدات وصول مطلوب سے دور ہے طالب خدا بخدا واصل ہوتا ہے ٭

شیخ عبد اللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری صاحب ابو حفص و ابو عثمان و جنید تہے یہ بغداد مین رہے یہانتک کہ اوحد مشایخ عراق سے تہے لوگ کہتے تہے عجائب بغداد تصوف مین تین شخص ہین شیخ شبلی اشارات مین مرتعش مکاشفات مین جعفر خلدی حکایات مین مسجد شونیزیہ مین رہا کرتے ٣٢٨ سنہ مین مرے یہ کہتے تہے حقائق اشیا رہگئے اسما رہگئے اسما موجود ہین حقائق مفقود ہین دعاوی سرائر مین مکنون ہین السنہ اونکے بیان مین فصیح ہین عنقریب یہ السن و دعاوی بہی مفقود ہو جاتے ہین نہ کوئی لسان ناطق باقی رہیگی نہ کوئی مدعی صائب مین کہتا ہون یہ انکا ارشاد ٹہیک پڑا سنہ ١٢٥١ ہجری کے بعد سے ہمارے اس دیار یا اس عصر مین اب کچہہ بہی باقی نہ زبان ہے نہ بیان نہ جنان بلکہ نہ اسلام ہے نہ ایمان پہر احسان کا کیا ذکر ہے الا من رحمہ اللہ ایسا ہی حال سارے اہل عالم کا دیکہا سنا جاتا ہے یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ع

من ز و ضع زمانہ در فکرم　　کہ مبادا ازین بتر گردد

فرماتے تہے مسلمان خلق کو محبوب ہوتا ہے سو حسن خلق سے غنی ہوتا ہے **حکایت** ایکبار عشرہ اخیرہ رمضان مین اعتکاف کیا تہا متعبدین کو دیکہا تہجد ادا کرتے ہین قرا کو دیکہا قرات کرتے ہین اعتکاف توڑ کر باہر آ گئے پوچہا تو کہا مینے انکو دیکہا کہ یہ لوگ تعظیم اپنی طاعت کی اور اعتماد اپنی عبادت پر کرتے ہین مجہکو بغیر نکلے نہ بنا مین ڈرا کہ کہین اُنپر کوئی بلا نازل نہو رضی اللہ عنہ ع

بیا بہبکدہ و چہرہ ارغوانی کن　　مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

شیخ ابو علی رودباری انکا نام احمد بن محمد ہے یہ ذریت کسری مین تہے بغداد سے نکل کر مصر مین جا رہے شیخ مصر تہے ٣٢٢ سنہ مین انتقال کیا قرافہ مین قریب ذوالنون مصری کے دفن ہوئے جنید و نوری و ابو حمزہ

کی صحبت پائی تھی حافظ الحدیث وظریف وعارف بالطریقت تھے اپنے مشائخ پر فخر کرتے اور کہتے تھے کہ شیخ میرے
تصوف مین جنید اور فقہ مین ابو العباس بن شریح اور ادب مین ثعلب اور حدیث مین ابراہیم حربی ہین حکایت
کسینے سماع ملاہی سے پوچھا اونکا کہ وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ حلال ہے اسلئے کہ مین اوس درجہ تک پہنچ گیا ہون
کہ مجھہ مین اختلاف اثر نہین کرتا ہے کہا ہان پہنچ ہے وہ پہنچ گیا لیکن پردہ تک فرماتے تھے اگر اہل توحید بلسان
تجرید کلام کرین تو کوئی محب باقی نہ رہے مگر مر جائے التصوف هو الاناخة علی باب الحبیب وان طرد
کسینے پوچھا کہ تصوف کیا ہے کہا صفوت قرب ہے بعد کدورت بعد کے ۔

٦٩
محمد بن عبد الوہاب ثقفی رح انھون نے ابو حفص و حمدون قصار کو دیکھا تھا یہ اکثر علوم شرع مین امام ہر فن
مین مقدم تھے پھر اکثر علوم کو معطل کر کے مشتغل بعلم صوفیہ ہوئے اور تکلم باحسن کلام کیا نیشاپور مین تصوف
انہین سے ظاہر ہوا انکا کلام عیوب نفس و آفات افعال مین سب مشائخ سے بہتر تھا ٣٢٨ مین مر گئے تھے
کلام عبودیت یہی عجز وقصور ہے تدارک سے معرفت علل اشیاء کے بالکل جو کوئی صاحب اکابر بغیر طریق خدمت کے
ہوگا وہ اونکے فوائد سے محروم رہیگا ٥

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

فرماتے تھے غفلت نے طرق معاش و افعال و احوال کو لوگون پر وسیع کر دیا ہے ورع و تیقظ نے انکو
اوپر تنگ کر دیا ہے اس امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ مومن کو اوس مین طیب عیش نہو گا مگر بعد استناد کے طرف
منافق کے اپنے کلام مین یون کہا کرتے تھے یا من باع کل شیء بلا شیء واشتری
لا شیء بکل شیء رحمہ اللہ تعالی ۔

٧٠
محمد بن منازل نیشاپوری یہ نیشاپور مین منفرد بطریقت تھے شیخ ملامتیہ ہین صحبت مین حمدون قصار کے
رہے اونسے اخذ طریقہ کیا عالم علوم ظاہر و کاتب حدیث کثیر تھے ابو علی ثقفی انکا احترام و اجلال و رفع مقدار
کرتے تھے ٣٢٩ مین وفات پائی کہتے تھے اوس فقیر مین کچھ خیر نہین ہے جب تک ذل مکاسب و ذل
رد کا نہین چکھا ہے جو کوئی سایہ اپنے نفس کا اپنے نفس سے اوٹھا دیتا ہے تو لوگ اوسکے سایہ مین زیست
بسر کرتے ہین تو اپنی زبان سے آپ اپنا حال کہہ اپنے کلام سے حاکی احوال غیر کا مت بن جب تو نے خود اپنے
علم سے نفع نہ لیا تو غیر کیا اوس سے نفع اوٹھائیگا جو فقیر کوئی فریضہ ضائع کرتا ہے اللہ اوسکو تضییع سنن مین
مبتلا کرتا ہے جو مضیع سنن ہوتا ہے وہ مبتلا ببدع ہو جاتا ہے اجتماع تسلیم و دعوی کا کسیکے لئے کسی حال
مین نہین ہوتا فرماتے تھے اگر کسی بندہ کے لئے تمام عمر مین ایک نفس ہے یا وہ شرک کے صحیح ہو جائے
تو اوسکی برکات آخر دم تک اوسپر موثر رہتی ہین تو کیسلئے دعوی عبودیت کا ظاہر کرتا ہے اور ضمیر مین دعوا

بعد بیت کہتا ہے تیری اوقات مین وہ وقت افضل ہے کہ لوگ اوسمین تیری بدگمانی سے سلامت رہین رحمہ اللہ تعالی ٭

ابو مغیث حسین بن منصور حلاج سے بیان بیضا فارس سے تھے واسط عراق مین نشو و نما پایا جنید و نوری عمرو مکی و فوطی وغیرہم کے صاحب تھے شعرانی کہتے ہین مشائخ کا اِنکے امر مین اختلاف ہے اکثر مشائخ رد و نفی و آبی ہین اِنکے صوفی ہونیسے اور بعض قبول کرتے ہین جیسے ابن عطا و ابن حنیف و ابو القاسم نصرآبادی اور آنکے ثنا خوان ہین اور تصحیح حال کرتے ہین اور عا کی کلام ہین اور انکو محقق قوم ٹھیراتے ہین محمد بن حنیف نے کہا ہے حسین بن منصور عالم ربانی ہین بغداد مین باب الطاق پر روز سہ شنبہ ۳۰۹ھ مین ۲۵ ذیقعدہ کو قتل کیے گئے تاریخ ابن خلکان مین دیکھا ہے کہ قتل الحسین الحلاج ولم یثبت علیہ ما یوجب القتل قشیری نے اشارہ طرف تزکیۂ حلاج کے کیا ہے اِنکا عقیدہ ہمراہ عقائد اہل سنت کے اول کتاب مین بعض فتح باب حسن ظن ذکر کیا ہے پھر انکو اواخر رجال مین ذکر کیا اِسلئے کہ لوگ اِنکے حق مین کچھ کہتے ہین حلاج کہتے حجبهم بالاسم فعاشوا ولو ابرز لهم علوم القدرة لطاشوا ولو كشفت لهم عن الحقيقة لماتوا اللہ کے نام من حیث الادراک نام ہین اور من حیث الحق حقیقت ہین عارف کی یہ علامت ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونون سے فارغ ہو یہ مصلوب تھے کہ کسینے اِنسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا اهونه ما ترى یعنی ادنی درجہ تصوف کا یہ ہے جو تو دیکھتا ہے ؎

اے دل تمام نفع ہے سودا ئی عشق مین
ایک جان کا زیان ہے سو کچھ ایسا زیان نہین

کہتے تھے جو کوئی ملاحظہ اعمال کا کرتا ہے وہ معمول لہ سے حجاب مین رہتا ہے اور جو کوئی لاحظہ معمول لہ ہوتا ہے وہ رویت اعمال سے محجوب ہوا کرتا ہے جو شخص کہ رائی و ذاکر غیر اللہ ہو اوسکو یہ بات کہنا جائز نہین ہے کہ عرفت اللہ الاحد الذی ظهرت منه الآحاد جسکو انوار توحید مست کر دیتے ہین وہ ناطق بحقائق توحید ہو جاتا ہے اسلئے کہ مست وہی ہے جو ناطق بسر مکنون ہو ما انفصلت عنه ولا اتصلت به کہتے تھے اذا دام البلاء بالعبد الفه یعنے جب بندہ پر بلا مدام کے لئے ہو جاتی ہے تو وہ اوس بلا سے مالوف و مانوس ہو جاتا ہے ؎

غم کھاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی
کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہین بھرتی

ابو العباس رازی کہتے ہین میرا بھائی اِنکا خادم تھا جس رات کی صبح کو یہ مقتول ہو گئے اوس رات اوسنے اِنسے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت کرو کہا علیك بنفسك ان لم تشغلها شغلتك جب صبح کو قتل کے لئے کھینچے کہا حسب الواجد افراد الواحد له پھر کہا يستعجل بها الذين لا يؤمنون بها والذين آمنوا مشفقون منها ويعلمون انها الحق اسکے بعد کچھ بات نہ کی یہانتک کہ جو کچھ ہوا سو ہوا قضاعی کہتے ہین یہ خلافت جعفر بن معتضد مین

قتل کیے گئے پہلے اونکے ہاتھ پاؤن کاٹے پھر سر کاٹا پھر آگ مین جلا دیا انا للہ الخ ٭

ابو الخیر اقطع تیناتی سرح اصل مین مغرب کے تھے تینات مین آرہے اونکی آیات وکرامات کی شرح دراز ہے انہون نے ابن الجلا رو غیرہ مشائخ کی صحبت پائی تھی اوحد اہل زمانہ تھے توکل مین سباع و ہوام اونسے مانوس تھے انکی فراست بہت تیز تھی مصر مین ۳۴۳ مین مرے **حکایت** یہ کہتے تھے مینے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاکر کہا اور مین بھوکا تھا انا ضیفک یا رسول اللہ اور ایک گوشہ مین خلف منبر جاکر سو رہا حضرت کو دیکھا مینے مابین عینین بوسہ دیا آپنے مجھکو ایک روٹی دی آدہی کہائی تھی کہ جاگ اوٹھا نصف میرے ہاتھ مین تھی انہون نے جعفر خلدی کو لکھا تھا فقرا رنے تمپر اس زمانہ مین جہل کیا ہوا اسکی اصل یہ ہے کہ تم قبل کمال کے شیخ بن بیٹھے اپنی تادیب نفوس مین قبل اونکی تادیب کے مشغول ہوئے **حکایت** ایک جماعت اہل بغداد نے اسکے پاس آکر کلام شطحیات کرنا شروع کیا یہ نہایت تنگ ہوئے پھر اوٹھ کھڑے ہوئے اتنے مین ایک درندہ آیا سب لوگ سمٹ کر چپ ہوگئے اور احوال والوان اونکے متغیر ہوگئے اور خوف شدید ہوا انہون نے آکر کہا اے بھائیو وہ دعوٰی کہان ہین پھر اوس درندے کو بھگا دیا **حکایت** ابراہیم رقی کہتے ہین مین انکے پاس گیا نماز مغرب پڑہی انہون نے سورۂ فاتحہ برابر نہ پڑہی مینے اپنے جی مین کہا میرا سفر ضائع ہوا جب مین سلام کرکے طہارت کو نکلا ایک درندہ نے میرا قصد کیا مینے پھر کر اونسے کہا کہ شیر مجھکو کھایا چاہتا ہے انہون نے نکل کر اوسکو چیخ کر ڈانٹا اور کہا الم اقل لک لا تتعرض لضیفانی وہ الگ ہوگیا مین طہارت کرکے پھر آیا مجھسے فرمایا اشتغلتم بتقویم الظواہر فخفتم الاسد واشتغلنا بتقویم البواطن فخاف الاسد یہ کہتے تھے تم اللہ سے صبر نہ مانگو بلکہ اوسکے لطف کا سوال کرو یہ اولی ہے اسلئے کہ مرارات صبر کی جسے لوگون پر سخت ہوتی ہین اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ ٭

محمد بن علی کتانی اصل مین بغداد کے ہین صاحب جنید و نوری و ابو سعید خراز تھے مکہ مین مجاور رہے وہین ۳۲۲ مین مرے یہ امام علم طریق ہین مرتعش انکو سراج الحرم کہتے تھے یہ فرماتے ہین جب تو اللہ سے توفیق مانگے تو عمل مین جلدی کر بدن مین دنیا سے رہ اور آخرت مین دل سے ایک مرد پیر کو سوال کرتے دیکھا کہا اسنے اللہ کا امر صغر سن مین ضائع کیا اللہ نے اسکو کبر سن مین ضائع کیا کہتے تھے جب افتقار الی اللہ صحیح ہو جاتا ہے تو اللہ کی غنایت بھی صحیح ہوتی ہے کیونکہ ایک انمین کا بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا ہے **حکایت** کسینے پوچھا وہ سنت کون ہے جسمین کسی عالم کا نزاع نہین ہے کہا زہد کرنا دنیا مین اور سخاوت نفس اور نصیحت خلق پوچھا زہد دنیا مین کیا ہے کہا سرد قلب کا فقد شے سے اور ملازمت تحمل اذی کی جمیع خلق سے اور جو ایذا اونکی طرفسے آئے یہ کہے کہ مین اس سے زیادہ کا مستحق تھا اور یہ سمجھے کہ وہ مستحق نہ تھا مگر مادہ

صلح ہوگئی اللہ نے ایک گروہ عباد کی طرف دیکھا اونکو اہل معرفت نپایا اسلئے اونکو اپنی خدمت مین مشغول کیا
ف یہ کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے دعا کرو
میرے دل کو دعا سے فرمایا ہر دن چالیس بار یا حی یا قیوم لا الہ الا انت کہا کر ف کہتے تھے مینے ایک
حور کو خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہے کہا حور راغبت ہون مینے کہا مجھے بیاہ کرلے کہا میرے سید کو پیغام
بھیج مینے کہا تیرا مہر کیا ہے کہا حبس نفسک عن مالوفاتہا فرماتے تھے انس ساتھ مخلوق کے عقوبت ہے
اور قرب دنیا وا یثار دنیا سے معصیت ہے رکون طرف اونکے ذلت ہے +

[۴۴] اسحق بن محمد نہر جوری رح یہ صحبت مین جنید وعمرو مکی وابو یعقوب سوسی وغیرہ مشائخ کے رہے ہین مدت العمر
سال مجاور مکہ معظمہ رہے ہے سنہ ۳۳۰ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے جو کوئی طعام سے سیر شکم ہوتا ہے وہ ہمیشہ گرسنہ
رہتا ہے اور جو شخص مال سے تونگر ہوتا ہے وہ ہمیشہ فقیر ہوتا ہے اور جسکا باطن مائل بعطار خلق ہوتا ہے وہ
محروم رہتا ہے اور جو کسی امر پر غیر اللہ سے استعانت کرتا ہے وہ مخذول ہوتا ہے بڑے عارف باللہ وہ لوگ ہین
جو کہ سخت حیران ہین اللہ مین حکایت انسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا ۳۴۶۱ تلک امۃ قد خلت
کہتے تھے جسکو آنکھ نے دیکھا وہ منسوب الی العلم ہے اور جسکو دل نے دیکھا وہ منسوب الی الیقین ہے کسینے پوچھا
طریق الی اللہ کیا ہے کہا جہلا سے بچ علما کی صحبت مین رہ علم کا استعمال کر دوام ذکر رکھہ اب تو اہل طریق
سے ہوگا رحمہ اللہ تعالیٰ +

[۴۵] علی بن محمد مزین رح صاحب سہل وجنید تھے مجاور مکہ رہے ہے سنہ ۳۲۸ مین مرگئے بڑے ورع واحسن الحال تھے
کسینے پوچھا توحید کیا ہے کہا اکیلے اللہ کو پہچانے اوسی ایک کی عبادت کرے اوسی واحد کی طرف ہر حالہ و
ما علیہ مین راجع ہو اور جان لے کہ جو دلمین خطرہ ہوا یا جسکی طرف اشارہ ممکن ہے اللہ خلاف اوسکے ہے اوسکے
اوصاف مباین ہین اوصاف خلق سے ع انچہ در وہمت نیاید آنخدا ست + فرماتے تھے طرق الی اللہ بعدد نجوم
تھے اب اونمین سے فقط ایک طریق رہگیا ہے وہی طریق الفقر وہو انجح الطرق +

[۴۶] حسین بن احمد کاتب رح یہ کبار مشائخ مصر سے ہین صحبت مین ابو بکر مصری وابو علی رودباری کے رہے اپنے وقت
مین اوحد مشائخ تھے ابو عثمان مغربی نے کہا یہ سالکین مین سے ہین وہ انکی بہت تعظیم کرتے تھے سنہ ۳۴۰ مین مرے
کہتے تھے معتزلہ اللہ کی تنزیہ مین من حیث العقل چوک گئے صوفیہ من حیث العلم صائب ہوئے جو شخص حکمت
کو سنے اور اوسپر عمل نکرے وہ منافق ہے مین کہتا ہون مراد حکمت سے اسجگہ طریق قوم ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے
من صبر علینا وصل الینا صحبت فساق دار ہے اوسکی دوا یہی مفارقت ہی فساق کی ہے

	اہل را صحبت نا اہل زیاں ہا دارد		آب در کوزہ نا پختہ گل آلود شود	

حسین بن جبان جمال رح یہ کبار مشائخ مصر سے ہین صاحب فراست تھے یہ تیہ مین مرے اونکے دلپر ایک وارد آیا سراسیمہ ہوکر نکل کھڑے ہوئے اونکو وسط تیہ مین ریت پر پڑا ہوا پایا آنکھین کھولکر کہا ع ارجع فهذا مربع الاحباب
کہتے تھے لوگ جنگلون مین پیاسے ہوتے ہین مین ساحل نیل پہ پیاسا ہون ۵

دلارام در بر دلارام جوے	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
نگویم کہ بر آب قادر نیستند	کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

کہتے تھے ذکر کرنا اللہ کا لسان سے موجب درجات کا ہوتا ہے اور ذکر کرنا اوسکا دل سے موجب قربات کا ہوتا ہے
انکار وحدت ایک حیلہ ہے صدیقین کا تعظیم قدر اولیاء کی وہی شخص کرتا ہے جو اللہ کے نزدیک عظیم القدر ہوتا ہے

عبد اللہ بن طاہر ابہری رح یہ کبار مشائخ جبل واقران شبلی سے تھے صحبت مین یوسف رازی و مظفر قرامیسینی وغیرہ مشائخ کے رہے عالم ورع تھے قریب سنہ ۳۳۰ کے مرے کہتے تھے جمع جمع متفرقات ہے اور تفرقہ تفرقہ مجموعات تو جب جمع کریگا اللہ کہیگا اور جب تفرقہ ڈالیگا تو طرف کونین کے دیکھیگا ف
فرماتے تھے محن مین تین چیزین ہوتی ہین تطہیر تکفیر تذکیر سو تطہیر کبائر سے ہے اور تکفیر صغائر سے اور تذکیر واسطے اہل صفا کے ہے ہمت صلحاء کی طاعت بلا معصیت ہوتی ہے اور ہمت علماء کی مزید صواب ہین اور ہمت عرفا کی اعظام ہے اللہ کا دلمین اور ہمت اہل شوق کی سرعت موت ہے اور ہمت متعبدین کی سکون قلب الی اللہ تعالی ہے ۵

مظفر قرمیسینی رح یہ کبار واجلہ مشائخ جبل مین سے ہین رفقا ... تھے عبد اللہ خراز و مشائخ ... من فوق کی صحبت مین رہے اپنے طریقہ مین یکتا ... یہ کہتے تھے روزہ تین طرح پر ہوتا ہے صوم روح قصر امل ہے صوم عقل خلاف ہوی ہے ... نفس کو طوم نفس اسماک ہے طعام وشراب ومحارم سے بہترین رزق وہ ہے ... دنیا مین ... حلال ہے بغیر طلب وسعی کے دے جو کوئی صحبت احداث مین شرائط سلامت ونصیحت پر رہیگا اوسکا انجام بلا ہوگا پھر جو شخص کہ مصاحب اونکا بغیر شرائط سلامت ہے اوسکا کیا ذکر ہے کہتے تھے بہت کم قیمت فقیر وہ شخص ہے جو کہ رفق نساء ہر حال مین قبول کرتا ہے شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے کہ اللہ نے کہا ہے الرجال قوامون علی النساء جس شخص نے اپنے لئے یہ بات پسند کی کہ عورت اوسپر قائم ہو وہ کبھی فلاح نپائیگا ✤

علی بن ہند قرشی فارسی یہ کبار مشائخ وعلماء فرس سے تھے صحبت مین جعفر حذاء وعمرو مکی کے رہے ہین صاحب احوال عالیہ ومقامات زکیہ تھے کہتے تھے شرط متمسک بکتاب اللہ وسنت رسول اللہ یہ ہے کہ کوئی شئے اوسکے امر دین ودنیا کی اوسپر مخفی نرہے باوجود مرور اوقات کے مشاہدہ وکشف پر نہ غفلت وظن

اور اشیاء کو معدن اشارت سے لیکر اوسکے معدن مین رکھے تو مستریح مع اللہ ہو نہ مستریح من اللہ جو مستریح
مع اللہ ہوا اوسنے نجات پائی جو مستریح عن اللہ ہے وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ مرقوع قلب بذکر اللہ ہوتی ہے اور
استراحت عن اللہ اوسیت غفلت سے ہے ✦

ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رح یہ شیخ جبل تھے اپنے وقت مین انکے مقامات ورع وتقوی مین ایسے
ہین جس سے اکثر خلق عاجز ہے صحبت عبد اللہ مغربی وابراہیم خواص مین رہے یہ سخت تھے اون لوگون پر جو
دعوی تمسک کتاب وسنت کا کرتے ہین طریقہ ائمہ ومشائخ کو پکڑے ہوئے تھے ابن منازل نے انکے حق مین
کہا ہے کہ یہ اللہ کی حجت ہین فقرا و اہل ادب ومعاملات پر فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ معطل وبطل ہو وہ
رخص کو لازم پکڑے دوران علم بقا وفنا کا اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت پر ہے جو اسکے سوا ہے وہ
مغالیط وزندقت ہے جو کوئی حرمت مشائخ کو ترک کر دیتا ہے وہ دعاوی کاذبہ مین مبتلا ہو جاتا ہے
پہر اوسکی رسوائی ہوتی ہے ✦

حسین بن علی بن یزدانیار رح یہ ارمینیہ کے تھے انکا طریقہ تصوف مین ساتھ اسکے مخصوص ہے یہ بعض مشائخ عراق
پر انکار اونکے اقوال کا کرتے تھے عالم علوم ظاہر ومعارف ومعاملات تھے کہتے تھے رضا خلق کی اللہ سے یہ ہے
کہ راضی بقبول خدا ہوں اور رضا اللہ کی اونسے یہ ہے کہ اللہ نے اونکو توفیق اس رضا کی بخشی ہے جیسے استغفار
کی اور وہ ملازم گناہ ہے حرام کرتا ہے اللہ اوسپر توبہ وانابت کو طرف اپنے کہتے تھے حیا کی اقسام ہین حیا جنایت
حیا تقصیر حیا اجلال حیا حرمت حیا کرم حیا معروف الی غیر ذلک پہر ہر ایک کی مثال مع دلیل ذکر کی ہے
جسکو شعرانی نے مفصلا نقل کیا ہے فرماتے تھے اللہ کا دروازہ کہلا ہوا ہے یہانتک کہ سورج مغرب سے
نکلے سو جسوقت کہ تو کسی ہفوہ مین گرے یا تجہسے ایسی بات ہو جسکو اللہ دوست نہین رکہتا ہے تو تو رجوع
کر طرف اللہ کے کہ وہ اولی تر ہے ساتھ اسکے اور امید رکہ کہ وہ تجہسے اس رجوع کو قبول کرے
اپنے فضل ومنت سے رحمہ اللہ تعالی ✦

ابراہیم بن احمد بن مولد رح یہ کبار مشائخ رقہ اور فتیان قوم سے ہین ابن جلا و دقاق رقی کی صحبت مین
رہے خلقت ارواح کی افراح سے ہوئی ہے یہ روحین مشاہدہ سے ہمیشہ محل فرح پر پرواز کرتی رہتی ہین
خلقت اجساد کی انکاد سے ہوئی ہے انکا رجوع ہمیشہ طرف شہوات فانیہ کے رہتا ہے کہتے تھے نفسک
سائرۃ بک وقلبک طائر بک فکن مع اسرعہما وصولا ✦

محمد بن احمد بن سالم بصری صاحب سہل تستری یہ راوی کلام سہل تھے انکا انتساب فقط انہین کے طرف
ہے انکے لوگ بصرہ مین تھے یہ فرماتے تھے جسکو طاقت توکل کی ہو اوسکو کسب کرنا مباح نہین ہے مگر

بطور معاونت نہ بطریق اعتماد کیونکہ توکل حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور کسب آپکی سنت ہے ہان جو حال توکل سے ضعیف ہو وہ اکتساب کرے تاکہ درجہ سنت سے نگرے جسطرح کہ درجۂ حال سے گر گیا ہے ف کسینے پوچھا اولیا کی شناخت خلق مین کیا ہے کہا لطف لسان اور قبول کرنا عذر کا معتذر سے اور کمال شفقت ساری خلق پر کیا نیک و کیا بد کہتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا عیب مستور رہے ہتک ستر نہو وہ حلم کرے اوس شخص پر جو اسپر جنایت کرے اور لوگون پر بذل مال مین کریم ہو ہر عاقل کی یہ شان ہے کہ دنیا وابناء دنیا مین زہد کرے اسلیئے کہ وہ اوسکو ذکر دنیا کر کے اوس چیز سے مشغول کر دیتے ہین جسکی طرف وہ متوجہ ہے مصالح دین و دنیا سے ٥

رفیق اہل غفلت عاقبت از کار می ماند	چو یک پا خفت پای دیگر از رفتار می ماند

محمد بن علیان لنسوی رح یہ کبار مشائخ شہر نسا سے منجملہ اصحاب ابو عثمان حیری کے تھے انکو امام اہل معارف کہتے تھے یہ بلدۂ نسا سے پاس حیری کے مسائل واقعات دریافت کرنیکو آتے جب تک نیسا پور نہ پہنچتے کچھہ نہ کھاتے پیتے انکی ہمت بہت عالی تھی صاحب کرامات ظاہرہ تھے فرماتے تھے زہد کرنا دنیا مین کنجی ہے رغبت آخرت کی اولیا کی کرامات و آیات یہی ہین کہ وہ مجاری مقدور حس سے عوام ناخوش ہوتے ہین یہ اونپر راضی ہون سخی کی سخاوت جب صاف ہوتی ہے کہ عطا کو صغیر و حقیر سمجھے اور لینے والے کو آپسے بہتر جانے اوسکا احسان مانے جو لوگ خدمت اللہ کی بطلب ثواب یا خوف عقاب کے کرتا ہے وہ اپنی خست و طمع ظاہر کرتا ہے غلام کے یہ بات بہت قبیح ہے کہ وہ خدمت سید کی کسی غرض دنیوی یا اخروی کے لئے کرے ظاہر کرنیوالا کرامت کا مدعی ہے اور جسپر کرامت ظاہر ہوتی ہے وہ ولی ہے رح ٭

احمد بن محمد بن معدان رح یہ اصل مین بغدادی ہین صاحب جنید و نوری تھے شیوخ وقت مین اعلم بعلوم طا[یفہ] تھے علوم شرع مین بھی فاضل تھے مذہب امام شافعی کی تعظیم کرتے تھے صاحب لسان و بیان تھے ایکبار ضرورت ہوئی کہ کسی شخص کو طرف روم کے بھیجا چاہئے اہل طرطوس مین انکے برابر کسیکو علم و فضل و فصاحت و بیان مین نہ پایا جو کوئی ارادہ صحبت صوفیہ کا کرے وہ بے نفس و بے قلب و بے ملک ہو کر ہمنشین بنے جسنے علم روایت سیکہا وہ وارث علم درایت ہوا جسنے علم درایت سیکہا وہ وارث علم رعایت ہوا جسنے علم رعایت پر عمل کیا اوسنے راہ حق پائی جو شخص غفلت پر مناظرہ کرتا ہے اوسکو تین عیب لگ جاتے ہین ایک جدل و صیاح دوسرے حب علو علی الخلق تیسرے حقد و غضب اور یہ سب منھی عنہ ہین اور جو شخص واسطے صحبت متا[ع] کے بیٹھتا ہے اول کلام اوسکو غفلت اور اوسط دلالت اور آخر برکت ہوتا ہے صوفی وہ ہے جو نعوت و رسوم سے خارج ہو رح ٥

فارغ بود از آفت گیتی دل روشن	از برق زیانی نبود خرمن مہ را

احمد بن محمد بن زیاد رح یہ بصرہ کے تھے مکہ مین رہتے اوحد وقت و شیخ حرم تھے وہین ۳۴۱ھ مین مرے انکی کتب
علم تصوف مین بہت ہین جنید و نوری کی صحبت مین رہے اس طائفہ کے بڑے شیخ و عالم تھے ف کہتے تھے
اللہ کی طرف سے وعدہ و وعید ثابت ہے سو جب وعدہ قبل وعید کے ہوگا تو وعید تہدید ہے اور جب وعید قبل وعدے
ہوگی تو وعید منسوخ ہے اور جب دونون مجتمع ہونگے تو علو و ثبات واسطے وعدہ کے ہے اسلیئے کہ وعدہ حق ہے
عبد کا اور وعید حق ہے اللہ کا کریم متفضل ہوتا ہے اپنا حق چھوڑ دیتا ہے مین کہتا ہون اسمین دلیل ہے
اس بات پر کہ تخلف وعید مین جائز ہے اور وعدہ مین ناجائز ایک جماعت اہل علم کا مذہب بھی یہی ہے ۵

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ	لمخلف میعادی ومنجز موعدی

کہتے تھے احسن اوقات وہ وقت ہے کہ حق اوسمین تجسے راضی ہو اخلاق فقراء یہ ہین کہ وقت فقد کی
سکون ہو اور وقت وجود کے اضطراب آور ہموم سے انس ہو اور جب لوگ دنیا سے خوش ہون تو اسکو
وحشت ہو رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

۹۸ محمد ابراہیم زجاجی رح یہ اصل مین نیسابوری ہین صاحب جنید و نوری تھے مکہ مین جا رہے وہان کے شیخ
ہوگئے سا ٹھ حج کیے محرم ۳۴۸ھ مین مرے کتانی و نہرجوری و مرتعش وغیرہم جمع ہوتے یہ صدر حلقہ ٹہیرتے
لوگ انکے کلام کی طرف رجوع کرتے یہ چالیس برس مکہ مین رہے کبھی اندر حرم کے بول و براز نہین کیا واسطے قضاء
حاجت کے حل مین جاتے کہتے تھے جسکا دل مجاور حرم ہوکر سوا اللہ کے کسی اور شئے سے متعلق ہوا اوسکی
خسارت ظاہر ہوگئی اور جیسے کوئی حجیر حجاج آفاقی کی بغرض توسع چرائی اللہ اوسکو دور ڈالدیتا ہے اوسکا دل
بخیل ہوجاتا ہے اوسکی زبان شکوہ ریز ہوتی ہے معارف دل سے نسخ ہوجاتے ہین انوار یقین نکلجاتے
ہین ممقوت فلک ہوجاتا ہے شعرانی کہتے ہین اسی پہ قیاس مجاور بیت المقدس و مسجد نبوی و دیگر مساجد
معظمہ کا ہے جیسے جامع ازہر مصر و جامع زیتونیہ مغرب وغیرہا واللہ اعلم ف کہتے تھے رد ضالہ کے لئے
یہ دعا مجرب ہے اللھم یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع بینی و بین ضالتی اس سے پہلے تین بار سورۃ
والضحیٰ پڑھ لے کہتے تھے میری انگشتری دجلہ مین گرگئی تھی مینے یہ دعا کی انگشتری کو وسط اوراق مین پایا
مین تصحیح کرتا تھا کہ وہ ملگئی کسینے پوچھا اس حدیث کے کیا معنی ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنۃ
کہا مراد اس تفکر سے نسیان نفس ہے ۔

۹۹ جعفر بن محمد خواص رح انکو خلدی بغدادی کہتے تھے مشہور صحبت جنید رح ہین نوری و رویم و سمنون و
جریری کو دیکھا اور پایا تھا کتب قوم و حکایات و سیر سلوک مین مرجع الیہ تھے کہتے تھے میرے پاس تیس دیوان
ہین دواوین صوفیہ سے انہون نے سا ٹھ حج کیے ۳۴۸ھ مین بمقام بغداد مرے قریب سری سقطی و جنید

کے مدفون ہوئے کہتے تھے اہل حقائق نے وہ علائق قطع کر دیئے جو انکو حق سے قطع کرتے ہین قبل اسکے کہ علائق
انکو قطع کرین احرار کی سعی دنیا مین واسطے اخوان کے ہوتی ہے نہ اپنے لیئے ف شعرانی کہتے ہین سنہ ۹
مین جب مین حج کو گیا تو دعا میری حول بیت اور بیت اور مواضع اجابت مین واسطے اپنے اخوان کے تھی
کیونکہ تاثیر انسان کی اپنے حظ نفس مین اللہ تقدیم حظ اخوان کی قوت ہوتی ہے لیکون الحق فی حاجتہ بالقضا
والتیسیر انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے ان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یہ کہتے تھے مین سنید کو
سنا فرماتے تھے جو کوئی معاملہ مین اخلاص کرتا ہے اللہ اوسکو دعاوی کاذبہ سے راحت مین رکھتا ہے مین نہین جانتا کوئی
شئے علم باللہ و باحکام اللہ سے زیادہ تر افضل ہو کیونکہ تزکیہ اعمال کا نہین ہوتا ہے مگر علم سے جسکے پاس علم نہین ہے اوسکے
لئے کوئی عمل نہین ہے مکروہ یہ ہے کہ علم کو ضائع کرے پس پشت پھینکدے کسینے پوچھا کہ طلب علم بہی عمل ہے کہا اکبر
اعمال ہے علم ہی سے اللہ کو پہچانا ہے اور اوسکی اطاعت کی ہے اور علم ہی سے شرمانے والے اللہ سے شرمائے
ہین علم پہلے ہے عمل سے قال تعالی علم الانسان ما لم یعلم وقال علمہ البیان مکروہ نہین رکہتا علم
کو کوئی شخص مگر منقوص فرماتے تھے علیکم بصحبۃ الفقراء فانھم کنوز الدنیا و مفاتیح الآخرۃ رح ٭

۹۰ ابوالعباس بن قاسم بن مہدی رح یہ ابن سیار کے نواسے ہین اہل مرو سے تھے مرو کے شیخ ہین
عالم فقیہ کاتب حدیث و راوی حدیث تھے سب سے پہلے مرو مین انہین نے حقائق احوال مین کلام کیا ہے
ابوبکر واسطی کی صحبت مین رہے انہین کی طرف علوم طائفہ مین منسوب تھے مشائخ وقت مین احسن اللسان
فصیح البیان تھے سنہ ۳۴۲ مین وفات پائی کہتے تھے کیا راہ ہے ترک گناہ کی جو تجپر لوح محفوظ مین مخطوط ہے
کیا رستہ ہے صرف قضا و دین کا جسکے ساتھ بندہ مربوط ہے کسینے پوچھا مرید ریاضت اپنے نفس کے
کیونکر کرے کہا اوامر پر صبر کرے نواہی سے مجتنب رہے صحبت صالحین اختیار کرے خدمت رفقا کو
بجالائے ہمنشین فقرا ہو بئس المرء حیث وضع نفسہ حقیقت معرفت کی یہ ہے کہ معارف سے خارج
ہوجائے عاقل مشاہدہ سے کبہی ملتذ نہین ہوتا ہے کیونکہ مشاہدہ حق فنا ہے اوسمین نہ لذت ہے نہ التذاذ
نہ حظ ہے نہ احتظاظ ناطق نہین ہوا کوئی شخص حق سے مگر وہ محجوب ہے حق سے انبیا کو خطرہ ہوتا ہے اولیا کو وسوسہ
عوام کو فکرت ظلمت اطلاع مانع انوار مشاہدہ ہوتی ہے ف لباس ہدایت واسطے عامہ کے ہے
اور لباس ہیبت واسطے عرفا کے اور لباس زینت واسطے اہل دنیا کے اور لباس لقا واسطے اولیا کے
اور لباس تقوی واسطے اہل حضرت کے قال تعالی ولباس التقوی ذلک خیر رحمہ اللہ تعالی ٭

۹۱ ابوبکر بن داود دینوری رقی مقیم شام یہ اقران ابو علی رودباری مین سے تھے لکن ایک سو برس
سے زیادہ عمر پائی ابن جلا و ابوبکر زقاقی وغیرہما کی صحبت مین رہے اجل مشائخ وقت تھے بعد سنہ ۳۵۰ کے مرے

انسے پوچھا کہ فقر و تصوف مین کیا فرق ہے کہا فقر ایک حال ہے احوال تصوف سے کہا علامت تصوف کی کیا ہے کہا مشغول ہونا اوس شئے سے جو اولی ہے ہر وقت مین فقرا جب حقیقت علم سے طرف ظاہر علم کے منحط ہوتی ہین تو اللہ کے ساتھہ اپنے احوال مین بے ادب ہو جاتے ہین بخلاف غیر فقرا کے ؛

۹۲
عبد اللہ بن محمد رازی معروف بشعرانی رح یہ نیشاپور مین پیدا ہوئے صحبت مین جنید و حیری و رویم و سمنون وغیرہم کے رہے مشائخ قوم مین اجلۂ اصحاب حیری سے ہین وہ انکا بہت اکرام و اجلال کرتے تھے یہ بڑے مشائخ نیشاپور مین ہین انکی ریاضات معجز اسلاع تھی یہ عالم علوم طائفہ و کاتب حدیث کثیر و ثقہ و تقی ہین ۳۵۳ مین مرے کسینے انسے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ اپنے عیوب پہچانتے ہین اور ان عیبون کو دوست رکھتے ہین اور طرف طریق صواب کے نہین آتے کہا انکو اشتغال مباہات بالعلم کا ہے نہ اشتغال استعمال علم کا یہ مشغول بابحاث ظواہر ہین اور تارک ہین ابحاث بواطن کے اسلئے اللہ نے انکے دل النظر الی الصواب سے اندھے اور انکے جوارح عبادت سے مقید کر دئے ہین رح ؛

۹۳
اسمٰعیل بن نجید سلمی رح جد شیخ ابو عبد الرحمان سلمی شیخ قشیری صاحب ابو عثمان تھے جنید کو دیکھا تھا اکبر مشائخ وقت ہین اپنے طریقہ مین ساتھہ تلبیس حال و صون وقت کے منفرد تھے ۳۶۶ مین مرے انھون نے سماعت و روایت حدیث کی یہ ثقہ تھے کہتے تھے جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اوسکا ضرر صاحب حال پر نفع سے اکثر ہوتا ہے جس شخص کا دیکھنا تجھکو مہذب نکرے تو جان کہ وہ غیر مہذب ہے کسنے پوچھا تو لد دعاوی کا کہان سے ہوتا ہے کہا اعتزار و تشویش اسرار سے فرماتے تھے ملامتی کے لئے دعوی نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے لئے کوئی شئے نہین دیکھتا جسکا دعوی کرے رح ؛

۹۴
ابو الحسن بن احمد بن سہل بوشنجی رح یہ اوحد فتیان خراسان تھے ابو عثمان ابن عطا و حریری کو دیکھا تھا اور شام مین طاہر مقدسی و ابو عمرو دمشقی کو پایا تھا شبلی کے ساتھہ مسائل مین بات چیت کی علوم توحید و علوم معاملات مین اعلم مشائخ وقت تھے فتوت و تجرید مین احسن الخلق و الطریقہ تھے ۳۴۸ مین مرے کسینے پوچھا تصوف کیا ہے کہا هو الیوم اسم لا حقیقة وقد کان حقیقة لا اسم کہتے تھے جسکا باطن ظاہر سے افضل ہے وہی ولی ہے اور جسکا باطن و ظاہر برابر ہے وہ عالم ہے اور جسکا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل ہے اسلئے اپنی جان سے انصاف نہین کرتا غیر سے طالب انصاف کا ہوتا ہے کسینے کہا ظریف کون ہے کہا جو کہ اپنی ذات و افعال و اخلاق و شمائل مین بلا تکلف خفیف ہے کہتے تھے الخیر منا زلة والشر لنا صفة ؛

۹۵
محمد بن خفیف ضبی رح یہ مقیم شیراز تھے وہان کے شیخ المشائخ و فرد وقت ہین عالم علوم ظاہر و حقائق حسن الاصول جمیع مقامات و اخلاق و اعمال مین تھے ۳۷۱ مین وفات پائی کہتے تھے تصوف نام ہے تصفیۂ قلوب و مفارقت اخلاق

طبعیہ واخماد صفات بشریہ و مجانبت دعاوی نفسانیہ ومنازلت صفات روحانیہ وتعلق بعلوم حقیقت ونصح جمیع امت
واتباع نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریعت مین **ف** فرماتے تھے ذکر دو قسم ہے ذکر ظاہر تحلیل تحمید قرأت
قرآن ہے ذکر باطن تنبیہ قلوب ہے شرائط تیقظ صفات واسماء وافعال ونشر احسان واستظہار تدبیر ونفاذ تقدیر یہ
سارہی خلق مین **حکایت** کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے تھے
من عرف طریقا الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذابا لم یعذب بہ احدا من العالمین
یہ کہتے تھے تو اوس شخص کو اختیار کر جو وعظ کرتا ہے تجھکو لسان فعل سے اور نہین وعظ کرتا ہے لسان
قول سے رحمہ اللہ تعالیٰ +

۹۷
بندار ابن حسین شیرازی ساکن آذربیجان عالم اصول ولسان تھے انکی زبان علم حقائق مین مشہور ہے شبلی انکی تعظیم
کرتے اور انکو عظیم القدر جانتے تھے انکے اور ابن خفیف کے بیچ مین بابت مسائل کے مفاوضات ہے ۳۵۳ سنہ
مین انتقال کیا ابو زرعہ طبری سے انکو ملایا اسنے پوچھا تھا کہ صوفیہ ومتصوفہ مین کیا فرق ہے کہا صوفی وہ ہے
جسکو اللہ نے اپنے نفس کے لئے اختیار کرکے بغیر تکلف کے مصفی کیا ہے متصوف وہ ہے جو بتکلف اپنے نفس
اور مطہر ہو با وجود رغبت فی الدنیا وتربیت بشریت کے ہے کہتے تھے تو اپنے نفس سے مخاصمت نکر وہ تیرا
نہین ہے تو اوسکو واسطے اوسکے مالک کے چھوڑ دے وہ جو چاہے ساتھہ اوسکے کرے جسنے اپنا قبلہ حقیقت مین رب
کو نہ ٹھیرایا اوسکی نماز فاسد ہے **حکایت** کہتے تھے میںنے بنی عامر کو خواب مین دیکھا بعد موت کے پوچھا اللہ نے
تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفرلی وجعلنی حجۃ علی المحبین ایکبار اسنے پوچھا دنیا کیا ہے کہا مادنی من القلب
وشغل عن الحق رح +

۹۸
ابو بکر طمستانی رح یہ اجل مشائخ سے تھے حال اعلیٰ رکہتے تھے اپنے حال مین منفرد تھے ابنا جنس مین کوئی
انکا مشارک ومدانی انکے وقت مین نہ تھا شبلی انکی تبجیل وتکریم کرتے اور انکے قائل تھے یہ صحبت مین
ابراہیم فارسی وغیرہ مشائخ کے رہے نیشاپور آئے وہان وفات پائی ۳۴۰ سنہ مین یہ کہتے تھے اللہ کے پاس
زیادہ بیٹھو اور لوگون کے پاس کم بیٹھو مراد اس سے عزلت ہے **ع**

کلید گلشن فردوس آن کسان دارند		کہ در بروی خود از کائنات می بندند	

کہتے تھے بہتر آدمی وہ ہے جو حق کو اپنے غیر مین دیکھے اور یہ جانے کہ راہ طرف اللہ کے سوا اوس راہ کے
ہے جسپر کہ وہ ہے اگرچہ رفیع المرتبہ کیون نہو یہ اسلئے کہ آپکو تکلیف مین مقصر دیکھے **ف** فرماتے تھے
من اتبع الکتاب والسنۃ وھاجر الی اللہ بقلبہ واتبع آثار الصحابۃ لم تسبقہ الصحابۃ الا بکونھم
بلاؤا رسول اللہ صلعم کہتے تھے تیقظ واسطے اہل تیقظ کے عمارت ہے آخرت کی جسطرح کہ غفلت

واسطے اہل غفلت کے عمارت ہے دنیا کی شعرانی کہتے ہین یہ جب ہے کہ مقصود محترف کا اپنے حرفہ سے نفع عباد ہو
اور فقط جمع دنیا پر اقتصار کرے اور اگر نیت اوسکی حرفہ سے نفع عباد ہے تو وہ عامر دنیا و آخرت دونون ہے
واللہ اعلم جو کوئی استعمال کرتا ہے صدق کا درمیان اپنے اور اللہ کے یہ صدق اوسکا ساتھہ اللہ کے اسکو
فراغ الی خلق اللہ سے مشغول کردیتا ہے شعرانی کہتے ہین ہمارے شیخ محمد بن عنان اسی مقام کے اہل تھے
کسی شخص پر کبھی قدرت رد کلام کی نہین رکھتے تھے انتہی کہتے تھے ماذا اصنع والکون کلہ عدو لی
وھذا کقول ابراھیم علیہ السلام فانھم عدو لی الا رب العالمین یہی حال آپکے دن بعض فقرا اہل غربت
کا ہو رہا ہے واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین فرماتے تھے وصل بلا فصل ہوتا ہے جب نفس آیا تو پھر
وصل نہین ہے کہتے تھے نفس آگ کی طرح ہے جب ایک جگہہ بجھہ جاتی ہے تو دوسری جگہہ سلگتی ہے اسی طرح
جب نفس ایک جانب سے مہذب ہوجاتا ہے تو دوسری جانب سے متاثر ہوتا ہے کہتے تھے اگر یہ نہین بنتا کہ اللہ کی
صحبت مین رہو تو اونکے پاس بیٹھو جو اللہ کی صحبت مین رہتے ہین برکات اونکی صحبت کے تمکو اللہ کی صحبت
مین پہنچا دینگے رحمہ اللہ تعالی ✤

۹۸
احمد بن محمد دینوری رح صاحب خراز و جریری و ابن عطا و ملاقی رویم تھے نیساپور مین آکر مدت تک رہے وعظ
کہتے تھے لوگون کو بلسان معرفت باحسن کلام وعظ کرتے پھر سمرقند مین آکر ۳۴۰ھ کے بعد مر گئے کہتے تھے علماء ترتیب
مشاہدات اشیاء مین متفاوت ہین ایک قوم اشیاء سے راجع الی اللہ ہوئی اوسنے مشاہدہ اشیاء کا حیث الاشیاء
کرکے پھر رجوع الی اللہ کیا دوسری قوم اللہ سے راجع الی الاشیاء ہوئی مگر اللہ سے غائب نہین ہوئی اوسنے کسی شے
کو نہ دیکھا مگر اللہ کو قبل اوس شے کے پایا ایک قوم اشیاء کے ساتھہ رکھی اسلیئے کہ اوسکو اشیاء سے کوئی رستہ طرف
اللہ کے نملا ف کہتے تھے یعنی حق مین اہل زمان کے نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبیلھا
وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق
شطحا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصولا وسوء الخلق
صولۃ والبخل جلادۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان ملامۃ وما کان ھذا طریق القوم
انما ھم جوا علی الحیاء والادب والزھد فی الحظوظ رضی اللہ عنہ ✤

۹۹
سعید بن سلام مغربی رح یہ قیروان کے ہین قریہ کو کب نام سے مدت تک حرم شریف مین رہے وہان کے شیخ تھے
اونھون نے صحبت ابا علی بن کاتب وحبیب مصری و زجاجی کی پائی تھی نہر جوری و حسین دینوری وغیرہم کو دیکھا
تھا علو حال صون وقت و صحت حکم بالفراسۃ و قوت ہیبت مین بےمثل تھے نیساپور مین آکر ۳۷۳ھ مین مر گئے
وصیت کی کہ امام ابوبکر بن فورک نماز جنازہ پڑہین کہتے تھے جسنے حفظ کیا اپنے جوارح کا نیچے اوامر کے وہ

علی الدوام اعتکاف مین ہے ملک جبار سے تھا اگر اختیار اپنے اولیا کا عدو کو اونپر مسلط کیا کہ دیکھے وہ کیونکر صبر کرتے ہین اگر اونھون نے بلوی عدو پر صبر کیا تو علم کا جامہ پہنایا وصل عطا کیا اپنے جوار مین بسایا اپنے مشاہدہ سے آرام دیا اپنے ذکر کی لذت بخشی اپنی معرفت سے ملایا ائمہ مقتدی سہم کیا نجات عباد رحمت ارض شہر بلاد

حدیث اکثر اھل الجنۃ البلہ کے معنی یہ کہتے تھے کہ لا بلہ فی الدنیا الفقیہ فی دینہ جو شخص صحبت اغنیار کو مجالست فقرا پر اختیار کرتا ہے اللہ او سکو موت قلب مین مبتلا کرتا ہے عاصی مدعی سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ طالب طریق تو بہ ہے اور مدعی متحنط ہے خیال دعوی مین دلی کبھی مستور ہوتا ہے لکن مفتون نہین ہوتا کہتے تھے جو کوئی آواز حزسے وہی بات نہ سنے جو کہ آواز عود و دواخل مغنیین سے سنتا ہی تو وہ کذاب ہی ۵

	کسانیکہ یزدان پرستی کنند		با آواز دولاب مستی کنند

۱۴۰ ابو القاسم بن ابراہیم نصر آبادی رح نیسابوری الاصل ہین شیخ وقت تھے انکا رجوع طرف انواع علوم و حفظ سنن و جمع سنن و علوم تواریخ و علم حقائق کے تھا علم و حال مین اوحد مشائخ تھے صاحب ابوبکر و ابوعلی روزباری و مرتعش وغیرہم رہے آخر عمر مین مکہ آکر ۳۶۹ھ مین حج کیا حدیث لکھی اور روایت کی ثقہ تھے کہتے تھے ادب یہ ہے کہ جب انسان مشہور زہد ہو اور ترک دنیا کرے تو تظاہر بامساک دنیا کرے تاکہ نسبت زہد کی اوس سے منقطع ہو جائے کیونکہ مدار دل پر ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم فرماتے تھے جو کچھ کرکام کرتا ہے اوسکا ثواب بھی گن کر ملتا ہے قال تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا اور جو کوئی عمل بالمشاہدہ کرتا ہے اوسکا اجر بلا عدد ہوتا ہے لقولہ تعالی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب کہتے تھے جذب سلوک سے اسرع ہوتا ہے ہر جذبۂ حق مغنی ہی بندہ کو اعمال ثقلین سے فرماتے تھے اصل التصوف ھو ملازمۃ الکتاب والسنۃ و ترک الاھواء والبدع و تعظیم حرمات المشائخ و اقامۃ المعاذیر للخلق والمداومۃ علی الاوراد و ترک ارتکاب الرخص والتاویلات و ما ضل احد عن ھذا الطریق الا لفساد عن مقام الرجال اللہ نے نام اصحاب کہف کا فتیہ رکھا اسلئے کہ وہ بلا واسطہ ایمان لائے تھے اولیار کے لئے سوال نہین ہوتا ہے یہی ذبول وخمول ہوتا ہے نہایات اولیا بدایات انبیار ہین رح ﴿

۱۴۱ علی بن ابراہیم حصری رح بصری تھے بغداد مین آرہے دن جمعہ کے ماہ ذیحجہ ۳۷۱ھ مین مرے اپنے وقت مین شیخ عراق تھے صاحب مقال اتم و لسان احسن و علو مکان متوحد فی الطریقۃ ظریف فی الشمائل تھے انکی زبان توحید مین مختص تھی صحبت شبلی مین رہے اونھین کی طرف منسوب تھے یہ کہتے تھے تم تعریض کیا کرو تصریح نہ کیا کرو تعریض استر ہوتی ہے ﴿

١١٢ احمد بن عطار روذباری ابن اخت ابوعلی روزباری شیخ شام تھے ٣٦٩ھ مین بمقام صور وفات پائی کہتے تھے اہل الغیبۃ اذا شربوا طاشوا واہل الحضور اذا شربوا عاشوا تصوف مانع ہوتا ہے بخل سے اور کتابت حدیث رعد کرتی ہے جہل کو جب کسی شخص مین یہ دونون امر مجتمع ہون تو کافی ہے تجھکو اوسکا مقام یعنے صوفی محدث صاحب مقام ہوتا ہے مجالست اضدادمین ذوبان روح کا ہوتا ہے اور مجالست اشکال مین تلقیح عقول کی ہوتی ہے

لذت ہمہ در مناسبت ہاست		از شیر دل شکر کشاید

ع روح را صحبت ناجنس عذابی ست الیم ٭ یہ بات نہین ہے کہ ہر صالح مجالست صالح موالنست سبہی ہو اگر یاہر صالح موالنست موتمن ہو اسرار پر کلا یو من علی الاسرار الا الامناء ٭

١١٣ محمد بن محمد روغندی سے یہ اجل مشائخ طوس سے ہین صحبت ابوعثمان حیری مین رہے انکی آیات وکرامات ظاہر تہی یہ کبیر الھمۃ علی الحال تھے بعد ٣٥٠ھ کے مرے فرماتے تھے ترک دنیا کا واسطے دنیا کے علامت ہے حب جمع دنیا کی زاہد اپنے حظ نفس مین ہوتا ہے اور صوفی اپنے حظ ربّ مین نزول بلا کا طرف اللہ کے ہر بندہ پر بقدر اوسکی معرفت کے ہوتا ہے تاکہ وہ معرفت اوسکے لئے بلا پر عون ہو سو جو کوئی معرفت مین اعلیٰ ہے وہ بلا مین اکثر ہے جسکی معرفت کم ہے اوسکی بلا بہی کم ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل احوال صحیحہ وہی ہین جو نتائج علم کے ہون اگر علم نہو تو نہ دل ڈرے نہ اطمینان ہو نہ سکون ہے ٭

١١٤ علی بن بندار صوفی سے یہ اجلہ مشائخ نیساپور سے ہین جو رویت مشائخ کی انکو نصیب ہوئی وہ اور کو نہوئی یہ کاتب وراوی حدیث تھے جو کوئی انکے شہر مین آتا اور پہلے علماء سے ملتا تو یہ کہتے شغلتک السنۃ عن الفریضۃ یہ اسلئے کہ صوفیہ محل علم کو قلب سے پہلے تنظیف کر دیتے ہین تب کہین وہ صالح اقامت علم کا ہوتا ہے انسے پوچہا تصوف کیا ہے کہا اسقاط رویت خلق کا ظاہراً و باطناً فرماتے تہی فساد قلوب کا مطابق زمانہ واہل زمانہ کے ہوتا ہے کہتے اتے زمان یذکر فیہ امثالنا بالصلاح لا یرجی فیہ الصلاح جب کسی ایسے شخص سے ملتے جسنے مشائخ کو دیکہا ہے تو اوسکے ہاتھ چومتے اور اوسکے پیچہے چلتے اور کہتے تونے فلان شیخ کو دیکہا ہے میںنے اونکو نہین دیکہا ٭

١١٥ محمد بن احمد نیساپوری یہ صحبت مین ابوعثمان حیری کے رہے اور قبل ٣٦٠ھ کے مرے کہتے تھے فتوت یہ ہے کہ ہر برّ و فاجر کے ساتھ احسان کرے حسن خلق سے پیش آئے ف جب کوئی تیرے لئے گواہی شر کی دے تو تو ڈر اسلئے کہ حضرتؐ نے کہا ہے انتم شہداء اللہ فی الارض شعرانی کہتے ہین اکثر فقراء نے اس باب کا اغفال کر رکہا ہے جب کوئی انپر جرح کرتا ہے تو یہ اوسکی پروا نہین کرتے اللہ کے علم پر اکتفا کر لیتے ہین یہی اونکا مستند ہے ایسا فقیر درجۂ عرفان سے مقصور ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اوس جارح

کا تزکیہ کیا ہے اور اوسکا نام شہداء اللہ رکہا ہے اوسکی تصدیق کرنا بابت خبر کے واجب ہے انتہی مین کہتا ہون یہ حدیث حق مین مسلمین مخلصین کے آئی ہے انکا جرح کرنا حق مین کسی شخص کے اچہا نہین ہے رہتے فساق فجار اشرار سو وہ ہمیشہ اہل علم و دین پر جارح رہتے ہین اونکی جرح کا کچہہ اعتبار نہین ہے باب جرح و تعدیل کی حقیقت جیسے اہل حدیث نے لکہی اور سمجہی ہے وہی ٹہیک ہے واللہ اعلم *

۱۰۶
محمد بن احمد فراء رح یکتا مشائخ نیساپور سے ہین صحبت مین ابن منازل و شبلی کے رہے طریقہ مین اوحد وقت تہے فرماتے تہے کتمان حسنات کا اولی تر ہے کتمان سئیات سے کیونکہ اسمین امید نجات کی ہے داخل نہین ہوتا نور معرفت کا کسی دل مین جب تک کہ وہ دل والا احتقعالی کو ہر چیز پر اختیار نکرے رح *

۱۰۷
ابو القاسم بن احمد مقری شیخ خراسان تہے عالی حال شریف الہمہ حسن السمت ابن عطا و جزیری و روزباری وغیرہم کی صحبت مین رہے ۳۷۸ھ مین مرے کہتے تہے العارف من شغلہ معروفہ عن النظر الی الخلق بعین القبول و الرد **ف** فرماتے تہے سماع مین باوجود لطافت کے خطر عظیم ہے مگر جو کوئی اوسکو ہمراہ علم کثیر و حال صحیح و وجد غالب کے بغیر حظ نفس کے سنے *

۱۰۸
عبد اللہ بن محمد راسبی اصل مین بغدادی ہین ابن عطا و جزیری کی صحبت مین رہے شام کو جاکر پہر بغداد مین آئے ۳۶۷ھ مین مرگئے فرماتے تہے جب امتحان دل کا تقوی سے لیا جاتا ہے تو حب دنیا و حب شہوات اوس سے کوچ کر جاتا ہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہوتی ہے جس دل کا امتحان تقوی سے نہین ہوتا ہے اوسمین ہمیشہ حب دنیا رہتا ہے وہ مغیبات سے محجوب رہتا ہے **ف** شعرانی کہتے ہین اسی لئے نصاری نے استعمال ریاضات کا واسطے استخدام جان کے کیا ہے تاکہ وہ اونکو اخبار مغیبات کرین اپنے صدق زہد دنیا مین معدوم ہے یہ مخطی و ممقوت ہین نسأل اللہ السلامۃ لنا ولاخواننا المسلمین محبت جب ظاہر ہوتی ہے تو محب رسوا ہو جاتا ہے اور جب پنہان ہوتی ہے تو محب کو رنج سے قتل کرتی ہے المحبۃ اولہ ختل و آخرہ قتل

	اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ		آگ تہے ابتداء عشق مین ہم	

اللہ نے انبیا کو واسطے مجالست کے اور عرفا کو واسطے مواصلت کے اور صلحا کو واسطے ملازمت کے اور مومنین کو واسطے مجاہدہ و عبادت کے پیدا کیا ہے **قولہ تعالی** تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ اس آیت مین کہتے تہے جو کوئی ارادہ دنیا کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف آخرت کے بلاتا ہے اور جو کوئی ارادہ آخرت کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف اپنے قرب کے بلاتا ہے **قولہ تعالی** ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا وھو مومن فاولئک کان سعیہم مشکورا سعی مشکور یہ ہے کہ منتہی اہل قرب و دنو کو پہنچ جائے فرماتے تہے بلاء عظیم یہ ہے کہ تو اوس شخص کی صحبت مین ہو جو تیرے موافق نہین ہے

اور تو اوسکو ترک نہین کرسکتا ہے ؎

دوگونہ رنج و عذابست جان مجنون را	؎	بلای صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ
نہ تو چھوڑے ہی بنے اور نہ شہیر اسے بنے	؎	ہمتو تابو مین یہی لاکر اوسے ناچار ہوئے

۱۹ محمد بن عبدالخالق دینوری رح یہ شیخ جلیل علی الحال کبیر الہمۃ افصح اللسان علوم طائفہ مین تہے صحبت نقرو التزام آداب و محبت اہل فقر مین مرجع الیہ تہے وادی قری مین مقیم رہے پہر دینور مین آکر مرے کہتے تہے صحبت اصاغر کی ہمراہ اکابر کے توفیق و فطنت ہے اور صحبت اکابر کی ہمراہ اصاغر کے خذلان و حمق ہے تعب زہد کا بدن پر ہوتا ہے اور تعب معرفت کا دل پر ارفع علوم علم اسما و صفات ہے اور اخلاص ہے اعمال ظاہر کا اور تصحیح ہے احوال باطن کی کثرت کلام کی ناشف حسنات ہوتی ہے جسطرح کہ زمین بعد پانی کے سوکہ جاتی ہے **حکایت** فرماتے تہے بعض اسفار مین مینے دیکہا کہ ایک آدمی ایک پاؤن سے چلتا تہا مینے اوس سے کہا بھلا تونے باوجود فقدان آلہ کے یہ سفر کیون اختیار کیا مجہسے پوچہا کیا تو مسلمان ہے مینے کہا ہان کہا تو یہ آیت نہین پڑہی ہے وحملنا ھم فی البر والبحر جبکہ اللہ حامل شہیر اقدہ بلا آلہ کے بہی حمل کرسکتا ہے اوسکو کچہ پروا آلہ کی نہین ہے رح ✤

۲۰ ابو صالح عبدالقادر جیلی بن موسی رح یہ اولاد امام حسن رضہ مین تہے ۴۷۱ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۵۶۱ھ مین انتقال کیا بغداد مین مدفون ہین لوگون نے انکے احوال مین تالیف مفرد جمع کی ہے شعرانی کہتے ہین دیکہو تذکرہ ملخص ما قالہ مما فیہ نفع و تادیب للسامع انتہی یعنے مین اسجگہ خلاصہ ملخص مذکور لکہتا ہون فرماتے تہے حسین حلاج نے ٹہوکر کہائی اوسکے زمانے مین کوئی ایسا نہ تہا جو اوسکا ہاتہ پکڑ لیتا میرے اصحاب و مریدین و محبین مین جسکا مرکوب ٹہوکر کہاتا ہے مین اوسکا ہاتہ پکڑ لیتا ہون یہ لباس علما پہنتے تہے طیلسان اوڑہتے تہے خچر پر سوار ہوتے انکے سامنے غاشیہ لیکر چلتے یہ ایک عالی کرسی پہ بیٹہ کر کلام کرتے کہتے تہے مجہپر بار گران وارد ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ پر رکہدیا جائے تو وہ پہٹ جائے جب اوس بار کی کثرت ہوتی ہے تو مین زمین پر لیٹ کے یہ آیت پڑہتا ہون فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا پہر سر اوٹہاتا ہون تو وہ بوجہ مجہپر سے اوتر جاتا **حکایت** ایک شخص نے کہا اخلاص عجب سے کیونکر ہو کہا جو کوئی اشیا کو طرف سے اللہ کے دیکہتا ہے اور جانتا ہے کہ اسے اس عمل خیر کی اوسکو توفیق دی ہے اور اپنے نفس کو درمیان مین سے باہر نکالتا ہے تو وہ عجب سے سلامت رہتا ہے یہ تیرہ علم مین کلام کرتے تہے انکے مدرسہ مین صبح و شام انپر درس تفسیر و حدیث و مذہب و خلاف و اصول و نحو کا پڑہا جاتا تہا بعد ظہر کے قرآن کو قرآت سے پڑہتے تہے اور مذہب امام شافعی و امام احمد پر فتوی دیتے تہے انکا فتوی علماء عراق پر عرض کیا جاتا تو وہ سخت تعجب کرتے اور کہتے

شیخ عبدالقادر جیلانی محی الدین

سبحان من انعم علیہ **ف** انکے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے حلف کیا ہے تین طلاق کا کہ وہ اللہ
کی عبادت تنہا کریگا کوئی آدمی وقت تکبس اوس عبادت کے شریک اوسکا نہو اب وہ کونسی عبادت کرے
فی الفور جواب لکھا کہ یاتی مکہ ویخلی لہ المطاف ویطوف اسبوعا وحدہ وینحل یمینہ علماء عراق اس سوال
کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے نہایت متعجب ہوئے کسینے سوال موارد آلہیہ وطوارق شیطانیہ کا کیا تھا کہا
وارد الٰہی نہ استدعا سے آتا ہے اور نہ کسی سبب سے جاتا ہے اور نہ ایک نمط پر آتا ہے اور نہ وقت مخصوص
مین رہا طارق شیطانی سو وہ غالباً برخلاف اسکے ہوتا ہے کسینے سوال ریکار کا کیا تھا کہا ابلک لہ وابک منہ
وابک علیہ ولا برح کسینے دنیا سے سوال کیا تھا کہا اخرجہا من قلبک الی یدک فانہا لا تضرک
بجواب سوال شکر کے فرمایا تھا حقیقت شکر کی اعتراف کرنا ہے ساتھ نعمت منعم کے بر وجہ خضوع و مشاہدہ
منت وحفظ حرمت لطور معرفت عجز من الشکر کے فرماتے تھے فقیر صابر مع اللہ افضل ہے غنی شاکر سے
اور فقیر شاکر افضل ہے ان دونوں سے اور فقیر صابر شاکر افضل ہے اون سب سے بلا نہین آتی مگر اوسی پر
جو عارف تبلی ہے **حکایت** ایک سو فقیہ ایکبار بغداد مین سے جمع ہوئے کہ امتحان اونکا علم مین لیوین
ہر شخص نے کچھ مسائل جمع کیے تھے جب حاضر مجلس ہوئے شیخ نے سر جھکایا ایکبارگی نور کا انکے سینے سے
اونکے سینوں پر گذرا جو کچھ اونکے دلمین تھا وہ سب محو ہوگیا مبہوت و مضطرب ہوکر چیخنے لگے کپڑے
پھاڑ ڈالے سر برہنہ ہو گئے شیخ نے کرسی پر جاکر سب کے مسائل کا جواب دیا سب معترف انکے فضل کے ہوئے
ف با وجود اوس جلالت قدر کے پاس صغیر وکبیر و فقرا کے بیٹھتے اونکے کپڑون سے جوئیں چنتے
اعیان دولت وعظما مین سے کسیکے لیے کھڑے نہوتے اور نہ کبھی کسی وزیر و سلطان کے در پر گئے ۵

در زیر بار منت بال ہما مرو		مسند نشین سایۂ دیوار خویش باش

علی بن ہیتی کہتے ہین انکا قدم تفویض وموافقت پر تھا ہمراہ تبری کے حول وقوت سے انکا طریقہ تجرید و
توحید تفرید تھا ساتھ حضور کے موقف عبودیت مین لا بالشیء ولا للشیء عدی بن مسافر نے کہا ہے طریقہ انکا ذوق
تھا نیچے مجاری اقدار کے موافقت قلب و روح واتحاد باطن و ظاہر وانسلاخ صفات نفس ہمراہ غیبت کے
رؤیت نفع و ضر و قرب و بعد سے بقا بن بطو کہتے ہین انکا طریق اتحاد قول و فعل و نفس و وقت معانقہ
اخلاص و تسلیم و موافقت کتاب و سنت ہر نفس و خطرہ و وارد و حال مین تھا اور ثبوت ہمراہ خدا عز و جل کے
کہتے ہین انکی قوت طریق الی الرب مین مثل قوی سارے اہل طریق کے تھی شدت و لزوم مین یہ صفا و حکما
وحالا طریقہ توحید پر اور ظاہرا و باطنا حقیقت شرع پر تھے اپنے یارون سے کہتے تھے اتبعوا ولا تبتدعوا
واطیعوا ولا تمرقوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تتفرقوا وانتظروا ولا تیأسوا واجتمعوا

علی الذکر ولا تتفرقوا وتطہروا عن الذنوب ولا تلطخوا وعن باب مولاکم لا تبرحوا **ف**
فرماتے تھے اذا مت عن الخلق قیل لک یرحمک اللہ واماتک عن الھوی فاذا مت عن ھواک
قیل لک یرحمک اللہ واماتک عن ارادتک ومناک فاذا مت عن ارادتک ومناک
قیل لک یرحمک اللہ واحیاک فحیینذ تحیی حیاۃ طیبۃ لا موت بعدھا وتغنی غنا
لا فقر بعدہ وتعطی عطاء لا منع بعدہ وتعلم علما لا جھل بعدہ وتامن امنا لا تخاف بعدہ
وتکون کبریتا احمر لا یکاد یری **ف** فرماتے تھے جب تو اپنے دل مین کسی شخص کا بغض یا حب پاوے
تو اوسکے افعال کو کتاب وسنت پر عرض کر اگر وہ افعال اون دونون مین محبوب ہون تو اوسکو دوست رکھہ اور
اگر مکروہ ہون تو مکروہ رکھہ تاکہ تو کسی کو اپنے ہوی سے مبغوض ومحبوب نرکھے **قال تعالی**
ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ اور کسی شخص کو چھوڑ مگر واسطے اللہ کے اور یہ حب ہوگا
کہ تو اوسکو مرتکب کسی کبیرہ کا یا مصر کسی صغیرہ پر دیکھے ہر حقیقت جسکی شہادت شریعت نہ دے باطل ہے
ف علامت اوس ابتلا کی جو بروجہ عقوبت ومقابلہ کے ہوتی ہے عدم صبر ہے وقت وجود بلا کے
اور جزع وشکوی طرف خلق کے اور علامت اوس ابتلا کی جو بروجہ تکفیر وتمحیص خطیات ہوتی ہے وجود ی
صبر جمیل کا بغیر شکوے وجزع وضجر وثقل کے ادا اوامر وطاعات مین اور علامت اوس ابتلا کی جو واسطے
ارتفاع درجات کے ہوتی ہے وجود ہے رضا وموافقت وطمانیت نفس وسکون کا واسطے اقدار کے یہانتک
کہ وہ ابتلا جاتا رہے جو شخص آخرت کو چاہے وہ دنیا مین زہد کرے اور جو کوئی اللہ کو چاہئے وہ آخرت
مین زہد کرے جب تک کہ دل بندہ کا متعلق رہتا ہے ساتھہ کسی شہوت کے شہوات دنیا سے یا ساتھہ
کسی لذت کے لذات دنیا سے جیسے ماکول ملبوس منکوح یا ولایت یا ریاست یا تدقیق کسی فن مین فنون
زائد علی الفرض سے جیسے روایت حدیث کیفیت حال پر یا قرارت قرآن بروایات سبع یا جیسے نحو ولغت
وفصاحت تب تک وہ محب آخرت نہین ہوتا ہے بلکہ راغب فی الدنیا وتابع ہوای خود ہے سو من فتانش
ہوتا ہے اور منافق لقان **ف** شعرانی نے بعض ریاضات شاقہ اور بعض کرامات اونکے اور بعض
عبارات دقیقہ علوم قوم ذکر کیے تھین ہمنے اونکو نہین لکہا ہان ترجمہ انکا کتاب تقصار مین اسجگہ سے زیادہ
ہمنے لکہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جناب شیخ رضی اللہ عنہ کبیر الاولیا رتھے جامع تھے درمیان سیادت نسب
وعلو حسب وعلم کتاب وسنت وعلم طریقہ قوم کے اور اپنے عصر بلکہ اعصار مابعد مین اوحد مشائخ واکرم
صوفیہ تھے انتقال انکا مذہب حنابلہ پر ہوا کتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب مروج ہین اہل اسلام
مین اور تسے فضل وکمال انکا ظاہر باہر ہے رح ✦

ابو بکر بن ہوار بطائحی[۱۱] رح یہ شاطر راہزن تھے ایک رات ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے اما ان لك ان تخاف من اللہ تعالیٰ اوسی دم تائب ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین انکو خرقہ و طاقیہ پہنایا یہ جاگ اوٹھے دونون کو پایا کہتے تھے میرے رب کا مجھسے عہد ہے کہ جو کوئی بدن میری تربت مین داخل ہوا وسکو آگ مین نہ جلاویگا مشائخ عصر کا انکی جلالت و علو مقام پر اجماع تھا فرماتے تھے التصوف ذکر باجتماع و وجد باستماع و عمل باتباع دوسرا قول یہ ہے التوحید افراد القدم من الحدوث و خروج الاکوان و قطع الحجاب و ترك الوقوف مع کل ما علم و کل ما جهل جمع بالحق تفرقہ عن الغیر ہے اور تفرقہ من الغیر جمع بالحق ہے تیرا حقیر سمجھنا لوگون کو مرض عظیم لا علاج ہے کہتے تھے اوتاد عراق کے آٹھ آدمی ہین معروف کرخی احمد بن حنبل بشر حافی منصور بن عمار جنید سری سقطی سہل تستری عبد القادر جیلی پوچھا کون عبد القادر کہا اعجمی شریف ساکن بغداد انکا ظہور قرن خامس مین ہوگا وھو احد الصدیقین و اعیان الدنیا الاقطاب۔

ابو محمد شنبکی[۱۲] رح ریاست اس شان کی انکے وقت مین انہین کی طرف منتہی ہوئی یہ بڑے شریف الاخلاق کامل الادب وافر العقل کثیر التواضع تھے پہلے رہزنی کرتے تھے پھر ہاتھ پر ابو بکر بن ہوار کے تائب ہوگئے انکی دعا سے اکمہ ابرص مجنون اچھے ہوجاتے تھے کہتے تھے جسنے اللہ کی ندا نہ سنی وہ کیا اوسکے داعی کا جواب دیگا اور جو کوئی مستغنی ہوا ساتھ کسی شئے کے سوا اللہ کے اوسنے اللہ کی کچھ قدر نہ جانی جسنے قہر کیا اپنی جان پر ادب سے وہی اللہ کا عابد بالاخلاص ہوگا صلاح دل کی اشتغال علم مین ہے وجہ اخلاص پر اور فساد دل کا اوسکے اشتغال مین ہے وجہ ریا و سمعہ پر شہوت صدیقین مجاہدہ ہے اور شہوت کاذبین نوم و کسل ہے رح۔

عزاز بن مستودع بطائحی[۱۳] رح ریاست طریق کی بطائح مین انہین کی طرف منتہی ہوتی تھی ایک جماعت صلحا و علما نے انسے اخذ طریقہ کیا تھا مشائخ انکی تعظیم پہ مجتمع تھے یہ کہتے تھے غفلت دو ہین ایک غفلت رحمت دوسری غفلت نقمت وہ غفلت جو رحمت ہوتی ہے کشف غطا ہے تاکہ قوم مشاہدہ عظمت و جلال کرکے عبودیت سے ذاہل ہو مگر فرائض و سنن اور مراعات سر سے غافل نہو مگر مراقبہ و ارادہ ہیبت اور وہ غفلت جو نقمت ہے اشتغال ہے بندہ کا طاعت خدا سے ساتھ معصیت کے اور ملتفت ہونا طرف کرامات کے اور غفلت طریق استقامت سے فرماتے تھے ارادت تحویل کرنا قلب کا ہے اشیاء سے طرف رب اشیاء کے اور جلوس ساتھ اللہ کے بغیر ہم کے کمال علم انقطاع رجا ہے کنہ صفات جمال سے۔

شیخ منصور بطائحی[۱۴] رح یہ ماموں تھے احمد بن رفاعی کے ایک جماعت کثیرہ اہل احوال و ارباب مقامات کی انکی طرف منسوب ہے یہ کہتے تھے جسنے دنیا کو پہچانا وہ اوسمین زہد کریگا جسنے اللہ کو پہچانا وہ اوسکی رضا اختیار کریگا جسنے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ اعظم غرور مین ہے دل کا رتبہ جتنا بلند ہوتا ہے اوسی قدر عقوبت

طرف اوسکے اسرع ہوتی ہے کل موجود فی الدنیا لا یکون عونا علی ترکہا فہو علیک لا لک تین خصال صفات اولیا ءسے ہین اعتماد اللہ پر پہر شئے مین فنا ہر شئے سے طرف اللہ کے مستند ہوکر رجوع الی اللہ ہر حال مین توکل کہتے ہین ہر امر کے رد کرنے کو طرف واحد کے نقصان مخلص کا اوسکے اخلاص مین رویت اخلاص کی ہے اور کمال اوسکا شہود دریا ہے اخلاص مین رح +

تاج العارفین ابوالوفا رح یہ اعیان مشائخ عراق سے ہین انکی کرامات خارقہ بہت تہی علماء وصلحاء بیشمار انکے شاگرد ہین ارباب احوال سے چالیس شخص انکے خادم تہے انکے شیخ شنبکی نے جب انسے عہد لیا تو کہا آج ہمارے جال مین ایک ایسی چڑیا پہنسی ہے جو کسی شیخ کے جال مین نہین آئی شیخ عبدالقادر جیلی فرماتے تہے لیس علے باب الحق تعالی رہی مثل ابی الوفا عراق مین سب سے پہلے تاج العارفین انہین کا نام ہوا کہتے تہے من ہمہ انتر النظر اقتلقہ سماع الخبر ومن انقطع فی مفا وز الاشواق لم یلتفت الی الاٰفاق تسلیم ارسال نفس ہے میادین احکام مین اور ترک کرنا شفقت کا نفس پر طوارق سے رح +

حماد بن مسلم دباس رح یہ علوم حقائق مین علماء راسخین مین سے تہے دربارۂ کشف مخفیات سوار دانپر اجماع تہا اونکے وقت کے مشائخ وصوفیہ بغداد انہین کی طرف منسوب تہے یہ صاحب شیخ عبدالقادر جیلی اور راوی اونکی کرامات کے ہین کہتے تہے دل تین طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جو طواف دنیا کا کرتا ہے دوسرا وہ جو طواف آخرت کا کرتا ہے تیسرا وہ جو طائف بالمولی ہے لی المولی طائف فی المولی زندیق ہوجاتا ہے فرماتے تہے تو پاک کر اپنا دل یقین سے تاکہ اوسمین اقتدار جاری ہو ان اقرب طرق الی اللہ حب اللہ ہے یہ حب صاف نہین ہوتا جب تک کہ محب روح بلا نفس نہوجائے جبتک نفس باقی ہے کبہی مزا محبت الٰہی کا نہ چکہے گا رح +

یوسف بن ایوب ہمدانی رح اوصد ائمہ مین تربیت مریدین خراسان کے انہین کی طرف منتہی تہی انکی خانقاہ مین ایک جماعت کثیرہ علماء وصلحاء کے جمع ہوکر نفع اوٹہاتی **حکایت** ابراہیم بن حرفی کہتے ہین یہ لوگون سے کلام کرتے تہے انکی مجلس مین دو فقیہ تہے اونہون نے انسے کہا چپ رہ تو بدعتی ہے انہون نے ان دونون سے کہا تم چپ ہو اور نہ جیو وہ دونون اوسی جگہ مرگئے **حکایت** ہمدان سے ایک عورت روتی ہوئی آئی کہ میرے بیٹے کو فرنگیون نے قید کرلیا ہے اوسکو صبر دلایا وہ صبر نکر سکی کہا اللہم فک اسرہ وعجل فرجہ پہر اوس عورت سے کہا تو اپنے گہر جا وہان تو اوسکو پائیگی وہ چلی گئی دیکہا بیٹا گہر مین بیٹہا ہے اوس سے پوچہا تو کیسے آیا اوسنے کہا مین قسطنطنیہ کبری مین تہا میرے پاؤن مین قیود اور میرے سر پر لگاہبان تہے ایک شخص نے آکر مجہکو اوٹہالیا اور لمح البصر مین اسجگہ پہنچا دیا یہ حمد ود سنہ ۴۴۰ مین پیدا ہوئے تہے اور سنہ ۵۳۵ مین مرے رح +

١١٨
شیخ عقیل منبجی یہ اپنے وقت مین شیخ شیوخ شام تہے ایک جماعت اکابر انکی صحبت سے نکلی جیسے شیخ عدی بن مسافر
سب سے پہلے شام مین خرقہ عمریہ بہی لائے **حکایت** انکا نام طیار ہے اسلئے کہ جب اوس قریہ سے
نقل کرنا چاہا جسمین مقیم تہے بلاد شرق مین تو وہان کے منارہ پر چڑہ کر اہل قریہ کو پکارا جب وہ جمع ہوئے تو
وہان سے ہوا مین اڑے لوگ دیکہتے تہے پہر جو آکر دیکہا تو منبج مین پایا یہ کہتے تہے معرفت اوسمین ہے جسکے
ساتھ اللہ پاک مستاثر ہے اور عبودیت اوسمین ہے جسکا اوسنے حکم کیا ہے گزہر امر کا خوف ہے کہتے تہے اے
شخص تو یون کہہ الہی نفذنی من بدرك واحمنی من خلقك پہر جب امر آئے تو کہہ الہی احجبنی
منی جب فضل آئے تو کہہ الہی فضلك لصنعك بلا انا الخ فرماتے تہے طریقتنا الجد والکد و
لزوم الحد حتی تنفذ فاما ان یبلغ الفتی مناہ واما ان یموت بدا یہ کہتے تہے جو کوئی اپنے نفس
کے لئے طالب حال یا مقال ہوتا ہے وہ طرقات معارف سے بعید ہے جو شخص اشارہ اپنی طرف کرے وہ مدعی
ہے فتوت یہ ہے کہ محاسن عبید دیکہے اونکے مساوی سے غیبت ہو یہ کچہ اوپر چالیس برس منبج مین رہے
وہین مرے رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

١١٩
ابو یعزی مغربی رح تربیت صادقین مغرب کی انہین کی طرف منتہی ہتی اہل مغرب انکے ساتھ استسقا کرتے
اونکو پانی ملتا فرماتے تہے جو حقیقت ماحی آثار و رسوم عبد نہو وہ حقیقت نہین ہے انفع کلام وہ ہے جو
اشارہ ہو مشاہدہ سے یا خبر ہو حضور سے **حکایت** شیخ ابو مدین کہتے ہین ایکبار مینے انکی زیارت صحرا مین
کی انکے گرد شیر و وحوش طیر جمع تہے انسے اپنے احوال مین مشورہ لیتے تہے وہ وقت گرانی کا تہا وحش سے
کہا تو فلان جگہہ جا تیرا قوت اوس جگہہ ہے اسی طرح طیر کو کوئی جگہہ بتا دی کہ تم وہان جاؤ وہ ستفاد امر تہے پہر
انسے کہا ای شعیب یہ وحوش طیور میری ہمسایگی کو دوست رکہتے ہین میرے سبب سے الم جوع کا تحمل کرتے
ہین یہ پچیس برس صحرا مین رہے دالنے درخت کے کہاتے کبہی کسی شیر سے کہہ دیتے کہ تو اس جنگل مین مت رہ
وہ اپنے بچے لیکر وہانسے نکلجاتا تہا ٭

١٢٠
شیخ عدی بن مسافر اموی رح یہ ایک رکن تہے اس طریقہ کے واعلی عالم تہے شیخ عبد القادر انپر ثنا کرتے اور تعظیم
سے نام لیتے اور انکے لئے شہادت سلطنت کی دیتے اور کہتے تہے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے ملتی تو انہین کو ملتی
انہون نے بدایت مین وہ مجاہدہ کیا جس سے بعد انکے سارے مشائخ عاجز نکلے کہتے تہے حسن خلق یہ ہے
کہ ہر شخص سے معاملہ بموالست کرے اوسکو متوحش نہ بنائے علما کے ساتہ حسن استماع ہو اگرچہ اسکا مقام
فوق ہو اہل معرفت کے ساتہہ سکون و انکسار ہو اہل توحید کے ساتہ تسلیم ہو فرماتے تہے جب تم کسی کو
دیکہو کہ اوس سے کرامات و خرق عادات ہوتی ہین تو دہوکا نہ کہاؤ یہانتک کہ یہ دیکہو کہ وہ نزدیک امر و نہی

کے کیسا ہے یعنی پابند ہے اوسکا یا نہین اور صحبین اوکی بدعت ہوا وسکے پاس نہ بیٹھو کہین اوسکا شوم تمپر جاندہ نہو اگرچہ بعد ایک زمانہ کے ہو اکثر اقامت انکی جزیرہ سادسہ بحر محیط مین رہتی تہی ہوا سے کہتے تھے جادہ ٹہر جاتی سنہ ۵۵۸ مین انتقال کیا فرماتے تہے توحید الباری عز وجل لا تجری ماهيته فی مقال ولا تخطر کیفیته ببال جل عن الامثال والاشکال حرام علی العقول ان تتصور الا ما وصف به ذاته تعالی فی کتابه او علی لسان نبیه صلعم یہ بالس مین جا رہے تہے وہین اپنے زاویہ مین مدفون ہین رح ✤

علی بن وہب سنجاذی رح ایک جماعت اکابر انکی شاگرد تہی چالیس مرید صاحب حال چھوڑکر مرے کہتے تہے مینے سات برس کی عمر مین قرآن یاد کیا پہر مشغول العلم ہوا ایک شب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہا مجھکو حکم ہے کہ یہ طاقیہ مین تمکو پہناؤن پہر ایک کلاہ آستین سے نکال کر میرے سر پر رکہی پہر مجھسے خضر نے کہا اخرج الی الناس ینتفعوا بک پہر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا یہی بات مجھسے فرمائی پہر حق تعالی کو خواب مین دیکہا مجھسے کہا یا عبدی قد جعلتک من صفوتی فی ارضی فاخرج الیهم واحکم فیهم بما علمتک من حکمی آخر مین لوگونکی طرف نکلا ہر طرفسے لوگ میری طرف دوڑے یہ کہتے تہے زہد فریضہ و فضیلت و قربت ہے حرام مین فریضہ ہے متشابہ مین فضیلت ہے حلال مین قربت ہے زہد اعظم ہے ورع سے اسلئے کہ ورع البقا ہے اور زہد قطع کل ہے بقا ابد جب ہے کہ تو آپسے فنا ہو جائے ✤

شیخ موسی بن ماہین زولی رح اوحد ائمہ و صاحب کشف و خرق عادات تہے انکی ہیبت تہی دلون مین لوگ انکی زیارت کو اور حل مشکلات کے لئے دور دور سے چلکر آتے تہے شیخ جیلی انکے ثنا خوان و معظم شان تہے ایکبار کہا اے اہل بغداد قریب ہے کہ تمپر ایک سورج نکلے گا جو ابتک طالع نہین ہوا کہا وہ کیا ہے کہا شیخ موسی زولی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکہا کرتے تہے اغلب افعال انکے بتوفیق نبوی تہے لوہے کو ہاتھہ لگاتے تو نرم ہو جاتا چارماہ کے بچے سے کہتے فلان سورت پڑہ وہ بزبان فصیح پڑہتا پہر اوسوقت سے بولتا رہتا بلدہ ماردین مین رہے وہین مرے جب قبر مین رکہا کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے قبر کشادہ ہو گئی نازلین قبر بیہوش ہو گئے شعرانی نے جو عبارت انکے متعلق حقائق طریقہ نقل کی ہے وہ فہم عوام سے باہر ہے اسلئے ترجمہ اوسکا ترک کر دیا گیا رح ✤

شیخ عبد القادر سہروردی رح انکا لقب ضیاء الدین و نجیب الدین تہا صدیقی النسب تہے طیلسان و لباس علما پہنتے تہے اور بغلہ پر سوار ہوتے انکے سامنے غاشیہ لے چلتے انکے احترام پر مشائخ و علما کا اجماع ہے اللہ پاک نے انکا قبول تام صدور مین اور مہابت وافر قلوب مین ڈالی تہی شیخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ اکابر انکی صحبت مین کامل ہوئے انکا ذکر مشتہر آفاق ہوا ہر قطر سے لوگ انکے پاس آتے فرماتے تہے

احوال معاملات قلوب ہین انسے صفا اذکار فوائد حضور معانی مشاہدہ حل ہوتے ہین اول تصوف علم ہے اوسط اوسکا عمل ہے
آخر اوسکا موہبت ہے علم کاشف مراد ہوتا ہے عمل طلب پر اعانت کرتا ہے موہبت غایت امل کو پہنچا دیتی ہے اہل تصوف
تین طبقے ہین مرید طالب متوسط طائر منتہی واصل مرید صاحب وقت ہے متوسط صاحب حال ہے منتہی صاحب
یقین ہے ف افضل اشیا نزدیک صوفیہ کے علم انفاس ہے مقام مرید کا مجاہدات ومکابدات وتجرع مرارات
ومجانبت حظوظ وہر منفعت نفس ہے اور مقام متوسط کا رکوب اہوال ہے طلب مراد و مراعات صدق فی الاحوال
واستعمال ادب فی المقامات مین وہ مطالب ہے ساتھہ آداب منازل کے اور صاحب تلوین ہے کیونکہ ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف ترقی کرتا ہے اور زیادتی نہین رہتا ہے مقام منتہی کا صحو وثبات واجابت حق من حیث الا
ہے وہ حالت شدت ورخا ومنع وعطا وجفا ووفا مین یکسان رہتا ہے اوسکا اکل مثل جوع کے اور نوم مثل
سہر کے ہوتا ہے حظوظ اوسکے فانی ہوجاتے ہین حقوق باقی رہجاتے ہین ظاہر مین ہمراہ خلق کے ہے
اور باطن مین ہمراہ حق کے یہ سب امور منقول ہین احوال نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ف انکی خلوت
مین جب کوئی فقیر بیٹھتا روز اوسکے پاس آکر تفقد احوال کرتے کہتے آجکی رات تجہہ پر یہ ہوگا فلان امر مکشوف ہوگا
فلان حال تجکو حاصل ہوگا ایک شخص اس صورت کا تیرے پاس آئیگا تجسے یہ کہیگا تو اوس سے حذر کرنا کہ وہ شیطان
ہے غرضکہ جس بات کی خبر فقیر کو کرتے ویساہی واقع ہوتا مرتے دم تک بغداد مین رہے ۵۲۳ھ مین انتقال کیا
مدرسہ ساحل دجلہ مین مدفون ہوئے رح

١٤٢ احمد بن ابی الحسین رفاعی یہ منسوب ہین طرف بنی رفاعہ کے یہ ایک قبیلہ ہے عرب کا یہ ام عبیدہ ارض بطائح
مین ساکن تھے وہین انتقال کیا ریاست علوم طریق کی منتہی تھی طرف انکے شارح احوال مفسر مشکلات
منازلات تھے شناخت امر تربیت مریدین کی انہین سے ہوئی ایک جماعت کثیر نے انپر تخرج وتلمذ کیا مشائخ وعلما
نے انکا مرثیہ کہا انکا کلام اوپر لسان اہل حقایق پر نہایت عالی ہے ف انسے حال رجل متمکن کا پوچھا کہا یہ وہ
شخص ہے کہ اگر اوسکے لئے سنان اعلی شاہق جبل ارض پر منصوب کرین اور ریاح ہشتگانہ چلین تو بھی وہ
اوسکو متغیر نکرین

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے
نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

فرماتے تھے زہد اساس احوال مرضیہ ومراتب سنیہ ہے اول قدم قاصدین الی اللہ کا اور منقطعین الی اللہ کا
اور راضین من اللہ کا اور متوکلین علی اللہ کا یہی زہد ہے جسنے اپنے اساس کو زہد مین محکم نکیا اوسکے لئے کوئی
شئے مابعد صحیح نہین ہوتی ہے کہتے تھے فقرا اشراف ہین کیونکہ فقر لباس مرسلین جلباب صالحین تاج متقین
غنیمت عارفین منیہ مریدین رضاء رب العالمین کرامت اہل ولایت ہے انس باللہ اوسی بندہ کو ہوتا ہے

جسکی طہارت کامل جسکا ذکر صاف ہے ہر شاغل من اللہ سے ستوحش ہے اپنا اللہ ہی اوس سے انس کریگا اوسکا
ارادہ بحق حقائق انس کرکے وجدان طعم خوف ماسوا سے اوسکو الگ کرلیگا فرماتے تھے توحید وجدان تعظیم ہے قلب
مین تعطیل وتشبیہ سے مانع ہوتی ہے لسان ورع داعی ہوتی ہے طرف ترک آفات کے اور لسان تعبد بلاتی ہے
طرف دوام اجتہاد کے اور لسان محبت خواہان ذوبان وہیمان ہوتی ہے اور لسان معرفت داعی ہے طرف فنا
ومحو کے ولسان توحید بلاتی ہے طرف اثبات وحضور کے اور جو کوئی اعراض سے اوپا معرض ہوتا ہے وہ حکیم
متادب ہے اگر تکلم کرے کوئی شخص ذات وصفات مین تو بہی سکوت اوسکا افضل ہے اور اگر قاف سے قاف تک
جائیگے تو بہی جلوس اوسکا افضل ہے ۵

	نشستہ ایم کہ از ما غبار بر خیزد		گراد ماغ کہ از کوئی یار بر خیزد	

حکایت کہتے تھے مین صغیر تہا پاس عارف باللہ خرقوتی کے گیا مجہے وصیت کی اور کہا ای احمد تو نگاہ رکہہ
جو مین تجہے کہتا ہون مینے کہا بہت اچہا کہا ملتفت لا یصل ومتسلسل لا یفلح ومن لم یعرف من نفسہ
نقصان فکل اوقاتہ نقصان مین انکے پاس سے باہر آیا سال بہر تک اسکی تکرار کرتا رہا پہر اونکے پاس گیا
کہا مجہے وصیت کرو فرمایا ما اقبح الجہل بالاولیاء والعلۃ بالاطباء والجفا بالاحباء پہر ایک سال تک
مین اسکی تردید کرتا رہا اور اس موعظت سے منتفع ہوا کہتے تھے مین جانا فقرا کا حمام مین مکروہ رکہتا ہون
اور واسطے سارے احباب اپنے کے جوع وعری وفقر وذلت ومسکنت کو دوست رکہتا ہون اور انکے نزول
سے اونپر خوش ہوتا ہون کہتے تھے شفقت کرنا اخوان پر اللہ سے نزدیک کردیتا ہے **ف** کہتے تھے جب تم
میرے پاس آؤ اور کچہ کہانے کو نہ پاؤ تو مجہسے دعا کراؤ مین تمکو دعا دونگا کیونکہ اسلام مین معتقد ہی ہون رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرماتے تھے صدقہ افضل ہے عبادات بدنیہ ونوافل سے جب کسی فقیر پر جبۂ صوف کو دیکہتے
کہتے ای فرزند تو دیکہہ کہ تونے کسکا لباس پہنا ہے اور کسکی طرف تو منسوب ہے یہ لباس انبیا رکا ہے اور حلیہ
ہے اتقیا رکا اور زینت ہے عارفین کی اب تو سالک سالک مقربین ہو ورنہ اس جامہ کو اوتار ڈال شرط فقیر
یہ ہے کہ ہر نفس کو اپنے انفاس سے عزیز تر کبریت احمر سے جانے ہر نفس کے پاس وہ ودیعت رکہے جسکا
وہ صالح ہے کوئی نفس ضائع نکرے **ف** جو کوئی انسے بیاہ کا مشورہ لیتا اوس سے کہتے تھے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے من تزوج للہ کفی ووقی کہتے تھے الامر اعظم مما تظنون واصعب
مما تتوھمون ہر پرادرجو دنیا مین نفع نہین دیتا وہ آخرت مین بہی نافع نہوگا فرماتے تھے تم مین جب کوئی شخص
کوئی خیر سیکہے تو لوگون کو سکہائے کہ اوسکا ثمرہ نیک ہوگا ہمارا طریقہ تین اشیا پر مبنی ہے لا نسأل ولا نرد
ولا ندخر یعنی طمع نکند ومنع نکند وجمع نکند علامت اقبال مرید کی یہ ہے کہ تربیت مین شیخ کو تعب نہ دے بلکہ سمیع ومطیع

اشارہ ہو شیخ اوصیر درمیان فقراء کے فخر کرے نہ یہ کہ وہ شیخ سے فخر کرے واللہ ما لی خیرۃ الا انی انوحن
فیالیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد یہ آپنے فرزند صالح سے کہتے تھے ان لم تعمل بعملی فلست
لک اباً ولا انت لی ولدا دعا مین کہتے اللھم اجعلنا ممن فرشوا علی بابک لعرط ذلھم ثوا
لخد ودو نکسوا رؤسھم من الخجل وحیاھم للسجود ببرکۃ صاحب اللواء المحمود ف
پاس مجانین وزمنی کے جاتے اونکے کپڑے دہوتے اونکو کہانا کہلاتے اونکے پاس بیٹھتے اونسے سوال دعا
کرتے کہتے انکی زیارت واجب ہے نہ مستحب مین کہتا ہون مراد مجانین وزمنا اہل اسلام ہین نہ اہل کفر
حکایت لڑکے کہیلتے تھے انکا گزر ہوا وہ ڈر کر بہاگ کہڑے ہوئے یہ اونکے پیچہے گئے کہتے تھے اجعلونی
فی حل فقد رعتکم ارجعوا الی ما کنتم علیہ ایکبار لڑکے آپس مین جھگڑتے تھے بیچ مین پڑکر اونکو الگ
کیا ایک لڑکے سے پوچہا کہ تو کس کا بیٹا ہے اوسنے کہا وانت فضولک یعنی کیا فضول بات بکتے ہو اس کلمہ کو
تکرار کرتے اور کہتے ادبتنی یا ولدی جزاک اللہ خیرا جسکو دیکہتے ابتدا بالسلام کرتے یہانتک کہ انعام
وکلاب تک کو دیکھکر کہا انعم صباحا کسینے کہا یہ کیا کرتے ہو کہا اعود نفسی الجمیل یعنی جی کو اچہی بات
کی عادت ڈالتا ہون کوئی شخص کسی گاؤن مین بیمار ہوتا تو اوسکی عیادت کو جاتے بعد ایک دو روز کے بہر تے
راہ مین نکل کر کہڑے ہوتے انتظار راہ ہون کا کرتے جب کوئی آجاتا تو اوسکا ہاتہہ پکڑکر لیجاتے جب سفر سے
ام عبیدہ مین آتے کمر کس کر ایک رسی مین ہیزم جمع کرکے سر پر رکہہ کر داخل ہوتے اور فقیر بہی انکو دیکھکر
یہی کرتے پہر بستی مین اکثر ارامل ومساکین وزمنی ومرضی وعمیان ومشائخ مین بانٹ دیتے کبہی عوض بدی
کا ساتہہ بدی کے نکرتے حکایت ایکبار ملاقات انکی ایک جماعت فقراء سے ہوئی اونہون نے انکو
گالیان دین اور کہا ای اعور اے دجال اے مستحل محرمات ای مبدل قرآن اے ملحد ای کلب انہون نے
اپنا سر کہولکر زمین کو چوما اور کہا ای میرے سید و تم قصور اپنے غلام کا معاف کرو پہر اونکے ہاتہہ پاؤن چومنے
لگے اور کہا مجھسے راضی ہو جاؤ تمہارا حلم میری گنجایش کرسکتا ہے جب وہ عاجز آگئے تو اونہون نے کہا ہمنے
تمہارا سا کوئی فقیر نہین دیکہا یہ سب تمنے ہمسے تحمل کیا اور متغیر نہوئے کہا ھذا ببرکا تکم ونفعا تکم پہر اپنے
اصحاب کی طرف ملتفت ہوکر فرمایا ما کان الا خیرا ارحناھم من کلامہم کان مکتوما عندھم فی
کنا نحن احق بھم من غیرنا فرفہنا لو وقع ما فھم ذلک لغیر ما کان یحلم ۵

دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب		ابرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض دہم

حکایت ایکبار شیخ ابراہیم سبتی نے ایک خط انکو لکہا اوسمین بہت کچہہ سخت ودرشت تحریر کیا اور
سے کہا پڑہ اوسنے پڑہا اوسمین لکہا تھا ای اعور ای دجال ای مبتدع یا من جمع بین الرجال والنساء

یہانتک کہ کلب ابن الکلب وغیرہ اشیاء غیظ انگیز لکھے تھے جب وہ پڑھ چکا اوسکے ہاتھ سے خط لیکر خود پڑھا اور کہا صدق فیما قال جزاہ اللہ عنی خیرا پھر یہ شعر پڑھا ؎

فلست ابالی من رماتی بریبة ۔ اذا کنت عند اللہ غیر مریب

پھر قاصد سے کہا اسکا جواب لکھ من ھذا اللاش حمید الی سیدی الشیخ ابراھیم السبتی رضی اللہ عنہ اما قولک الذی ذکرتہ فان اللہ تعالی خلقنی کما شاء واسکن فی ماشاء وانی اریدمن صدقاتک ان تدعولی ولا تخلینی من حلمک وحلمک ؎

لیت آلودہ دشنام ولبم صرف دعا ۔ برزبان ہاست سخن ہا زنربان من وتو

جب یہ خط پاس سبتی کے پہنچا وہ ہائم ہوکر کسی طرف چلدیا پھر پتا نہ لگا کہ کہان گیا انتہی مین کہتا ہون ایسی ہی الفاظ یا اس سے زیادہ ایک جماعت اہل دنیا نے بلا سابقۂ معرفت ومعاملہ میرے حق مین بھی وسیع اخبارات کئے ہین مین سمجھتا ہون کہ وہ نتیجہ میرے اعمال ناقصہ کا ہے اللہ مجھے معاف کرے اور اونکو جزاء خیر بخشے جو شخص کسیکے گناہ اپنے اوپر لے اور اپنے حسنات اوسکو دے اوس سے کون زیادہ محسن وبہتر ہوگا ؎

ولست ابالی حین اقتل مسلما ۔ علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

حکایت فقراء جب کسی فقیر کو بسبب کسی لغزش کے مارنا پیٹنا چاہتے تو یہ اوسکے کپڑے عاریت لیکر اور پہنکر بجاے اوسکے سوہتے جب وہ انکو ٹھوک پیٹ کر فارغ ہوتے تو اپنا منھ کھولدیتے وہ بیہوش ہوجاتے یہ اونسے کہتے ماکان الا الخیر کسبتمونا الاجر والثواب یعنی کچھ نہین خیریت ہے تمنے ہمکو اجر وثواب کمواد یا بعض فقراء نے بعض سے کہا تم یہ اخلاق سیکھلو **حکایت** ایکدن اپنے اصحاب سے کہا تم مین جو کوئی مجھ مین کچھ عیب دیکھے بتاوے ایک شخص نے کہا تم مین ایک عیب ہے کہا وہ کیا کہا یہ کہ جیسے لوگ تمہارے اصحاب ہین سارے فقراء رونے اور یہ بھی رونے اور کہنے لگے انا خادم لکم انا دونکم **حکایت** نواحی ام عبیدہ مین ایک شخص انکا منکر تھا جو فقیر انکی جماعت کا ملتا اوس سے کہتا کہ تو یہ میرا خط پاس اپنے شیخ کے لیجا یہ جب اوسکو کھولتے اوسمین لکھا ہوتا اے ملحد ای باطلی اے زندیق اور مثل اسکے یہ فرماتے جسنے یہ خط تجھکو دیا ہے وہ سچا ہے قاصد کو کچھ درہم دیتے اور کہتے جزاک اللہ عنی خیرا کنت سببا لحصول الثواب فرماتے تھے حاصل نہین ہوتی ہے کسی بندہ کو صفائی سینہ کی جبتک کہ کوئی خبث اوسمین باقی ہے دشمن یا دوست یا کسی اور کے لئے خلق اللہ سے جب سینہ صاف ہوتا ہے تو وحوش اپنے خیاص مین اور طیر اپنے اوکار مین مانوس ہوجاتے ہین نفرت نہین کرتے راز حاو میم کا کھل جاتا ہے **ف** ایک شخص نے انکے تلامذہ مین سے کہا اسے سید تم قطب ہو کہا نزہ شیخک عن القطبیۃ کہا تم غوث ہو کہا

تہے شیئاً للہ عن الغوثیہ یعنی مجکو قطبیت وغوثیت سے الگ رکہو شعرانی کہتے ہین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ مقامات واطوار سے تجاوز کر گئے تہے کیونکہ قطبیت وغوثیت ایک مقام معلوم ہے اور جو شخص کہ مع اللہ و باللہ ہو اوسکے لیے کوئی مقام معلوم نہین ہوتا ہے اگرچہ اوسکا مقام ہر مقام مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم انتہی مین کہتا ہون اسی طرح جو شخص کہ اتباع سنت مین راسخ القدم ہوتا ہے اوسکا بہی کوئی مقام خاص نہین ہوتا قال تعالی یا اہل یثرب لا مقام لکم سارے متبعین اصل مین مدنی الاصل ہین یہ اپنا چہرہ اور بڑہاپا خاک پر ملتے اور یون کہتے العفو العفو ؎

عبادتے بجہان بہ ز خاکساری نیست	بہ از وضوی عزیزان بود تیمم ما

پہر کہتے اللہم اجعلنی سقف البلاء علی ہولاء الخلق ۵۴۰ھ مین انتقال فرمایا آخر کلمہ جو کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ تہا ؎

رفت توفیق وہمان کلمۂ توحید طلب	کس ندیدست ز گیتی سفری بہتر ازین

انکو قبر شیخ یحیی بخاری مین دفن کیا وہ دن ایک یوم مشہود تہا یہ شافعی المذہب تہے کتاب تنبیہ کو شیخ ابو اسحق شیرازی پر پڑہا تہا لکن کبہی صدر مجلس بنکر نہ بیٹہے اور نہ سجادہ بچہایا نہایت تواضع سے فرماتے تہے امرت بالسکوت ؎

نکتۂ بسیار دقیق ست سخن پر نازک	دامن عجز بدست آر کہ ملزم نشوی

رحمہ اللہ تعالی ؛

شیخ علی ابن الہیتی ۵۶۴ھ ہیت ایک شہر ہے فرات پر بالای انبار قبر عبد اللہ بن مبارک بہی وہین ہے بڑا کابر مشائخ عراق واعیان عارفین سے ہین منسوب بقطبیت عظمی تہے وہ دو خرقہ جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین ابو بکر بن ہوار کو پہنائے تہے اور بعد جاگنے کے اونہون نے پائی تہی یعنی ایک ثوب اور دوسری طاقیہ وہ انکے پاس تہے پہر وہ انہون نے شیخ علی بن ادریس کو دیئے تہے پہر گم ہوگئے یہ اسی برس تک بیچ خلوت و بے عزلت رہے درمیان فقراء کے سوتے انکو فتح باب الطریق وہب ہوا تہا شیخ جیلی فر[illegible] تہے جتنے اولیاء بغداد مین آئے عالم غیب وشہادت مین وہ سب ہمارے مہمان تہے اور ہم انکی مہمانی مین [illegible] انکے رتق قلب کا فتق عمر ہفت سال مین ہوا تہا انکے ہاتہہ پر کرامات ظاہر ہوتی تہی انکی جلالت وعلو منصب پر علما کا اجماع ہے فرماتے تہے شریعت وہ ہے جسکے ساتہہ تکلیف آئی ہے حقیقت وہ [illegible] سے تعریف حاصل ہوئی ہے شریعت مؤید بحقیقت ہے حقیقت مقید بشریعت ہے شریعت وجود افعال للہ و قیام لبشر طاعلم بواسطہ رسل ہے اور حقیقت شہود احوال باللہ و استسلام طلبات حکم بتقدیر ہے نہ بواسطہ جب تک تمیز باقی ہے تکلیف

متوجہ نہین ہے علامت صحت حال کی یہ ہے کہ صاحب حال احوال غلبہ مین محفوظ ہو جسطرح کہ اوقات صحو مین محفوظ ہوتا ہے **ف** فرماتے تھے حق درار ہو اوس چیز کی ہے جسکو خلق اپنے افہام سے دریافت کرتی ہے یا اپنے علوم سے احاطہ کرتی ہے یا اپنے معارف سے اوسپر اشراف پاتی ہے یہ بلدہ رزیران مین اعمال نہرالملک سے رہتے تھے وہین سنہ ۵۶۴ مین مرے انکی عمر ایکسو بیس برس سے کچھ زیادہ ہوئی رزیران بروزن تقفزان ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عبدالرحمن طفسونجی اکابر مشائخ عراق سے ہین عین العارفین صدر المقربین صاحب احوال فاخرہ وکرامات ظاہرہ تھی کہتے تھے مین درمیان اولیا کے ایسا ہون جیسے کرکی درمیان طیور کے کہ اسکی گردن سب سے زیادہ لنبی ہوتی ہے ایک بلند کرسی پر بیٹھکر شریعت وحقیقت مین کلام کرتے علما ومشائخ حاضر ہوتے لباس علما کا پہنتے خچر پر سوار ہوتے فرماتے تھے جو کوئی مشتغل ہوتا ہے طلب دنیا مین وہ مبتلا ہوتا ہے ذلت مین آورجو کوئی اندھا ہوجاتا ہے نقائص نفس سے وہ طاغی باغی ہوجاتا ہے اور جو شہرین ہوتا ہے ساتھ باطل کے وہ مغرور ہے انفع علوم علم باحکام عبودیت ہے اور ارفع علوم علم توحید **ف** ہمراہ تواضع کے بطالت ضرر نہین کرتی جبکہ قائم ہو واجبات وسنن ہے اور نتیجہ نہین دیتا کوئی عمل مندوب اور علم مطلوب ہمراہ کبر کے طفسونج ایک شہر ہے عراق کا وہان مسکن ہوکر مرے شعرانی نے ایک عبارت طویل انکی دربارہ مراقبہ نقل کی ہے

شیخ بقا ابن بطو رح یہ بھی اعیان مشائخ عراق واکابر صدیقین سے ہین صاحب احوال نفیسہ ومقامات جلیلہ وکرامات باہرہ تھے شیخ جیلی انکی بہت ثنا کرتے کہتے سب مشائخ کو پیمانہ سے دیا ہے مگر انکو بے کیل دیا ایک خلائق صلحا وعلما کی انکی شاگرد تھی لوگ زیارات کو آتے نذورات لاتے کہتے تھے فقر وصف ہے ہر مستغنی عن غیر اللہ کا بندہ فقر مین صادق نہین ہوتا جب تک کہ اپنے فقر سے بانتقار شہود فقر باہر نہ نکلے فرماتے تھے تو انصاف کر لوگون کا اپنے نفس سے اور قبول کر نصیحت اوسکی جو تجھسے کم درجہ ہے تو شرف منازل پائیگا جو کوئی اپنے نفس سے زاجر نپائے اوسکا دل ویران ہے جو کوئی اپنے نفس پر اللہ سے استعانت نہین کرتا ہے نفس اوسکو پچھاڑ دیتا ہے **حکایت** تین فقہا نے انکے پیچھے نماز عشا پڑہی انکی قرارت کو تقویم فقہی پر نپاکر بدگمان ہوئے رات کو انکے زاویہ مین رہے تینون کو احتلام ہوگیا وہان نہر پر نہانے کو گئے کپڑے اوتار کر کنارہ پر رکہدئے ایک شیر عظیم الخلقت آیا وہ انکے کپڑون پر بیٹھ گیا رات نہایت سرد تھی انکو اپنے ہلاک کا یقین ہوا اتنے مین شیخ زاویہ سے باہر نکل کر آئے شیر اونکے پاؤن پر خاک مین لوٹنے لگا ان تینون نے توبہ کی اور استغفار پڑہی یہ قریہ نانوس اعمال نہرالملک مین رہتے تھے سنہ ۵۵۳ مین انتقال فرمایا رح

شیخ ابو سعید قلوری[۱۲۸] یہ اکابر عارفین و ائمہ محققین سے تھے صاحب انفاس صادقہ و افعال خارقہ و کرامات و معارف اپنے شہر و اہل شہر مین فتوی دیتے قلوریہ مین علوم شرائع و حقائق پر تکلم کرتے بلند کرسی پر بیٹھتے سائر اقطار ارض سے لوگ انکی زیارت کو آتے کہتے تھے شرط فقیر یہ ہے کہ دل اوسکا ہر جھگڑے سے صاف اور سینہ اوسکا ہر ایک سے سالم اور نفس اوسکا مسامح ہو باذل و ایثار ہو فرماتے تھے تصوف بیزار ہونا ہے ما دون حق سے جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا فانھم عدو لی الا رب العالمین صوفی نہین ہوتا جب تک کہ خلق سے بلوائح وجد مستتر ہو توحید یہ ہے کہ مشاہدہ مکون کرکے اکوان سے آنکھ بند کرلے عارف وحدانی الذات ہوتا ہے نہ کوئی اوسکو قبول کرے اور نہ وہ کسی کو قبول کرے کہتے ہین انکے پاس حضرت خضر آیا کرتے تھے قلوریہ ایک گاؤن ہے علاقہ نہر الملک کا قریب بغداد یہ اوسی جگہ ۵۵۷ھ مین مرے لباس اہل علم پہنتے طیلسان اوڑھتے بغلہ پر سوار ہوتے رح ❖

شیخ مطر بازرانی[۱۲۹] رح یہ اجل سادات عارفین و مشائخ عراق سے تھے علما انکی جلالت و زہد و ہدایت پر متفق ہین ابو الوفا فرماتے تھے الشیخ مطر وارث حالی و مالی یہ اونکے خادم خاص تھے اپر حالت سکر غالب تھی یہ کہتے تھے لذت نفوس کی ہے مناجات قدوس مین اور لذت قلوب کی ہے مزامیر انس مین عقول کے ہاتھ نفوس کی باگ پکڑے ہوئے ہین نفس مسخر عقل ہے عقل کو استمداد انوار الٰہیہ سے ملتی ہے عقل ہی سے وہ حکمت صادر ہوتی ہے جو راس علوم و میزان عدل و لسان ایمان و عین البیان و روضۃ الارواح و نور الاشباح ہے یہ کردی تھے قریہ بازرا مین اعمال کحف سے ارض عراق مین رہتے وہین مرے رح ❖

شیخ ابو محمد ماجد کردی[۱۳۰] رح یہ اعیان مشائخ عراق و صدور مقربین و ائمہ محققین سے تھے انکے احترام و تعظیم پر اجماع مشائخ کا ہے یہ کہتے تھے دل مشتاقون کے منور بنور خدا ہین جب اونمین اشتیاق متحرک ہوتا ہے نور انکا درمیان آسمان و زمین کے چمکتا ہے اوسوقت اللہ سبحانہ اونکے ملائکہ مین مباہات فرماتا ہے اور کہتا ہے اشھدکم انی الیھم اشوق ف کہتے تھے ہیبت کی آگ دل کو پگہلاتی ہے اور محبت کی آگ سمع کو اور شوق کی آگ نفوس کو فرماتے تھے خاموشی عبادت ہے بغیر عنا کے اور زینت ہے بغیر زیور کے اور ہیبت ہے بغیر سلطان کے اور حصن ہے بغیر سور کے اور راحت ہے کاتبین کو اور غنیہ ہے اعتذار سے

	بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید		خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید	

کہتے تھے ما خلق اللہ من عجیبۃ الا و نقشھا فی صورۃ الآدمی ولا اوجد امرا غریبا الا وسلطہ فیہ ولا ابرز سرا الا وجعل فیھا مفتاح علمہ فھو نسخۃ مختصرۃ من العالم انکا قول ہے کہ السکر من مقامات المحبین خاصۃ فان عیون الفنا لا تقبل و منازل العلم لا تبلغ

حکایت ایک شخص انسے رخصت ہوسنے آیا حج کو قدم تجرید و وحدت پر جاتا تھا نہ زاد تھا نہ کوئی ہمراہ انہون نے اوسکو ایک بدہنا اپنا دیکر کہا کہ تو اس سے پانی پائیگا جبکہ وضو کرنا چاہیگا اور دودہ پائیگا جبکہ پیاسا ہوگا اور ستو پائیگا جبکہ بہوکا ہوگا وہ شخص عراق سے تا مکہ گیا اور حجاز مین رہا اور پہر عراق کو واپس آیا پایا وجود اس طول سفر کے جب وضو کرنا چاہتا آب نمکین پاتا جب ارادہ شرب کا کرتا آب شیرین پاتا جب طالب غذا ہوتا دودہ شہد ستو پاتا انکا انتقال ۵۶۱ھ مین جبل حمرین ارض عراق مین ہوا٭

۱۳۱
شیخ جاگیر رح یہ ایک رکن تھے اس طریق کے اور کبیر تھے اس فریق کے ابو الوفا انکی ثنا کرتے تھے اپنی لوٹی اونکے پاس بہیجدی کہ اپنے سر پر رکہو اور اونکو بلایا اور کہا کہ مینے اللہ سے سوال کیا تھا کہ جاگیر میرا مرید ہو سو اللہ نے اوسکو مجہے بخشا قال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اسکے معنی یہ کہتے تھے استقاموا علی المشاہدۃ لان من عرف اللہ لا یہاب غیرہ و من احب شیئاً لا یطالع سواہ انکا نفقہ غیب سے مہیا کردی تھے صحرا عراق مین قریب قنطرۃ الرصاص کے رہتے تھے وہان لوگون نے بعد انکے مرنے کے ایک گاؤن آباد کر لیا باسید برکت رح٭

۱۳۲
قاسم بن عبد اللہ بصری رح یہ صاحب عجائب و غرائب تھے مذہب امام مالک پر فتوی دیتے علم شریعت و حقیقت مین ایک کرسی عالی پر بیٹہکر تکلم کرتے انکا کلام لوگون مین متداول ہے کہتے تھے الوجد محمود ما لم یکن عن شہود فرماتے تھے شاہد الحق یبقی و ینفی شاہد الوجد و ینفی عن العین الوسن و سکرہ یزید علی سکر الشراب کہتے تھے المواجید ثمرات الاوراد و نتائج المنازلات فرماتے تھے ترک الاحوال قبل وجود اللہ تعالیٰ محال و طلب الاحوال بعد وجود اللہ تعالیٰ محال یہ جب خلوت سے باہر آتے جس درخت خشک پر گذرتے وہ سرسبز ہو جاتا جس آفت زدہ بیمار پر گذرتے وہ تندرست ہوجاتا قبل ۵۸۰ھ کے بصرہ مین مرے وقت نماز جنازہ کے جب ہاتہہ تکبیر کے اوٹہائے جاتے جو مین اصوات ضرب طبول سنی جاتی٭

۱۳۳
عثمان بن مرزوق قرشی رح یہ اکابر مشائخ مصر سے ہین علماء محققین مین سے تھے انکو شعرانی رح صاحب کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ و انفاس صادقہ لکہتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ مصر مین فتوی مذہب امام احمد پر دیتے تھے منجملہ علماء مصنفین و فضلاء مفتیین مدرس و مناظر و محلی تھے اللہ نے انکے ہاتہہ پر خرق عوائد و قلب اعیان ظاہر کیا تربیت مریدین صادقین مصر و اعمال مصر کے انہین تک منتہی ہوتی ہے انکی تعظیم و تبجیل و احترام پر اجماع مشائخ کا منعقد ہوا ہے اختلاف مین مرجع طرف انکے قول کے تہا فرماتے تھے رستہ اللہ کی معرفت کا ذات و صفات کا فکر و اعتبار کرنا ہے اوسکے حکم و آیات مین واسطے الباب کے کوئی راہ طرف معرفت کنہ ذات کے

نہین ہے ساری مخلوقات ذرہ سے لیکر تا عرش طرق متصلہ ہین طرف معرفت خدا کے اور حجج بالغہ ہین اوسکی ازلیت پر اور تمام
کون اسکے ناطقہ ہین ساتھہ وحدانیت کے اور سارا عالم ایک کتاب ہے جسکے حروف کو اہل بصائر بقدر بصیرت پڑہتے ہین
جو کوئی اپنے نفس کا شناسا ہے لوگون کی ثنا خوانی اوسکو دگرگون نہین کرتی ہے جو شخص صحبت مولی پر صبر نہین
کرتا ہے اللہ اوسکو صحبت عبید مین مبتلا فرماتا ہے اور جسکے آمال منقطع ہوگئے مگر اپنے مولی سے وہی حقیقت مین
بندہ ہے جو کوئی متحقق ہوا ساتھہ رضا کے وہ متلذذ ہوا ساتھہ بلا کے عارف کا زیور خشیت و ہیبت ہے جس شخص
پر حال غالب ہو وہ ہماری مجلس سماع مین حاضر نہو **حکایت** ایک سال آب نیل بہت بڑہ گیا تھا قریب تھا کہ مصر
ڈوب جاوے اور زمین پر اتنا ٹہیرا کہ وقت زرع کا فوت ہونے لگا لوگون نے آکر انسے کہا یہ کنارہ نیل پر گئے
وضو کیا فی الحال پانی گھٹ گیا دو گز کے قریب کم پڑ گیا اور زمین کھل گئی دوسرے روز لوگون نے کشتکاری
شروع کر دی **حکایت** بعض سنوات مین نیل ٹھہر گیا غلہ گران ہو گیا وقت زراعت کا فوت ہونے لگا خوف
ہلاک کا پیدا ہوا لوگ انکے پاس دوڑے یہ ساحل نیل پر آئے ابریق مین پانی لیکر وضو کیا اوسی دن نیل بڑہ گیا
اپنی حد پر آگیا اوس سال بہت زراعت پیدا ہوئی **حکایت** ایک دن مصر مین اندر اپنے گہر کے نماز عشا پڑہی
پہر مع خادم خود ابو العباس مصری روانہ ہوئے مکہ مین جا کر حجر مین ایک ساعت طویل تک نماز ادا کی پہر وہان سے
نکلکر مدینہ مین آئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دونون نے زیارت کی پہر بیت المقدس پہنچے ایک ساعت
وہان نماز پڑہی پہر فجر سے پہلے مصر مین واپس آگئے ابو العباس کہتے ہین مینے اوس رات کوئی تعب نہین دیکہا
ف کوئی عربی آدمی چاہتا کہ زبان عجمی مین بات چیت کرے اوسکے دہن مین تہوک دیتے وہ اوسی
زبان مین بات کرنے لگتا گویا اوسکی اصلی لغت ہے انکا انتقال ۶۴۲ھ مین بمقام مصر ہوا ستر برس سے زیادہ
عمر ہوئی قریب امام شافعی رح دفن ہوئے ◆
شیخ سعید سنجاری رح اعیان مشائخ مشرق وصدور عارفین واکابر محققین سے تہے صاحب کرامات علیہ و مقامات
سنیہ و اشارات صحیحہ جامع تہے درمیان شریعت و حقیقت کے سنجار کے مریدین انہین کی تربیت مین تہے لوگ سائر اقطار
سے انکی زیارت کو آتے انکا احترام واکرام مجمع علیہ مشائخ عظام تہا شعرانی کہتے ہین هو احد من ملکہ اللہ تعالیٰ
التصرف فی العالم مراد تصرف سے اسجگہ خرق عادت و کرامت ہے نہ استقلال تصرف کہ وہ خاص ساتھہ پروردگار
عالم کے ہے یدبر الامر من السموات الی الارض یہ کہتے تہے علم تین ہین ایک علم من اللہ تعالیٰ یہ علم ہے
امر و نہی و احکام و حدود کا دوسرا علم مع اللہ تعالیٰ یہ علم ہے خوف و رجا و محبت و شوق کا تیسرا علم باللہ تعالیٰ یہ
علم ہے اللہ کی نعوت و صفات کا اور علم ہے ظاہر کا اور علم ہے طریق کا اور علم ہے باطن کا اور علم ہے منزل کا اور
علم ہے حکم کا اور علم ہے شرع کا و کل باطن لا یقیمہ ظاهر فهو باطل اصل عقل سمت ہے اور باطن اوسکا

کتمان اسرار اور ظاہر اوسکا اقتدا السنت **ف** جو کوئی بدگوئی کرتا ہے اولیاء اللہ کی اللہ اوسکو مبتلا کرتا ہے ساتھ انعقاد لسان کے نطق بالشہادتین سے وقت موت کے **حکایت** ایک شخص اکابر بلد سے تھا فقراء کو سخت درشت کہتا تھا اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس سے کہا لا الٰہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مینے معلوم کیا کہ یہ بات کدہر سے ہے مینے حاضر ہوکر اونکی خاطرداری کی یہانتک کہ وہ راضی ہوئے تب اوسکی زبان کہلی اور اوسنے اللہ سے سوال قبول توبہ کا کیا **حکایت** ایک شخص کو دیکھا کہ ایک عورت کو گھور رہا ہے اوسکو منع کیا اوسنے نہ مانا کہا اللھم اعمر بصرہ وہ فی الحال اندہا ہوگیا سات دن کے بعد آیا اور توبہ و استغفار کی شیخ نے کہا اللھم رد علیہ بصرہ الا فی معاصیک اوسی دم دیکھنے لگا بعد اسکے جب وہ کسی محرم کی طرف نظر کرنا چاہتا نابینا ہوجاتا بعدہ آنکھہ سے نظر آنے لگتا **حکایت** ایک نابینا نے آکر کہا میں عیال دار ہون اور کسب سے عاجز ہوگیا ہون کہا اللھم رد علیہ بصرہ وہ مسجد سے بینا ہوکر نکلا بعد بیس برس کے بصیر ہوا اور مرتے دم تک اچہا رہا انکا انتقال سنجار مین ہوا رح ❊

۱۲۵
شیخ حیات بن قیس حرانی رح اجلاء مشائخ و عظماء عرفا سے تھے صاحب ہمم فخیمہ و ہدایات عظیمہ و فتح سنی و کشف جلی مشکلات احوال قوم کو حل کرتے شعرانی کہتے ہین احد الاربعۃ الذین یتصرفون فی قبورہم بارض العراق مراد اس تصرف سے حصول فیض باطنی ہے اہل معارف کو نہ اور کچہہ اہل حران انکے ساتھہ استسقا کرتے اونکو باران ملتا یہ کہتے تھے شعار آدمی کا اہل تمکین مین نہین ہوتا جب تک کہ نور ورع اوسکے نور معرفت کو نہ بجہائے حقیقت وفا کی اقامت سر ہے رقدہ غفلات سے اور فراغ ہمم جمیع کائنات سے جو شخص یہ چاہے کہ اللہ کا خوف اپنے دل مین دیکہے اور احوال صدیقین اوسپر مکشوف ہون وہ نکہائے مگر حلال اور نکرے عمل مگر سنت یا فرض پر نہین ہوتی ہے محرومی وصول و مشاہدہ ملکوت سے مگر بسبب دو چیزون کے ایک سوء طعمہ دوسرے اذی خلق تو تعرض کر واسطے رقت قلب کے ساتھہ مجالست اہل ذکر کے اور استجلاب کر نور دل کا ساتھہ دوام جد کے علامت مرید صادق کی یہ ہے کہ ذکر اللہ سے فاتر اور اوسکے حق سے ملول نہو سنت و فرض کو لازم پکڑے سنت ترک دنیا ہے فریضہ صحبت حق جل و علی ہے تو اپنے زہد کو عبادت ٹہیرا اوسکو اپنا حرفہ نہ بنا یہ حران مین رہتے تھے اوسی جگہہ ۵۸۱ھ مین مرے رح ❊

۱۲۶
شیخ رسلان دمشقی رح یہ اکابر مشائخ شام و اعیان عارفین و صدور بارعین مین ہین صاحب اشارات عالیہ و ہمم سامیہ تھے علما و مشائخ انکا احترام کرتے تھے زائرین ہر فج عمیق سے انکا قصد کرکے آتے تھے یہ کہتے تھے حسد کنجی ہے ہر شر کی اور غضب کہڑا کرتا ہے تجہکو مقام ذل اعتذار مین مکارم اخلاق عفو کرنا ہے وقت قدرت کے اور تواضع ہے ذلت مین اور عطا ہے بغیر منت کے جب تو دشمن پر قادر ہو تو عفو کو شکر قدرت ٹہیرا کریم وہ ہے

جو احتمال اذیت کی کروقت بلوی کے شاک نہو احسن مکارم عفو مقتدر وجود مفتقر ہے سبب غضب کا ہجوم ملال نفس ہے
طرفسے من فوق کے حرکت غضب کے باطن انسان سے طرف ظاہر کے ہوتے ہیں اور حرکت حزن کی ظاہر سے
طرف باطن کے ہوتی ہے حزن سے مرض واسقام حادث ہوتی ہین اور غضب سے سطوت وانتقام پیدا ہوتا ہے

حکایت شیخ تقی الدین سبکی کہتے ہین مین ایک مجلس سماع مین گیا وہان شیخ سلمان بھی تھے قوال نے کچھ
اشعار پڑہے وہ جست کر کے ہوا مین جاتے اور چکر مارتے پھر آہستہ آہستہ زمین پر اوترتے کئی بار اسیطرح کیا
حاضرین مجلس دیکھتے تھے جب آخر کو زمین پر اوترے اوس گھر مین دو درخت تھے اونسے تکیہ لگا کر بیٹھے وہ درخت
مدت سے خشک وبی ثمر تھے اونمین پتے لگے سو سبز ہو گئے انجیر لگا جب انکی نعش کو اوٹھایا سبز پرندون نے
اوسکو آکر گھیر لیا ہے ؛

شیخ ابو مدین مغربی رح اعیان مشائخ مغرب وصدور مقربین سے تھے انکی شہرت انکی تعریف سے مغنی ہے
انکا نام شعیب تھا انکے بیٹے کا نام مدین ہے مصر مین مدفون ہین انکی عمر قریب اسّی سال کے ہوئی **حکایت**
شیخ عبد الرزاق کہتے ہین ۵۸۰ھ مین میری ملاقات خضر سے ہوئی مینے اونسے حال ابو مدین کا پوچھا کہا وہ امام
صدیقین ہین اسوقت مین **حکایت** شیخ محی الدین رح نے فتوحات مین ذکر کیا ہے کہ مین اور بعض
ابدال جبل قاف پر گئے وہان ایک سانپ پہاڑ کو گھیرے ہوئے تہا بدل نے مجھسے کہا اسکو سلام کرو یہ جواب
دیگا مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا تو کس شہر کا ہے مینے کہا بجایہ کا کہا حال ابو مدین کا وہان کے لوگون
کے ساتھ کیا ہے مینے کہا لوگ اونکو متہم بزندقت کرتے ہین اوسنے کہا عجبًا واللہ لبنی آدم ما کنت
اظن ان اللہ عز وجل یوالی عبدًا من عبیدہ فیکرھہ احد مینے کہا تو نے ابو مدین کو کہا سے جانا کہا ہے
سبحان اللہ سبلاد مین پر کوئی ایسا جاندار ہے جو اوسکو نجانے وہ اللہ کا ولی ہے اللہ نے اوسکی محبت قلوب
عباد مین ڈالی ہے اوسکو مکروہ نرکھیگا مگر کافر یا منافق انتہی مین کہتا ہون دلیل اس معرفت پر حدیث
مرفوع ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہوسکتی ہے ان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض
والحیتان فی جوف الماء الحدیث رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
والدارمی ابو امامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ
فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی وجہ دلالت یہ ہے کہ لفظ
من فی الارض شامل ہے جمیع دواب وحیوانات وغیرہ کو اس تعمیم کے بعد حدیث اول مین ذکر حیتان کا جوف
آب مین اور ذکر چونٹی کا اوسکے سوراخ مین کیا ہے یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے واسطے تشریف عالم ومعلم خیر
کے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مراد عالم ومعلم سے اس حدیث مین ہمارے زمانے مین سو کوئی عالم ومعلم علماء صوفیہ

وفضلاء طریقہ سے بڑھکر نہین ہوتا ہے پس یہ حدیث جس طرح کہ شامل علماء حدیث ہے اور اونکا معلم خیر ہونا ظاہر ہے اسی طرح یہ حدیث شامل علماء طریقہ ہے خیر سے مراد علم ہے علم کا نتیجہ عمل ہوتا ہے عمل سے نتائج معرفت پیدا ہوتے ہین اس بنیاد پر یہ احادیث شامل ہین علماء ظاہر حدیث اور علماء باطن معرفت دونون کو وللہ الحمد کیونکہ جسطرح اسلام نام ہے انقیاد وعمل کا اسی طرح ایمان نام ہے علم کا اور احسان نام ہے معرفت واخلاص باطن کا واللہ اعلم یہ بڑے ظریف جمیل متواضع زاہد ورع محقق صاحب مکارم اخلاق تھے مشائخ انکے روبرو ادب سے بیٹھتے احترام وتعلیم مزید کرتے یہ فرماتے تھے دل کے لیے ایک ہی جہت ہے جب اوس طرف توجہ کرتا ہے تو غیر سے محجوب ہوجاتا ہے ٥

	او بہلوی دل ستان نشیند		دل در بر من جہان نشیند	

کہتے تھے جمع وہ ہے جو تیرے تفرقہ کو ساقط اور تیرے اشارہ کو محو کردے وصول یہ ہے کہ تیرے اوصاف مستغرق اور تیرے نعوت متلاشی ہوجائین غربت یہ ہے کہ نہ تو کسی کو پہچانے نہ کوئی تجھکو پہچانے اغنی الاغنیاء وہ ہے جسکے لیے حق نے کوئی حقیقت اپنے حق کی ظاہر کردی ہے افقر الفقراء وہ ہے جس سے حق نے اپنا حق مستور رکھا ہے جو انس وشوق سے خالی ہے وہ فاقد المحبۃ ہے حق جب ظاہر ہوتا ہے تو ہمراہ اوسکے غیر باقی نہین رہتا جو شخص متحقق ہوجاتا ہے ساتھ عین عبودیت کے وہ اپنے افعال کو بعین ریا اور اپنے احوال کو بعین دعوی اور اپنے اقوال کو بعین افترا دیکھتا ہے قریب مسرور ہے اپنے قرب سے اور محجب معذب ہے اپنی حجب سے فقر ایک امارت ہے توحید پر اور ایک دلالت ہے تفرید پر حقیقت فقر کی یہ ہے کہ سوا اوسکے کسی کا مشاہدہ نکرے فقر ایک نور ہے جب تک کہ تو اوسکو مستور کیے ہوئے ہے جب ظاہر کیا تو نور گیا جسکو لینا دینے سے محبوب تر ہے اوسنے فقر کا رائحہ بھی نہین پایا اخلاص یہ ہے کہ مشاہدہ حق مین خلق تجھسے غائب ہوجائے جو کوئی صالح اوسکی معرفت کا نہین ہے وہ اپنی رؤیت اعمال مین مشغول ہوتا ہے فرماتے تھے من سمع منہ یلغ عنہ ومن لم یخلع العذار لم یترفع الا استار حق کو کوئی نہین دیکھتا مگر مرجاتا ہے جو نہین مرا ہے اوسنے حق کو نہین دیکھا ٥

	سیفروشد خویش را دل خریدار شما		بی فنائی خود میسر نیست دیدار شما	

تعریف اخلاص مین کہتے تھے الاخلاص ما خفی عن النفس درایتہ وعلی الملک کتابتہ وعلی الشیطان غوایتہ وعلی الھوی امالتہ جو فقیر کہ ہر نفس مین اپنی کمی وبیشی نہین پہچانتا ہے وہ فقیر نہین ہے فقر فخر ہے علم غنم ہے صمت نجات ہے ایاس راحت ہے زہد عافیت ہے نسیان حق کا ایک طرفۃ العین خیانت ہے قرب من الحق لذت ہے بعد عن الحق حسرت ہے انس بالحق حیات ہے استیحاش من الحق ممات ہے

حضور مع الحق جنت ہے غیبت عن الحق نار ہے ٥

الہجر یقتلہ والوصل یحییہ	شان المحب عجیب فی صبابتہ

طلب ارادت قبل تصحیح توبہ کی غفلت ہے **حکایت** ایک سال تک گہر سے باہر نہ آئے مگر واسطے جمعہ کے لوگ دروازے پر جمع ہوئے کہا ہمکو کچھہ بات کہو جب بہت مجبور ہوئے نکلے گہر مین ایک درخت پر چڑیان تہین وہ اوڑ گئین واپس گئے اور کہا اگر مین لایق بات کرنیکے ہوتا تو یہ طیور مجہسے نہ بہاگتے پہر ایک سال تک گہر مین رہے پہر لوگون نے آکر گہیرا نکلے اوسوقت طیور وعصافیر انسے نہ بہاگے لوگون سے بات چیت کرنے لگے چڑیون نے اوتر کر پر مارنا اور چیخنا شروع کیا یہانتک کہ ایک گروہ عصافیر کا مر گیا اور حاضرین مین سے ایک شخص نے انتقال کیا **حکایت** وحوش انکے لئے ذلیل تہے ایکدن ایک حمار پر گزر ہوا درندہ نے نصف اوسکو کہا لیا تہا مالک حمار دور سے بیٹہا دیکہتا تہا قریب نہین جاسکتا اوس سے کہا آپاس شیر کے لیگئے اور کہا تو اسکو کان پکڑکر لیجا اور اپنے گدہے کی جگہہ اس سے کام لے اوسنے شیر کا کان پکڑا اور سوار ہوکر لیگیا سالہا سال تک بجای حمار اوسکو استعمال مین رکہا یہانتک کہ مرگیا انتہی مین کہتا ہون اسیطرح کا ایک قصہ شیخ سعدی رح نے بہی بوستان مین ذکر کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو پلنگ پر سوار دیکہہ کر تعجب کیا جب حال پوچہا کہ یہ کسطرح رام ہوا تو اوس سوار نے کہا ٥

	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ		تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	

بیشک اطاعت رب ایسی ہی چیز ہے کہ جو اللہ کا سچا مطیع ہوجاتا ہے اوسکی اطاعت سب مخلوق خدا کرنے لگتی ہے لیکن تحقیق اس اطاعت کا نہایت مشکل چیز ہے اسی سلئے یہ حجاب رمیان سے نہین اوٹہتا ہی ٭
شیخ عبد الرحیم مغربی قنادی رح یہ اجلاء مشائخ مشہورین مصر وعظماء عارفین سے تہے صاحب کرامات خارقہ و انفاس صادقہ بین لہ المحل الارفع من مراتب القرب والمنہل العذب من مناہل الوصل وہو احد من جمع اللہ لہ بین علمی الشریعۃ والحقیقۃ وآتاہ مفتاحا من علم السر المصون وکنزا من معرفۃ الکتاب والحکمۃ مراد حکمت سے اسجگہ سنت مطہرہ ہے یعنی ایک خزانچی تہے علم قرآن وحدیث کے **حکایت** موذن جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو یہ کہتے شہدنا بما شاہدنا وویل لمن کذب علی اللہ کہتے ہے ہمنے ساری صفات الٰہی کا فہم پالیا مگر صفت سمع کا سارے متکلمین گرد عرش کے ڈہونڈہا کرتے ہین حق تک کوئی نہین پہنچا جمع بین صفاء اسرار ہے استغراق اذکار مین سے **حکایت** ایک دن انکے حلقہ مین ایک شیخ جو سے نازل ہوا حاضرین نے کچہہ نہ جانا کہ وہ کیا ہے شیخ نے ایکدم سر بگریبان ہوکر سر اوٹہایا وہ شیخ طرف آسمان کے چلاگیا پوچہا تو کہا یہ ایک فرشتہ ہے اس سے ایک ہفوہ واقع ہوا تہا یہ پہر آگرا

سفارش چاہی اللہ نے میری سفارش اسکے حق مین قبول فرمائی یہ چلا گیا انتہی مراد ہفوہ سے شاید ترک اولی ہے کیونکہ ملائک عصیان بارینتالی سے معصوم ہوتے ہین **حکایت** کوئی انسان کسی بات مین اسنے مشورہ لیتا تو کہتے ذرا ٹھیر جا مین تیرے لئے جبرئیل علیہ السلام سے اذن لے لون ایک دم ٹھیر کر فرماتے افعل یا لاتفعل مطابق قول جبرئیل کے شعرانی کہتے ہین مراد جبرئیل سے صاحب اوسکے فعل کا منجملہ ملائک کے ہے نہ جبرئیل آیت علیہ السلام انتہی ٥

صدای شہپر جبریل عشق ہر ساعت	زجنبش دل پر اضطراب می شنوم

حکایت جب کسی عامی سے کہتے کہ اے فلان تو کلام کر اہل علم پر تو وہ معانی آیات و حدیث مین کلام کرنے لگتا یہان تک کہ اگر وہان دس ہزار مجبرہ ہوتے تو سب تھک جاتے پھر کہتے خاموش رہ اور وہ عدم پاس اس عامی کے ایک حرف بہی اون علوم مین سے نہوتا بعض عارفین کہتے تھے کہ اگر مین وقت اونکی وفات کے موجود ہوتا تو دفن ہونے نہ دیتا لاش کو روی زمین پر چہوڑ دیتا تاکہ جو کوئی اونکو دیکھتا وہ ناطق بحکمت ہوجاتا مزار انکا مصر مین ہے قبر انکی مشہور ہے ٭

شیخ احمد ملثم یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے سائر اقطار سے لوگ اِنکے دیکھنے کو آتے علما انکے روبرو ادب سے بیٹھتے انکے باپ پادشاہ مشرق تھے اِنکے مکاشفات زمان مستقبل مین عجیب تھے جس بات کی خبر دیتے اوسی طرح واقع ہوتا کہتے تھے کہ مین اپنے اختیار سے بات نہین کرتا ہون کبھی کسی چیز کی تمنا کرتے اور کوئی کچھ دیتا تو فقرا پر صدقہ کر دیتے **ف** لوگ انکی عمر مین مختلف تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ قوم یونس علیہ السلام سے ہین کوئی کہتا تھا کہ اونہون نے امام شافعی کو دیکھا ہے اور انکے پیچھے مصر مین نماز پڑھی ہے کوئی کہتا ہے کہ انہون نے قاہرہ کو جبکہ وہ خس پوش تھا دیکھا ہے یعنی قبل بنا کے شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین مینے اونسے پوچھا تو کہا عمری الآن مخواربعمایة سنة اہل مصر اپنے حریم کو رویت و خلوت مین انسے منع نکرتے تھے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا انہون نے کہا اے فقیہ تو اپنی خبر لے تیری عمر سات دن کی رہگئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا لباس مین پابند کسی جامہ خاص کے نہ تھے جو پاتے وہی پہن لیتے کبھی عمامہ صوف سبز ہوتا کبھی سفید کبھی جبہ فرجیہ کبھی مرقعہ کسی حال کا انضباط نہ تھا **حکایت** ایک بار ایک قاضی نے انپر انکار کیا اور ایک محضر تکفیر کا لکھکر صندوق مین رکھا کہ صبح کو واسطے حکم شرع کے اِنکو بلایا جائیگا جب صبح ہوئی تو محضر نپایا صندوق بدستور مقفل تھا کنجی پاس قاضی جی کے تھی شیخ نے محضر نکال کر دیا اور کہا الذی قدر علی اخذ المحضر من صندوقك قادر علی اخذ ایمانك من قلبك مراد قادر سے اسجگہ اللہ قدیر ہے قاضی نے تذکر توبہ کی اور اپنے ارادہ سے رجوع کیا انکی وفات حدود سنہ مین ہوئی قبر مسجد مین ہے انکو

تین بار زہر دیا کہ مرجائین مگر اللہ نے بچا لیا فرماتے تھے نہ اقطاب اقطاب ہوتے ہین نہ اوتاد اوتاد اور نہ اولیا اولیا مگر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور اونکی معرفت اور اجلال شریعت اور قیام آداب شریعت نبویہ سے دل
جب نور سے بھر جاتا ہے تو ہر حجاب کو جو درمیان عبد و رب کے ہے پھاڑ ڈالتا ہے رح ؁

ابو الحجاج اقصری رح یہ بڑے جلیل القدر کبیر الشان مجرد تھے انکی شیخ عبد الرزاق اسکندری اجل اصحاب
ابو مدین سے تھی انکا کلام طریق مین نسبت عالی ہے انکا زاویہ اقصر بن صعید اعلای مصر مین تھا **حکایت**
ایک شخص نے امرا و مشہورین عصر سے اپر انکار کیا انہون نے کہا تو فقرا پر انکار کرتا ہے اور نزدیک فلان شخص کے
ناچتا ہے وہ نہ مرا یہانتک کہ رقاص ہوا یہ نتیجہ تہا سوء ادب و اعتقاد کا حق مین صلحا کے فرماتے تھے جسکو طالب
طریق دیکھو ہمارے پاس بھیجدیا کرو اگر صادق ہوگا ہم اوسکو پہنچا دینگے اگر غافل ہوگا نکال دینگے تلف کرنا مریدین کا
ضرور نہین ہے وہ محبوب تک نہین پہنچتا جو محجوب بالغیر ہوتا ہے ابو العباس طائفی کہتے ہین ایکدن مین پاس
انکے گیا کیا دیکہتا ہون کہ دونون آنکہین بالائی ابرو ہین **ف** فرماتے تھے مین بدایت امر مین ذکر لا الہ الا اللہ
کا کیا کرتا تہا غافل ہوتا ایک دن میرے نفس نے مجہسے کہا تیرا رب کون ہے مینے کہا اللہ ہے اوسنے کہا لیس
لک رب الا انا حقیقت ربوبیت یہی امتثال عبدیت ہے مین تجہسے کہتا ہون اطعمنی تطعمنی نم تنم
قم تقم امش تمش اسمع تسمع ابطش تبطش یعنی مجہکو کہلا تو کہلاتا ہے سو رہ تو سو رہتا ہے کہڑا ہو تو
کہڑا ہو جاتا ہے چل تو چلتا ہے سن تو سنتا ہے پکڑ تو پکڑتا ہے غرضکہ تو سارے حکم میرے اوٹہاتا ہے تو مین ہی
تیرا رب ٹہیرا اور تو میرا بندہ ہوا کہتے ہین مین اس امر مین متفکر رہا اتنے مین ایک عین شریعت کا میرے لئے
ظاہر ہوا اوسنے کہا تو اوس سے مجادلہ کر ساتہہ کتاب خدا کے جب وہ تجہسے کہے نم یعنی سو رہ تو تو کہہ کانوا قلیلا
من اللیل ما یہجعون جب کہے کہا لینے کہا تو کہہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا جب کہے امش یعنی چل تو
کہہ ولا تمش فی الارض مرحا جب کہے البطش یعنے پکڑ تو کہہ ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک
ولا تبسطہا کل البسط مینے اوس عین یعنے حقیقت سے کہا بہلا جب مین السمر ~~~~~~ میرے لئے کیا ہے
کہا مین تجہکو خلعت متقین کی پہناؤنگا تیرے سر پر تاج عارفین کا رکہونگا تیری کمر مین کمربند صدیقین کا باندہونگا
تیرے گلے مین قلادہ محققین دیتا ہون عابدین حامدین سائحین راکعین الآیہ کا ڈالونگا انتہی مین کہتا ہون
اسمین جواب سماع کا فوت ہوگیا شاید سہو القلم کاتب یا غلط طابع سے رہگیا ہو سماع کا یہ جواب ہوسکتا ہے فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ **ف** کہتے تھے عدم اجتماع بالشیخ کچہہ قادح محبت شیخ
مین نہین ہوتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ و تابعین کو دوست رکہتے ہین حالانکہ ہمنے
اونکو نہین دیکہا ہے بات یہ ہے کہ جبوقت صورت معتقدات کی ظاہر ہوجاتی ہے تو وہ طرف صورت اشخاص

کی محتاج نہین رہتی بخلاف صورت اشخاص کہ اگر وہ ظاہر ہوتی ہے تو محتاج صورت معتقدات کی رہتی ہے جب
جمع بینہما حاصل ہوتا ہے تو وہ کمال حقیقی ہے شعرانی کہتے ہین وفی ھذا دلیل عظیم لاھل الحرف
من الاحمدیۃ والرفاعیۃ والبرھامیۃ والقادریۃ ولاعبرۃ بمن ینکر علیھم ویقولون ھولاء
اموات لاینطقون فان الاقتداء حقیقۃ انما ھو باقوالھم واحوالھم المنقولۃ الینا فافھم انتہی

شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر رح یہ صاحب ابو الحجاج اقصری تھے مقام قوص مین قدم تجرید پر بدایت
امر مین تھے پہر رجوع طرف ثیاب و زراعات وغیرہا کے کیا پہر مقام اخمیم مین حالت شریفہ علیہ لطیفہ پر انتقال
فرمایا استظاہر التسم اور غنی عن الناس تھے رح ●

شیخ قطب الدین قسطلانی قاہرہ مین درس علم ظاہر و باطن دیتے اور لوگون کو طرف اللہ پاک کے بلاتی خرقہ سہروردیہ
پہناتے رح **ف** ان دونون صاحبون کا کچہ کلام شعرانی نے ذکر نہین کیا واللہ اعلم ●

شیخ ابو عبد اللہ قرشی رح یہ بڑے جلیل القدر تھے فقراء کی تعظیم نہایت درجہ کرتے کہتے تھے کہ یہ لوگ منتسب مین
طرف اللہ تعالی کے ہمنے نہین دیکہا کہ کسی شخص نے فقراء پر انکار کیا ہو یا بدگمان ہوا ہو لکن وہ برے حال پر مرا
کہتے تھے احتقار فقراء کا سبب ہے واسطے ارتکاب رذائل کے انکی ملاقات خضر سے بہت ہوا کرتی تہی اپنے
اصحاب سے یہ شرط کرتے تھے کہ سوا ایک طرح کے کہانے کے دو قسم کا کہانا گہر مین نہ پکایا کرو تاکہ کسی کو کسی پر
تمیز نہو **حکایت** انکے ایک مرید نے بی بی سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے کہ مین وہی لا کر پکاؤن
اوسنے کہا اپنی بیٹی سے پوچہ بیٹی نے کہا جس چیز کو میرا جی چاہتا ہے تجہکو اوسکا مقدور نہین ہے کہا
نہین مجہکو مقدور ہے گو ہزار دینار خرچ ہون تو ضرور دونگا کہا میرا بیاہ قرشی سے کردے شیخ اعمی واجذم تھے
اونکو عورتین پسند نکرتی تہین اوس شخص نے آکر قرشی سے کہا فرمایا قاضی کو بلاؤ قاضی آیا عقد کر دیا لڑکی کو
درست کر کے پاس شیخ کے بہیجا جب عورتین باہر آئین اور شیخ اندر گئے تو ایک جوان خوبصورت اور شکل اچہا لباس
پہنے ہوئے خوشبودار بنکر سامنے آئے بی بی نے شرم سے اپنا منہہ چہپا لیا کہا پردہ نکر مین قرشی ہون کہا تو قرشی
ہے قسم کہائی کہ واللہ مین قرشی ہون کہا تیرا یہ کیا حال ہے کہا مین تیرے پاس اسی حال پر رہونگا اور غیر کے
سامنے اوسی اگلی حالت پر ہونگا لکن تو کسی سے یہ بات نہ کہنا جب تک کہ مین نہ مرون کہا بہتر پہر کہا نہین مین
تیری وہی حالت اختیار کرتی ہون جس حالت سے تو درمیان لوگون کے ہوتا ہے جذام و برص وعمی سو انہون نے
کہا جزاک اللہ خیرا پہر اوسی اپنی اگلی حالت پر ہمیشہ رہے جب شیخ کا انتقال ہو گیا تب بی بی نے یہ حال ظاہر
کیا حرمت بی بی کی درمیان فقراء کے ویسی ہی تہی جیسے کہ حالت حیات شیخ مین تہی **ف** یہ کہتے تہے تو
لازم پکڑ عبودیت اور آداب عبودیت کو عبودیت سے طالب وصول ہو بشریت انکار کرتی ہے توجہ الی اللہ سے

مگر شاذ مین جب پوچہا تو کہا کہ ایکبار مین راہ حج مین پیاسا تہا خادم سے کہا دریای شور سے پانی بہر لے اوسنے بہر کر دیا مینے پیا آب شیرین تہا جب ضرورت نہی تو پہر بدستور اوسکو آب شور پایا فرماتے تہے لا یکون الابتلاء الا فی الفحول من الرجال رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

شیخ محمد بن ابی جمرہ ہمیشہ کبیر الشان مقبول من الظاہر معمور الباطن تہے اونپر آثار صفت جلال کا غلبہ تہا شرع کی نہایت تعظیم کرتے تہے قائم بشعائر اسلام تہے یہ کہتے تہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکہتا ہون لوگون نے اس دعوی کا انپر انکار کیا ایک مجلس عقد کی یہ اپنے گہر بیٹہہ رہے نماز جمعہ کو نکلتے پس بس جتنے لوگ منکر تہے وہ بُرے حال پر مرے مزار انکا مصر مین ہے کہتے تہے تیری بات وہی شخص سمجہے گا کہ جو چیز تیرے اندر چکی ہے وہی چیز اوسکے اندر چکی ہوگی علما اولیا چونکہ وارث انبیا ہین اسلئے حاصل ہونا فترات واقعہ کا درمیان عالم و عالم اور ولی و ولی کی ضرور ہے جب ایک داعی کا طریقہ مندرس ہو جاتا ہے تو بعد ایک زمانے کے ایسا کوئی شخص آتا ہے جو اوسکو تازہ کر دیتا ہے سو جسطرح فترات انبیا مین پرستش اصنام کی ہونے لگتی ہے اسی طرح فترات اولیا مین پرستش اہوا و بدع کی ہونے لگتی ہے اور افعال مبدل باقوال ہو جاتے ہین وغیر ذلک مما یشہد ارباب القلوب المنیرۃ مین کہتا ہون حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ان اللہ عزوجل یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مایۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا رواہ ابوداؤد مرقات مین اس تجدید کے یہ معنی لکہے ہین ای یبین السنۃ من البدعۃ ویکثر العلم ویعز اہلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اہلہا انتہی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ علما و اولیا دونون مین بعد ایک زمان کے اہل تجدید پیدا ہوتے ہین جنسے تجدید ظاہر و باطن دین کی ظہور مین آتی ہے ولنعم الحمد ف فرماتے تہے لو قدرت ان اقتل من یقول لا موجود الا اللہ فعلت فما یقول ہذا فی بولہ وغائطہ وعجزہ عن دفع الالم عن نفسہ وشرط الالہ ان یکون قادرا فکیف یقول انا عین الحق ہذا من اضل الضلال یعنی فتوی قتل قائل وحدۃ الوجود کا دیتے تہے مین کہتا ہون اسی بنیاد پر حلاج مقتول ہوئے تہے لکن یہ فتوی اوسوقت صحیح ہے کہ قائل اسکا صاحی ہو نہ سکران ورنہ سکران و نائم و صبی کا ایک حکم ہوتا ہے پہر اوسکا مارنا کیا ؂

	نتوان صبح گز آئینہ زخود مستان را		نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے	

یہ قول ایک حالت ہے جو مرید پر بدایت امر مین طاری ہوتی ہے اہل نہایت اس حالت سے عافیت مین رہتے ہین ولنعم الحمد فرماتے تہے اگر فقیہ اپنی قرات مین تدبر کرے تو انوار قرآن سے جل کر سرگردان ہو کر کہانا پینا سونا چہوڑ دے ف کہتے تہے تین آدمی ہین کہ غالباً فلاح نہین پاتے ایک فرزند شیخ دوسری زوجہ شیخ تیسرے خادم شیخ فرزند اسلئے کہ وہ مریدون کو دیکہتا ہے کہ باپ کے ہاتہ چومتے ہین اسکو اپنی گردن پیر لائے

پہرتے ہین ہر امر مین اسکی اطاعت کرتے ہین یہ اپنے نفس مین تکبر کرتا ہے بچپن سے حب ریاست پر پرورش پاتا ہی اسلئے
صفات مظلمہ اوسپر ستولی ہوتی ہین پہر کسی واعظ کا وعظ اوسمین اثر نہین کرتا اونکی مشیخت اپنے اوپر نہین دیکہتا ہان اگر
صالح ہے تو باپ پر بہی فائق ہوجاتا ہے اور سب سے زیادہ باپ سے انتفاع اوٹہاتا ہے زوجہ اسلئے کہ وہ شیخ کو
بعین ازدواج دیکہتی ہے نہ بعین ولایت جانتی ہے کہ وہ قضاء شہوت مین اسکا محتاج ہے ہان اگر اللہ اوسکے
بصر کو منور کردے اور بعین ولایت نظر کرے تو منتفع ہو اور سب سے بہتر خیر ہے اسلئے کہ لیل ونہار اوسکے ساتھ
ملاصقت رکہتی ہے خادم اسلئے کہ اوسکو رویت شیخ کی تکرار رہتی ہے احوال ماکل ومشرب ونوم پر مطلع ہوتا ہے
اسی سے لئے شیخ کو یہ چاہیئے کہ ہمراہ مرید کے بے ضرورت مواکلت ومجالست نکرے کہ اسمین خوف سقوط حرمت شیخ
کا اوسکے دل سے ہے جب حرمت شیخ کی مرید کے دل سے ساقط ہوجاویگی تو برکت صحبت سے محروم رہیگا
نظر خادم کی طرف شیخ کے تعظیم وتکریم چاہیئے تاکہ انتفاع حاصل ہو اور بہ نسبت غیر کے زیادہ نزفلاح پاتی ہے ؛
• شیخ عبد الغفار قوصی رح صاحب کتاب التوحید فی علم التوحید یہ جامع تھے درمیان شریعت وحقیقت
کے بڑے آمر بمعروف ناہی عن المنکر تھے اپنی جان طاعت الٰہی مین فروخت کردیتے ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم		گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

حکایت ایک ہمراہ اپنے بیٹے کے یقطین کہاتے تھے بیٹے سے کہا ان رسول اللہ صلعم کان یحب
الیقطین اوسنے کہا ماھذہ الاقذارۃ تلوار کہینچکر اوسکا سر اوڑا دیا اور غرض شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے ثمرۂ فواد پر مقدم رکہا جزاہ اللہ خیرا انکا انتقال ۷۰۸ھ سے کچھ بعد ہوا کہتے تھے سہروردی وقرشی
نے استماع سماع کیا ہے یہ ایک بقیہ ہے جو کامل پر باقی رہگیا ہے کسینے بعض خلفاء سے ذو النون کے چغلی کہائی
تہی اور کہا تہا کہ وہ زندیق ہے خلیفہ نے بلاکر کہا یہ کیا بات ہے جو لوگ تیرے حق مین کہتے ہین کہا کیا کہا
تو بہی حسین حلاج کی طرح کہتا ہے کہا لا اعرف ذلک الا عند السماع بادشاہ نے ایک قوال انکے پیچہے بہیجا
اوسنے کچھ اشعار پڑہے یہ بیہوش گرشل فیل کے ہوگئے ہر بن موی سے ایک قطرہ خون ٹپک پڑا خلیفہ نے کہا
ماھذا عن باطل پہر انکا اکرام کیا اور مصر کو واپس کردیا ؎

ماہیت دو عالم کہاتی پہرے ہی غوطے		یک قطرہ خون یہ دل بہی طوفان ہے ہمارا

ف حکی ان سھل بن عبد اللہ التستری قال التوبۃ فرض علی کل عبد فی کل نفس فانکر
علیہ اھل بلدہ وکفروہ حتی خرج من تستر الی البصرۃ ومات بھا ھذا مع علم سھل واجتھادہ
وعلو شانہ وکذلک شھدوا علی الجنید بالکفر مرارا حتی تستر بالفقہ واختفی مع علمہ ومعرفتہ
وھذا من اعجب العجائب واللہ اعلم ؛

شیخ ابو الحسن بن الصائغ سکندری رح یہ اجل اصحاب شیخ عبد الرحیم قنادی سے تھے یہ اپنے اصحاب سے کہتے تھے تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جب اللہ تعالی دنیا مین کوئی امر جدید ظاہر کرنا چاہے تو قبل حدوث کے اوسکو آگاہ کر دے وہ کہتے کہ نہین فرماتے انکو اعلی قلوب محجوبۃ عن اللہ عزوجل **حکایت** ایکبار ایک خانہ مین اونپر سات اردب سونا یا سات دینار لے اور کہا مجکو اس سے زیادہ لینے کا حکم نہین ہے صحبت امارد سے منع کرتے تھے اور جوان آدمی کو وسط حلقہ مین نہ بٹھاتے خلف حلقہ کا حکم کرتے اور جب تک فقیر کی داڑھی نہ نکلتی اوسکو روبرو آنے نہ دیتے اگر کوئی جوان خوبصورت سامنے آجاتا اوسکے کپڑے اوتروا کر مرقعات پہنا دیتے

حکایت ایک شخص نے ایک امرد سے مقبرۂ شیخ مین برا کام کرنا چاہا قبر کے اندر سے ایک چیخ ماری کہ اما تستحی من اللہ یا فقیر رضی اللہ عنہ ❊

شیخ ابو السعود بن ابی العشائر باذبینی یہ ایک شہر ہے قریب جزائر واسط کے ملک عراق مین یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے پادشاہ انکی زیارت کو آتے سید داود مغربی و خضر کردی وغیرہ مشائخ انکی صحبت مین رہے ہین انکا انتقال قاہرہ مین ہوا ۶۴۴ھ مین سفح جبل مقطم مین مدفون ہوئے کہتے تھے تجپر لازم ہے کہ تو مستغنی باللہ ہو اگر استغنا سے عاجز ہو تو مشتغل باللہ ہو اگر اس سے بھی عاجز ہو تو مشتغل بطاعۃ اللہ ہو مین نہین دیکھتا واسطے تیرے کوئی عذر عدم اشتغال بطاعۃ اللہ مین کیونکہ یہ اول درجہ ہے درجات ترقی کا فرماتے تھے صلاح قلب کا توحید و صدق مین ہے اور فساد دل کا شرک و ریا مین ہے علامت صدق توحید کی شہود واحد ہے جسکے ساتھ دوسرا نہو ہمراہ عدم خوف و رجا کے مگر اللہ تعالی سے صدق تجرد ہے کل سے اور محو کل فقط کل جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الخلق ہے تو نفی کر دل سے شرک کو اور جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الدنیا ہے تو نفی کر دل سے شک کو مین استغفار کرتا ہون اپنی تقصیر سے ہر عبادت مین بقدر اپنے انفاس کے نسئل اللہ المغفرۃ سارے اخلاق شریفہ کا منشا دل ہے اور سارے اخلاق ذمیمہ کا منشا نفس ہے صادق الطلب کو چاہئے کہ شروع ریاضت نفس و طہارت قلب سے کرے یہانتک کہ اخلاق مبدل ہو جائین شک تصدیق سے بدل جائے شرک توحید سے منازعت تسلیم سے سخط و اعتراض رضا و تفویض سے غفلت مراقبہ سے تفرقہ جمعیت سے غلظت لین و لطف سے رؤیت عیوب ناس غض بصر و رؤیت محاسن سے قنوت رحمت سے غل و حقد نصیحت سے اذلال خوف تحویل سے اور یہہ دیکھے کہ اوسنے ایکدم بھی اللہ کا حق وفا نہین کیا اور نہ شکر ان فعل خیرات کا بجالایا جب ایسا کریگا تب کہین مستحق عبودیت ہوگا اور توحید صاف ہوکر عیش طیب مع اللہ مثل عیش اہل جنت کے فی الجنۃ کریگا یہہ اخلاق انبیاء و صدیقین و اولیا و صالحین و علماء عاملین کے ہین اللھم ارزقنا **ف** فرماتے تھے نفس جب تک کہ ساتھ اپنے اخلاق و صفات کے باقی ہے تب تک ساری حرکات عبد کی متابع خواطر نفس کے

ہین یہ دو چیزین ہین اگر خلق کے لیے ہے تو شرک ہے اور اگر راحت نفس کے لئے ہے تو ہوی ہے شرک توحید کو صاف ہونے نہین دیتا اور ہوی عبودیت کو صاف ہونے نہین دیتی جب تک کہ سالک اس دشمن کو جو درمیان اوسکے دونون پہلو کے ہے ضعیف و ناتوان نکریگا رسوخ قدم کا صحیح نہوگا گو اتنے اعمال کرے جس سے خافقین چھپ ہو جائین ظاہر مردہ ہے جو مداوات امراض کے خارج سے کرے قلع اصول امراض مین باطن سے لگے یہانتک کہ صفاء قلب و طیب ذکر و دوام انس حاصل ہو **ف** کہتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب اپنے نفس سے کوئی خلق بد دیکھے جیسے شرک یا کبر یا بخل یا سوء ظن تو نفس کو ضد مین داعی نفس کے داخل کرے پھر متوجہ ہو ذکر اللہ پہ بحول و قوت الہی و مجاہدات یہانتک کہ وہ اخلاق نفس ضعیف ہو جائین اور نور قلب بڑھ جائے اور ایک ذرہ محبت خدا کا نازل ہو اور اشیاء کو بلا مکابدہ ترک کر دے اور ہر مالوف کو بلا مجاہدہ قطع کرے **ف** فرماتے تھے وہ اصول جنپر بنیاد امر یہ کی ہے چار امر ہین ایک اشتغال زبان کا بذکر اللہ ساتھ حضور قلب کے دوسرے جبر قلب کا مراقبہ و مخالفت نفس و ہوی پر ہین اجل اللہ تیسرے تصفیہ لقمہ کا واسطے عبودیت کے یہ قطب ہے اسی سے جوارح قری اور دل صاف ہوتا ہے نفس کو خلاء اسکا ماکل و مشرب سے دے اور جس سے نفس طاغی ہو اوس سے اوسکو روکے اسلئے کہ یہ ایک امانت ہے اللہ کی نزدیک عبد کے اور ایک مطیہ ہے کہ اوسپر سیر کرتا ہے سو ظلم کرنا اوسپر مثل ظلم غیر ہے بلکہ اوس سے بہی زیادہ تر سخت ہے و لہذا خلود قاتل نفس کا آیا ہے نہ قاتل غیر کا اور وہ اکسیر جو اعیان کو ذہب خالص بنا دیتی ہے اکثار ذکر اللہ مع الاخلاص ہے **ف**

گر در دل تو لا اله الا اللہ ست — سب باطن پاک کے یہ جنت راہ ست
صراف زر قلب کجا بستاند — ہر چند بر و سکہ نام شاہ ست

ف کہتے تھے مراقبہ مفتاح ہر سعادت ہے اور ایک طریق ہے راحت مختصرہ کا اس سے دل پاک ہوتا ہے نفس دب جاتا ہے انس قوی ہوتا ہے تب حب نازل ہوتا ہے اور صدق حاصل ہوتا ہے یہ وہ حارس ہے جو سوتا نہین وہ قیوم ہے جو غافل نہین ہوتا ہو فرماتے تھے کل من ھمی له عدو یخاف ان یشمت به فانما هو لبقاء نفسه ولبقاء حب الدنیا فی قلبه جو چیز دل کو ذکر خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے یا جو چیز کہ دل کو طلب سے ٹھیرا دے یا جو ہم دلمین نازل ہو وہی دنیا ہے شعرانی رح نے انکا ایک خط بنام لبعض اخوان کے نقل کیا ہے جو مشتمل ہے اخلاق اہل اللہ و صفات اہل سلوک پر پھر کہا ہے کہ و جمیع هذه الرسالة من اخلاق الکمل و ما رأیت فی لسان الاولیاء اوسع اخلاقا منه و من سیدی احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنهما +

ابراہیم دسوقی قرشی رح یہ اجلاء مشائخ و فقراء اصحاب خرق سے تھے صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ و سرائر نائرہ و بصائر باہرہ و احوال خارقہ و انفاس صادقہ و ہمم علیہ و رتب سنیہ و مناظر بہیہ و اشارات نورانیہ و نفحات روحانیہ

واسرار ملکوتیہ و محاضرات قدسیہ انکا کلام عالی لسان اہل طریق پر بہت ہے یہ کہتے تھے جو کوئی متشرع متحقق نظیف
عفیف نہین ہے وہ میری اولاد نہین اگرچہ میرے صلب سے ہو اور مریدون مین جو کوئی ملازم شریعت و حقیقت
و طریقت و دیانت و صیانت و زہد و ورع و قلت طمع کا ہے وہ میری اولاد ہے اگرچہ کسی شہر دور دراز کا ہو ایکبار
انسے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا وہ جو اللہ چاہے کہتے تھے کسی فقیر پر انکار اوسکے مال و لباس و طعام کا گو وہ کسی
حال پر ہو نکرو انکار کسی شخص پر بہی نچاہئے مگر یہ مرتکب کسی محظور شرعی کا ہو کیونکہ انکار موجب وحشت کا ہوتا ہے
اور وحشت سبب انقطاع عبد عن الرب کا ہے فرماتے تھے شریعت اصل ہے اور حقیقت فرع شریعت جامع ہر علم مشروع
ہے اور حقیقت جامع ہر علم خفی ہے سارے مقامات انہین دونون کے نیچے مندرج ہین **ف** فرماتے تھے مرید
پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے جتنا کہ واسطے تادیۂ فرض و نفل کے اوسپر واجب ہے اور مشغول بفصاحت
و بلاغت نہو کیونکہ یہ اوسکو مراد سے شاغل کر دیگا بلکہ تفحص آثار صلحا کا عمل مین کر کے ذکر پر مواظبت کرے
رجال مین کوئی رجل ہوتا ہے اور کوئی نصف رجل اور کوئی ربع رجل اور کوئی رجل کامل و بالغ و مدرک و
واصل اللہ اپنے بندون مین اوسیکو دوست رکہتا ہے جو اللہ سے بہت ڈرتا ہے اور جسکا قلب و فرج و لسان و دست
اطہر و اعف ہے وہی شخص اتقی و اکرم مرحوم و اکثر الذکر و اوسع الصدر ہے تم دعوات کا ذیہ سے بچتے رہو کہ وہ روسیاہ
و کور باطن کر دیتی ہین اور دور رہو سماعات و رؤیت نساء اور ہمنشینی مع الاحداث سے طرقات مین کہ یہ سبب نفوس
و شہوات ہین اور جو کوئی طریق قوم مین ایسی بات نکالے جو اوسمین نہین ہے تو وہ ہم مین سے نہین ہے قال
تعالی ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا **ف** یہ عجمی سریانی عبرانی و سائر
لغات طیور و وحوش مین کلام کرتے تھے شعرانی رح نے اس جگہہ پر ایک کلام عجیب غریب انکا نقل کیا ہے خدا
جانے زبان طیور ہے یا لسان وحوش یا بیان ملائکہ حاجت اوسکے ذکر کی بیان پر نہین ہے بطور نمونہ ایک
عبارت مختصر حکایت کیجاتی ہے بعض مریدونکو لکہا تہا بعد السلام وانی احب الولد و باطنی من الحقد و الحسد خلی
ولا بباطنی شظا ولا حریت نطی ولا لوی نطی ولا جوی من مضی ولا مصمص عضا ولا نکص
نضا ولا سقط لظا ولا تطب غطا ولا عطل خطا ولا شنب سری ولا سلب سبا ولا
عتب فجا ولا سمن او صدا ولا بیع رضا ولا شطف جرا ولا حتف حرا ولا حمنق خنیش ولا
حفص عفس ولا حفص حنس ولا حولد کنس ولا عنس کنس ولا عسعس خنس ولا جیقل جندس ولا
سطاریس ولا عیطافیس ولا ہطا مرش ولا سطامریش الی آخرہ **ف** فرماتے تھے سارا علم دو حرف مین جمع ہے
ایک معرفت عبودیت دوسری عبادت رب جو کوئی یہ کریگا وہ شریعت و حقیقت کو پاویگا اسمین کچہہ تعطیل علما کی
نہین ہے بلکہ علم آئین عمل ہے یہ بات جنے اسلئے کہی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے فاقرؤا ما تیسر منہ ہر فرقہ کے لئے ایک منہاج ہے

ورنہ کبھی اتفاقًا ایک ہی شخص مین علم وعمل دونون کو جمع کردیتا ہے وہ شخص افادہ سارے فوائد کا لوگون کو کرتا ہے
فرشکر تربیت ثمر ہے حقیقت شرع ہے کہتے تھے من قام فی الاسحار ولزم فیہا الاستغفار کشف اللہ لہ عن الانوار
واسقی من دن الدنو من خمار الخمار واطلعت فی قلبہ شموس المعانی والاقمار فیا ولد قلبی اعمل
بما قلت لک تکن من المفلحین فرماتے تھے یہ الطریقہ یہی طریق تحقیق وتصدیق وجہد وعمل وتنزہ وغض بصر
وطہارت بدن وفرج ولسان ہے جو کوئی اسکے خلاف کریگا طریق اوسکو چھوڑ دیگا طوعًا یا کرہًا کہتے تھے اسلم التفسیر
ما کان مرویًا عن السلف وانکرہ ما فتح بہ علی القلوب فی کل عصر ولولا محرک یحرک قلوبنا لما
نطقت الا بما ورد عن السلف **ف** جب کسی فقیر سے عہد لیتے کہتے ای فلان تو طریق لسلک مین کتاب اللہ
وسنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چل نماز پڑھ زکوۃ دے روزہ رکھ حج کر سارے اوامر مشروعہ واخبار مرضیہ
کا اتباع کر طاعت خدا مین قولًا وفعلًا واعتقادًا مشغول ہو نظر طرف زخارف وعطایا وملابس وقماش وریاش وحظوظ
دنیا کے نہ کر ٥

این جہان گذران جای فراغت نبود ❊ خواب در خانہ زین کس نتواند کردن

اخلاق مین تبع رسول رہ اگر نہو سکے تو اتباع خلق شیخ کر اگر تو نہ کریگا تو ہلاک ہو جائیگا فرماتے تھے جسد تین قسم ہے
دل زبان اعضا سو زبان واعضا پر ملائکہ موکل ہین اور دل کا متولی اللہ تعالی ہے کوئی عمل انکی والہ واکثر الفائدہ
علم اہل اللہ عزوجل سے نہین ہے ایک ذرہ اس علم کا جبال بہ بہاری ہے عمل غیر سے اسلئے کہ یہ علم خالی ہے
علل سے قوم کا عمل دل سے ہوتا ہے غیر کا عمل بدن سے ٥

توکے بدولت ایشان رسی کہ نتوانی ❊ جز این دو رکعت وآنہم بصد پریشانی

حامل قرآن عظیم کو نہ چاہیے کہ اپنے دہن کو کلام حرام واکل حرام سے میلا کرے مثال ناطق بالقرآن کی باوجود
تدنس حرم کی غیبت یا نمیمہ یا بہتان سے ایسی ہے جیسے کوئی مصحف کو قاذورات مین رکھے حالانکہ علما قائل
ہین اوسکے کفر کے جو لوگ خاص الخاص ہین اہل خصوصیت سے اونکے زوایا اونکے دل ہین اونکا لباس تقوی و
خوف ہے اپنے رب سے اونہون نے کرامات کو ترک کر دیا ہے وہ اوس سے راضی نہین کیونکہ وہ جانتے ہین کہ
یہ کرامات ثمرۂ اعمال ہین اسلیئے وہ نہ ہوا مین اوڑتے ہین اور نہ پانی پر چلتے ہین نہ ہوا تم واشود اونکے مسخر ہین
نہ زمین پر پاؤن مارکر چشمۂ آب جاری کرتے ہین نہ کسی اجذم وابرص کو ہاتھ لگا کر اچھا کرتے ہین بلکہ وہ دنیا
سے چل بسے اونکے اجر وافر وکثیر تھے **ف** کہتے تھے صحیح قول علما کا یہ ہے کہ عقل قلب مین ہوتی ہے بدلیل
حدیث ان فی الجسد مضغۃ لکن جبکہ تو کنہ عقل مین فکر کریگا تو سر کو مدبر امر دنیا کا اور دل کو مدبر امر آخرت
کا پائیگا فمن جاہد شاہد ومن رقد تباعد شعرانی رح نے کئی ورق تک انکے اقوال واحوال نقل کیے ہین

اور اونسے تا حسین بن علی علیہما السلام نسب انکا ضبط کیا ہے یہ فقیہ مذہب شافعی تھے پہر متقفی آثار سادات صوفیہ ہوئے مرتبۂ شیخوخت کو پہنچے ۴۳ برس کی عمر ہوئی ٦٧٦ھ میں انتقال کیا انکے اشعار و قصائد لسان ارواح ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ❊

نمبر ١٤٩
سید ابو العباس احمد بدوی رح انکی شہرت جمیع اقطار ارض میں مغنی عن التعریف ہے انکی ولادت بلدہ فاس میں مغرب میں ہوئی تھی پہر انکے باپ مکہ مکرمہ میں آکر رہے انہون نے وہین نشو و نما پایا یہ بڑے شجاع تھے اسلئے انکو بدوی کہتے تھے ایک نام انکا مکہ مین عطاب بہی تہا یہ مکہ سے عراق کو گئے وہان کے اشیاخ سے ملے سید عبد القادر و سید احمد رفاعی نے انسے کہا اے احمد مفاتیح عراق و ہند و یمن و روم و مشرق و مغرب ہمارے ہاتھہ مین ہین تم جس مفتاح کو چاہو اختیار کرو انہون نے کہا مجھکو کچھہ حاجت تمہارے مفاتیح کی نہین ہے ما آخذ المفتاح الا من الفتاح پہر یہ نزدیک فاطمہ بنت بری کے گئے اس عورت کا حال عظیم تہا صاحبہ جمال بدیع تہی رجال سے اونکے احوال کو سلب کر لیتی انہون نے اوسکا حال سلب کر لیا وہ انکے ہاتھہ پر تائب ہوئی اوس سے کہا آج سے پہر کسی شخص سے تعرض نکرنا جو قبائل نزدیک اوسکے مجتمع تہے وہ سب اپنے اپنے اماکن کی طرف چلدیئے یہ دن ایک یوم مشہود تہا درمیان اولیا کے پہر یہ مصر مین آرہے بڑے جلیل القدر تہے ملک ظاہر بیبرس انکا معتقد تہا انکے پاس آیا کرتا جب یہ عراق سے مصر کو آئے اوسنے مع اپنی تمام لشکر کے انکا استقبال و اکرام کیا یہ غلیظ الساقین طویل الذراعین کبیر الوجہ اکحل العینین طویل القامۃ قمحی اللون تہے بعد حفظ قرآن عظیم کے ایک مدت تک مشتغل بعلم مذہب شافعی رہے انکا انتقال ٦٧٥ھ مین ہوا بجای اپنے سید عبد العال کو خلیفہ کیا انکی حکایات کرامات و تصرفات بعد انتقال کے متعلق بمولد وغیرہ شعرانی رح نے ذکر کئے ہین انکے مولد کا بہی جلسہ ہوا کرتا ہے اہل مصر انکے ساتھہ اعتقاد عظیم رکہتے ہین انکے مزار پر مجمع رجال و نساء و اکابر وغیرہم کا رہا کرتا ہے عفا اللہ عنا و عنہم ❊

نمبر ١٥٠
شیخ محی الدین بن عربی رح سارے محققین اہل اللہ انکی جلالت پر سائر علوم مین مجمع ہین خود انکی کتب شاہد اس امر کی ہین انکار منکرین کا انپر بوجہ دقت کلام ہے لا غیر اسی لئے غیر سالک طریق ریاضت کو مطالعہ سے انکے کلام کے روکا گیا ہے کہ کہین اوسکے اعتقاد مین شبہ نہ پڑے اور وہ اوسی شبہ پہر مرجائے اور مراد شیخ کی تاویل نہ جانے شیخ صفی الدین بن منصور وغیرہ نے انکو ساتھہ رتبہ ولایت کبری و صلاح و عرفان و علم کی یاد کیا ہے اور کہا ہے هو الشيخ الامام المحقق راس اجلاء العارفين والمقربين صاحب الاشارات الملكوتية والنفحات القدسية والانفاس الروحانية والفتح الموثق والكشف المشرق والبصائر الخارقة والسرائر الصادقة والمعارف الباهرة والحقائق الزاهرة له المحل الارفع من مراتب القرب في منازل الانس والمورد العذب

فی مناہل الوصل والطول الاعلی من مدارج الدنو والقدم الراسخ فی التمکین من احوال الصفاتہ والباع الطویل فی التصریف فی احکام الولایۃ وھو احد ارکان ھذہ الطریق رضی اللہ عنہ اسی طرح انکا ترجمہ شیخ عارف باللہ محمد بن اسعد یافعی نے ساتہہ عرفان وولایت کے لکہا ہے شیخ ابومدین نے انکا لقب سلطان العارفین رکہا تہا شعرانی کہتے ہین بڑی دلیل انکے مقام باطن پر خود انکا کلام ہے انکی کتابین لوگون مین مشہور ہین خصوصًا ارض روم مین **حکایت** انہون نے بعض کتب مین ذکر سلطان اول سلیمان بن عثمان کا کیا ہے کہ وہ فلان وقت مین قسطنطنیہ فتح کرلیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ درمیان انکے اور سلطان کے فاصلہ قریب دوسو سال کا تہا انکی قبر پر ایک قبہ عظیمہ اور تکیہ شریفہ شام مین بنا ہے وہان قسمت طعام وخیرات کی ہوتی ہے جو قادرین انکے منکر تہے وہ بہی وہان حاضر ہوتے ہین بعد ازا انکہ اونکی قبر پر پیشاب کرجاتے تہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجہسے شیخ صالح حاج احمد حلبی نے کہا کہ اونکا گہر قریب ضریح ابن عربی رح کے تہا ایک شخص منکرین شیخ مین سے بعد نماز عشا کے آگ لایا چاہا کہ اونکے تابوت کو جلادے قبر سے علحدہ لبفاصلہ ۹ گز زمین مین دہس گیا مین دیکہہ رہا تہا اوس رات سے گہر والون نے اوسکو نہ پایا مینے یہ قصہ اونسے ذکر کیا اونہون نے زمین کہودی سر پایا جتنا زمین کو کہودتے تہے وہ نیچے زمین کے دہستا چلا جاتا تہا ناچار عاجز ہوکر مٹی ڈالکر چلے آئے

ف یہ پہلے میر منشی بعض ملوک عرب کے تہے اسلیئے ترجمہ انکا علما ادب وعربیت مین بہی لکہا جاتا ہے پہر زہد وعبادت وسیاحت مین رہے مصر شام حجاز روم مین آئے جس شہر مین گئے وہان اونکی مؤلفات موجود ہین شیخ الاسلام مصر عزالدین بن عبدالسلام انپر بہت حظ کرتے تہے لکن جبکہ صحبت شیخ ابوالحسن شاذلی رح مین آئے اور عارف احوال قوم ہوئے تو پہر انکی ولایت وعرفان وقطبیت کے قائل ومترجم بنگئے انتہی مین کہتا ہون اسمین شک نہین ہے کہ جس طرح ایک عالم انکا معتقد ہے اسی طرح ایک جہان انپر معترض ہے اس انکار مین بڑے بڑے علما وا کابر ومشائخ واہل اجتہاد داخل ہین لکن لطریق اسلم وسبیل اکرم یہ ہے کہ جناب ابن عربی ہون یا اور کوئی ولی شرقی وغربی کسی سے بہی کچہہ تعرض یا تخصیص بابت انکار احوال واقوال وعلوم طریق کے نکرنا چاہئے بلکہ سب کے ساتہہ حسن ظن رکہنا بہتر ہے جہانتک ہوسکے تاویل اونکے قول وحال وعلم کی کرے اور جس جگہہ تاویل نہ چلے وہان خاموش رہے حوالہ مراد متکلم فرمائے اپنا عقیدہ اوس جگہہ مطابق واضح کتاب وسنت کے درست رکہے ہمارے جناب قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نقشبندی الطریقہ تہے بدایت امر مین ابن عربی رحمہ اللہ پر انکار رکہتے تہے بعد چالیس سال کے اوس انکار سے رجوع کیا اور کہا کہ اونکا کلام مؤول ہے اسی طرف شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی ومجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہی گئے ہین خذ ما صفا دع ما کدر ایک عمدہ ضابطہ ہے اللہم وفقنا ان کا انتقال ۶۳۸ ہ مین ہوا شعرانی کہتے ہین

کہتے ہین وقد سطرنا الکلام علی علومه واحواله فی کتابنا تنبیه الاغبیاء علی قطرة من بحر علوم الاولیاء فراجعه مین کہتا ہون جو اعتراضات ومواخذات انکی کتاب فتوحات مکیہ پر وارد کئے گئے ہین اونکی تاویل شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر مین بہت خوب لکہی ہے ولله الحمد فرزند عزیز ابو النصر سید علی حسن سلمه الله تعالی نے رسالہ تخریج الوصایا من خبایا الزوایا مین وصایای کتاب فتوحات کو ملخص کر کے ضمیمہ وصایای کتاب وسنت کیا ہے جزاه الله عنا خیرا بات یہ ہے کہ جس شخص کا علم وفضل وتقوی وطہارت بلا آمیزش فسق وبدعت وحب دنیا وریاست مسلم الثبوت ہو اور وہ شخص پابندی احکام شرع کی کما حقہ پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اور اوسکے برکات وحسنات برای العین ہون وہ الله کا دوست ہوتا ہے خواہ عالم ظاہر ہو یا عالم باطن ایسے شخص کا اگر کوئی قول یا فعل اتفاقا محل اعتراض سمجہا جائے تو اوسپر حکم تکفیر کا یکایک بے سمجہے بوجہے نہ لگائے اسمین اندیشہ رجوع کفر کا اور سوء خاتمہ وسلب ایمان کا حق مین قائل ومکفر ومنکر کے ہوتا ہے نحن نحکم بالظواہر والله اعلم بالسرائر حضرت شیخ ابن عربی رح بڑے عالم زبردست عارف کامل تہے انکو اتباع کتاب وسنت مین بڑا اہتمام تہا تقلید مذاہب ورجال سے بمراحل بعیدہ دور تہے فتوحات مین جا بجا انکار تقلید عرفی اصطلاحی زمانہ حال کا اور تحریص اتباع ظاہر سنت پر فرمائی ہے بلکہ جماعات اہل حدیث واہل اتباع مین یہ طریقہ ظاہر یہ پر تہے جسطرح کہ شیخ جیلی رح طریقہ حنابلہ پر گزرے ہین وجود ایسے شیخ کامل مکمل عالم باعمل کا گروہ اہل ظاہر مین دلیل روشن ہے صحت طریقہ اہل ظاہر پر ولله الحمد سب سے زیادہ اولیاء الله دو ہی مذہب مین ہوئے ہین ایک حنابلہ دوسرے اہل ظاہر اسلئے کہ شافعیہ مالکیہ مین سب سے کم حنفیہ مین یہ بات باعتبار اونکے ظاہر علم کے کہی جاتی ہے ورنہ باعتبار علوم باطنہ کے کوئی ولی الله مقلد کسی مذہب کا ان مذاہب اربعہ سے مثل تقلید مروج کے نہین گزرا ہے اسی جگہہ سے یہ مثل مشہور ہے الصوفی لا مذهب له والله اعلم ؎

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوة نبی ست ۔۔۔ والله کہ سیرابی از ان تشنہ لبی ست
جاے کہ بود جلوۂ حق حاکم وقت ۔۔۔ تابع شدن حکم خرد بولہبی ست

رزقنا الله برکاتهم فی الظاهر والباطن والسر والعلانیة اللهم آمین ❊

شیخ داؤد کبیر بن ماخلا رح یہ گہر مین والی اسکندریہ کے شرطی تہے مجلس مین سامنے والی کے بیٹہتے مطابق اوسکے اشارہ کے کام کرتے ستہم کو پکڑتے بیسے کو چہوڑتے یہ بالکل امی تہے نہ پڑہے نہ لکہے لکن کلام انکا طریق مین بہت عالی ہے کتاب عیون الحقائق مین اسنے زیر حدیث انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے علی قدر ارتقاء همتك فی نیتك یکون ارتقاء درجتك عند عالم سرائرك ؎

هست تا بکنگرهٔ کبریا کشد ٭ این بام را نشان بیازین نردبان مخواه

فرماتے تھے یہ علل واسباب بسبب وجود بعد وحجاب کے ہین جبکہ دل مستنیر ہوگیا ہے وہ جانتا ہے کہ خضوع کرنا سامنے رب الارباب کے حتم لازم ہے واسطے عبد کے بغیر علل واسباب کے ولی کے لئے دو نور ہوتے ہین ایک نور لطف ورحمت کا جس سے وہ اہل عنایت کو جذب کرتا ہے دوسرا نور تفتیش وعزت وقہر کا جس سے وہ اہل بعد وغوایت کو دفع کرتا ہے کیونکہ وہ درمیان دو دائرہ فضل وعدل کے متصف ہے جب اقامت اوسکی ساتھ فضل کے ہوتی ہے تو ظاہر ہوکر جذب کرکے نفع بخشتا ہے اور جبکہ ساتھ عدل کے ہوتی ہے تو حجاب وخفا مین ہوکر واقع ہوتا ہے واسطے بعض مقبل وبعض مدبر ہوتے ہین **ف** کہتے تھے لوگ دو طرح پر ہین ایک گروہ کا اشتغال ساتھ دنیا اور اقامت دولت دنیا وشعائر دین کے ہے یہ لوگ کفالت مین علماء مسلمین کے ہین دوسرا گروہ سامی الہمہ ہے کہ بعد تحصیل حالت اولین کے طالب فہم اسرار کا ہوتا ہے ایسے شخص کو طلب کرتا ہے جو اوسکو منازل تحقیق مین لیجائے یہ گروہ کفالت مین عارفین کے ہے فرماتے تھے چاہیئے کہ اگر بہم پیر اعبادت سے ہو مگر یہی قرب معبود نہ اجر وثواب کیونکہ جب وہ تجہ پر سنت دخول حضرت کی رکھیگا تو وہان اجر موجود ہونگے بلکہ اجر سے بہی اعلی امور پہر وہ تجہ پر انعام کریگا یہانتک کہ تو منعم علیہ ہوگا ٥

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ٭ که خواجه خود روش بنده پروری داند

ف فرماتے تھے عزیز کو طاقت حمل کل کی نہین ہے اقبال دل کا ساتھ لا الہ الا اللہ کے بہتر ہے زمین بہر عمل سے ہمراہ اعراض کے اللہ عز وجل سے گناہ اعظم یہی ماسوی اللہ کا ہے ہمراہ اللہ کے اقبال دل کا اللہ پر ایک حسنہ ہے جسکے ہوتے ہوئے امید کیجاتی ہے کہ کوئی گناہ مضرت نہ لیگا اور اعراض قلب کا اللہ سے ایک سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے لگتا ہے کہ کوئی حسنہ نفع نہ بخشے فرماتے تھے شہود غافل سم قاتل ہے ان نفوس سے بچو انکے لئے طاعات مین غوائل وآفات ہوتے ہین جو دل سے طرف ان اکوان کے نظر کرتا ہے وہ معاقب بحجاب یا عذاب ہوتا ہے **ف** ابن آدم جب مصالح دنیا وآخرت مین عمال ہوا تو وہ اوسوقت مثل جماد کے ہے اور اگر مشغول معصیت وشر ہے تو مثل شیطان کے ہے اور اگر مشتغل با مر دنیا و آخرت ہے تو مثل حیوان کے ہے اور اگر اشتغال اوسکا اپنی فکر مین اللہ کے لئے ہے تو مثل فرشتے کے ہے فانظر رحمک اللہ درجۃ من تریدان تلحق کہتے تھے اہل تصوف ایک قوم ہے کہ اجساد سے طرف ماورا کے چلی گئی ہے حضرت وفا مین نازل محل صفا مین حال ہے اعجب العجب وہ محب ہے جو باپ غیر حبیب پر واقف ہے تو اہل کرم پر الحاح سوال کر اگرچہ تو اہل عطا نہو کیونکہ اونکے اخلاق جمیل ہین **ف** فرماتے تھے عمل مین نہ ڈالے تجہکو کثرت عدد فجار وقلت عدد اخیار کی کیونکہ اگرچہ گنتی اونکی بہت ہے لکن کام اونکا

ہر وحقیر ہے اور یہ اگرچہ عدد مین قلیل ہین لکن کام انکا واسع وکبیر ہے اونکے ظلال ظواہر ومعانی زائلہ دنیۃ

غیر حقیقت بہت کثرت سے ہین گویا وہ ایک دوسرا عالم ہے نبات وخشخاش کا قوالب خالیہ معانی عالیہ نورانیہ

سے سکان اوسکے بوم لفوس خسیسۂ ارضیہ ہین اور معالم اون عمارکے بذائل معانی حیوانیہ وصفات اشکال

شیطانیہ ہین کثیر اونکے قلیل عزیز اونکے ذلیل ہین اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا ٥

بیا در محفل رندان کہ بینی عالم دیگر ❊ بہشت دیگر وابلیس دیگر آدم دیگر

رہے یہ خیار سو اگرچہ عدد ظواہر انکا کم ہے مگر مدد سرائر بہت ہے ایک مرد انمین کا ہموزن عدد کثیر ابرار کے

ہوتا ہے پہر اون لوگون کا کیا ذکر ہے کہ جنکے لئے کوئی وزن بہ نسبت اونکی سعت انوار کے نہین ہے چہ جای

اون اشخاص کے جنکا مقدار ہمراہ عظیم المقدار کے نہین ہے ٥

تا کنگرۂ عرش می زنند صفیر ❊ ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست

ف کہتے تھے تو ذرہ برابر محبت ربانی اللہ کو بعوض قناطیر اعمال کے ست ہیچ حضرت نے فرمایا ہے المرء مع

من احب ایک آدمی دوسرے آدمی سے معانقہ کرتا ہے حالانکہ درمیان دونون کے بعد ما بین المشرق

والمغرب ہوتا ہے جنت مطلوب ہے نار طالب ہے اسی لئے اس سے معاملہ طلب کا اور اوس سے معاملہ

ہرب کا کیا جاتا ہے عارف جب تکلم کرتا ہے ساتھ کسی کلمہ کے تو وجود مستمع کا اوسمین غائب ہو جاتا ہے

یہ اسلئے کہ یہ کلام ذکر ہے سامع انثی ہے والرجال قوامون علے النساء عزیل شہوات کا حیات دنیا مین

ایک عذاب معجل مستور ہے من دلیل استقامۃ المومن شوقہ لما لیس فیہ ھوی نفسہ وخوفہ ورجاؤہ

مما لا یلائم نفسہ فرماتے تھے کلمۂ حکمت ایک عروس کریم ہے اگر کفو نہین پاتی ہے تو اپنے باپ کے گہر

چلی جاتی ہے مین کہتا ہون یہ بزرگ اگرچہ امی تھے لکن انکا کلام علما کے کلام پر بہی فائق ہے اور

نہایت رائق شعرانی رح نے ایک کراسہ انکے کلام سے التقاط کرکے اسجگہ لکہا ہے ہر قول ایک جہان

معرفت ہے ہر کلام ایک عالم حقیقت ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ٭

شیخ محمد بن عبد الجبار نفری رح شعرانی کہتے ہین یہ اہل قرن رابع سے ہین لکن انکا ذکر ہمکو اسی طرح چہہ ملا اگرچہ

ہمنے بہی التزام ذکر کا اس کتاب مین ترتیب زمان پر نہین کیا ہے انکا کلام طریق قوم مین عالی ہے ابن عربی

انسے ناقل ہین یہ ہر علم مین امام بارع تھے یہ کہتے تھے دل عارفون کے طرف علوم کے سطوات ادراک سے

نکلتے ہین یہی اونکا کفر ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے فرماتے تھے علامت اوس گناہ کی جسپر خدا تعالی غصہ

کرتا ہے یہ ہے کہ بعد اوس گناہ کے گناہگار کو رغبت دنیا مین ہو سو جو کوئی دنیا مین راغب ہوتا ہے وہ گویا ایک دروازہ کفر باللہ عز وجل کا

کہولتا ہے کیونکہ معاصی قاصد ہین کفر کے پہر جو کوئی اس دروازے مین گہستا ہے وہ بقدر دخول کے اسقدر کفر کرتا ہے ٭

شیخ ابو الفتح واسطی ۱۵۳ یہ شیخ مشائخ بلاد غربیہ ارض مصر کے تہے اصحاب احمد بن رفاعی سے یہ اسکندریہ
مین آئے یہان ایک جماعت بیشمار نے انسے اخذ طریقہ کیا انپر بہی انکار کیا گیا تہا اسکندریہ مین مجالس منعقد
ہوئی انہون نے سب کی محبت کو قطع کر دیا **حکایت** ایک بڑے منکر انپر خطیب جامع عطارین تہے ایک دن
وہ منبر پر بیٹہے تہے اذان ہو رہی تہی کہ اتنے مین یاد آیا کہ وہ جنب ہین شیخ ابو الفتح نے اپنی آستین سامنے
کر دی امام نے اوسمین رستہ پایا اندر جا کر پانی وضو خانہ دیکہا غسل کر کے باہر آئے پہر منبر پر جا بیٹہے جب
امام نے یہ نصرت شیخ کی دیکہی معتقد ہو کر داخل اصحاب شیخ ہوئے انکا انتقال حدود سنہ ۵۰۰ھ مین ہوا اسکندریہ
مین مدفون ہین رحمہ اللہ تعالی ✤
شیخ علی ملیجی ۱۵۴ یہ صاحب تہے شیخ ابو الفتح مذکور کے اور معاصر سید احمد بدوی کے سید عبد العال کو جب
بدوی رح کسی کام کو طرف جمزور کے بہیجتے تو کہتے فاخلع نعلیک فان ھناک خیام الملیجی یعنے ۵

گزار شہر وفا مین سمجھ کے کر مجنون | کہ اس دیار مین سر شکستہ پا بہی ہے

حکایت سید احمد کے پاس ایک مرد معمار تہا وہ گہر بناتا شیخ علی نے اوسکو زیادہ اجرت دیکر ملیج مین
بلایا جب وہ وہان گیا تو اوسکا ہاتہہ گر پڑا شیخ علی نے اوسپر تہوک ڈالا او جوڑ دیا اور سید احمد کو کہلا بہیجا کہ تم ہاتہہ
کاٹتے ہو اور ہمکو جوڑنا پڑتا ہے یہ بات بطور خوش طبعی کہی انکا مولد ہر سال ایک جمعہ پیشتر مولد سید احمد سے
ہوتا ہے ایک جمعیت کبیرہ فراہم ہوتی ہے لوگون کا سودا سلف بکتا ہے ہر طرحکی امداد ملتی ہے مین کہتا ہون
اسطرحکے میلے قبور اولیا رپر اور انکے موالید و اعراس معتقدین و مریدین نے ہر جگہ احداث کر لئے ہین ولکن
الحق احق ان یتبع ✤
شیخ عبد العزیز دیرینی رح ۱۵۵ یہ ایک عابد زاہد قدوۂ اہل سلوک صاحب احوال فاخرہ و احوال شریفہ و کرامات
مشہورہ تہے انکی تصانیف علم تفسیر و فقہ و لغت و تصوف وغیر ذلک مین بہت ہے انکی نظم بہی شائع ہے
ایک جماعت اہل علم نے انکی صحبت سے نفع پایا یہ بلاد ریف ہین زمین مصر سے رہتے تہے لوگ انکے پاس
واسطے حصول برکت کے جاتے اور مصر سے مشکلات مسائل بہیجتے یہ اونکا جواب لکہتے **حکایت** یہ واسطے
ملاقات ملیجی کے اکثر جایا کرتے ایک دن اونہون نے ایک مرغ انکی مہمانی کے لئے ذبح کیا انہون نے کہا
مین بہی اسکی مکافات کرونگا اسلئے ایک دن اونکی ضیافت کی اور ایک مرغی ذبح کی انکی بی بی کو برا لگا
جب وہ مرغی سامنے آئی شیخ علی نے ہش کیا وہ اوٹہکر چلدی بی بی سے کہا ہمکو شوربا کفایت کرتا ہے تم
مشوش نہو **حکایت** ایک جماعت فقرا نے انسے کرامت طلب کی انہون نے اونسے کہا یا اولادی
وھل ثم کرامۃ اعظم من ان اللہ یمسک بنا الارض ولم یخسفھا وقد استحقینا الخسف

مین کہتا ہون کہ یہ جواب اس لائق ہے کہ لوح دل پر مداد سواد عین سے لکھا جائے تب بھی حق اوسکی قدر کا ادا نہو انکا
انتقال سنہ ۶۹۷ھ مین ہوا انکی قبر دیرین مین ابتک زیارت کیجاتی ہے رح *

۱۵۶
شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ اندلسی مرسی رح امام قدوہ ربانی تھے مصر مین آلئے انکا زاویہ راہ جامع مقسم مین تھا یہ
صاحب متمسک باثار نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصاحب حالت وجمعیت علی العبادۃ تھے انکے اخلاص و استعداد
للموت اور فرار من الناس کی بہت شہرت ہے سوا جمعہ کے لوگون سے نملتے یہ بھی مبتلا با نکار ہوے جبکہ انہون نے
یہ بات کہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکھتا ہون اور بالمشافہہ بات چیت کرتا ہون
اسپر بعض لوگ کھڑے ہوگئے یہ مرتے دم تک اپنے گھر مین بیٹھے رہے سنہ ۶۷۵ھ مین انتقال کیا شعرانی کہتے ہین
ایک ابن ابی جمرہ اور بھی ہین جنکا نام احمد تھا وہ حافظ کتاب مدونہ تھے جو کہ مذہب امام مالک مین ہے اونکا انتقال
سنہ ۵۹۹ھ مین بمقام مرسیہ ہوا ہے رح *

۱۵۷
شیخ عبد اللہ بن محمد قرشی مرجانی رح امام قدوہ واعظ مفسر اوحد علماء فقہ وتصوف تھے مصر مین آئے وعظ
کہا بلاد مین مشہور ہوگئے تونس مین سنہ ۶۶۹ھ مین وفات پائی محنت مین پڑے علماء نے فتوی انکی تکفیر کا دیا
جب کچھ نہوا تو حیلہ نکال کر قتل کیا رضی اللہ عنہ ہ

عمری ست کہ آن جلوہ بمنصور کہن شد ۔۔ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

۱۵۸
شیخ عبد الحق بن سبعین مرسی انکا لقب قطب الدین تھا یہ اکابر مشائخ سے ہین سنہ ۶۶۹ھ مین بعمر ۵۵ سال
مکہ معظمہ مین جاکر فوت ہوئے ہ

اسی تقریب اوس گلی مین رہے ۔۔ منتین ہین شکستہ پائی کی

۱۵۹
شیخ محمد قونوی صوفی صاحب ابن عربی انکی تفسیر سورہ فاتحہ پر ایک مجلد مین ہے اسکے سوا اور بھی
مولفات ہین کچھ اوپر ساٹھ برس کی عمر ہوئی سنہ ۶۷۲ھ مین مرے انتقال انکا قونیہ مین ہوا تھا وصیت کی کہ
تابوت کو دمشق لیجاکر نزدیک شیخ محی الدین بن عربی کے دفن کرین لکن نہوسکا یہ بھی مبتلا بانکار ہوئے تھے
تا دم مرگ یہی حال رہا *

۱۶۰
شیخ محمد عبدری فاسی مصری مالکی معروف بابن الحاج یہ ایک عالم صالح مقتدی تھے منجملہ اصحاب ابو محمد
بن جمرہ کے کتاب مدخل فی الحوادث والبدع انکی تالیف ہے کچھ اوپر اسی برس زندہ رہے سنہ ۷۳۷ھ
مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب مصر مین طبع ہوچکی ہے اس کتاب مین بدعات صوفیہ وغیرہم کا رد کیا ہے
جزاہ اللہ خیرا *

۱۶۱
شیخ ابراہیم جعبری رح بن معضاد بن شداد یہ بڑے زاہد عابد صاحب احوال غریبہ ومکاشفات عجیبہ تھے انکی

مجلس وعظ سامعین کو طرب مین لاتی تہی استجلاب اہل معصیت کرتے تہے اپنی موت کی خبر قبل وفات کے دی تہی
اور موضع قبر کی طرف دیکہہ کر کہا تہا یا قسیر جاءک دبیر اہل مجلس کو اثنا رحال بکار مین جب چاہتے
ہنسا دیتے اور وسط ضحک مین جب چاہتے رولا دیتے درمیان اہل مجلس کے چلتے پہرتے وعظ کہتے تہے ایک

حکایت عورت انکی مرید تہی وہ انکا وعظ سنتی بہ مصر مین ہوتی اور وہ ارض اسوان اقصی صعید مین ہوتی
ایک دن لوگون کو وعظ کر رہے تہے اور وہ لوگ روتے تہے اس اثنا مین یہ شعر پڑہا ؎

یا قاعد ۃً فی الطاقة		والکلب یاکل فی العجین	
یا کلب کل و نقتی		ما للعجین اصحاب	

مریدہ نے جب ہر کر دیکہا تو کتا آٹا کہا رہا ہے اس واقعہ کی تاریخ لکہہ لیگئے پہر وہان سے خبر آئی تو ویسا ہی ہوا تہا
جیسا کہ بیان کیا تہا شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر منجملہ انکے اصحاب کے ہین قبر انکی صعید مین زیارت گاہ مردم ہے

حکایت ایک دن وعظ کہتے تہے اور لوگ گریان بہیان تہے اونسے کہا تم میرے ہمراہ یہ بات کہو کہ نقعقع
بقع یا اللہ نقع پہر خبر آئی کہ قاضی مالکی باب مدرج قلعۂ مصر سے نیچے اوترتے تہے کہ اونکی گردن ٹوٹ گئی
معلوم ہوا کہ اونہون نے ایک مجلس منعقد کی تہی کہ شیخ کو وعظ کہنے سے منع کر دیا جائے اس دلیل سے کہ
وہ قرآن و حدیث مین لحن کرتے ہین قضاۃ ثلثہ باز رہے مالکی نے فتوی منع کا دیا تہا وہ تینون قاضی آئے
اور شیخ کے قدم چومے اور کہا ہم سب ہلاک ہو جاتے اگر تمہارے حق مین کسی بات کا فتوی دیتے شیخ نے
فرمایا مین لحن نہین کرتا ہون تمہارے کان زور و باطل سنتے ہین وہ لحن کرتے ہین بادشاہ کو خط یون لکہتے
تہے من ابراہیم الجعبری الی الکلب الزہوری سلطان کہتا تہا اس شخص کو میرے اوس نام پر جو ہمارے بلاد
مین تہا کسنے مطلع کر دیا قبل اسکے کہ مین اسجگہ آؤن اسپر علماء نے ایک مجلس منعقد کی اور فتوی تعزیر شیخ
کا دیا شیخ نے اون لوگون کا اور سلطان کا پیشاب بند کر دیا بہت تدبیرین کین پیشاب جاری نہوا آخر پاس شیخ
کے آکر استغفار کی کہا میری ابریق سے استنجا کرو تب سب کو پیشاب ہوا شعرانی کہتے ہین وکان سراج
نار اموقدۃ علی الظلمۃ والولاۃ امّارا بالمعروف وله نظم و سجع کثیر و تصوف و شطح
انکا انتقال محرم ۶۸۷ھ مین ہوا اپنے زاویہ مین دفن ہوئے و قبرہ بہا ظاہر یزار رضی اللہ عنہ

ف اس ترجمہ پر جزء اول طبقات شعرانی رح کا ختم ہوا ہے کل تراجم اس جزء کے دو سو چہتر ہوتے ہین اس حساب سے کہ ۲۰۹ عدد اشخاص صدر اول کے ہین اور ۱۶ عدد مستورات اور ۲ عدد مجانین اور ایکسو ایکسٹھ اولیاء مابعد رضی اللہ عنہم اب بعد اسکے ترجمۂ جزء آخر طبقات مذکور کا انشاء اللہ تعالی لکہا جاوے گا
ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی ؛

جزو ثانی

شیخ عبد اللہ منوفی مالکی رح یہ ایک شخص صالح عابد زاہد وحد صاحب کرامات کثیرہ وتلامذہ کا ائمہ تھے ۷ رمضان کو ۷۴۹ھ مین مرے اوسدن لوگ صحرامین واسطے دعا رفع وبا کے گئے تھے وہین انکا جنازہ آگیا تیس ہزار آدمی نے نماز پڑہی انکی تلمیذ شیخ خلیل نے انکا ترجمہ حال جداگانہ لکہا ہے رح ❊

شیخ حسین حاکی یہ امام جامع حاکی وخطیب مسجد و واعظ صالح تھے لوگون کو تذکیر کرتے انکے کلام سے نفع ہوتا ❊ **حکایت** انکے لئے نزدیک سلطان کے ایک مجلس عقد کی گئی تاکہ انکو وعظ کہنے سے منع کیا جائے سلطان نے حکم دیا انہون نے اس بات کی شکایت اپنے شیخ ایوب کناس سے کی سلطان بیت الخلاء مین تھے کہ یکایک شیخ ایوب دیوار مین سے مع جاروب بصورت شیر کلان نکلے اور منہہ پہاڑ کر سلطان کو نگلنا چاہا سلطان کانپکر بیہوش گر پڑے جب ہوش آیا کہا شیخ حسین کو کہلا بہیج کہ وعظ کہے ورنہ مین تجہکو ہلاک کر ڈالونگا پہر اوسی دیوار مین گہس گئے سلطان پاس شیخ حسین کے آئے معذرت کی اور شیخ ایوب سے بہی ملنا چاہا مگر اونہون نے اجازت نہ دی اپنے پاس آنے نہ دیا انتقال انکا ۷۵۳ھ مین ہوا رح ❊

شیخ خضر کردی یہ ملک ظاہر بیبرس کے شیخ تھے صاحب تصوف وکشف وہمت تھے سلطان انکی ملاقات کو اکثر آتے اپنے اسرار کہتے سفر مین انکو اپنے ہمراہ رکہتے سلطان نے ایکبار ایک تہمت کے سبب سے انکو قید کر دیا تہا چار برس قید رہے لکن انکے لئے حبس مین اطعمۂ فاخرہ بہیجا کرتا پہر انکو رہا کر دیا انہون نے کہا اجلی قریب من اجل السلطان چنانچہ دونون قریب یکدیگر ۶۷۵ھ مین مرگئے رح ❊

شیخ شرف الدین کردی رح یہ بہائی ہین شیخ خضر مذکور کے انکا مزار قاہرہ مین ہے یہ بہی صاحب مقام عظیم وکرامات کثیرہ تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو السعود بن ابی العشائر کے ۶۶۶ھ مین وفات پائی رح ❊

شیخ محمد بن ہارون رح یہ رہنے والے شہر سنہور کے تھے جو بحر غربی پر آباد ہے انکو کشف سے معلوم ہوا تہا کہ یہ شہر صاعقہ سے ویران ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بجلی گری لوگ گہرون اور بازارون مین ہلاک ہوگئے اور شیخ مع اہل ورفقہ وہانسے نکل گئے وہ شہر ابتک ویران ہے حالانکہ ایک شہر عظیم تہا رح ❊

شیخ یحیی صنافیری رح صاحب مکاشفات جمہ تھے عالم صالح سائر اقطار سے لوگ انکی زیارت کو آتے ۶۶۲ھ مین انتقال کیا انکا جنازہ مشہور ہے جب شیخ یوسف عجمی رح بلاد عجم سے مصر مین آئے تو انسے اجازت لی انہون نے اجازت دی وکان لا یدخل احد من الاولیاء مصر الا باذنہ

بلبل ز ادب پانہ نہد در صحن گلزار		تا گل بہ طلبگاری او لب نہ گشاید

شیخ ابو العباس بصیر ہیں اصحاب کشف تام و قبول عام سے تہے معاصر شیخ ابو السعود شیخ حاتم نے انسے بیعت کی تہی انہون نے کہا اھلا بولدی حاتم جزی اللہ اخی ابا السعود خیرًا فی حفظک الی ان قدمنا یہ اسلئے کہا کہ شیخ حاتم نے ابو السعود سے بیعت کرنا چاہا تہا اونہون نے کہا لست من اولادی انت من اولاد اخی ابی العباس البصیر وسیاتی من ارض المغرب جب وہ مصر مین آئے تو انکو کہلا بہیجا کہ شیخک قدم اللیلۃ فاذھب لملاقاتہ فی بولاق چنانچہ سب سے پہلے اہل مصر مین سے یہی اونسے ملے اور مرید ہوئے **حکایت** ابو السعود کی زوجہ کو ایک امیر کبیر کی شادی مین بلایا گیا تہا انکے پاس ایک گدڑی تہی میان سے کہا مین اسی گدڑی کو پہنکر جاؤن کہا ہان یہ کہکر اللہ نے اوس گدڑی کو حریر مزرکش مرصع بجواہر کر دیا اوس طرح کا لباس فرخائر ملوک مین بہی نہ تہا خوندات نے سخت تعجب کیا اور کہا کہ پاس ایک فقیر کی جورو کے یہ لباس کہان سے آیا انہنے کہا کہ ایک قمص اسمین سے ہمکو بعوض ہزار دینار کے دیدو انہون نے کہا مجہکو اذن نہین ہے جب واپس آکر شیخ سے ذکر کیا تو تبسم فرماکر کہا ان اللہ یستر من یشاء من عبادہ اس قصہ کو شعرانی رح نے اسجگہ لکہا ہے لیکن محل اسکے ذکر کا ترجمہ شیخ ابو السعود رح تہا نہ یہ موضع واللہ اعلم **حکایت** ایک مرید شیخ ابو العباس کا بعد وفات شیخ کے نزدیک شیخ عبد الرحیم قناوی کے گیا وہ جماعۃ حاضرین سے بیعت لے رہے تہے اس مرید کی طرف بہی ہاتہ بڑہایا عالم محراب سے شیخ ابو العباس نے اپنا ہاتہ نکالکر شیخ عبد الرحیم کے ہاتہ کو روکدیا انہون نے کہا رحم اللہ اخی ابا العباس یغیر علی اولادہ حیًّا ومیتًا رح ✦

شیخ حسن شیخ المسیلۃ یہ سید کبیر تہے سنہ ۶۴۴ھ مین مرے قریب شیخ ابو الخیر اقطع کے دفن ہوئے رحمہ اللہ تعالی ✦

شیخ علی سقا یہ سقہ فروش تہے پہر منقطع ہوکر اپنے گہر مین بیٹہہ رہے تا دم مرگ لوگ انکی زیارت کو آتے سنہ مین انتقال کیا **حکایت** ایک شخص انکے پاس حنا لینے کو آیا انہون نے اوسکو بیر دیئے اوسنے کہا کہ مین تو مہندی لینے آیا ہون واسطے عروس کے پہر کہا آخر النھار تحتاجون الی السدر ولا حاجۃ لکم بالحناء وہ دلہن آخر شب کو مرگئی اوسی بیر کے پانی سے اوسکو نہلایا ✦

شیخ ابو الحسن شاذلی رح بن علی بن عبد الجبار شاذلہ ایک قریہ ہے افریقیہ کا یہ نابینا تہے اسکندریہ مین رہتے شیخ طائفہ شاذلیہ ہین کبیر المقدار عالی المنار تہے علم طریق مین انکی عبارات ہین شعرانی کہتے ہین فوق ابن تیمیہ رح سھمہ الیہ فردہ علیہ یعنی ابن تیمیہ نے انپر تیر چلایا تہا انہون نے پہیر دیا مراد تیر سے انکار ہے لیکن تفصیل اس انکار کی کچہ نہین لکہی یہ صحبت مین شیخ نجم الدین اصفہانی و ابن مشیش وغیرہما

کے رہے تھے انہون نے بارہا حج کیا اور صحرا عیذاب مین بقصد حج انتقال فرمایا چنانچہ اوسی جگہہ ۶۵۶ھ مین دفن
ہوئے ابن عطا نے ترجمہ انکا علیحدہ لکھا ہے کتاب لطائف المنن اوسپر مشتمل ہے دخول انکا طریق قوم مین بعد استعداد
مناظرہ کے علوم ظاہرہ مین تھا شیخ ابن نعمان نے انکو قطب کہا ہے ابن دقیق العید کہتے ہین ما رأیت اعرف باللہ
منہ یہ فرماتے تھے کہ استغفار کو لازم پکڑ اگرچہ کوئی گناہ نہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت مغفرت ذنوب
متقدمہ ومتاخرہ کی دیگئی تھی معہذا استغفار کرتے تھے یہ حق مین معصوم کے ہے جس سے کبھی کوئی گناہ نہین
ہوا تھا اور مقدس تھا ہر طرحکے ذنب سے پھر اوس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جو کہ کسی وقت بھی خالی عیب و
ذنب سے نہین ہوتا ہے کہتے تھے اذا عارض کشفک الکتاب والسنة فتمسک بالکتاب والسنة
ودع الکشف وقل لنفسک ان اللہ تعالی قد ضمن لی العصمة فی الکتاب والسنة ولم یضمنها
فی جانب الکشف ولا الالهام ولا المشاهدة مع انهم اجمعوا علی انه لا ینبغی العمل بالکشف
ولا الالهام ولا المشاهدة الا بعد عرضه علی الکتاب والسنة فرماتے تھے اذا عرض عارض یصدک
عن اللہ فاثبت قال اللہ تعالی یا ایها الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون ہر علم جسکی طرف تیری خاطر سبقت کرے اور نفس مائل ہو اور طبیعت لذت اوٹھائے اوسکو پھینکدے
اگرچہ حق ہو اور لے تو وہ علم جسکو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اقتدا کر اوس علم کا اور اقتدا کر خلفاء
وصحابہ وتابعین وائمہ ہداة کا وہ مبرا تھے ہوی وبتابعیت ہوی سے سلامت رہیگا تو شکوک وظنون واوہام
ودعاوی کاذبہ مضلہ عن الہدی سے اسمین تیرا کیا نقصان ہے کہ تو اللہ کا بندہ ہو نہ علم ہو نہ عمل تجھکو علم سے اسی قدر
علم کافی ہے کہ عالم وحدانیت ہو اور عمل سے اتنا ہی عمل بس ہے کہ محبت خدا ومحبت رسول اللہ رکھتا ہو اور دوست
ہو تو صحابہ کا اور جماعت کو حق جانے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین لیکن مین دوست رکھتا ہون اللہ ورسول کو فرمایا
المرء مع من احب **ف** فرماتے تھے جب تجھپر ہجوم خواطر ووساوس کا زیادہ ہو تو یون کہہ سبحان
الملک الخلاق ان یشأ یذهبکم ویأت بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز بڑا قلعہ مضبوط وقوع
بلا علی المعاصی سے استغفار ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما کان اللہ معذبهم وهم یستغفرون
کہتے تھے مجھسے یہ بات کہی گئی ہے کہ ما علی وجه الارض مجلس فی الفقه ابهی من مجلس الشیخ عز الدین
بن عبد السلام وما علی وجه الارض مجلس فی علم الحدیث ابهی من مجلس الشیخ عبد العظیم
المنذری وما علی الارض مجلس فی علم الحقائق ابهی من مجلسک جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہے
کہ اللہ کی مملکت مین اوسکا عصیان نکیا جائے وہ گویا یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ کی مغفرت ورحمت ظاہر نہو

اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی شفاعت کرین ولنعم ما قیل ؎

جمعی حسرت گریہ وآہ آوردند	جمعی ہمہ دیدہ ونگاہ آوردند
جمعی دیدند خواہش عفو ترا	رفتند وجہان جہان گناہ آوردند

تو ہرگز رائحہ ولایت کا نہ سونگھے گا جب تک کہ تو دنیا و اہل دنیا مین زاہد ہوگا **حکایت** کہتے تھے مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہا اے رسول خدا حقیقت متابعت کی کیا ہے فرمایا رویة المتبوع عند کل شیٔ
ومع کل شیٔ وفی کل شیٔ فرماتے تھے من دعا الی اللہ تعالی بغیر ما دعا بہ رسول اللہ صلعم فھو بدعی
تجھکو جب کوئی شئے اپنے احوال باطنہ یا ظاہرہ سے مستحسن معلوم ہو اور اوسکے زوال کا ڈر لگے تو یون کہہ
ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے تھے من اراد عز الدارین فلیدخل فی مذھبنا یومین ایک شخص نے
کہا مین کسطرح داخل ہون کہا اصنام کو اپنے دل سے جدا کر بدن کو دنیا سے راحت دے ثم کن کیف شئت
اللہ کسی بندہ کو پاون پھیلانے پر واسطے استراحت کے تعب سے ہمراہ استصحاب خاکساری وتواضع کے
عذاب نہین کرتا ہے عذاب تو اوس تعب پر کرتا ہے جسکے ساتھ تکبر ہوتا ہے یہ طریق کچھ رہبانیت واکل شعیر
ونخالہ سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ اسکی بنیاد صبر علی الاوامر اور یقین فی الہدایہ پر ہے **قال تعالی**
وجعلنا ھم ائمة یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون کہتے تھے من لم یزد بعلمہ
وعملہ افتقارا لربہ وتواضعا لخلقہ فھو ھالک تو اگر مومن موقن ہے تو سب کو اپنا دشمن جان کما قال
ابراہیم علیہ السلام فانھم عدو لی الا رب العالمین صادق موقن کو اگر سارے اہل ارض جھٹلائین تو زیادہ
ہوگی اوسکو اس تکذیب سے مگر تمکین فرماتے تھے ما ثم کرامة اعظم من کرامة الایمان ومتابعة السنة
فمن اعطیھما وجعل یشتاق الی غیرھما فھو عبد مفتر کذاب او ذو خطأ فی العلم بالصواب کمن
اکرم بشھود الملک فاشتاق الی سیاسة الدواب **حکایت** کہتے تھے مینے ایک ہاتف کو سنا کہتا تھا
ان اردت کرامتی فعلیک بطاعتی وبالاعراض عن معصیتی ایک رات مینے یہ آیت پڑھی ولا تتبع اھواء
الذین لا یعلمون انھم لن یغنوا عنک من اللہ شیئا پھر مین سو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
فرماتے تھے انا ممن یعلم ولا اغنی عنک من اللہ شیئا **ف** ایک شہوت خفیہ ولی کے ارادت
کا ہے اوس شخص پر جسنے اوسپر ظلم کیا ہے حالانکہ اللہ پاک نے معصوم اکبر سے یہ کہا ہے فاصبر کما صبر
اولوا العزم من الرسل یعنی اللہ اونکا ہلاک کرنا نہین چاہتا ہے تو اگر یہ چاہتا ہے کہ تیرے دل کو زنگ نہ لگے اور
کوئی ہم وکرب تجھکو لاحق نہو اور کوئی گناہ تجھپر باقی نرہے تو اس قول کو سبت کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ ھو اللھم ثبت علمھا فی قلبی واغفر لی ذنبی

کہتے تھے ہمارے نزدیک کوئی کبیرہ ان دو امر سے بڑا نہیں ہے ایک حب دنیا بالایثار دوسرے مقام علی الجہل بالرضا
کیونکہ حب دنیا راس ہر خطیئہ ہے اور مقام علی الجہل اصل ہر معصیت ہے **ف** تو اگر چاہتا ہے کہ بات مین سچا ہو
تو انا انزلناہ فی لیلۃ القدر بہت پڑہا کر اور اگر یہ چاہتا ہے کہ سارے احوال مین اخلاص ہاتھ آئے تو قرات
قل ھو اللہ احد کی کثرت کر اور اگر تیسیر رزق منظور ہے تو قل اعوذ برب الفلق کثرت سے پڑہا اور اگر سلامتی
شر سے مراد ہے تو قل اعوذ برب الناس کو کثرت سے پڑہ شعرانی کہتے ہین بعض نے کہا ہے کہ اقل اکثار یہ ہے کہ
ہر دن مین ستر بار سے سات سو بار تک پڑہے **ف** چار چیزین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے علم کچہ فائدہ نہین دیتا
۱ حب دنیا ۲ نسیان آخرت ۳ خوف فقر ۴ خوف مردم اصدق اقوال نزدیک اللہ کے کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا نظافت پر اور
اول اعمال محبت خدا پر بغض رکہنا ہے دنیا سے اور یاس ہے اہل دنیا سے موافقت کرنے پر تو جب کوئی کام
عمل دنیا و آخرت سے کرنا چاہے تو کہہ یا قوی یا عزیز یا علیم یا قدیر یا سمیع یا بصیر تجہپر جب کوئی مرید دنیا یا
آخرت وارد ہو تو کہہ حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون ایک خصلت
ہے کہ جب بندہ اوسکو کریگا تو اپنے عصر مین امام الناس ہو جائیگا اعراض دنیا سے اور احتمال اذی کا اہل دنیا
سے **ف** جب کسی سے قرض لے تو یون کہے اللھم علیک تداینت وعلیک توکلت والیک
امری فوضت اس کہنے سے اللہ اوسکا قرض ادا کر دیگا فرماتے تھے ان عارضك عارض من معلوم
ھولك فاھرب الی اللہ منہ ھروبك من النار شعرانی نے کہا وھذہ من غرائب المعرفۃ فی علوم
المعاملۃ کہتے تھے ایک خصلت ہے جو سارے اعمال کو حبط کر دیتی ہے اکثر لوگ اوس سے آگاہ نہین ہین وہ سخط
ہے بندہ کا اللہ کی قضا پر **قال تعالی** ذلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم **حکایت**
کہتے تھے مینے خواب مین ایک مرد صالح کو دیکہا کہ وہ جو آسمان مین چلا کرتا تہا انما تساق لرزقك او
لاجلك او لما یقضی اللہ علیك او بك او لك وھی خمسۃ لا سادس لھا جو حسنہ فی الفور مثمر کسی
نور یا علم کا نہو تو تو اوسکو اجر نہ گن اور جو سیئہ مثمر کسی خوف من اللہ و رجوع الی اللہ کا ہو تو اوسکو گناہ نہ گن
دو خصلتین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات مضر نہین ہوتی ہے ایک رضا بقضاء اللہ تعالی دوسرے
صفح عن عباد اللہ تعالی کہتے تھے اتق اللہ فی الفاحشۃ جملۃ وتفصیلا و فی المیل الی الدنیا صورۃ
وتمثیلا فرماتے تھے من النفاق التظاھر بفعل السنۃ واللہ یعلم منہ غیر ذلك ومن الشرك باللہ
اتخاذ الاولیاء والشفعاء من دون اللہ **قال تعالی** ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع
افلا تتذکرون ایک بدگمانی ساتھ اللہ پاک کے یہی ہے کہ غیر اللہ سے استنصار کرے یعنی خلق سے
مدد چاہے **قال تعالی** من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ الآیۃ شعرانی رح

نے انکے اقوال نصف کراسہ تک ملخص کرکے لکھے ہین تعلق اکثر اقوال کا علم حقائق سے ہے جو فہم عوام سے باہر ہین اسلئے
ترجمہ اونکا اسجگہ نہین لکہا گیا پہر کہا ہے انما سطرنا لک یا اخی ہذہ الامور الخاصۃ بالمکملین من اهل الله
تعالیٰ تشویقا لک الی مقاماتهم و فتحا لباب التصدیق لهم اذ سمعتهم یذکرون ذلک وهذا الکلام
لم اجده لغیره من الاولیاء الی وقتی هذا فسبحان المنعم علی من یشاء بما یشاء والله اعلم ✢
امام احمد ابو العباس مرسی رح بڑا اکابر عارفین سے تھے کہتے ہین کہ علم شاذلی کا سوا انکے کوئی شخص وارث
نہین ہوا یہ کہتے تھے علوم اس گروہ کے علوم تحقیق ہین ان علوم کو عقول عموم خلق کے نہین اوٹھا سکتے ہین
اسلئے کوئی کتاب انہون نے نہین لکھی اور نہ انکے شیخ رح نے یہ کہتے تھے کتبی اصحابی یعنی ہماری کتابین یہی
ہمارے اصحاب ہین ۶۸۶ھ مین وفات پائی فرماتے تھے سارے انبیاء رحمت سے مخلوق ہوئے ہین ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین رحمت ہین مین کہتا ہون اللہ نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اس حدیث کے من عرف نفسه عرف ربه یہ معنی کہتے تھے من عرف نفسه بذلها وعجزها عرف ربه بعزه
وقدرته شعرانی فرماتے ہین قلت وهذا اسلم الاجوبة والله اعلم اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ اونہون نے
فرمایا ہے اگر نور مومن عاصی کا کشف کیا جائے تو ما بین ارض وسما پر ہوجائے پہر ساتھ نور مومن مطیع کے تیرا کیا گمان ہے
حکایت فرماتے تھے ایک پادشاہ نے ایک عارف سے کہا تہا کچھ مجھپر تمنا کرو یعنی مجھسے مانگو عارف نے کہا تو
مجھسے یہ بات کہتا ہے میرے دو غلام ہین جنکا مین مالک ہون اور تو اون دونون کا مملوک ہے وہ میرے مقہور ہین
تو اونکا مقہور ہے ایک شہوت دوسری حرص سو تو میرے غلامون کا غلام ہے مین کیا تجھپر تمنا کرونگا حالانکہ
تو غلام غلامان ہے کہتے تھے شاذلی رح نے کہا ہے جسکی ولایت اللہ کی طرف سے ثابت ہوچکی ہے وہ موت کو
مکروہ نہین رکہتا ہے یہ ایک میزان ہے واسطے مریدون کے تاکہ اوسمین اپنے نفوس کو وقت ادعاء ولایت کے
وزن کرین کیونکہ شان نفوس کی وجود سے ہے دعوی مراتب عالیہ کا بغیر سلوک سبیل موصل کے **قال تعالیٰ**
فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **ف** کہتے تھے طے دو طرح پر ہے ایک اصغر دوسرے اکبر طے اصغر
واسطے عامۂ اس طائفہ کے ہوتی ہے کہ زمین مشرق سے مغرب تک ایک نفس مین طے ہوجائے طی اکبر طے
اوصاف نفوس ہے فرماتے تھے ہمارا یہ طریقہ نہ طرف مشارقہ کے منسوب ہے اور نہ طرف مغاربہ کے بلکہ واحداً
عن واحد تا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنهم پہنچا ہے اور وہ اول اقطاب تھے انسان کو جبکہ طریقہ
اوسکا لبس خرقہ ہو لازم ہے کہ مشائخ مستند الیہم کو متعین کرے کیونکہ یہ روایت ہے اور روایت کے لئے
تعیین رجال سند ضرور ہے اور ہمارا طریقہ ہدایت ہے اللہ کبھی بندہ کو طرف اپنے جذب کرلیتا ہے اوسپر کسی استاد
کی منت نہین رکھتا کبھی اوسکا شمل ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمع کردیتا ہے وہ خود حضرت سے

اخذ کرتا ہے دکھی بھذا منتہ **حکایت** یہ اکثر قال الشیخ کہا کرتے تھے ایک انسان نے کہا ہم نہین دیکھتے
کہ کوئی بات تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو جواب دیا کہ اگر مین چاہون تو بعدد انفاس قال اللہ قال اللہ کہون اور اگر چاہون
تو اسی قدر قال رسول اللہ صلعم قال رسول اللہ صلعم کہون اور اگر چاہون تو قلت انا کہون لیکن مین قال الشیخ کہتا ہون
اور ادباً ذکر اپنے نفس کا نہین کرتا ہون کہتے تھے شیخ نے فرمایا ہے وہ گروہ جنمین کوئی امام ولی صدیق شیخ ہوتا ہے
ہلاک نہین ہوتا فرماتے تھے چالیس برس ہوئے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجاب مین نہین ہون
اگر طرفۃ العین محجوب ہون تو اپنی جان کو بجملہ مسلمین شمار نکرون یہی بات حق مین جنت اور وقوف عرفہ کے ہر سال کہتے
تھے وکان یقول شارکنا الفقھاء فیما ھم فیہ ولم یشارکونا فیما نحن فیہ فرماتے تھے خریدار مرجان کے بہت
ہوتے ہین اور خریدار یاقوت کے کم ہوتے ہین ولم یزل اتباع اھل الحق قلیلون کما قال تعالی فی اھل الکھف
ما یعلمھم الا قلیل فاھل اللہ کھف لامور الناس ولکن قلیل من یفھم **حکایت** نائب اسکندریہ
نے چاہا کہ انسے بیعت کرے یہ اوسکے شیخ ہون قاصد سے کہا لست ممن یلعب بہ اور وہان نہ گئے یہانتک کہ
انتقال ہوگیا سفر مین جب کسی شہر مین رات کو سوتے او معلوم ہوجاتا کہ کبیر شہر اونسے ملاقات کرنا چاہتا ہے
تو فجر سے پہلے رات ہی اوسکو چلدیتے کہتے تھے ندیکھی مینے عزت مگر رفع ہمت مین خلق سے ایکدن ایک کتا
دیکھا میرے پاس سوتی تھی مینے اوسکے روبرو رکھی اوسنے التفات نکیا مینے منہہ سے قریب کی تب بھی ملتفت
نہوا کسی نے مجھسے کہا اُف لمن یکون الکلب ازھد منہ فرماتے تھے لوگون کے لئے اسباب ہین ہمارا سبب
یہی ایمان وتقوی ہے اللہ نے کہا ہے ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء
والارض **ف** جب کوئی شخص قصیدہ مدحیہ کہتا تو اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور جائزہ وعطایا دیتے
اپنے اصحاب سے کہتے جب کسی قوم کا رئیس آئے مجھے خبر کر دیا کرو کہ مین باہر نکل کر اوسکو لون جب وہ رخصت
ہوکر جاتا تو چند قدم اوسکے ساتھ جاتے پھر واپس آتے اور کہتے ان لوگون نے اپنی جان کو تکلیف ہماری زیارت
کی دی ہے کچھ ہم اونکی زیارت کو نہین گئے کسی محسن کے لئے دعا نکرتے جب تک کہ وہ مجلس سے چلا نہ جاتا
جب اوٹھہ جاتا تب پس پشت اوسکے دعا کرتے اگر کوئی شئے بسبیل ہدیہ مین آتی خوش ہوکر بشاشت سے قبول کرتے
اگر شئے کثیر آتی تو بغیر نفس واظہار غنی لیتے **ف** انکی نماز موجز ہوتی مگر تمام کہتے تھے یہ نماز ابدال کی ہے
جب کسی شخص کو سنتے کہ کہتا ہے ھذہ لیلۃ القدر تو کہتے نحن بحمد اللہ اوقاتنا کلھا لیلۃ قدر ہر شخص کا
اکرام مطابق اوسکے رتبہ کے کرتے کبھی کوئی شخص مطیع آتا اوسکی طرف التفات نکرتے اسلئے کہ وہ اپنی عبادت
کو دیکھتا ہے کبھی کوئی عاصی آتا اوسکے لئے کہڑے ہوجاتے اسلئے کہ اوسکا آنا ساتھ ذل نفس وانکسار کے
ہوتا ایک شخص حاجی سے پوچھا کہ کہو تمہارا حج کیسا ہوا اوسنے کہا پانی بہت تہا نرخ بہی ارزان تہا اوسکی طرف سے

منھہ پھیر لیا کہا مین حال حج کا پوچھتا ہون کہ اوسمین اللہ کی طرفسے کیا علم و فوز و فتح ہوا یہ شخص حال کثرت آب و دانہ و
نمغ کا بیان کرتا ہے **ف** کہتے تھے ہم دنیا مین اپنے ابدان سے مع وجود ارواح ہین اب قریب ہے کہ آخرت مین
مع وجود ابدان ہونگے انتہے شعرانی فرماتے ہین اس کلام مین رد ہے اوس شخص پر جو کہ یہ بات کہتا ہے کہ لوگ جنت مین
اپنی ارواح سے ہونگے نہ اجسام سے ایک جماعت اہل کشف ناقص کی اسی طرف گئی ہے سبب غلط کا یہ ہے کہ
اونھون نے اہل جنت کو دیکھا کہ جس صورت مین چاہتے ہین متحوّل ہوجاتے ہین یہ شان ارواح کی ہے نہ اجساد
کی یہ بات اونسے غائب رہی کہ وہان اجسام منطوی ارواح مین ہونگے نہ معدوم جسطرح کہ یہان ارواح منطوی
ہین اجسام مین واللہ اعلم **ف** کہتے تھے معصیت مومن و معصیت فاجر مین تین فرق ہین ایک یہ کہ قبل فعل
کے مومن کا عزم اوس معصیت پر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ وہ وقت فعل کے اوس سے خوش نہین ہوتا تیسرے
یہ کہ اوسپر اصرار نہین کرتا اور فاجر کا یہ حال نہین ہے اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم نام پاک اللہ کا بہت ذکر
کیا کرو یہ اسم سلطان الاسماء ہے اسکے لئے ایک بساط ہے ایک ثمرہ ہے بساط علم ہے ثمرہ نور ہے جب نور حاصل
ہوا تو اب کشف و عیان ہوگا قوت آب و نمک نہین ہے بلکہ قوت ایمان و ہدایت ہے جس سوء ادب کا ثمرہ
ادب ہے وہ ادب ہوتا ہے ؎

ہر بے ادبی کہ بینی امشب — تا صبح فرو گزار ما را

کہتے تھے جنید قطب تھے علم مین سہل تستری قطب تھے مقام مین ابو یزید قطب تھے حال مین تھوڑا عمل
ہمراہ شہود منت کی طرفسے اللہ کے بہتر ہے عمل کثیر سے ہمراہ شہود تقصیر کی طرفسے نفس کے اپنے شیخ سے
نقل کرتے تھے کہ جس شئے سے اللہ نے ہمکو منع کیا ہے وہ حکم شجرۂ آدم علیہ السّلام مین ہے لکن ہم اونسے
اس بات مین جدا ہین کہ اونھون نے جب شجرہ کھایا تو وہ طرف ارض خلافت کے اوترے اور تو جب شجرہ نہی
کھا لیگا تو نزول تیرا طرف ارض قطیعت کے ہوگا فایاک ثم ایاک **حکایت** کہتے تھے ایک شخص اولیا
مین سے تھے وہ زمین مغرب مین لوگون پر تکلم کرتے تھے یعنی وعظ اور وہ بادن تھے یعنی فربہ اندام ایک
شخص سر برہنہ کلان سر آیا اوسنے کہا یہ شخص دنیا مین زہد کرتا ہے اور یہ کاذب ہے شیخ کو کشف ہوا اوس سے
کہا ای ابا رویس ما سمنني الا حبہ یعنی موٹا نہین کیا مجھکو مگر اوسکی محبت سے اپنے اصحاب سے کہتے تھے
تم جب مکہ مین پہنچو تو قصد تمہارا رب البیت ہو نہ بیت تم اونمین مت ہو جو عباد اصنام و اوثان ہین **حکایت**
ابن عطاء اللہ کہتے ہین مین شیخ پر کتاب الرعایہ تالیف محاسبی پڑہتا تہا مجھسے کہا جو کچھہ اس کتاب مین ہے
دو کلمہ اوس سے مغنی ہین اعبد اللہ بشرط العلم ولا ترضی عن نفسك ابدا پھر مجھکو اذن قراءت کا
نہ دیا فرماتے تھے جو کوئی مشتاق ہے کسی ظالم کی ملاقات کا وہ ظالم ہے کہتے تھے الهالك بهذه الطائفة

اکثر من المناجی یہا شعرانی رح نے انکے اقوال چار ورق تک لکھے ہین بسبب غموض حقائق کے ذکر اونکا نہین کیا گیا +

یاقوت عرشی رح امام سعادت عابد زاہد مرید شیخ ابو العباس مرسی رح تھے جس دن یہ بلاد حبشہ مین پیدا ہوئے اوسی دن شیخ نے اسکندریہ مین برائے تابستان عصیدہ طیار کیا لوگون نے کہا یہ تو ایام زمستان مین بنایا جاتا ہے کہا یہ تمہارے بھائی یاقوت کا ہے جو بلاد حبشہ مین پیدا ہوا ہے اب وہ عنقریب تمہارے پاس آنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا انکو عرشی اسلئے کہتے تھے کہ ہمیشہ دل انکا نیچے عرش کے رہتا اور زمین مین جسد تھا یا اسلئے کہ اذان حملۂ عرش کی سنتے تھے **حکایت** یہ سفارش کرتے یہانتک کہ حیوانات مین بھی شفیع ہوتے ایکدن ایک کبوتر حبشی انکے دوش پر آ بیٹھا یہ حلقۂ فقرا مین بیٹھے تھے کچھ انکے کان مین کہا انہون نے کہا بسم اللہ مین ایک فقیر کو تیرے ہمراہ کئے دیتا ہون اوسنے کہا کوئی نہین تم ہی چلو آخر قبلہ مین سوار ہوکر اسکندریہ سے مصر مین آئے جامع عمرو مین پہنچکر کہا فلان موذن کو بلادو وہ آیا اوس سے کہا یہ کہتا ہے کہ جب اوسکے بچے منارہ پر ہوتے ہین تو تو اونکو پکڑ کر ذبح کرتا ہے اوسنے کہا سچ کہتا ہے فرمایا اب ایسا مت کیجیو اوسنے توبہ کی شیخ اسکندریہ کو واپس آئے انکے مناقب طائفۂ شاذلیہ مصر وغیرہ مین بہت مشہور ہین ۷۰۷ ھ مین انتقال کیا +

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری رح زاہد مذکر کبیر القدر تلمیذ شیخ یاقوت و شیخ مرسی تھے لوگ انکے اشارات سے منتفع ہوتے انکے کلام کو نفوس مین حلاوت و جلالت تھی ۷۰۹ ھ مین انکا بھی انتقال ہوا کتاب التنویر فی اسقاط التدبیر کتاب الحکم کتاب لطائف المنن وغیرہا انکی تالیف ہین کتاب تنویر مصر مین طبع ہوچکی ہے رحمہ اللہ تعالی +

شیخ موسی مکنی بابی عمران یہ جد خامس شعرانی رح ہین بلاد بہنسا مین تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو مدین تلمسانی رح کی اولاد مین سلطان مولائ ابو عبد اللہ زغلی کے بنو زغل ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا زغل تلمسان و حوالی تلمسان کے بادشاہ تھے شیخ موسی نے جوان ہوکر طریق الی اللہ کو سریر ملک پر اختیار کیا باپ کو نہایت تشویش ہوئی جب اونکو مغلوب الامر پایا چھوڑ دیا یہ پاس شیخ ابو مدین کے آ گئے اونہون نے کہا تمہارا انتساب کسطرف ہے کہا طرف سلطان زغلی کے پوچھا نہائی نسب کیا ہے کہا محمد بن حنفیہ بن علی بن ابیطالب شیخ نے فرمایا طریق فقر و ملک و شرف مجتمع نہین ہوتے انہون نے کہا یا سیدی اشہدک انی قد خلعت نسبتی الی غیرک تب شیخ نے اننسے عہد لیا ۵

	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست		بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	

انکے ہاتھہ پہ کرامات ظاہر ہوئی ہماکم نے اننسے کلام کیا شیر اننسے ڈرتے تھے شیخ نے انکو بھی ہمراہ دیگر اصحاب

کے طرف مصر کے بہیجدیا اور کہاکہ تم جب مصر پہنچو تو ناچیئے ہو وہین ٹہیر و تمہاری قبر اوسی جگہہ ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا انکی اولاد بلاد مین متفرق ہو گئی انکو جب کوئی مرید پکارتا تو ایک سال کی راہ بلکہ اس سے بہی زیادہ راہ سے جواب دیتے انتہی مین کہتا ہون یہ جواب دینا بطور کرامت کے تہا نہ بطریق استقلال تصرف کے ٨٥٠ سنہ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

١٥١

شیخ محمد وفا رح یہ اکابر عارفین سے تہے شیخ علی جد قریب شعرانی رح نے انکو خاتم الاولیا کہا ہے یہ ان پڑہہ تہے سندا علوم قوم مین لسان غریب رکہتے تہے سات یا دس برس کی عمر مین مولفات کثیرہ تالیف کئے انکی منظومات و منثورات مین رموز مطلسمہ بہت ہین اسوقت تک کے لئے جسکے معنی کسینے ابتک حل نہین کئے قریب وفات کے اپنا کمر بند ابراہی صاحب موشحات کو دیکر کہا کہ یہ تیرے پاس ودیعت ہے میرے بیٹے علی کو دیدینا چنانچہ جب وہ جوان ہوئے تو اونکو دیدیا اوسدن سے پہر کوئی موشح اونسے نہ بنا کتاب فصول الحقائق مین کہتے ہین اعوذ باللہ من شیاطین الخلق و ابالسة العلم و الجهل و اغبیار المعرفة و النکرة اللهم بك منك فی کل ذلك بكل ذلك کذلك من وجه العلم و لا كيف كذلك من حيث العقل و لا بد لك من جهة قصد النفس الخ شعرانی کہتے ہین و الحال فی ذلك بما لا تسعه العقول فراجعہ رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

١٥٢

شیخ علی انکے بیٹے نہایت ظریف و جمیل تہے مصر مین انسے زیادہ کوئی خوبصورت و خوش لباس نہ تہا انکی نظم شائع ہے انہون نے موشحات مین اسرار اہل طریق درج کئے ہین انکا کلام ادب مین بہت عالی ہے انکے وصایا ہی نفیسہ کئی مجلدات مین سماتے ہین تین دن مین اونکو لکہا تہا شعرانی رح نے اونکی تلخیص کی ہے ٧٦١ سنہ مین پیدا ہوئے ٨٠١ سنہ مین مرے کہتے تہے رسل اولوالعزم سات ہین آدم[1] و نوح[2] و ابراہیم[3] و موسیٰ[4] و داؤد[5] و سلیمان[6] و عیسیٰ[7] پہر یہان مین اس شرکے اطالت کی ہے فرماتے تہے شریعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسلئے نسخ قبول نہین کرتے ہے کہ جو کچہ اگلی شریعتون مین تہا وہ سب مع زیارت خاصہ اس شریعت مین ہے یہ شریعت فلک ہشتم مکوکب یعنی فلک کرسی سے اوتری ہے وہ فلک ثابت ہے اسیلئے اگلے شرائع منسوخ ہو گئی نہ یہ شریعت

سخن از جوش بدل بردن رندان آمد	این مئی صاف زنہ شیشۂ افلاک چکید

ف کہتے تہے شیطان کی کنیت ابو مُرّہ ہے تو جانتا ہے کہ مُرّہ کیا ہے جسکا وہ باپ ہے مُرّہ نفس جسمانیہ صاحب شئون منکرہ ہے نہ حَرّہ ہے بسبب شہوت بہیمیہ کے نہ بَرّہ ہے بسبب غضب کلبی سبعی کے اسکو مُرّہ کیون کہتے ہین اسلئے کہتے ہین کہ جس چیز مین یہ داخل ہوتا ہے اوسکو فاسد کر دیتا ہے جسطرح کہ حنظل لبن کو فاسد کر دیتا ہے فرماتے تہے شیخ ابو الحسن شاذلی نے کہا ہے کہ المحبة قطب و الخیرات کلها دائرة علیها فافهم

شعرانی رح نے بیان مین انکے ملفوظات کی نہایت طول دیا ہے ۵ ورق فی صفحہ ۳۳ سطر در آمدہ لکھے ہین یہ کلام نہایت
غامض و دقیق الفہم ہے افہام عوام بلکہ اکثر خواص سے بہی باہر ہے مشتمل ہے بیان پر معانی بعض آیات و حدیث
کے طریقہ قوم پر بلسان تحقیق ف فرماتے تہے علماء السوء اضر علی الناس من ابلیس لان ابلیس اذا
وسوس للمؤمن عرفت المؤمن انه عدو مضل مبین فاذا اطاع وسواسه عرفت انه قد عصی فیاخذ
فی التوبة من ذنبه والاستغفار لربه وعلماء السوء یلبسون الحق بالباطل ویزیدون الاحکام علی وفق
الاغراض والاهواء بزنیهم وحیدا لهم فمن اطاعهم ضل سعیه وهو یحسب انه یحسن صنعا فاستعذ
بالله منهم وکن مع العلماء الصادقین کہتے تہے ہم متفقہین سے استفادہ دعوی علم کا باحکام دین کرتے
ہین اور علماء عاملین سے استفادہ عمل باحکام دین کا کرتے ہین اب تو دیکہہ کہ ان دونون فائدون مین کونسا فائدہ
اقرب تر الی نزدیک رب العالمین کے ہے اوسی کے ساتہہ استمساک کر اگر متفقہین تجہسے یہ بات کہین کہ تونے صوفیہ
صادقین سے کیا استفادہ کیا تو تو کہہ کہ مینے اونسے استفادہ حسن عمل کا اون احکام دین پر کیا ہے جنکا استفادہ وہ
قول تمسے کر چکے ہین یعنی تمسے علم حاصل کیا تہا اونسے عمل کرنا سیکہا ہے رح ٭

شیخ یوسف عجمی کورانی رح سب سے پہلے مصر مین طریقہ جنید رح کو انہین نے تازہ و زندہ کیا انقطاع تسلیک
مین انکی چال نئی تہی ۷۶۸ھ مین انتقال کیا ایک خلائق بے حساب نے اپر نماز جنازہ پڑہی انکا طریقہ تجرید تہا ہر دن
ایک فقیر کوزہ اونہہ سے باہر نکال دیتے کہ جا لوگون سے آخر روز تک بہیک مانگ لا جو کچہہ وہ مانگ لاتا وہی سارے
فقراء کا اوسدن قوت ہوتا کوئی کسی طرح بہی چیز ہوتی انکے کرامات و خوارق مشہور ہین دروازہ زاویہ کا بند رکہتے سوا نماز
کسی کام کے لئے نکلتے جب خلوت سے باہر آتے آنکہین سرخ ہوتین گویا ایک انگارہ ہے آگ کا جسپر نظر
پڑتی اوسکی آنکہہ زر خالص ہو جاتی ایک دن ایک کتے پر نظر پڑی سارے کتے اوسکے منقاد ہو گئے جب
وہ ٹہیر جاتا سب ٹہیر جاتے جب چلتا تب وہ بہی چلتے اسکا ذکر شیخ سے کیا ایک شخص کو اوس کتے کے پیچہے بہیجا
جاکر کہے اخسأ سب کتے اوسپر لوٹ پڑے نوچنے کسوٹنے لگے رح ٭

شیخ حسن تستری یہ شاگرد یوسف عجمی ہین بعد اونکے بجای اونکے بیٹہے لوگ ہر طرف سے زیارت کو آتے تہے
انکو علم و عمل مین کمال تہا بادشاہ بہی انسے ملنے کو آتا حاسدون نے چغلی کہا کہ اعتقاد بادشاہ کا بدل دیا ارادہ
کیا کہ انکو قید کرے یا شہر سے نکال دے وزیر کو حکم دیا کہ دروازہ زاویہ کا بند کر دو یہ شہر سے باہر گئے تہے
جب مع فقراء واپس آئے دروازہ زاویہ کا مسدود پایا پوچہا کہ یہ دروازہ کسنے چنوا دیا ہے کہا وزیر نے بحکم
سلطان فرمایا ہم ابواب اوسکے بدن وطبقات کے بند کر دینگے وزیر اندہا بہرا گونگا ہو گیا ناک بند ہو گئی
سانس رک گئی قبل و دبر بول و غائط سے مسدود ہو گئے فی الحال مر گیا یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ دوڑا آئے

صلح کی بیعت لکھوا دیا سارا لشکر سلطان کا انکا معتقد تھا انکی ہی اطاعت پادشاہ کی بہی نکرتا تھا **حکایت** ایک
سنار نصرانی انکے پاس آیا اونسے کہا بادشاہ نے ایک نگ قیمتی مجھکو دیا تھا کہ مین اوسکو خاتم خاتون مین جڑ دون وہ
میرے ہاتھ سے دو ٹکڑے نصف نصف ہو گیا ہے مجھے ڈر ہے کہ مین قتل ہونگا ہان مین اوسکی قیمت دیسکتا ہون
اگرچہ بارہ ہزار دینار ہون اور سوا تمہارے مین کسیکو نہین دیکھتا کہ بادشاہ کو مجھسے روک سکے شیخ خلوت مین گئے اور خاطر سلطان کو اوس
طرف سے متحول کیا خود پادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو نصف نصف کر دو وجہ اسکی یہ ہوئی کہ پادشاہ کی ایک سریہ تھی
اوسنے ایک نگ مانگا اوسکو سب نگ دکھلائے اوسنے پسند نہ کئے کہا فلان نگ کو دو نصف کر دو پادشاہ نے
اپنا آدمی اس سنار کے پاس بھیجا لوگون نے کہا وہ پاس شیخ کے گیا ہے قاصد نے وہین جا کر یہ حکم اوسکو
سنایا وہ مسلمان ہو گیا اور زاویہ شیخ مین دفن ہوا انکی وفات ۸۹۷ھ مین ہوئی ہے ۞

۱۵۱ شیخ محمد ابو المواہب شاذلی ہے یہ اجلاء ظرفا و خیار علماء راسخین و ابرار کاملین مین سے تھے قریب جامع
ازہر کے رہتے تھے صاحب مصنفات فائقہ لدنیہ ہین انپر حالت سکر کی غالب رہتی تھی خلوت سے نکلکر جامع ازہر
مین چلتے پھرتے لوگ اونکے حق مین موافق اپنی ظرف کے حسن و قبح بیان کرتے انکی کتاب القانون علوم
طائفہ مین کتاب بدیع ہے کہ مثل اوسکے تالیف نہین ہوئی مشاہد ہے انکے ذوق کامل کی طریق مین اولاد
ابو الوفا انکو کچھ خیال مین نہ لاتے تھے اسلئے کہ اونہون نے اونکے دواوین کا جواب لکھا تھا اور وہ کلام انکا موالد و
اجتماعات و مساجد مین علی رؤس العلماء و الصلحاء پڑھا جاتا تھا وہ لوگ اوسکی حلاوت سے طرب و تمائل مین آتی
تھی و ما خلا جسد من حسد اور یہ اونکا نہایت ادب کرتے اور رافت و خدمت سے پیش آتے تھے ایک دن
اونہون نے انکو پکڑکر خوب مارا یہانتک کہ سر خون آلود ہو گیا یہ تبسم کرتے جاتے تھے اور کہتے تھے انتم اسیادی
وانا عبیدکم فرماتے تھے اگر تو چاہتا ہے کہ اخوان سوء کو چھوڑ دے تو اخلاق سوء کو ترک کر پہلے اونکے ترک کرنیسے
کیونکہ تیرا نفس تجھسے اقرب تر ہے اور اقربین اولی تر ہین ساتھ معروف کے ساری ابناء دنیا تو دنیا پر متوجہ ہین
اور وہ ہر دم دنیا سے رحلت کرتے رہتے ہین کیونکہ یہ شہود انجام سے اندھے ہین کہتے تھے الفقراء امراءون
بالاحوال و الفقهاء امراءون بالاقوال فرماتے تھے یصل الولی الی حد یسقط عنه التکالیف کے یہ معنی
ہین کہ کلفت و مشقت اعمال کی اونسے ساقط ہو جاتی ہے جیسے ارحنا بها یا بلال اور کہتے تھے لا تظن ان
احدا من اهل الله یعتقد تفضیل الولایة علی النبوة و الرسالة بعض عارفین نے کہا ہے الخضر مقام
لا انسان اسکا مطلب یہ ہے کہ ولی محجوب کو کرامات عطا ہوتی ہین جسطرح کہ خضر کو معجزات دیئے گئے تھے
یہ بات وقت وراثت کی ہوتی ہے اور وراثت بلاشک ایک مقام ہے **ف** کہتے تھے اہل طبیعت دہریہ
ہین قائل ہین اسبات کے کہ عالم کا کوئی صانع نہین ہے مگر وجود طبیعت اور اہل علت فلاسفہ ہین یہ قائل

ہین قدم عالم کے وکلھم فی ظلمات بعضھا فوق بعض فرماتے تھے جو چیز دلالت کرے تجھکو اللہ پر وہ نور ہے
اور جو چیز دلالت نکرے او سپر وہ ظلمت ہے فمائل وکان یقول کل شئ ما سوی اللہ لھو ولعب ولو اعطاک
من الشھود ما اعطاک فلکل مقام مقال **حکایت** رابعہ عدویہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑہتے سنا
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون کہا نحن اذا اصغار حتی نفرح بالفاکھۃ والطیر یہہ جگہہ
خیال کرنیکی ہے کہ اونکو غیر اللہ کی کچھہ خوشی نہین اور یہ جانا کہ جو موہبت وعطا سوا اللہ کے ہے وہ طفلان کی اس
کی طرح ہے جس سے بچون کو چپکا کرتے ہین **ف** فرماتے تھے مجربات صحیحہ مین سے ایک یہ تجربہ ہے کہ جو شخص
ارادہ کسی قضاء حاجت یا دفع مصیبت کا کرے تو چاہیئے کہ رفع اوس امر کا طرف اللہ پاک کے قبل علم مردم کے
کرے اللہ کی عادت اسی طرح جاری ہے کہ جو کوئی اول مرتبہ اوس سے متعلق ہوجاتا ہے اوسکی مشکل آسان
کر دیتا ہے فاعمل علی ذلک فانہ الکبریت الاحمر والفرج القریب والمعین علی ذلک الصبر **حکایت**
شبلی نے یہ آیت سنی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ ایک چیخ ماری اور کہا فاین الذین
یریدون اللہ تعالی کہتے تھے اذا لم تجد ایھا المرید صاحب الحال فعلیک بصاحب القال
فان لم یصبہما وابل فطل وایاک وصحبۃ من لا قال ولا حال وکان یقول سرح علیک بتکثیر
سواد القوم فان من کثر سواد قوم فھو منھم فرماتے تھے ولله عباد یتولی تربیتھم النبی صلعم
بنفسہ من غیر واسطۃ بکثرۃ صلوتھم علیہ صلعم شیخ ابو عثمان کہتے تھے من اعترض ھذا الطریق لا
یفلح ابدا **ف** یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکہا کرتے تھے کہتے تھے مینے حضرت کو سطح جامع
ازہر پر ۸۲۵ھ مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھہ میرے دل پر رکہکر فرمایا ای بیٹے غیبت
حرام ہے تو نے اللہ کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا بات یہ ہوئی تہی کہ میرے پاس ایک جماعت
بیٹھی تہی اوسنے بعض لوگون کی غیبت کی تہی پہر مجہکو ارشاد کیا کہ اگر تیرے غیبت کے نہ بنے تو سورہ
اخلاص ومعوذتین پڑہکر ثواب اوسکا مغتاب کو دیدے تاکہ غیبت وثواب دونون متوازن ومتوافق ہوجاوین
انشاء اللہ تعالی **حکایت** فرماتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے فرمایا ہاتھہ
بڑہا مین تجہکو مرید کرون مینے کہا میری یہ طاقت نہین ہے مین ڈرتا ہون کہ بعد مبایعت کے کہین مجہسے
کوئی معصیت ہو فرمایا تو مجہسے بیعت کر ہاتھہ لا اگر کوئی فلتت وزلت تجہسے واقع ہوگی اور تو نے اوس سے
توبہ کر لی ہے تو وہ تجہکو ضرر نکریگی گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اللہ تعالی اصلاح حال عبد
کی کرتا ہے تاکہ اوس بندہ سے اوس رخنہ کو بند کردے جو اوسکے دین مین عجب یا کبر سے واقع ہو **حکایت**
ایک جماعت آئی کہ مجہسے اخذ طریقہ کرے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرمایا یہ جماعت تجہپر یقین

نہین رکہتی ہے مگر ایک آدمی انمین سے کہ وہ کچھ یقین رکہتا ہے تجہکو جسم حوراء سے دیکہتا ہے اوسکا خاتمہ
بالخیر ہوگا وہ اسلام پر مریگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا تو وقت
خواب کے یون کہا کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پانچ بار پہر یہ کہہ
اللہم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا ومآلا جب تو یون کہیگا تو مین پاس تیرے آیا کرونگا تجہسے متخلف
نہونگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا عرض کیا کہ ای رسول اللہ مجہکو نچہوڑو فرمایا
مین تجہکو نہ چہوڑونگا یہانتک کہ تو کوثر پر آوے اور اوسکا پانی پیوے اسلیئے کہ تو سورۂ کوثر پڑہتا ہے اور مجہپر درود
بہیجتا ہے سو ثواب درود کا مینے تجہکو دیا اور ثواب کوثر کا تیرے لیئے باقی رکہا ہے پہر فرمایا تو کثرت کر کہا اس کلمہ کا
استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور اللہ سے توبہ و استغفار کر وہ تواب
رحیم ہے جب تو دیکہے کہ تیرے عمل یا کلام مین کچہ خلل پڑا ہے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دیکہا مجہسے فرمایا تو ایک لاکہ نفر کی شفاعت کریگا مینے کہا مین اس لائق کسطرح ہوا فرمایا تو نے ثواب اپنے
درود کا مجہے دیا ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ایکبار مینے درود پڑہنے مین جلدی کی تاکہ میرا ورد پورا ہو جائے
اور مین ہزار بار پڑہا کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے فرمایا تو نے نہین جانا کہ عجلت طرف سے
شیطان کے ہوتی ہے پہر فرمایا کہہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد اسکو تمہل و ترتیل سے
کہہ لیکن جبکہ وقت تنگ ہو تو پہر عجلت کا کچہ ضرر تجہکو نہین ہے پہر فرمایا یہ جو مینے تجہسے کہا یہ بطور افضل کے
ہے ورنہ جسطرح تو درود بہیجیگا وہ درود ہے احسن یہ ہے کہ ابتدا پورے درود سے کر اگرچہ ایک ہی بار
ہو اسی طرح آخر مین پورے درود پر ختم کر پہر فرمایا پہر بہی درود یہ ہے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی
آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم وبارک علی سیدنا
محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین
انک حمید مجید السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ خاص انکی زبان سے منقول ہے
حکایت مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا تیرا شیخ ابو سعید صفروی مجہپر بہی درود
بہیجتا ہے اور بہت درود پڑہتا ہے تو اوس سے کہدے کہ جب درود ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے
حکایت مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے فرمایا تجہکو جب کوئی کام پیش ہو اور تو اوسکا
ہونا چاہے تو نذر نفیسہ طاہرہ کی مان اگرچہ ایک ہی پیسہ ہو وہ کام تیرا ہو جائیگا انتہی مین کہتا ہون مراد نذر
ماننے سے یہ ہے کہ اونکی طرف سے کچہ خیرات کر کر اوسکا ثواب سیدہ نفیسہ کو پہنچے بس بس **ف** کہتے تہے
کہ بادشاہ کا مال لو اور اوسکے حواشی کا مال نہ لو حضرت نے مجہکو حکم دیا کہ مین سلطان جقمق کے پاس جاؤن اور کچہ

دنیا سے مانگون اوسنے مجھکو تنسو دینار دیئے اور عذر کیا کہ اسکے سوا اوسکے پاس کچھ نہین ہے **حکایت** کہتے تھے مینے ایک عورت کو دیکھا کہ ابواب مصر پر پھرا کرتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین تغنی کرتی مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حال پوچھا فرمایا یہ ولیۂ کبیرہ ہے لیکن وہ اپنے حال کو ذکر محبوب سے مستور رکھتی ہے تو نے نہین دیکھا کہ وہ اپنے کلام مین سوا حمد کے اور کچھ ذکر نہین کرتی ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ۔۔۔ گفتہ آید در حدیث دیگران

حکایت یہ کہتے ہین جامع ازہر مین مجھسے اور ایک شخص سے قول صاحب بردہ پر مجادلہ ہوا ؎

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر ۔۔۔ وانہ خیر خلق اللہ کلھم

اوسنے مجھسے کہا کہ اس قول پر کوئی دلیل نہین ہے مینے کہا اسپر اجماع منعقد ہے اوسنے نہ مانا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ نزدیک منبر جامع ازہر کے بیٹھے ہین اونکے ہمراہ ابوبکر وعمر ہین رضی اللہ عنہما مجھسے کہا مرحبا بحبیبنا پھر اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کیا ہوا اونہون نے کہا نہین فرمایا فلان تعیس یعنے ہالک یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھسے افضل ہین سب نے کہا روی زمین پر آپسے زیادہ کوئی افضل نہین ہے فرمایا پھر اس تعیس کا کیا حال ہے یہ نہ جئیگا اور اگر جیا تو ذلیل وخوار وخائب تنگ حال دنیا وآخرت مین رہیگا اسکا یہ عقیدہ ہے کہ میری تفضیل پر اجماع نہین ہوا ہے اسنے یہ نہ جانا کہ مخالفت معتزلہ کی ساتھ اہل سنت کے قادح اجماع مین نہین ہوتی ہے **حکایت** دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا اے رسول خدا اس شعر بوصیری کے معنی نزدیک میرے یہ ہین کہ منتہی علم آپ کے حق مین اوس شخص کا علم جسکو آپکی حقیقت کا نہین ہے یہ ہے کہ آپ فقط بشر ہین ورنہ آپ تو روح قدسی وقالب نبوی ہے ماورا اسکے ہین حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا مینے تیری مراد سمجھ لی **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تیری مجلس بہت اچھی ہے جو لوگ اس مجلس مین حاضر ہین اللہ نے اونکو بخشدیا ملنے کے بعد فراغ قاری کے تم اللہ کا ذکر کرتے ہو انتہیٰ مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے ذکر سے بڑھکر کوئی شے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہین ہے اور حضار مجلس ذکر کے حق مین فرمایا ہے ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم **حکایت** یہ کہتے ہین مین رؤیت رسول خدا صلعم سے ایک مدت تک منقطع ہو گیا تھا مجھکو نہایت غم ہوا مین ایک جماعت کو فقہ پڑھاتا تھا میرے اور اونکے درمیان مین بابت ازدحام حجج بعض علما کے جدال ہوا مینے اشتغال بالفقہ ترک کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا اے رسول خدا فقہ آپکی شریعت ہے فرمایا ہان لکن محتاج ہے طرف ادب بین الائمہ کے انتہیٰ معلوم ہوا کہ بے ادبی حق مین ائمۂ علم کے جنکا فضل وصدق وخلوص وعلم معلوم ہے بہت بڑی چیز ہے خواہ ائمۂ اربعہ مجتہدین ہون یا

علمای ظاہر یہ و محدثین یا فقہا عارفین اور اولیا مقربین رضی اللہ عنہم اجمعین **حکایت** یہ کہتے ہین مین رؤیت
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممتنع ہو گیا تھا پھر دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر کیا قصور ہے فرمایا تو لائق ہماری رؤیت کے نہین ہے اسلئے کہ تو لوگون کو ہمارے اسرار پر مطلع کر دیتا ہے
بات یہ ہوئی تھی کہ مینے ایک شخص سے اپنے اخوان مین سے بعض حال رؤیا کا ذکر کیا تھا مینے سامنے اللہ کے توبہ کی
بعد اوسکے پھر حضرت کو دیکھنے لگا **حکایت** مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لا
اجتمع بمن یجلس مجالس الغیبة مع الناس ولا یقوم منہا معلوم ہوا کہ غیبت کرنیوالے کو حضرت کی رؤیت
حاصل نہین ہوتی ہے **حکایت** یہ کہتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے کہا ای فلان
یہ کیا غفلت ہے یہ کیا رقدت ہے یعنی خواب یہ کیا اعراض ہے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نے تلاوت کرنا قرآن کا ترک
کر دیا ہے یہ کیا وردیات ہین بمقابلہ تلاوت قرآن تو ہرگز یہ کام نکر بلکہ ہر دن تلاوت کر اگرچہ دو ہی حزب ہون
اس سے کم ہر دن نچاہئے بعض اصحاب شیخ نے کہا کہ اوس دن سے شیخ نے پھر تلاوت ترک نہ کی اور بعض
آیات کو بمرات وکرات پڑھتے اور روتے آنسو رخسار و ریش پر بہتے آہ کرتے یہانتک کہ کسیکو اوسوقت
سامنے اونکے قدرت بات کرنے کی نہوتی بسبب کثرت بکا و وجد کے یہ اکثر بعد سلام پھیرنے کے نماز نافلہ
سے بعد دعا کے سجدۂ شکر کرتے تھے **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ اے
رسول خدا مینے سارا ثواب اپنے درود و کذا و کذا اعمال کا آپکو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سوال سائل جسنے یہ کہا تھا
افاجعل لک ثواب صلاتی کلہا اور آپنے اوس سے فرمایا تھا اذا تکفی ہمک ویغفر لک ذنبک
یہی ہو کہا ہان یہی میری مراد ہے لکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھ کہ مین اوس سے غنی ہون **حکایت**
یہ کہتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت نے میرے دہن پر بوسہ دیا اور فرمایا مین اس
دہن کو چومتا ہون جو ہزار بار دن مین اور ہزار بار رات مین مجھپر درود بھیجتا ہے پھر فرمایا اگر رات کو انا
اعطیناک الکوثر تیرا ورد ہوتا تو کیا اچھا ہوتا پھر کہا تو یہ دعا کیا کر اللہم فرج کرباتنا اللہم اقل عثراتنا
اللہم اغفر زلاتنا پھر مجھپر درود پڑھ اور کہہ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ف
یہ فرماتے تھے کہ نہین آتی ہے مدد مگر بعد حصول ذل کے **قال تعالی** ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم
اذلة ع تا اسید تنشود یاس براحت نرسی **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض
کیا ای رسول خدا جو کوئی آپ پر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے ھل ذلک لمن
کان حاضر القلب فرمایا لا بل ھو لکل مصل علی غافلا و یعطیہ اللہ امثال الجبال من الملائکة تدعو لہ
وتستغفر لہ واما اذا کان حاضر القلب فیہا فلا یعلم ذلک الا اللہ مین کہتا ہون یہ ویسی بات ہے

جیسا کہ اللہ پاک نے امام احمد کو خواب مین فرمایا تہا کہ بہیر التقرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوتا ہے جیسا وہنون نے پوچہا کہ فہم یا بغیر فہم سے فرمایا فہم اور بلا فہم دونون طرح پہر معلوم ہوا کہ سارے اذکار مین ذکر قرآن و ذکر درود ہر حال مین لیاقت قبول کی رکہتا ہے وللہ الحمد **حکایت** فرماتے تہے ایکبار مینے اپنی مجلس مین کہا محمد بشر کالبشر بل ہو یاقوت بین الحجر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا قد غفر اللہ لک و لکل من قالہا معک تب سے یہ اس کلمہ کو ہر مجلس مین مرتے دم تک کہا کرتے تہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا عرض کیا کہ ای رسول خدا مین علم تصوف مین متطفل ہون فرمایا تو کلام قوم کو پڑہ جو کوئی متطفل ہے اس علم پر وہ ولی ہے اور جو عالم ہے اس علم کا وہ نجم ہے اوسکو کوئی نہین پاسکتا هذا منقول من لفظہ ساحم ای رب یہ تیرا بندہ عاصی بہی کسی قدر طفیلی اس علم کا ہے تو برکات سے اس علم کے اوسکو محروم نرکہہ ٥

	گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام	٠	در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام	٠

اللہم غفرا و توفیقا حسنا **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا مین مردہ نہین ہون میری موت عبارت ہے میرے تستر سے اوس شخص سے جو کہ فقیہ عن اللہ نہین ہے اور جو کہ فقیہ عن اللہ ہے سو مین اوسکو دیکہتا ہون وہ مجہکو دیکہتا ہے ٥

	وز راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست		می بینمت عیان و دعا میفرستمت	

مین کہتا ہون کہ جس صورت مین حیات شہدا نزدیک اللہ پاک کے بنص کتاب عزیز ثابت ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو سارے شہدا امت سے بڑہ کر ہے اگر آپ مردہ نہین ہین اور نزدیک اللہ تعالی کے زندہ ہین اور اہل اللہ کو آپکی رؤیت ہوتی ہے خواب یا بیداری مین بچشم دل یا بچشم سر تو یہ کچہ تعجب کی بات نہین ہے واللہ اعلم **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اس حدیث مشہور اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا المجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ سے سوال کیا فرمایا ابن حبان اپنی روایت مین صادق ہے اور اذکروا حتی یقولوا المجنون کا راوی بہی سچا ہے مینے دونون الفاظ کو سنا کہا تہا کبہی یون اور کبہی وون **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا لا تخف من الحساد فانہم ان کادوک فان اللہ عز وجل یکید ہم الم تسمع قول اللہ عز وجل انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا **ف** یہ کہتے تہے جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہے وہ رات دن ذکر حضرت کا کثرت سے کرے اور اولیاء سے محبت رکہے ورنہ دروازہ رؤیت نبوی کا مسدود رہیگا اسلئے کہ اولیا و سادات مرحوم ہین ہمارا رب

اونکے خفا ہونیسے خفا ہوتا ہے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتہیٰ مین کہتا ہون یہ بات ماخوذ ہے حدیث صحیح سے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب **ف** فرماتے تھے اولیاء اللہ مطلع ہوتے ہین ایسے امور پر جنپر علما کو اطلاع نہین ہوتی ہے سو جسکو اپنے دین پر خوف ہو اوسکو چاہیے کہ ادب وتسلیم سے رہے وکان یقول قد غلط اکثر الناس فی وصف اہل الصلاح بالنحول والتقشف فقط ولیس الامر کما ظنوا بل فیہم السمین والھزیل والمترفہ والمتقشف ودلیل السمین قولہ تعالی وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک مین موٹاپے سے شکن تھے اور علی مرتضیٰ فربہ اندام کلان شکم تھے اسی طرح ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے استاد کبیر سید احمد بدوی کے وصف مین ذکر کیا ہے کہ وہ عظیم الساقین عظیم البطن تھے یہی دلیل ترفہ وتقشف کی سو سنت محمدیہ مین بہت سی دلیلین اسپر موجود ہین **ف** ایکدن انہون نے یہ اشعار پڑھے ؎

تغیر اخوان ہذا الزمان — فکل خلیل عراہ الخلل
وکانوا قدیما علی صحۃ — فقد داخلہم حروف العلل
قضیت التعجب من امرہم — فصرت اطالع باب البدل
دوستانے کہ اندرین عہد اند ؎ — ما لہم ذمۃ ولا الٌ
ہمہ درخون یکدگر شدہ اند — لانہم امنوا بانہ جلٌ

فرماتے تھے جب کوئی شخص کوئی بات کسی تیرے دوست کی تجھسے نقل کرے تو تو اوس سے یہ بات کہہ کہ مجھکو اوسکی صحبت ومودت کا یقین ہے اور تیری بات کا ظن وگمان ہے سو یقین کو گمان سے ترک نہین کیا جاتا ہے **ف** کہتے تھے جب نیات کثیر ہوتی ہین تو عمل بھی معنی مین کثیر ہو جاتا ہے اگرچہ صورتاً مین مختصر ہو جیسے کوئی شخص ایک نماز پڑھے اوسکی نیت یہ ہے کہ فرض ادا ہو سنت جماعت کی زندہ ہو اس کام مین لوگ اوسکی اقتدا کرین ہیبت اسلام ظاہر ہو تکثیر سواد مسلمین ہو شیاطین ناامید ہون طرف نماز کے کچھہ التفات کرے یا شل اسکے تو یہ بہت سے حسنات ہوسکے جنہون نے ایک عمل کو گھیر لیا ہے **ف** فرماتے تھے عبادت ہمراہ محبت دنیا کے شغل قلب وتعب جوارح ہے اگرچہ بہت ہو لکن قلیل ہے گو وہم صاحب عبادت مین وہ کثیر ہے یہ صور بے ارواح ہین انما ھی اشباح خالیۃ غیر حالیۃ اسیلئے تو دیکھتا ہے کہ بہت سے ارباب دنیا کثرت سے نماز روزہ حج بجا لاتے ہین حالانکہ اونپر نہ نور زہد ہے اور نہ حلاوت عباد **ف** کہتے تھے اللہ نے مثال حیات دنیا کی پانی سے دی ہے یہ اسلئے کہ جب تو پانی کو روک رکھیگا تو وہ متغیر ومتعفن ہوکر ایک بلا ہو جائیگا اسی طرح دنیا بلا ہو جاتی ہے **ف** کہتے تھے اللہ کا ذکر نماز سے اسلئے بڑا ہے

کہ اگرچہ نماز اشرف عبادات ہے لیکن بعض اوقات مین جائز نہین ہوتی ہے بخلاف ذکر کے کہ یہ عموم حالات مین مستدام ہوتا ہے
ف فرماتے تھے اسمین اختلاف ہے کہ ذکر سرًّا افضل ہے یا جہرًا میرا یہ قول ہے کہ اہل بدایت مین جسپر قسوت
غالب ہو اوسکے لئے ذکر جہرًا افضل ہے اور جسپر جمعیت غالب ہو اوسکے لئے ذکر سرًّا افضل ہے انتہی مین کہتا ہون ایک
صورت توفیق کی وہ ہے جو جناب شوکانی رح نے تحفۃ الذاکرین مین اور مینے نزل الابرار مین لکھی ہے کہ جس جگہ
جو ذکر جہرًا آیا ہے وہان جہرًا اور جس جگہ سرًّا آیا ہے وہان سرًّا افضل ہے اور جہان نہ جہرًا آیا ہے اور نہ سرًّا وہان ذاکر
کو اختیار ہے خواہ جہر کرے یا سر **ف** فرماتے تھے اہل تعریف نے فقط ذکر اسم جلالہ کا اختیار کیا ہے نہ ذکر
لا الہ الا اللہ کا بسبب وحشت کے توہم ثبوت المیت سے یہانتک کہ اوسکی نفی کرین لیکن مین یہ کہتا ہون کہ جس شخص
پر غلبۂ اہوا و ہوا اوسکے لئے ذکر لا الہ الا اللہ انفع ہے اور جو شخص کہ خالص و خالی ہے اہوا سے اوسکے لئے ذکر اسم جلالہ
انفع ہے انتہی دلیل واسطے ذکر اسم جلالہ کے یہ آیت شریف ہو سکتی ہے قُلِ اللّٰہ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْن
لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ مراد اس آیت سے فقط اسم جلالہ نہین ہے بلکہ اس جملہ مین مقدر ہے
اور سنت مطہرہ سے بھی فقط ذکر جلالہ ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ ذکر کلمۂ تامہ ثابت ہے واللہ اعلم **ف** فرماتے
تھے ذکر اہل حضرت کا یہ ہے الحمد للہ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہتے کہ مینے ایک آیت کتاب اللہ
کی اور اسپر زیادہ کردی ہے تاکہ اونکے لئے حرز ہو کیونکہ ہر کوئی اپنے لئے دوام نعمت چاہتا ہے وہی **قوله
تعالیٰ** ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ امام مالک رح کی عادت تھی کہ جب اوٹھتے بیٹھتے اسکو کہتے یہانتک
کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس آیت کو لکھ رکھا تھا اور کہتے تھے بہشت آدمی کی اوسکا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے
وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی اگر وہ آدمی اس کلمہ کو کہتا تو اوسکی
جنت آفات سے سلامت رہتی **ف** کہتے تھے من لم تؤدبہ الصوفیۃ فلیس بادیب یہ بھی فرماتے تھے
الطریق کلہا ادب و تادیب وصاحب الادب لم یزل مستور العورۃ فی الدنیا والآخرۃ والعکس بالعکس
دنیا مین درجات کا ہونا دلیل ہے درجات آخرت پر یہانکی کرامات دلیل ہین وہانکی کرامات پر جسطرح کہ سیان کا بعد
دلیل ہے ظرف الآخرت پر **قال تعالیٰ** وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى مراد اس سے کوری
بصیرت کی ہے بسبب ضلال کے رشد و طریق حق سے نسأل اللہ العافیۃ **ف** فرماتے تھے جسکا علم
متعلق ظواہر ہے اوسکے لئے جنت مین منزلت مناسب ظواہر کی ہوگی اور جسکا علم متعلق بواطن ہے اوسکی
منزلت مناسب بواطن کے ہوگی اور جسکا علم دنیا سے ہے اوسکی منزل آخرت مین مناسب اوسکے اعمال علمیہ
کے ہوگی اسی طرح کا قول اوسکے باب مین ہے جسکا علم قلبی یا روحی یا سری ہے فلکل حال مقام عند اللہ
وعلی قدر سلوک الطریق یکون التحقیق **ف** فرماتے تھے تم اپنے اس قول سے بچو کہ اکابر گئے فقرا

صادقین باقی نہ رہے کیونکہ وہ حقیقت مین سنبین گئے ہین وہ تو مثل کنز صاحب جدار کے ہین کبہی اللہ اوس شخص
کو جو آخر زمان مین آیا ہے وہ چیز دیتا ہے جس سے اہل عصر اول حجاب مین رہے دیکہو اللہ نے ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچہہ دیا جو اگلے انبیاء کو نہ دیا تہا پہر حضرت کی مدح اونپر مقدم کی **ف** کہتے تہے
اذا رایت من رزق العلوم وفتح لہ خزائن الفہوم فلا تحاجۃ بنقل الطروس ولا تجادلہ بعزۃ النفوس
وتقول ہذا لم یجد لا فی الاسفار عن احد من الاخیار فان المواہب تفوق المکاسب فرماتے تہے
من انکر ما لم یجد حرم برکۃ ما وجد ومن کان کثیر التسوید فہو فاقد التنویر وکان یقول تولوا الجمیل
للرجل الجلیل ظہور الاخیار من غیر اختیار محب اللہ مشہور ومحبوب اللہ مستور اساءۃ الادب
علی اہل الرتب توجب العطب فرماتے تہے بعض عارفین نے کہا ہے لا یقال سید النبی صلعم سید
وانما یقال الیمین الاول والیمین الثانی او یمین وجہہ ویمین خلفہ مین کہتا ہون اطلاق یمین کا حدیث
صحیح مین حق تعالیٰ کی اس عبارت سے آیا ہے وکلتا یدیہ یمین اس صورت مین شاید مراد قائل منع تسمیہ
کی یہ ہوگی کہ حق مین باری تعالیٰ کے تو اطلاق یمین کا بدون وصف اول وثانی کے آتا ہے اور حق مین
رسول کے مقید باول وثانی ہونا چاہیے تاکہ درمیان مرتبہ الوہیت ورسالت کے فرق ثابت رہے واللہ اعلم

شیخ حسین آدمی رح یہ شیخ تہے سید احمد زاہد کے اصل مین مراکش کے ہین زمین مغرب سے وہان
کہیتی کرتے بکریان چراتے تہے جب مصر مین آئے ہر روز اپنی بکریان ہمراہ نقیب کے بہیجتے وہ مراکش مین
جاکر چرتین شام کو مصر مین آجاتین **حکایت** سید احمد کہتے ہین ایک دن مین انکے پاس بیٹہا تہا ایک
یہودی آیا اور اپنا پاؤن جو پاپوش کے اندر تہا ٹہوکر اونسے کہا ای مسلمان یہ کہال جو ہمکو ایذا دیتی ہے کاٹ ڈال
کہا بسم اللہ چہری لی اور اللہ اکبر کہا یہودی نے چیخ ماری اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
کہا پہر کہا ای احمد اگر مین زندہ رہا تو ایسا ہی کرونگا رح ؕ

شیخ احمد بن سلیمان زاہد یہ بڑے امام عالم عامل ربانی شیخ طریقہ فقیہ اہل طریق مربی رجال محیی طریق قوم بعد الاندراس
تہے لوگ کہتے تہے کہ وہ جنید قوم مین ملتبس بالفقہ تہے کیا ذکر ہے کہ ایک حرف واحد دقائق قوم کا اونکی زبان
سے سنا جاتا امور دین مین انکے کئی ایک رسائل ہین مساجد مین بیٹہکر عورتون کو وعظ سناتے خاص اونکو تعلیم
احکام دین وحقوق زوجیت وہمسائگی کے کرتے نہ مردون کو شعرانی کہتے ہین میرے پاس اونکے خط سے سات
کراسہ لکہے ہوئے ہین اونمین وہ مواعظ ہین جو عورتون کو سنایا کرتے تہے فرماتے تہے یہ عورتین نہ درس
علما مین حاضر ہوتی ہین اور نہ انکے ازواج انکو تعلیم کرتے ہین **حکایت** یہ کہتے تہے مین صبی تہا ایکدن
مکتب کو جاتا تہا مجہکو ایک شخص منجملہ اولیاء اللہ کے ملا میلا کچیلا گرد آلودہ مجہسے کہا تا مانگا مینے اوسکو دیدیا اور جی

مین ارادہ کیا کہ آج مین ہوکار ہونگا اوسنے وہ کہانا مجھسے لیکر کہا ای احمد تیرے لئے ایک جامع خط مقسم مین
بنایا جاتا ہے تیر الکتب زاہد ہوگا اوسکی عمارت مین ایک جماعت تیرا معارضہ کریگی اللہ اونکو مخذول کریگا تو مصر
مین مشارالیہ ہوگا رجال تیرے ہاتھہ پر تربیت پائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسدن سے پہر وہ شخص مجھکو نہ ملا
انتہی شعرانی کہتے ہین ایک جماعت علمانے انسے تعرض کیا تہا منجملہ اونکے ایک شیخ الاسلام ابن حجر وجمال الدین
صاحب جمالیہ ہین انہون نے ترّاب یعنی مٹی ڈہونے والے کو کہلا بہیجا کہ ترّاب عمارت جامع شیخ مت ڈہو شیخ
نے کہا جس فقیر کے لئے برہان ظاہر نہین ہوتی اوسکی جناب کا احترام نہین کیا جاتا ہے مرحبکا کہ تغیر
خاطر سلطان مین جمال الدین پر توجہ کی بادشاہ نے اوسی وقت جمال الدین کو بلاکر قید کر دیا اور کوئی قصور
بیان نکیا جب تک جامع شیخ طیار ہوئی وہ قید رہے انہون نے ترّاب سے کہا تو مٹی لادل قوی رکہہ جبتک
تو اپنے کام سے فارغ ہوگا ہم اوسکو قید سے چہوڑینگے اس سے پہلے شیخ سراج الدین بلقینی نے بہی انپر انکار
کیا تہا جب زیادہ مبالغہ انکار مین ہوا شیخ نے پوچہا کس بات کا انکار کرتے ہین کہا تم طوب مساجد ویرانہ لیکر
اپنی جامع مسجد بناتے ہو کہا کلھا بیوت اللہ پہر بار دگر بلقینی جامع ازہر مین آکر صحن جامع مین کرسی
رکہکر بیٹہے حال مین تہے انکہین مثل انگارہ کے سرخ ہورہی تہین کہا من یسالنی عن کل علم نزل من السماء
اجیبہ عنہ سب لوگ دم بخود ہوگئے کسی نے کچہہ نہ پوچہا جب اوس حال سے افاقہ ہوا کہا مجھکو یہان کون لایا
لوگون نے کہا تمہین آئے تہے یہ ہوا وہ ہوا کہا کسی نے مجھسے کچہہ سوال کیا کہا نہین فرمایا الحمد اللہ اگر کوئی شخص نکل کر آتا
تو مین بہاڑ کہاتا پہر جامع ازہر سے چلے گئے **ف** فرمایا جو کوئی میری اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز
پڑہیگا مین عرصات قیامت مین اوسکا ہاتہہ پکڑونگا اللہ نے میری شفاعت حق مین سارے اہل عصر
میرے کے قبول فرمائی ہے کہتے تہے طریق موہبت ہے اگر اختیار سے ہوتا تو میرا بیٹا احق تر تہا وقت سحر
باب جامع پر نکلکر بیٹہتے جو کوئی مسافرین مین سے داخل مصر ہوتا اوس سے برکت لیتے کہتے انعم
من علیھم نسیم الاسحار یعنی **ع** نسیم صبح نے انپر گذر کیا ہے آج **ع**

نسیم صبح کہ دیوانہ وار میگذری — ندانمت زکدامین بہار میگذری
بنکہت تو کہ صد مستی بہار در دست — زخود شدم مگر از کوی یار میگذری
بجلوۂ تو چہ نیرنگہاست حیرانم — کہ فتنہ خیز تر از روزگار میگذری

جب کوئی آدمی اپنا بچہ لاتا کہ اوسکے لئے دعا کرین تو کہتے اللھم لا تجعل لھذا الولد کلمۃ ولا حرمۃ فی
ھذہ الدار **ف** جو فقرا انکے نزدیک رہتے تہے اونکو فقط اجازت تعلیم فرائض و واجبات متعلقہ
عبادات کی دیتے اور تعلیم امور متعلقہ فصل احکام سے جیسے بیوع وسہون و شرکات ہین منع کرتے اور فرماتے

ابدو ایالاھم ولا ھم من معرفۃ اللہ فی ھذہ الدار نفقراء قائم بفروع شریعت ہین اگر یہ کم ہو جاینگے والعیاذ باللہ اور احکام معطل ہونے لگین لگے تب تبھر تعلیم ان فروع کا واجب ہوگا تاکہ شریعت مندرس نہو انکا لقب نزاہر اسلئے ہوا کہ ایکبار پانچ قنطار سونے کی بطور کیمیا بنائی پہر اونکو دیکہکر کہا اف للدنیا پہر اونکو سراب جامع مین پہینکدیا انکا انتقال ۷۰۵ھ کے بعد ہوا اپنے ہی جامع مین مدفون ہین رح ❊

شیخ عمر کردی رح یہ حوض میدان قاہرہ مین رہتے ہر نماز کے لئے غسل کرتے موسم گرما ہوتا یا سرما امراء و خوندات و اکابر انکے لئے اطعمۂ فاخرہ و حلاوات نفیسہ لاتے یہ حشاشین کو کہلا دیتے شیخ امین الدین امام عمری کہتے ہین انکو تربت خوش قدم مین دفن کیا منجملہ حاضرین کے ابراہیم متبولی رح بھی تھے اونہون نے کہا وعزۃ ربی ما رایت اصبر منہ نازل فی قطعۃ من جھنم وما فیہ شعرۃ تتغیر رح ❊

شیخ ابراہیم متبولی رح یہ منجملہ اصحاب دوائر کبرای ولایت کے تھے انکا کوئی شیخ نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع امیر شرف الدین مین بچپنے مین بیچتے تھے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کرتے تھے اپنی مان سے یہ ذکر کرتے وہ کہتین بیٹا مرد وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکھے جب یہ بیداری مین ملنے لگے مان سے کہا اونہون نے فرمایا ہان اب تو نے قدم رجولیت مین رکہا ہے **حکایت** یہ قدس کو گئے وہان حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اوس رات ایک خلق نے یا بعض فقراء نے عیسی علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہتے ہین سلم لنا علی ابراھیم وقل لہ جزاک اللہ عنہ وعن والدتہ خیرا انپر بابت عدم تزوج کے انکار کیا گیا تہا یہ کہتے تھے کہ میری پشت مین اولاد نہین ہے کہ مین اس قصد سے نکاح کرون اسی برس کے ہوکر مرے کبھی غسل جنابت نہین کیا اسلئے کہ احتلام ہی نہوا جب کسی شخص کا انکار اپنے اوپر سنتے کہتے یا اولادی انا سم ساعۃ فنا للناس ولی ع

	مرد طمانچہ خوردن بال مگس نیم		ما نہ ہر قاتلیم نصیبے نہ شہد ناب	

حکایت یہ فقراء سے حال اونکا پوچھتے اور مباسطہ کرتے ایک دن ایک شخص کو دیکہا کہ کثیر العبادۃ صاحب اعمال صالحہ ہے لوگ اوسکے معتقد ہین اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے تو عبادت بہت کرتا ہے اور درجہ ناقص ہے شاید تیرا باپ تجھسے ناخوش ہے کہا ہان کہا تو اوسکی قبر پہچانتا ہے کہا ہان فرمایا مجھکو لے چل شاید وہ تجھسے راضی ہو جاوے شیخ یوسف کردی کہتے ہین واللہ مینے دیکہا کہ اوسکا باپ قبر سے خاک جھاڑتا ہوا نکلا جسوقت کہ شیخ نے اوسکو پکارا جب وہ سامنے آکر کہڑا ہوا اوس سے کہا فقراء واسطے سفارش کے آئے ہین کہ تو اپنے بیٹے سے خوش ہو جا اوسنے کہا مین تم سب کو گواہ کرتا ہون کہ مین اس سے راضی ہوگیا کہا اچھا جا وہ قبر مین جا سویا **حکایت** ہم واپس آتے تھے کہ اتنے مین راہ مین ایک عورت نے کہا شیخ ذرا ٹہیر جاؤ

کدبے کو ڈھونڈہ لیا پوچھا کیا کہتی ہے کہا میرے بیٹے کو فرنگیون نے قید کر لیا ہے تم الله سے دعا کرو کہ وہ آجائے کہا
بسم الله پہر دعا کی پہر کہا لے تیرا بیٹا آگیا اوسنے جو دیکہا تو کہڑا پایا ہم وہان سے پہر چلے آئے ہین شیخ نے کہا اشہد
بان الله رجالا فی هذا العصر یجیب سؤالهم فی الحال **حکایت** ایک گہر والون نے متبول کی اوپر
تہمت لواط کی اپنی اولاد سے لگائی اونہون نے کہا هتك الله ذمارهم اوسدن سے ساری اولاد ذکور
اوس گہر کی مخانیث اور اولاد بنات آج کے دن تک زناة ہین اسی طرح ایک اور شخص نے تہمت فاحشہ کی اوپر
لگائی تہی کہا سوّد الله نصف وجهك اوسکا آدہا منہ کالا ہوگیا اوسکی ذریت اسوقت تک اسی طرح کی پیدا
ہوتی ہے **حکایت** ایک آدمی آیا اوسکے ساتہ اوسکا لڑکا تہا لڑکے سے کہا اس درخت پیکو ہلا اوسنے
ہلایا بہتر دانے گرے اوس سے کہا یہ سب تو کہا لے تیری اتنی ہی بیبیان ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوسنے
بہتر نکاح کئے یہ حق مین وُلاۃ وظلمہ کے سمّ ناقع تہے جس کسی امیر یا وزیر پر مشوش ہوتے فی الفور وہ مرجاتا
حکایت شیخ یوسف کہتے ہین ہم ایک دن حصن مسلمہ قرعون مین تہے ایک جماعت اہل لشکر کی آئی
شراب کے گہڑے لائی بیٹہکر پینے لگی شیخ نے کہا اس منکر کو کون دور کریگا ایک فقیر نے کہا مین پہر اوسنے اپنا
سر جہکایا فی الفور اونکے آپس مین جوتا چلا سارے گہڑے توڑ ڈالے پہر آکر ہاتہ پر شیخ کے توبہ و استغفار کی
حکایت انکو کوئی مصر مین نماز ظہر پڑہتے نہ دیکہتا الا بعض فقہا نے انکار کیا اتفاقاً اوسکا سفر طرف
شام کے ہوا دیکہا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہ رہے ہین قیّم جامع سے پوچہا اوسنے کہا یہ تو ہر روز نماز
ظہر یہین پڑہتے ہین فقیہ نے اپنی انکار سے رجوع کیا یہ کہتے تہے تو اپنے دل کو محبت دنیا سے پاک کر پہر
تیرے دل مین حبۂ اصل ایمان کی بہنے لگین گی اور جو کوئی اپنے دل کو اس سے پاک نہین کرتا ہے اوسکے لئیے
باقی ایمان کا نہین رہتا ہے فرماتے تہے مین اوس فقیر کو دوست نہین رکہتا ہون جو حرفہ نہین کرتا جس سے
کہ وہ سوال کرنیسے بچے انکا انتقال ۸۶۸ھ کے بعد ہوا رح ◆

۱۲۴
شیخ حسین ابو علی یہ کمّل عارفین و اصحاب دوائر کبری سے تہے کثیر التطورات کبہی صورت لشکری مین ہوتے کبہی
شکل درندہ مین کبہی شکل فیل مین کبہی ہیئت صبی مین چالیس برس دروازہ بند کرکے خلوت مین رہے
ایک طاقچہ کہلا تہا جس سے ہوا جاتی تہی زمین سے مٹی اوٹہاکر لوگون کو دیدیتے وہ سونا چاندی ہو جاتی جو
شخص احوال فقرا سے واقف ہوتا وہ اونکو کیمیا ساز کہتا انکا انتقال بعد ۹۰۰ھ کے ہوا رح ◆

۱۲۵
شیخ محمد غمری یہ مرید سید احمد زاہد تہے عالم عامل فقیر محقق سائر طریق بصیرت صالحہ تہے انکی حیات
ادب و اجتہاد مین ضرب المثل تہی یہ کہتے تہے کہ سید احمد کی عادت تہی کہ کسی فقیر کو حکم بیٹہنے کا سجادہ پر ندیتے
تہے جب تک کہ اوس سے کوئی کرامت ظاہر ہو میری کرامت یہ تہی کہ مین روشنی مین سویا کرتا تہا قنادیل کو

اشارہ کرتا وہ روشن ہو جاتین **حکایت** ایک بار غلہ گران ہو گیا اُنھون نے جتنا غلہ اُنکے مخزن مین تھا
نکال کر فروخت کر دیا پھر جسطرح اور لوگ جس نرخ سے خریدتے تھے آپ بھی خریدنا شروع کیا کہا ان اللہ یکرہ
الرجل المتمیز عن اخیہ **ف** لوگون کی سفارش کے واسطے جاتے اگرچہ بقوت قلب بھی اوس کام
کو کر سکتے تھے فرماتے حدیث مین آیا ہے کہ سفارش کرے یہ نہین آیا ہے کہ دل سے کام کرے انکا انتقال
۷۳۰ کے بعد ہوا

شیخ شمس الدین محمد حنفی یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے صاحب کرامات ظاہرہ و افعال فاخرہ و احوال خارقہ و
مقامات سنیہ و ہمم عالیہ صاحب فتح مونق و کشف مخرق یہ اس طریق کے ایک بڑے رکن تھے انکا شمار
اکابر ائمہ و اعیان عصار مین تھا علماً و عملاً و حالاً و قالاً و زہداً و تحقیقاً و مہابۃً و ھو واحد من اظھرہ اللہ تعالی
الی الوجود و صرفہ فی الکون و مکنہ فی الاحوال و انطقہ بالمغیبات و خرق لہ العوائد و قلب لہ
الاعیان و اظھر علی یدیہ العجائب و اجری علی لسانہ الفوائد شعرانی رح نے انکی مدح مین مبالغہ
کیا ہے اور لکھا ہے کہ جامہ و بدن مین طریف جمیل تھے انپر شہود جمال غالب تھا یہ اولاد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
مین تھے ۸۴۷ مین انتقال کیا لوگون نے انکا ترجمہ مستقل طور پر لکھا ہے شیخ نور الدین تعجونی نے دو مجلد
لکھی ہین والحق انہ لم یحط علما بمقام الشیخ حتی یتکلم علیہ انما ذکر بعض امور علی طریقۃ ارباب
التواریخ و اھل الطبقات ولو رام الولی ان یتکلم علی مقام نفسہ لا یقدر کما ھو مقرر فی کلام
اصحاب الدوائر الکبری یہ فرماتے تھے خبردار جو تمنے انکار کرامات اولیا کا کیا کیونکہ یہ کرامات کتاب و سنت
سے ثابت ہین اور نقض عادت بر سبیل کرامت واسطے اہل ولایت کے جائز ہے نزدیک اہل سنت و جماعت کے
ایک دن امام ابو حنیفہ رح نے دعا کی تھی آسمان سے مائدہ اوترا اس طرح کہ اونکو معلوم بھی نہوا شیخ ابو العباس
کہتے ہین مین جب انکے پاس جاتا اور یہ خلوت مین ہوتے تو دروازہ پر کھڑا رہتا اگر کہتے آ تو جاتا اور اگر
سکوت کرتے تو واپس آتا ایک دن بے اذن چلا گیا میری نظر ایک اسد عظیم پر پڑی بیہوش ہو گیا جب افاقہ
ہوا باہر نکل کر استغفار کی کہ اب کبھی بے اذن داخل ہونگا کہتے ہین شیخ ابو الحسن شاذلی نے کہا تھا کہ مصر
مین ایک جوان حنفی المذہب ظاہر ہوگا اوسکو شاب تائب کہینگے اوسکا نام محمد بن حسن ہوگا اوسکے خد ایمن
پر ایک خال ہوگا سرخ سفید رنگ آنکہ سیاہ وہ یتیم فقیر ہوگا **حکایت** شریف نعمانی انکے صاحب تھے
وہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک خیمۂ عظیم مین ہین اولیا آتے ہین ایک ایک ولی
سلام کرتا ہے ایک کہنے والا کہتا ہے یہ فلان ہے وہ فلان وہ بیٹھتے جاتے ہین یہانتک کہ ایک کبکبہ عظیمہ خلق
کثیر آئی قائل نے کہا ھذا محمد الحنفی جب وہ قریب حضرت کے پہنچے حضرت نے اپنے پاس بٹھایا پھر

طرف ابوبکر و عمر کے التفات کر کے فرمایا مین اس آدمی کو دوست رکہتا ہون مگر اسکے عمامہ صتار یا زعرا کو ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا اگر حکم ہو تو مین انکے سر پر عمامہ باندہون فرمایا ہان پہر اپنا عمامہ اتار کر انکے سر پر رکہدیا اور جانب لیسار عذبہ
لٹکا دیا یہ خواب انسے کہی گئی یہ روئے اور لوگ بہی روئے اور شریف سے کہا اگر تم پہر حضرت کو دیکہو تو اسکی علامت
پوچہنا کہ یہ کس عمل کے سبب سے ہوا چنانچہ بعد چندے اونہون نے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور
سوال علامت کا کیا فرمایا وہ ہمیشہ خلوت مین قبل غروب شمس یہ درود بہیجتا ہے اللھم صل علی محمد النبی الامی و
علی آلہ وصحبہ وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت انہون نے کہا حضرت صلعم
نے سچ فرمایا ہے پہر عمامہ لیکر عذبہ چہوڑا اور سارے اہل مجلس نے اسی طرح عمامہ رکہا یہ کہتے تہے مینے مقام
شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا مقام سیدی عبد القادر جیلانی سے اعلی تر پایا ہے یہ جب لوگون کو بیقدر یکہ زنا وعظ
کرتے کہتے ان الذی یشبك الکلب مع الکلبۃ قادر ان یشبك الزانی مع الزانیۃ فی حال زنا
پہر کہتے آہ آہ لوگ بہی فریاد کرنے لگتے **حکایت** انکا لباس بہت قیمتی نفیس عمدہ ہوتا تہا ایک شخص
نے کہا بہلا اولیاء کو اس لباس سے کیا واسطہ ہے ایسا لباس تو بادشاہ پہنتے ہین پہر جی مین کہا اگر شیخ مجہکو
یہ لباس عطا کرین تو مین اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرون جب شیخ میعاد سے فارغ ہوئے لباس اوتار کر کہا
اس شخص کو دیدو کہ یہ اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرے اوسنے لے لیا اور بیچدیا دوسری میعاد پر پہر آیا دیکہا
شیخ وہی لباس پہنے ہوئے ہین بعض محبین نے اوسکو خرید کر کے کہا کہ یہ لائق شیخ کے ہے بطور ہدیہ انکے
پاس بہیجدیا تہا شیخ الاسلام عینی تاریخ کبیر مین لکہتے ہین کہ ہمنے ایسا کامل شخص کسی کتاب مین نہ دیکہا نہ سنا
جو عزت و رفعت اللہ نے انکو دی ہے وہ کسی کو نہین ملی پہر کہا وابلغ من ذلك انہ لو طلب السلطان
ان ینزل الیہ خاضعا حتی یجلس بین یدیہ ویقبل یدیہ لکان ذلك الیوم احب الایام الیہ
مناقب شیخ عبد القادر جیلانی مین آیا ہے کہ ایکبار خلیفہ نے قصد اونکی ملاقات کا کیا جب قریب زاویہ کے
پہنچا شیخ اپنی خلوت مین اوٹہ گئے جب خلیفہ آکر بیٹہ گیا تب باہر آئے سلام کیا بیٹہ گئے یہ اسلئے کہ وہ واسطے
خلیفہ کے کہڑے نہین ہوتے تہے اسی طرح شیخ شمس الدین حنفی بہی کسی امیر وزیر بادشاہ کے لئے کہڑے ہوتے
اور نہ کسی قاضی کے لئے قضاۃ اربع وغیرہم سے اور نہ کبہی کسیکے لئے اپنی نشست کو متغیر کیا پہر سب لوگ
جب نزدیک اونکے آتے نہ پاس بیٹہتے اور نہ سامنے بلکہ بادب خاضع ہو کر گہٹنے کے بل رہتے ادہر اودہر کوئی
نہ دیکہتا ع ہیبت حق ست این از خلق نیست **حکایت** جب شیخ الاسلام ابن حجر رح معزول ہوئے تو
انہون نے اپنی کنیز برکہ نام نزدیک ططر کے بہیجکر کہلا بہیجا کہ شیخ کا عہدہ شیخ کو دیدو وہ قاضی القضاۃ تہے
اوسی وقت بادشاہ نے فرمان قضا جاری کیا اور خلعت بہیجدیا ابن حجر رح اس احسان شیخ کو کبہی فراموش

کرتے تھے **حکایت** ایکبار یہ واسطے عیادت سلطان کے گئے لوگون نے سن پایا اصحاب حوائج ہر طرف سے دوڑے سلطان نے کہا آجکے دن کوئی تقصیر درگذر کیا جاوے اور شیخ سے کہا لوگون سے کہدو کہ اپنے قضایا پیش کرین چنانچہ ۵۰ قضایا مین سفارش شیخ کی قبول کی جب شیخ واپس آنے لگے تو اسپ خاصہ سنغرق بزیور کسواکر سوار کیا اور سر پر چتر شاہی لگاکر اور سارا لشکر ردلی مین دیکر زاویہ تک پہنچایا **ف** جو کوئی کسی ظالم سے خائف ہو تو اوس سے کہتے کہ جب تو اوس ظالم پر داخل ہو تو یون کہہ بسم اللہ الخالق الاکبر یہ حرز ہے ہر خائف کا کسی مخلوق کو طاقت سامنے اللہ کے نہین ہے وہ مظلوم واپس آتا اور اوسپر خلعت ہوتی ۵

خدا کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصا ہی پیر ہے تیغ جوان ہی حرز طفلان ہے

حکایت انکے پاس ایک دن شیخ جلال الدین بلقینی آئے شیخ تفسیر قرآن کریم کی بیان کر رہے تھے کہا واللہ مینے چالیس تفسیرین قرآن کی مطالعہ کی ہین یہ فوائد جو شیخ نے بیان کئے کسی ایک تفسیر مین بہی مینے نہین دیکہے اسی طرح شیخ الاسلام عینی و شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہما انکے پاس حاضر ہوتے بلقینی نے درمیان انکے آنکہون کے بوسہ دیا اور شیخ نے کہا تم بہت زمانہ تک زندہ رہو گے اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہ جس زمانے مین بعد طفولیت قرآن حفظ کرتے تھے شیخ الاسلام ابن حجر انکے رفیق مکتب تھے کتاب مین **حکایت** ایکدن ایک شخص کو حکم دیا کہ شوارع و اسواق مصر مین باواز بلند پکارے یا معاشر المسلمین یقول لکم سیدی محمد الحنفی حافظوا علی الصلوات الخمس والصلوۃ الوسطی سب بلاد مین مشہور ہوگیا کہ شیخ نے یہ حکم دیا ہے بعض شہود نے منادی شیخ پر اعتراض کیا اور کہا ما ہو الحنفی ہذا للہ عز وجل فقیر نے آکر شیخ سے کہا خاموش رہے تیسرے دن پہر منادی نے نکل کر ندا کی دکان شہود پر گذرا ایک شاہد نے کہا آجکی رات وہ مرگیا جسنے تجہپر اعتراض کیا تہا **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے ابلیس پر لعنت کی کہا لا تعود لسانک الا خیرا ولو کان جائزا شیخ شمس الدین بن کتیلہ نے دختر شیخ سے نکاح کیا تہا ایکدن دونون کہانا کہاتے تہے بلی آئی ایک قطعہ لحم اوچک لے گئی شیخ نے کہا لعنک اللہ دختر شیخ نے کہا تذکر اللعنۃ علی لسانک وانت رجل یقتدی بک وتقتدی المسلمین شیخ نے کہا لا اعود لمثلہا اور ہر لفظ قبیح سے توبہ کی **ف** فرماتے تھے پہلے نزول رحمت کا حلق ذکر پر ہوتا ہے پہر انتشار اوسکا جماعت پر ہوتا ہے فقرا اپنا ہاتہ حلقہ مین بڑہاتے کہ شاید کچہہ رحمت اونکو پہنچے ۵

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو
یک دو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

حکایت ایک دن ایک عورت کو سنا کہتی ہے ما احسن السجود فی السماء بین الملائکۃ اوس سے کہا محبۃ اللہ خیر من ذلک اپنے اصحاب کو کہتے تھے کہ تم اسواق و شوارع و مواضع ویران مین رفع

صوت بالذکر کیا کہ وان ا ماکن مین اللہ کا ذکر کرو کہ یہ اماکن دن قیامت کو تمہارے لئے گواہی دین اور ناموس طبع
نفس کو جلاؤ دو کیونکہ جب تک تم اوسکو نجلاؤ گے حجاب مین رہوگے **حکایت** ابن البارزی نے کتاب التصوف
سے ایام ملک مغیث مین ولیمہ کیا اور کہا کہ اسکا ارادہ ہے فلان و فلان تمکو بلاتے ہین قاصد سے کہا اوسنے کہہ تحریر
نیت کرے حضور فقرا مین وہ حاضر ہونگے اونکا حاضر ہونا اسلئے سمجہا کہ تو کہے ہمارے پاس ولیمہ مین فلان فلان
آئے اور فقرا کو ایک حکایت سنائی پھر کہا میرے گھوڑے کا سم کسی سے درپا اسطرح نہین گیا کہ وہ گھر ویران
ہوگیا قاصد نے پھر کہا یہی کہا اوسنے سکوت کیا وہ ہمیشہ نزدیک مغیث کے مقرب رہا یہانتک کہ مغیث نے اوسکو
قتل کیا **ف** یہ جب سوار ہوتے انکے سامنے ایک جماعت اللہ کا ذکر کرتی چلتی جسطرح کہ طریقہ مشائخ
عجم کا ہے کہتے یہ ہمارا شعار ہے دنیا و آخرت مین اسی طرح ایک جماعت کو اپنے پیچھے رکھتے وہ بھی ذاکر ہوتے لوگ
انکی آہٹ مساجد یا گھرون مین سنتے تو باہر نکل کر دیکھتے یہ اونکو دعا دیتے یہ جب قرافہ مین واسطے زیارت اموات
کے جاتے اور اصحاب قبور پر سلام کرتے تو اموات جواب سلام کا باآواز بلند دیتے جسکو سب ہمراہی سنتے انکو سماع
معازف و جمیع آلات لہو سے تنزہ تھا ایکبار ایک مدرس حنفی کو حال درس مین سنا کہتا تھا الحکم کذا خلافا
للشافعی اوس سے کہا تو خلافا فا للشافعی کہتا ہے قلیل الادب ہے کیون نہین رضی اللہ عنہ یا رحمہ اللہ
تعالی کہتا ہے مدرس نے کہا تبت الی اللہ یا سیدی اسی طرح جب کسی فقیر کے ساتھ پر گندگی سے دیکھا
دیکھتے کہتے تجکو تمیز پڑے ہے کہ مین رہا ہے نہو انکے سامنے ایک دن ذکر شیخ عبد القادر جیلانی کا آیا کہا اگر
وہ ہمارے پاس آتے تو ہمارا ادب کرتے جب کسی اسپ سرکش پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اوسکی شرارت دور ہوجاتی
مشائخ قری و مدرسین بلاد کو مکروہ رکھتے اور کہتے تھے مین انکے اسلام کا قائل نہین ہون فرماتے تھے
جسکو کسی شیخ کا معتقد ہے اور اسنے اوسکو نہین دیکھا ہے وہ اتنی بات سے اوسکا مرید نہین ہوسکتا ہے
ہان اوسکا محب ہے انسان کا شیخ وہ ہے جس سے یہ اخذ کرتا ہے اور اوسکا معتقد ہی ہوتا ہے والد گیلانی
و ابن الرفاعی نے طریق الی اللہ کو نہین پہچانا مگر ہاتھ پر شیخ کے شیطان نے بہت عابدون سے تلعب
کیا ہے اور اونکو اللہ سے منقطع کر دیا ہے **ف** کسیسے کہا صالح کون ہوتا ہے کہا جو لائق حضرت الہی کے
ہے اور لائق حضرت کے وہی ہوتا ہے جو کونین سے متخلی ہے پوچھا ولی کون ہوتا ہے کہا جو لا الہ الا اللہ کہتا
ہے اور قائم بشروط کلمہ طیبہ ہے شرط اس کلمہ کی موالات خدا و رسول ہے یعنی شہادت وحدانیت
و رسالت دیکر دشمن خدا و رسول ہوا ہے فرماتے تھے جب ولی مرجاتا ہے تو تصرف اوسکا کون مین
اور اوس سے منقطع ہوجاتا ہے اگرچہ زائر کو بعد موت کے مدد ملی یا کسی کی حاجت اوسکی بر آئی کہ یہ طرف اللہ
کے ہے ہاتھ پر قطب صاحب وقت کے وہ زائر کی مدد کرتا ہے بقدر مقام مزور کی **ف** انکو کبھی مرض

اور اسکا غلبہ بلغم جاری و بلغم بارد والمبارک نے کہا نصف اعلی مین بلغم جاری ہے اور نصف اسفل مین بلغم بارد ہم اگر دوا کرینگے
اعلی کی تو اسفل کو غلبہ ہوگا و بالعکس کہا خلوا بینی و بین اللہ تعالی یفعل بی ما یرید سات برس تک بیمار صاحب
فراش رہے کبھی آہ نکی یہانتک کہ سنہ مین انتقال کیا رح اپنی بی بی سے کہا تو بعد میرے کسی سے نکاح نہ کرنا
جو کوئی تجھسے نکاح کریگا اوسکا گھر ویران ہو جائیگا مین نہین چاہتا کہ تیرے سبب سے کسی کا گھر برباد ہو **ف**
اصل کتاب سے اسجگہ تک کسی ولی حنفی مذہب کا ذکر نہین آیا تھا اب انکا ذکر آیا و عبد الوہاب شعرانی رح نے بیان
مین انکی کرامات و خرق عادات کے بڑا طول کیا ہے سات ورق مین حالات کرامات و تصرف وغیرہ کے
لکھے ہین سح ؂

٢٥ شیخ مدین بن احمد اشمونی رح یہ صاحب سید احمد زاہد اور اکابر عرفا سے تھے مصر مین تربیت مریدین کے سلسلے
جنکے یہین انہین سے ہوئی **حکایت** ایک بڈھے آدمی نے انسے آکر کہا میرا مطلب یہ ہے کہ مین
قرآن شریف کو مدت یسیر مین حفظ کرلون فرمایا اس خلوت کے اندر جا صبح کو وہ پورا حافظ ہو کر نکلا انسے جب کوئی
مسئلہ فقہی پوچھا کرتے عیسی ضریر کے پاس جاؤ وہ تجکو جواب دیگا خود کچھ جواب نہ دیتے یہ عیسی ایک امی شخص
تھے قریب زاویہ کے رہتے ایک جماعت بطور امتحان انکے پاس آئی کہا پاس عیسی کے جاؤ کہا ہم تو آپ ہی سے
جواب لینا چاہتے ہین فرمایا اسکا جواب فلان کتاب مین ہے جو تمہارے پاس ہے ورق دہم کی سطر سابع
مین دیکھا تو اسیطرح پایا تائب مستغفر ہوئے انکا انتقال [illegible] کے بعد ہوا سح ؂

٢٦ شیخ محمد شوبیی رح یہ مرید شیخ مدین تھے حال عظیم رکھتے تھے ایکبار شیخ مدین بیمار ہوئے قریب الموت ہوگئے
انہون نے کہا بیٹے دس برس اپنی عمر کے تمکو دیے پھر انکا انتقال غیبت شوبیی مین ہوگیا یہ آئے تو لوگ
انکو ملامت کرتے تھے کہا کیف مت وعزۃ ربی لو کنت حاضرا ما خلیتک تموت پھر سارا پانی
انکے غسل کا پی گئے **ف** اپنے اصحاب سے کہتے تھے تم اللہ کا ذکر کیا کرو تمہارے سارے کام ہوجاینگے
یہ گھر مین شیخ کے جاکر عورتون کے سر پر ہاتھ پھیرتے انہون نے شیخ سے شکوہ کیا کہا حصل لکم الخیر
فلا تشوشوا انکے مرنیکے بعد انکے بھانجے نے چاہا کہ سجادہ نشین انکے سجادہ پر بیٹھے ایک عصا لیکر باہر نکلے اور
کہا اگر تو باز نہ آئیگا تو مین تیرے ریت کہکر تجکو تلف کردونگا چنانچہ پھر ابو السعود انکے بیٹے پنج سالہ کو سجادہ نشین
کیا یہ جمال تھے انہون سے غلہ گندم شتر پر بار کرکے ایام حصاد مین لاتے رح ؂

٢٧ شیخ احمد حلفاوی یہ بھی مرید شیخ مدین تھے مرد صالح سلیم الباطن تھے روپ و شیخ کے زاویہ مین حلفا تھیہ
لیکر بیچنے جاتے شوبیی اس بات سے متاثر ہوتے اور کہتے تو قلیل الادب ہے ایک دن خفا ہو کر انسے ملنا ترک کردیا
تیسرے دن قبل غروب کے شوبیی نے آکر انسے صلح کرلی اور کہا رایت الحق یغضب لغضبک یا اخی و لہ

یفتح علی بشیء من مواهب الحق منذ عمر تک یہ بات شیخ کو پہنچی شیخ نے کہا انا رأیتہ ہمیشی بحلفاتیہ
ھذہ فی الجنۃ مع ٭

شیخ محمد بن احمد فرغل رح یہ رجال متمکنین واصحاب تصریف سے تھے **حکایت** ایک عورت کو ضرورت
جوز ہندی کی ہوئی مصر مین نہ ملا نقیب سے کہا اس خلوت مین جا جو درخت وہان ہو اوسمین سے پانچ جوز
لے آوہ گیا اوسنے ایک درخت جوز کا پایا پانچ عدد جوز توڑ لایا پھر دوبارہ گیا تو وہان کوئی درخت نہ تھا
حکایت ایک دن انپر گزر شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا ہوا انہون نے چپکے سے اونکے کان مین کہا کہ
اللہ کسی جاہل کو اپنا ولی نہین کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو اوسکو علم بھی دیدیتا ہے یہ بات بطور انکار کے کہی
انہون نے کہا اے قاضی ذرا ٹھہر اونکو پکڑ کر دو چار تھپڑ لگائی اور کہا بل اتخذنی وعلمنی **حکایت**
ایک رہبان نے آکر بطیخ اصفر مانگا وہ موسم بطیخ کا نہ تھا لکن شیخ نے لا دیا اور کہا وعزۃ ربی لم اجدہ
الا بخلف جبل قاف **حکایت** ایک تمساح اپنی مگر دختر نقیب کو نگل گیا تھا وہ روتا ہوا انکے پاس آیا
اوس سے کہا جس جگہ سے دختر کو لیگیا ہے وہان جا کر پکار اے تمساح آ فرغل سے بات کر وہ دریا مین سے نکلکر
ایک مرکب کی طرح آیا خلق دیکھ رہی تھی در وامدہ شیخ پہ آکر کھڑا ہوا شیخ نے لہار کو حکم دیا کہ اسکے سارے
دانت توڑ ڈال اور تمساح سے کہا لڑکی کو اگل دے اوسنے اوگل دیا وہ مدہوش تھی تمساح سے عہد لیا کہ خبردار
کسی کو ہمارے شہر مین سے پھر اسطرح نہ نگلنا جب تک کہ تو زندہ رہے وہ تمساح روتا ہوا دریا مین چلا گیا
ف فرماتے تھے مین اکثر نیچے عرش کے سامنے اللہ پاک کے چلتا پھرتا رہتا ہون اللہ نے مجھے یہ فرمایا مینے
اللہ سے یہ عرض کیا ایک قاضی نے اس بات پر انکار کیا اوسکو بددعا دی وہ گونگا ہو گیا مرتے دم تک بول نسکا
یہ آخر عمر مین مفقود ہو گئے تھے مگر سائر اقالیم واطراف ارض کے اخبار بیان کرتے انکا انتقال [illegible] کے بعد
ہوا انکی چند کرامات اور بھی لکھی ہین ٭

شیخ ابوبکر قدوسی رح یہ منجملہ اصحاب تصریف نافذ کے تھے انکے لئے قلب اعیان ہو جاتا تھا شیخ عثمان
حطاب کہتے ہین مین انکے ہمراہ حج کو گیا یہ راہ مین قرض لیتے ہزار دینار تک یا کم اور میری معرفت لیتے جب
لوگ مجھسے مطالبہ کرتے مین انسے کہتا فرماتے ان سنگریزون مین سے بقدر قرض لیکر دیدے مین اونکو
گن کر لیتا اور قرضخواہ کو جا کر دیتا وہ اوسکو دنانیر پاتا جب ہم مکہ مین پہنچے شیخ ہر صبح شام سماط بچھاتے کسیکو
منع نکرتے جو کوئی آتا کھا جاتا جب تک مکہ مین رہے یہی کیا **حکایت** شیخ عثمان کہتے ہین انکا ایک مرید
شہادہ حشیش بنا کر فروخت کرتا تھا شیخ اوسکے پاس اصحاب حوائج کو بھیجتے وہ سبکے حوائج قضا کرتا ایکدن
مینے کہا المعصیۃ تخالف طریق الولایۃ مجھے فرمایا اے ولد یہ اہل معاصی سے نہین ہے یہ بیٹھکر

صورت بیچ خشیش مین لوگون سے توبہ کراتا ہے جو کوئی اس سے حشیش خریدکر لیجاتا ہے کیا فکر ہے کہ اوسکو نگلنے سکے رحمہ اللہ تعالی ٭

شیخ عثمان حطاب ہیں انکا اخذ ابوبکر قدوسی سے ہے بینا مستشف تھے ایک پوستین تہا جسکو گرما سرما مین پہنے رہتے ایک چہڑا کمر مین بجای کمربند باندہتے بچون اور یتیمون پر بہت رحم کرتے فرماتے انا قاسیت مرارۃ الیتم لموت ابی و انا صغیر ؎

	مرا باشد از حال طفلان خبر	که در طفلی از سر برفتم پدر	

مدام سرنگون رہتے اور آسمان کی طرف سر نہ اوٹہاتے مگر واسطے کسی حاجت یا مخاطبت کے ہمیشہ فقرا زاویہ کے کام مین رہتے کبہی آٹا چلنی مین چہانتے کبہی چکی پیستے کبہی آلات طعام درست کرتے کبہی اونکا کپڑا سیتے کبہی اونکی جوئین دیکہتے کبہی چولہا پہونکتے کبہی باغون سے لکڑی لاتے ایک سو عدد سے زیادہ فقرا و اراذل انکے پاس جمع ہوگئے تہے انکے پاس نہ کوئی رزق تہا نہ وقف مگر جو ہرجان اللہ دیدے جب کبہی زیادہ تنگ حال ہوتے تو پاس سلطان قایتبائی کے جاکر کچہہ مانگتے وہ کسی قدر گیہون و سور وغیرہ دلوا دیتا ایک دن اوسنے اونسے کہا کہ اے شیخ عثمان تم کس بلا مین پڑے ہوان سب لوگون کو رستہ بتاؤ یہ چلے جائین تمہاری جان کو چین ہو کہا ایک مین ہون دوسرا شخص تو ہے تو بہی ان ممالیک و لشکر کو چہلتا کر اکیلا بیٹہہ رہ اوسنے کہا یہ لشکر اسلام ہے انہون نے کہا یہ لشکر قرآن ہے سلطان نے تبسم کیا ٭ شیخ شمس الدین طنبجی کہتے ہین مینے نہین دیکہا کہ غوری کسی فقیر مصر کے لئے کہڑے ہو جاتے ہون سوا شیخ عثمان حطاب کے کہ انکا استقبال دروازہ جامع سے کرتے تہے اسی طرح متبولی ہی انکی تعظیم کرتے اور باہم ملاقات رکہتے انسے جب کوئی کہتا یا سیدی عثمان المدد تو فرماتے عثمان حطابۃ من حطب جہنم فماذا ینفعکم خاطرہ ٭ شیخ نورالدین شونی کہتے ہین مین مدت تک انکے پاس رہا ایک رات وضو کو اوٹہا ایک شخص کو دروضو مین لیٹا ہوا پڑا دیکہا مینے کہا اے شخص اوٹہ یہ جگہہ سونے کی نہین ہے کہا اے بہائی مین عثمان ہون ہکلوام الاولاد یعنے بی بی نے نکال دیا ہے اور قسم کہائی ہے کہ آجکی رات گہر مین سونے نہ دیگی وہ انپر مسلط تہی ؎

	باشد عروسی مایۂ راحت بجہان دشوار بود علاج ام الصبیان	زنہار زن تزویج نگردی شادان زن صاحب فرزند چو شد علت تست	

اسی طرح انکے صاحب شیخ عثمان دیمی کی بی بی بہی انپر غالب رہتی تہی اور ہر ایک کے عیال دوسرے کے عیال پر تخرج کرتے اور ہر کوئی دوسرے کو یا عثمان کہکر بلا لقب و کنیت پکارتا یہ واسطے زیارت قدس کے

گئے تھے وہان سنہ کے بعد انتقال کیا رح ؀

شیخ محمد حصری رح شعرانی کہتے ہین یہ اصحاب مین ہمارے جید کے تھے عجائب وغرائب ودقائق علوم ومعارف بیان
کرتے جب تک کہ صاحی رہتے اپنی ہوش مین جب حال قوی ہوتا ایسے الفاظ سے تکلم کرتے جسکو کوئی حتی
انبیا وغیرہم مین بہی نہ سن سکے ایک وقت مین کسی شہر مین نظر آتے تھے **حکایت** شیخ ابو الفضل سرسی
کہتے ہین ایک دن جمعہ کو آئے لوگون نے کہا خطبہ پڑہو کہا بسم اللہ منبر پہ جا کر حمد وثناے خدا کرکے کہا
اشہد ان لا الہ لکم الا ابلیس علیہ الصلوۃ والسلام لوگون نے کہا یہ کافر ہو گیا یہ تلوار لیکر اوترے
سب آدمی بہاگ گئے یہ نزدیک منبر کے اذان عصر تک ٹہیرے رہے کسی کو جرأت نہوئی کہ مسجد مین قدم رکہے پہر
بعض اہل بلاد مجاورہ آئے ہر اہل بلد نے خبر دی کہ انہون نے اونکے شہر مین خطبہ پڑہا انکا خطبہ پڑہا ہی شمار کیا تو معلوم
ہوا کہ اوس دن تیس جگہہ خطبہ پڑہا حالانکہ وہ ہمارے شہر مین ہمارے پاس بیٹھے تھے سلطان قایتبائی جب اون کو
دیکہتے تو اندر گہر کے چلے جاتے اس ڈر سے کہ سبکے سامنے کچہ اونکو نہ کہہ بیٹہین یا مار بیٹہین جب کسی آدمی کو یہ پکڑتے
تو اوسکی ڈاڑہی پکڑکر منہہ پہ تہوکتے اور جب تک جی چاہتا تہپڑ مارتے کسی کا مجال نہ تہا کہ وہ چہوڑا کر چلا جاتا
جب تک کہ خود ہی مار کر فارغ نہوتے فرماتے تہے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ مقام اوسکا نیچے عرش
کے نہو کہتے تہے زمین میرے سامنے مثل ایک برتن کے ہے جسمین مین کہاتا ہون اجساد خلائق کی مثل قواریر
کے ہین جو اونکے بواطن مین ہے اوسکو مین دیکہتا ہون سنہ مین انتقال کیا ؀

شیخ عیسی بن نجم خضیر البرسی رح یہ علماء عاملین سے تہے مجاہدات عالیہ رکہتے تہے سترہ برس تک ایک ہی وضو رہا پوچہا کیونکر
ایک دن قبل اذان عصر کے وضو کرکے اپنی چارپائی پہ سو رہے نقیب سے کہا کسی کو جگانے نہ دینا جبتک کہ مین
خود ہی نہ جاگون کسیکو جرأت نہوئی اس مدت تک انتظار کیا جب جاگے تو آنکہین مثل خون کے سرخ تہین اوسی
وضو سے نماز پڑہی جدید وضو نکیا کمر مین ایک کمربند تہا جب کہٹے ہوا اوسکو کہولا تو اوسمین سے کیڑے جہڑ پڑے
شعرانی رح فرماتے ہین یہ حالت احوال شہود سے ہے صاحب اس حالت پہ گذر جاتا ساری عمر کا مثل ایک
لمحہ بارق کے ہوتا ہے سالک احوال قوم اسکو پہچانتے ہین رح انتہی مین کہتا ہون استیناس اس حالت کا
اون احوال سے ہوسکتا ہے جو دربارہ تقلیل مدت برزخ قبور وقلت طی زمان حشر آئے ہین اور احادیث صحیحہ
مین وارد ہو چکی ہین ؀

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز	ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست

شیخ شہاب الدین مرحومی رح یہ منجملہ اصحاب شیخ مدین رح کے تہے انکا طریقہ مجاہدہ وتقشف تہا تصنیف
ودستار مین پوستین علی الوجہین پہنتے یعنی کبہی اولٹا اور کبہی سیدہا ہمیشہ سرنگون طرف زمین کے رہتے

مصر مین اٹکے ٹھہرا کرتے یہ پاس شیخ مدین کے مرتے دم تک رہے کبھی اونکا کھانا نہ چکھا پوچھا تو کہا مین اس ڈرسے نہین کہاتا ہون کہ طلب شیخ مین کسی اور شئے کو شریک کرون ۵

باسایہ ترا نمے پسندم ٭ عشق ست وہزار بدگمانی

فرماتے تھے ذہبت الطریق اذہب عیشا تہا وصار الکلام فیہا معدودا عند الناس من البدعۃ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غالب اوپر خشوع وبکا تہا جب دیکہو تو روتے پاؤ **حکایت** شیخ نورالدین شونی کہتے ہین ایکبار مین انکے پاس گیا مینے کہا اے سیدی مقصود میرا طریق الی اللہ عز وجل ہے کہا اے بہائی واللہ ما اعد نفسی سلمت من النفاق طرفۃ عین اور مجکو مرید نکیا جب مین سہرنے لگا مینے کہا میرے لئے دعا کرو تو زمین پر گرپڑے مثل طیر مذبوح کے تڑپنے لگے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا عشق یا شقیۃ الی زمان صار یطلب من مثلک الدعا اور اپنی جان کو برا بہلا کہنے لگے رح ٭

شیخ محمد خواہرزادہ شیخ مدین رح مشہور ہین بلقب ابن عبدالرحیم مدینی انکے مجاہدات فوق الحد تھے انکا صدق انکے تلامذہ مین ظاہر ہوا ایک خلائق عجم ومغاربہ مین سے انکی تربیت سے درست ہوئی مدار طریق قوم کا مصر مین انہین کے تلامذہ پر تہا یہ صاحب عزت بہی و لطافت وظرافت تھے بازار مین جاکر اپنا سودا آپ خریدلا اور اپنی روٹی تنور سے پکوا کر آپ لیجاتے فرماتے تھے ہمارا پیٹ اس گہر کے قیل وقال وکلام نے بہر دیا اب بجز قدوم کے واحدا حد پر کچہہ باقی نہین رہا انکا ایک رسالہ ہے علم سلوک مین جو درمیان اہل طریقۂ مصر کے متداول ہے **حکایت** انکے پاس ایک مرد مغربی آیا اوسنے کہا تم عیال دار ہو تمہارے پاس بہت سے فقرا بہی رہتے ہین اور کوئی رزق معلوم مقرر نہین ہے مین چاہتا ہون کہ تمکو صنعت کیمیا کی سکہاؤن کہا جزاک اللہ عنا خیرا کہا مجہے ایک پیسا دو تو مین حوائج لے آؤن اوسکو پیسا دیا وہ لے آیا کہا اس خلوت مین جاکر بناؤ وہ گیا انہون نے اپنے فقرا سے کہا یہ آدمی احوال فقرا مین سے کچہہ بہی نہین پہنچا ہے فقرا کی کیمیا یہ ہے کہ اللہ تعالی قوت قلب اعیان کی ایک لفظ کن سے عطا فرماتا ہے اب یہ اپنا منہہ و ریش جلاکر نکلے گا ایک لحظہ کے بعد اوسنے آواز دی کہ دروازہ کہولو مین جلا ۵

دنیا بہ اہل خویش ترحم نمیکند ٭ آتش امان نمیدہد آتش پرست را

کہولا تو محترق الوجہ واللحیہ نکلا کہا مجکو گندک لگ گئی شیخ نے کہا لا حاجۃ لنا بکیمیا فیہا حرق الوجوہ واللحی اذہب لحال سبیلک یعنی ہمکو ایسی کیمیا نہین درکار ہے جسمین منہہ ڈاڑہی جلے تو اپنا رستہ پکڑ ۵

غنا می طلب بود کیمیا سے روحانی ٭ چو مال نیست میسر بدل تو نگر باش

شیخ شمس الدین صعیدی کہتے ہین شیخ نے اول ہی مرتبہ اوسکو دو نکیا بغیر تجربہ کے واسطے صیانت خدمت کے
تاکہ اوسکو یہ بات جتا دین کہ فقرا اس کیمیا سے بے نیاز ہین اونکا کنز اس گہر مین قناعت ہے لا غیر واللہ اعلم

ای قناعت توانگرم گردان	که ورای تو ہیچ نعمت نیست

۳۵ شیخ علی محلی رحمۃ اللہ علیہ منجملہ رجال اللہ کے تھے یہ سوکہی پہلی اور بطیخ و تمر حنا و مرسین و یاسمین و ورد
فروخت کیا کرتے **حکایت** انکے پاس کوئی فقیر آکر کچھ مانگتا اوس سے کہتے جتنا سیسہ تجکو ملے تو لے
جب وہ لاتا کہتے اسکو آگ مین پگلا جب وہ پگل جاتا ایک ذراسی مٹی انگلی سے اوٹھا کر اوسمین ڈالدیتے
پھر کہتے بسم اللہ اور اوسکو ہلاتے وہ اوسی وقت سونا ہو جاتا **حکایت** ایک قاضی دمیاط نے
اپر انکار کیا انہنے کہا تیرا مذہب کیا ہے کہا حنفی پھر قاضی پر ایک پھونک ماری وہ اوسی دم مرگیا یہ شہر مین
چلتے پھرتے کہتے یا علماء البلد ما یصلح الملح اذا الملح فسد **حکایت** ایکبار شیخ حسین ابو علی نے
اونکو سلام کہلا بھیجا انہون نے کہا ہم عوض سلام کے تمکو یہ دیتے ہین پھر دریا مین سے ایک ٹوکرہ بھر جواہر
نکال کر دئے فقیر نے کہا اسکی حاجت نہ مجکو ہے نہ میرے شیخ کو تب وہ جواہر دریا مین پھینکدئے سنہ
۹ کے بعد انتقال کیا ٭

۳۶ شیخ عارف باللہ علی بن شہاب جد قریب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ مدققین فی الورع مین سے تھے فرماتے تھے اصل طریق
الی اللہ مین طلب علم ہے شعرانی کہتے ہین میرے باپ انکے پاس فتاوی علما لیجاتے تھے یہ اونکو حل کرتے
اور کہتے یا ولدی کل من الخلق یفتی بقدر ما علمہ اللہ عز وجل لڑکون کو پڑہاتے اور کچھ اونسے
یا اونکے آبا سے لیکر نہ کہاتے اور نہ کسی کاشتکار و شیخ بلد و اعوان ظلمہ کے یہان کا کہاتے شیخ الاسلام زکریا
انصاری فرماتے تھے کہ یہ منجملہ ہمارے اخوان کے تھے جامع ازہر مین ضرب المثل تھے شدت اجتہاد و صیام
نہار و قیام لیل مین ہر رات نصف قرآن پڑہتے اور ورع مین تاپہر فائق تھے کبھی طعام اہل مصر سے نہ کہایا
کہتے تھے طعام اہل مصر یسود فی الابدان جو کوئی نیل مصر سے پانی بہر لاتا نہ پیتے اپنے لئے خود جاکر پانی
لاتے والدین کے ساتھ بار تھے **حکایت** فرماتے تھے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو جسم اکل حلال سے
بنتا ہے اوسکو زمین نہین کہاتی ہے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا اور کہا ہذا خاص بالانبیاء علیہم السلام
والشہداء جب میرے باپ مرے تو اونکو انہین کی قبر مین رکھا دیکھا تو اوسی طرح تر و تازہ تھے کلین مین
یہ واقعہ نظر آیا شیخ علی عیاشی کہتے ہین ایک رات مین انکے زاویہ مین رہا دیکھا کہ قبر مین قرآن پڑہتے ہین
سورۂ مریم سے تا سورۂ رحمن پڑہ گئے جب فجر ہوئی خاموش ہوگئے **ف** کہا میری قبر پر کوئی علامت
نکرنا اس دیوار زاویہ کے نیچے مجھے دفن کردینا چنانچہ ایسا ہی کیا فلیس لقبرہ علامۃ الی وقتنا ہذا

مین کہتا ہون یہ منع اسلئے تھا کہ احادیث صحیحہ مین بنا علی القبر سے سخت نہی آئی ہے شعرانی کہتے ہین میرے
چچا شیخ عبدالرحمن نے کہا جب میرے باپ مرنے لگے مجھسے کہا کتاب طہارۃ القلوب تالیف شیخ عبدالعزیز دیرینی
لے آؤ اور تیرے باپ سے کہا اسمین سے وہ مقام پڑھو جہان احوال قوم کا وقت خروج ارواح لکھا ہے جب
وہ جگہ پڑھی تو کہا سبقونا علی خیول لہم ونحن فی اثرہم علی حمار دبرۃ یہ کہتے تھے مجھے کثرت عبادت
کی بندہ سے اوتنی خوش نہین آتی جتنی کہ کثرت خوف من اللہ ومناقشۃ النفس پسند آتا ہے **حکایت** فقرا احمدیہ
کہ شہر مین کوئی فعل اونکا جیسے آگ کا کہانا زبان پر تلوار کھینچنا کرنے نہ دیتے کہتے اگر تم احمدیہ ہو تو کوئی برہان
کتاب وسنت سے یا فعل سید ابراہیم دسوقی سے پیش کرو ایک جماعت اہل شہر نے کہا آجکی رات انکو یہ کام
کرلینے دو اوس رات سید ابراہیم نے آکر کہا تم شیخ علی کا کہنا مانو اور مین بری ہون ہر اوس کام سے جو خلاف
ہو خلفاء راشدین وائمہ مجتہدین کی سے صبح کو اون سب لوگون نے استغفار کی اور اپنے فعل سے رجوع
کیا اسی طرح کا ماجرا فقرا احمدیہ کے ساتھ گذرا ان فقرا کے شیخ کا نام عبدالرحمن سطوحی احمدی تھا ایک رات
اونسے کہا ای عبدالرحمن اگر تو ہمارے اس شہر مین آتا ہے تو کتاب وسنت کے طریقہ پر آ ورنہ تو مجھسے بچ اونہون
نے باواز بلند پکار کر کہا ای فقیرو تم میرے پاس سے جاؤ مینے اس طریقہ سے رجوع طرف اللہ کے کیا پھر اوسی
رات انکے ہاتھ پر توبہ کی اور سامنے بحر الفیض کے ایک چھوٹا ٹاپو پیدا ہوگیا ہر طرفسے دریا محیط تھا لوگ مرکب پر سوار
ہوکر واسطے زیارت کے جاتے وہ کہتے کل ہذا ببرکۃ الشیخ علی فانہ انقذنی من الضلالۃ پھر اونسے ظہور
کرامات کا ہونے لگا ایکبار لوگ لکڑی انکے جزیرہ کی بغیر اذن کاٹکر مرکب پر لادکر لیچلے وہ مرکب قریب بولاق
جاکر لوٹ گیا لوگ ڈوب گئے مرکب بہکر انکے جزیرہ پر آلگا کہا ہذا بضاعتنا ردت الینا ف شعرانی
کہتے ہین میرے دادا جب نماز کو نکلتے کسی تارک صلوۃ کو یہ قدرت نہوتی کہ وہ اونکو چھوڑکر چلا جاتا اونکی
ہیبت سے نماز پڑھتا جماعت فلاحین کو جب مجلس لغو مین دیکھتے کہتے یا اولادی العمر یضیق عن مثل
ذلک وعن قریب تقدمون انکا نسب طرف سلطان تلمسان کے منتہی ہوتا تھا لیکن یہ اس بات کو ظاہر نکرتے
تھے کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفاخر بالنسب منع فرمایا ہے الشان حقیقت مین متقدس نہین ہوتا
ہے مگر عمل سے اگرچہ اولاد اکابر صحابہ سے کیون نہو تم موالی حضرت کو دیکھو جیسے سلمان وبلال کہ اونکی شان
بسبب طاعت خدا ورسول کے کسقدر بلند ہوگئی انکا انتقال بعمر ۸۵ سال سنہ ۹۱۰ھ مین ہوا **ف** اس جگہ
پر شعرانی رح نے لکھا ہے کہ یہ آخر ذکر اہل قرن تاسع ہے ہمنے ذکر جماعات کثیرہ اہل ہر دو قرن کو ترک کردیا ہے
اسلئے کہ کتب زوار اوس سے مغنی ہین ہمنے اس کتاب کو بالاصالۃ واسطے بیان اہل طریق واحوال اس فریق کی وضع
کیا ہے فانہم کانوا علی الکتاب والسنۃ فربما تکثر البدع من فقراء اہل ہذا العصر زیادۃ علی

ما هی علیه الآن فیعتقد العامة ان السلف الذین یزعمهو کلا انهم علی قدمهم کانوا علی
هذه البدع فلذلك لم نذکر فی الغالب فی هذا الکتاب من المشائخ الا من له کلام فی الطریق
وافعال تنشط المریدین هذه طریق التاسی بالاشیاخ واما الکرامات ونتائج الاعمال فلیست
هذه الدار محلا لها انما محلها الدار الآخرة فلذلك لم نذکر منها الا بقدر تسکین القلب
لذلك الولی لیوخذ کلامه بالقبول والاعتقاد والله حسبی ونعم الوکیل انتہی مین کہتا ہون
شعرانی رح نے اس کتاب طبقات مین جتنے ملفوظات حقائق باطنہ واخلاق ظاہرہ اہل اللہ سے نقل کئے ہین
اور کرامات اونکے لکہے ہین مینے اس ترجمہ مین اونکی تلخیص موافق افہام اہل عصر کے کی ہے غامضات مسائل تصوف
کو چھوڑکر اکتفا نقل اخلاق ظاہرہ پر کیا ہے جنکو تزکیۂ قلب مین دخل تمام ہے اس زمانہ قرب قیامت مین اگر ہزار
آدمی مین ایک شخص کو بہی اللہ عز وجل ایسی توفیق شامل حال کرے کہ وہ مقتدی ان اخلاق وافعال کا ہو تو
غنیمت کبری ہے ورنہ نفس اسلام ان ایام مین تو اولیا مین مثل عنقا وکیمیا وکبریت احمر کے عزیز الوجود ہو گیا ہے
پہر وجود اخلاص ایمان وتزکیۂ احسان کا کیا ذکر ہے ایثار دنیا تو کبہی بہی طالب تقوی وطہارت نے نہ تہے اب اخوان اسلام
بہی مراتب اسلام سے ہارب ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا اسوقت مین جو کوئی مسلمان ادا فرائض
وواجبات شرع پر قائم اور کبائر ذنوب سے مجتنب اور صحبت بد سے دور اور طالب درستی اخلاق اور جویاے اخلاص
وصواب ہے اور اکل مال ورزق حرام سے جدا اور صادق القول والفعل ہے سمجھو کہ وہ ولی اللہ ہے اگرچہ اوس سے
تمام عمر مین ایک خارق عادت یا کرامت بہی صادر نہو کیونکہ صدور کرامات کا شرط ولایت سے نہین ہے کرامات
نتائج اعمال صالحات کے ہوتے ہین خالق اون کرامات کا ہاتھ پر اہل کرامات کے اللہ عز وجل ہے واللہ خلقکم
وما تعملون اہل کرامات کو اوسمین کچہہ اختیار حاصل نہین ہے اسوقت مین بڑی کرامت یہی ہے کہ کسی
مسلمان کو استقامت ظاہر سنت وواضح کتاب پر اعتقادا وعملا وقولا وفعلا وحالا نصیب ہو اللہم وفقنا
وتب علینا واجعلنا من عبادك الصالحین ولا تحرمنا من برکات العارفین آمین یارب العالمین
اسکے بعد شعرانی رح نے خاتمہ کتاب منعقد کیا ہے اوسمین ذکر ایک جماعت اولیاء قرن عاشر کا لکہا ہے اب ہم
اوسکو اس جگہہ شروع کرتے ہین وباللہ التوفیق ❊

خاتمہ بیان مین اولیا قرن عاشر کے رضی اللہ عنہم اجمعین

شعرانی کہتے ہین خاتمة فی ذکر مشائخ الذین ادرکتهم فی القرن العاشر وقد سبقنی الی
نحو ذلك الشیخ عبد العزیز الدیرینی فی منظومة له فقال فی اولها وهو لسان حالی ایضا

واذكر الآن رجالا كانوا	كالنجوم يهوبها زمان
مشائخنا صحبتهم زمانا	او زرتهم تبركا احيانا
مشائخي الائمة الابرار	واخوانى الاحبة الاخيار
ارجو بذكرهم بقاء الذكر	لهم وفوزى بجزيل الاجر
فانهم عاشوا بانس الرب	سرا وذاقوا من شراب الحب
فهم جلوس فى نعيم الحضرة	وجوههم فى نضرة من نظرة
وكل شيخ نلت منه علما	وادبا فقوا امامى حتما
وكل شيخ زرته للبركة	فقد وجدت ربح تلك الحركة

معلوم ہوا کہ اس خاتمہ مین جتنے شیوخ کا ذکر کیا ہے وہ سب مشائخ شعرانی ہین رحمہ اللہ تعالی اب ذکر اون کا نام بنام مع حال و مقام کیا جاتا ہے اللہ پاک سے امید ہے کہ یہ ذکر میرے لیے مثل ذکر ابواب سابقہ موجب خیر و برکت دارین ہو ۵

عشق می ورزم و امید که این فن شریف	چون هنرهای دگر موجب حرمان نشود

ہر چند محرر سطور ان حضرات بابرکات کی صحبت صوری سے مہجور ہے لکن تہ دل سے انکا ہواخواہ و محب ہے بمقتضائے ان لم يكن وابل فطل اگر انکے حال برکت اشتمال سے محروم ہے تو بحمدہ تعالی انکے قال فیض اشتمال سے بہرحال مستفیض ہے کیونکہ علاقہ محبت کا ساری علائق سے زیادہ تر مستحکم ہوتا ہے اسلئے کہ منجملہ افعال قلوب کے ہے اور اعتبار اعمال کا بنص سید مختار صلعم نیات سے ہوتا ہے وانما لكل امرء ما نوى اور ہمارے حضرت رسالت علیہ الصلوات والتسلیمات نے ہمسے وعدہ صادقہ فرمایا ہے کہ المرء مع من احب اللهم آمين ۞

شیخ محمد مغربی شاذلی رح یہ منجملہ راسخین فی العلم کے تھے انہون نے اخذ طریق کا شیخ ابو العباس سری تلمیذ شیخ محمد حنفی سے کیا اور اولاد اتراک مین ہین انکو مغربی اسلیے کہتے ہین کہ انکی مان نے ایک مرد مغربی سے نکاح کیا تھا انپر استغراق غالب رہتا تھا یہ طریق مین بخیل بالکلام تھے سو یہ ایک اعظم دلیل ہے انکے صدق و علو شان پر کیونکہ شان اہل طریق کی ہمیشہ یہی رہی ہے **حکایت** کسی نے انسے کہا کوئی رسالہ طریق مین تصنیف کرو کہا کسکے لیے تصنیف کرون تم کوئی شخص راغب صادق لے آؤ کہ جب مین اوس سے کہون کہ تو اپنے مال و عیال سے باہر آ تو وہ باہر آئے یعنی اونکو ترک کردے لوگ خاموش ہو گئے فرماتے تھے سارا طریق دو لفظ کی طرف راجع ہے سكتة ولقتة وقد وصلت شعرانی کہتے ہین اسکے معنی یہ ہوے لے عدم الالتفات لغير الله تعالى والاقبال على اوامر الله **حکایت** انکے پاس جب فقہا آتے اور کہتے کہ ہمسے عہد لو

یعنی ہمکو مرید کرو ہم بیعت کرین تو فرماتے اے میرے بچے جاؤ چین کرو کیون بلا مین پڑتے ہو یہ سارا طریق بلا ہے ہم
ایسے طریق مین ہو کہ جو چاہتے ہو سو کہاتے ہو جو چاہتے ہو وہ پہنتے ہو لوگ تمسے ڈرتے ہین اور چاہتے ہین کہ
تم اونسے سکوت کرو رہا یہ طریق سو اس طریق مین تو از و گٹھری کیجاتی ہے اور لوگون کی زبان تمپر کہولدی جاتی ہے
تمکو جائز نہین ہے کہ تم اس طریق مین اونکی زبانون کو اپنی جانون سے پہیرو تم مین اگر کوئی شخص ثوب مصقول
پہنے گا یا حریرات خام اوڑہے گا تو لوگ کہنے لگین گے کہ یہ فقرا کا لباس نہین ہے فقرا صاحب یہ بات سنتے تو چپکے
اوٹہکر چلے آتے تہے فرماتے اجیبی صدقکم فی دعوی الکذب **ف** شیخ ابراہیم سے ہی انکے پاس طالب
تربیت گئے اونسے کہا تربیت خانگی چاہتے ہو یا تربیت بازاری عرض کیا اسکے کیا معنی ہین فرمایا تربیت سوقیہ
یہ ہے کہ مین تمکو چند کلمات نہایات سکہادون جسطرح کہ متوسطین فنا وبقا واحوال قوم مین کلام کیا کرتے ہین اور
اجازت دون کہ تم ایک سجادہ پر بیٹہکر بات چیت کرو اپنی کہو اورون کی سنو تربیت بیتیہ یہ ہے کہ تم سارے اہل بلا
کے سائر اقطار ارض مین شریک اونکی بلا کے ہو اور جو نیند و بہتان اونکے بارہ مین کہا گیا ہے وہی تمہارے بارہ مین
کہا جائے اور جسطرح کہ تمسے پہلے اولیا اولو العزم نے صبر کیا ہے ویسا ہی صبر تم بہی کرو نہ کلام ہو نہ سجادہ
ف فرماتے تہے سالک تین طرح کے ہوتے ہین ایک جلالی اونکا میل طرف شریعت کے زیادہ ہوتا ہے دوسرے
جمالی یہ طرف حقیقت کے مائل تر ہوتے ہین تیسرے کمالی یہ جامع ہوتے ہین ان دونون مراتب کے علی حد سواء
وہو منہما اکمل وافضل کہتے تہے مد صفات کی مشتمل ہے نفی واثبات پر مثل مد کلمہ شہادت کے سو
اگر تو اوسکی طرف نظر من حیث عدم الذات بالصفات کریگا اور یہ طرف نفی کے ہے تو تو کہیگا لیست ہی ہو کلا
الہ اور اگر تو نظر طرف اوسکے من حیث تعلق الصفات بالذات کریگا تو تو و لا غیرہ کا لا الہ الا اللہ کہیگا سو جسطرح کہ
وقوف نزدیک قول لا الہ کے واسطے مد کے اول مین اثبات غیریت محضہ صفات الہی سے اور ثانی ہین واسطے
مد کے نفی محض ذات الہی سے جائز نہین ہے اسیطرح وقوف نزدیک لیست ہی ہو کے بہی جائز نہین ہے
یہی حکم ہر اوس کلام کا ہے جو متعدد اللفظ متحد المعنی ہو **ف** اس قول غزالی کے لیس فی الامکان ابدع
مما کان یہ معنی کہتے تہے ای لیس فی الامکان ابدع حکمۃ من ہذا العالم یحکم بہ عقلنا بحلاف
ما استاثر اللہ تعالی بعلمہ وبادراکہ وابدعیتہ خاصۃ بہ فہو اکمل وابدع حسنا من ہذا
العالم بالنسبۃ الیہ تعالی وحدہ الخ فرماتے تہے اطلب طریق سادتک وان قلوا وایاک و
طریق غیرہم وان جلوا وکفی شرفا بعلم القوم قول موسی للخضر علیہما السلام ہل اتبعک
علی ان تعلمنی مما علمت رشدا وہذا اعظم دلیل علی وجوب طلب علم الحقیقۃ کما یجب
طلب علم الشریعۃ **ف** کہتے تہے ابن شریعت آنکہ سے حکم ظاہر و نسبت فعل خلق کو بطرف خلق کہنا

کیونکہ توجہ خطاب کی اور ترتیب احکام کا خلق پر ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور ابن حقیقت آنکہہ سے حکمت
باطنہ ونسبت فعل الی الحق کو نظر کرتا ہے کیونکہ حقیقت مین فاعل مختار حق تعالی ہے وربک یخلق ما یشاء و
یختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون **ف** در بارہ رویت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے یقظہ مین فرماتے تھے کہ مراد اس رویت سے یقظہ قلب ہے نہ یقظہ حواس جسمانیہ اسلئے کہ جو کوئی کمال
استعداد وتقرب مین مبالغہ کرتا ہے وہ محبوب حق ہو جاتا ہے جب حق کا محبوب ہوا تو اب سونا اوسکا کثرت بیداری دل
سے مثل حال بیداری غیر کے ہو جاتا ہے اسوقت وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھتا مگر روح متشکل
بتشکل مثالی کو بغیر اسکے کہ ذات حضرت صلعم اپنی جگہہ سے انتقال کرے اور برزخ سے نزدیک اس دیکھنے والے کے
آئے اسلئے کہ وہ کلفت آمد وشد سے کریم ومنزہ ہے ہذا ہو الحق الصراح انتہی مین کہتا ہون عفا اللہ
عنا جو معنی اس حالت شریفہ کے جناب شیخ رح نے اس جگہہ ارشاد فرمائے ہین خطرہ اسی معنی کا میرے دل مین
بھی قبل اطلاع کے اس تاویل صحیح پر سطاوی مجاوی سابقہ مین گزرتا تھا کہ یہ رویت ہو یہ بیداری مین اسیطرح ہوتی
ہے جسطرح کہ اس جگہہ ذکر ہوا وللہ الحمد علی موافقۃ المعنی فرماتے تھے اللہ جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کا ایمان وقت
موت کے سلب کرلے تو اوسکو کسی ولی پر مسلط کر دیتا ہے یا اوسکو ایذا دیتا ہے کہتے تھے شکار سگ معلم کا اسلئے بجاے
ذبح شہید کے ہے کہ وہ حکم مین اپنے صاحب کے ہوتا ہے امر سے متمرنی سے منزجر ہو جاتا ہے گویا اونہ مین صیاد کے ایک مدیہ
یعنی سکین ہے اور اگر وہ سگ ہمراہ اپنے نفس وہوی کے ہوتا تو کہانا اوسکے صید کا حرام ہو جاتا یہ آپنے عمامے مین
ایک کیسہ نقد رکھتے تھے اوسمین سے مثل ملوک کے خرچ کیا کرتے لوگون کا قرض ادا کرتے محتاجون کی چارہ سازی
کیا کرتے ایک رحمت تہی بندون پر رح ؛

شیخ محمد بن عثمان رح بڑے زاہد عابد تھے مثال انکی اور انکے احوال کی طاؤس یمانی یا سفیان ثوری کی ہے شعرانی
کہتے ہین ہمنے اپنے عصر مین انکی جوڑ کا کوئی نہین دیکھا مشائخ عصر جب انکے سامنے آتے مثل اطفال کے گود
مین مربی کے ہوتے زمانہ بلوغ سے قدم عبادت وصیام وقیام لیل پر تھے انکی کرامات بہت ہین ایکبار ششش قمح
آردے پانسو آدمی کو پیٹ بھر کہانا کہلا دیا اور کہا وعزۃ ربی لو شئت لملأت البلد کلھا خبزا
من ہذا العجین بعون اللہ تعالی **حکایت** ایک شخص جامع اسکندریہ مین تہا جب کسی سے خفا
ہو جاتا کہتا یا قمل اذہب الی فلان فتمتلی ثیاب ذلک الشخص قملا حتی یکاد یہلک یعنی اوس
شخص کے کپڑون مین اتنی جوئین ہو جاتین کہ وہ قریب ہلاک ہو جاتا یہ خبر انکو پہنچی کہا مجکو اوسکے پاس لیچلو لیگئے
اوس سے فرمایا انت ما عرفت من طریق اللہ الا القمل پھر اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہوا مین پھینکدیا وہ لوگون کی
نظر سے غائب ہو گیا اوس دن سے پھر کسینے اوسکو نہ دیکھا کہ شیخ نے کس طرف پھینکدیا **ف** کہتے تھے مجالست

اکابر محتاج ہے دوام طہارت کی اگر کوئی شخص انکے سوبرو کچھ چیز دنیا کی لاکر رکہتا اور کہتا کہ آپ اسکو فقراء پر تقسیم کر دو تو نہایت کبیدہ ہوتے اور کہتے ما وجدت احدا ابغض وسخك فی البلد غیری **حکایت** شیخ شمس الدین کہتے ہین ایک دن مین پاس انکے گیا مجھکو الم شدید تھا وسواس سے وضو و نماز مین مینے اسکا شکوہ کیا کہا ہمارا عہد ہے ساتہہ مالکیہ کے کہ وہ طہارت وغیرہ مین وسواس نکیا کرین اوسی دم سارا وسوسہ دل سے جاتا رہا پہ کسیکو اپنے زمانے مین صالح طریق نہین جانتے تھے کہتے تھے ہو لاء سیاتھم موت بطریق اللہ اسی لئے کسیکو تلقین ذکر کی نکی سوا شیخ احمد بخاری کے کہ وہ ایک دن مصحف لیکر پاس انکے آئے اور کہا تمکو قسم ہے صاحب اس کلام کی کہ تم مجھے ذکر کرنا بتاؤ پس اس قسم سے بیہوش ہوگئے پہر اونکو ذکر کرنا سکہلایا اور کہا یا ولدی الطریق ما ھی بھذا انما ھی باتباع الکتاب والسنۃ انکی عادت تہی کہ ایک مسجد مین جمعہ نہ پڑہتے بلکہ ہر جمعہ کو مسجد جامع دیگر مین جاتے کبہی جامع عمرو مین اور کبہی جامع محمود مین کبہی جامع قرافہ مین کبہی جامع ازہر مین فقراء صادقین کی زیارت کیا کرتے خواہ وہ زندہ ہوتے یا مردہ سوا حال مرض کے کبہی ترک زیارت نکرتے شعرانی کہتے ہین مین اونکو دیکہتا تھا کہ ہمیشہ سبحہ گردان رہتے اور قرآن پڑہا کرتے اور فقیر کے لئے ننگے ہوکر نہانا کو خلوت مین ہو تا ناپسند کرتے کہتے طریق اللہ ما بنیت الا علی الادب مع اللہ تعالی وکل من ترخص فیھا لا یصلح لھا انکا انتقال ۹۳۲ھ مین ہوا اسمہ وسلطان طومان بائی نے نماز پڑہی پادشاہ نے پاؤن شیخ کے کہول کر اپنے گال اوس سے ملے وہ دن ایک یوم مشہود تہا مصر مین رح

شیخ ابو العباس غمری رح یہ ایک کوہ سنگین اور کنز مطلسم صاحب ہیبت تہے ملوک و رعایا انسے دہشت کہاتے انکے کرامات بہت ہین شعرانی نے چند کرامات انکے ذکر کئے ہین شیخ محمد صالح تہی کہتے ہین واللہ اگر جنید انکو پاتے تو انسے اخذ طریق کرتے یہ کسی صغیر کو کسی کبیر سے مزاح کرنے ندیتے تہے ایکبار ایک صبی کو دیکہا کہ ایک مرد کبیر کا غمز کرتا ہے دونون کو نکال دیا اور اونکے حوائج اوٹہا کر پہینک دئے کسی امرد کو اپنی مسجد مین اذان کہنے ندیتے جبتک کہ اوسکی ڈاڑہی نہ نکلتی سلطان قایتبائی نے بہت تمنا ملاقات کی ظاہر کی اذن نہ پایا مینے انکو ایکبار دیکہا تہا جبکہ میری عمر آٹہہ سال کی تہی انتہے انکا انتقال ۹۰۵ھ مین ہوا رح

شیخ نور الدین حسنی مدینی رح یہ عارف باللہ تہے رایتہ وانا صغیر قالہ الشعرانی ایک شخص خشب شیوخ جس سے عورتین کتان بنتی ہین فروخت کرتا تہا اوسکو سنا وہ کہتا ہے یا قفۃ شیوخ بنصف فضۃ انہون نے اوس سے لئے اور کہا قد رخصت الطریق قفۃ شیوخ بنصف فضۃ پہر مرتے دم تک کسی کو تلقین نکی یہ مصر قضاء حوائج خلق تہے نزدیک امراء و حکام کے رح

شیخ الاسلام زکریا انصاری خزرجی رح یہ ایک رکن تہے طریق فقہ و تصوف کے شعرانی کہتے ہین مینے بیس برس

انکی خدمت کبھی غفلت یا اشتغال مالایعنی مین نہین دیکھا نہ رات کو نہ دن کو باوجود کبرسن کے سنن فرائض کھڑے
ہوکر پڑھتے اور کہتے ہین اپنے نفس کو عادت کسل کی نہین ڈالتا اگر کوئی آدمی آتا اور کلام طویل کرتا تو کہتی بالعجل
ضیعت علینا الزمن یہ نکہاتے مگر روٹی خانقاہ کی اور کہتے کہ واقف اس خانقاہ کا منجملہ ملوک صالحین کے تھا
یہ وقف اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن سے کیا ہے انکی مصنفات اقطار ارض مین شائع ہین لوگ
اونکو بسبب انکی حسن نیت واخلاص کے پڑہتے پڑہاتے ہین مینے جب انپر رسالہ قشیری پڑہا مجھکو اشارہ کیا حفظ
روض کا مینے تفسیر بیضاوی وحاشیہ طیبی علی الکشاف وحاشیہ سید وحاشیہ تفتازانی وحاشیہ سیوطی وحاشیہ
جمع الجوامع وشروح بخاری مثل فتح الباری وکرمانی وعینی انہین سے پڑہی جب انکے پاس بیٹھتا تو گویا پاس
ملوک صالحین عارفین ارض کے پاس بیٹھتا ہون معتقدین مصر انکے سامنے مثل طفل کے ہوتے یہی حال امراء
واکابر کا تھا یہ کثیر الکشف تھے مجکو جب کوئی خطرہ گذرتا تالیف روکدیتے اور کہتے قل ماعندک وقت لیٹا
اکثر میرے سر مین درد ہونے لگتا کہتے نیت شفا کی علم سے کر مین نیت کرتا اوسی وقت درد سر جاتا رہتا انکی دعا
سے ایک اندھا نابینا بصیر ہوگیا تھا سنہ ۹۲۶ مین انتقال کیا شعرانی نے تلقی ذکر کی طریقہ سید محمد غمری پر انہین
سے کی تھی اور خرقہ پہنا تھا رح *

شیخ علی ضریر نبتیتی رح یہ اکابر علماء عاملین ومشائخ کاملین مین سے تھے شام وحجاز ویمن وغیرہ سے انکے پاس
مشکلات ومعضلات مسائل آتے یہ سب کا حل بعبارت سہل کرتے سب علماء انکو مانتے تھے بلدہ نبتیت مین
رہتے سائر اقطار سے لوگ انکے پاس قصد کرکے آتے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انکو دیکھا مجکو حدیث عائشہ
بمقعد شارضاء خدا السخط ناس الخ سنائی اور کہا تو اس حدیث کو یاد رکہ قریب ہے کہ تو مبتلا ہوگا ساتھ
لوگون کے انکی ملاقات خضر سے بارہا ہوتی کہتے تھے خضر کسی شخص سے نہین ملتے ہین جب تک کہ اوسمین
تین خصال مجتمع ہون اگر یہ خصال اوسمین نہین ہین تو پھر کبھی ملاقات نہین ہو سکتی اگرچہ عبادت
مین برابر ملائکہ کے کیون نہو الخصلة الاولى ان يكون العبد على سنة في سائر احواله الثانية ان
لا يكون له حرص على الدنيا الثالثة ان يكون سليم الصدر لاهل الاسلام لا غل ولا غش
ولا حسد انتقال انکا سنہ [illegible] مین ہوا رح *

شیخ علی بن جمال نبتیتی رح یہ ہرسال غلہ لیجا کر مکہ مین فروخت کرتے محتاجون کے ہاتھہ بیچتے مکہ مین مشہور
تھے اسلیے کہ منہہ مانگے دام لیتے کہتے اس سے کم قیمت نہ لونگا جو کوئی اس قیمت پر راضی ہوتا اور جان لیتے
کہ یہ محتاج ہے اوسکو مفت مین دیدیتے اور قیمت نہ لیتے اور جو کہتا کہ یہ غلہ گران ہے اور وہ محتاج ہوتا
اوسکے ہاتھہ فروخت نکرتے ہرسال ثیاب بنا لیجا کر اہل مکہ ومدینہ مین تقسیم کرتے اگر کسی کو خبر ہوجاتی تو اوس سے پھیر لیتے

اور کہتے تہے بہائی مجہسے غلطی ہوئی یہ تمہارا منہ نہین ہے شعرانی کہتے ہین مینے اونکو فقط ایکبار دیکہا ہی مجہکو دعا دی کی
مجہے امید قبول ہے رح *

شیخ عبد القادر بن عنان رح شعرانی کہتے ہین مینے سات برس انکی خدمت کی آناء اللیل و اطراف النہار قرآن پڑہا
کرتے خواہ چلتے پہرتے یا حصاد کرتے یا کشتکاری کرتے انکا ورد فقط قرآن کریم تہا انکے وقائع ساتہہ حکام و مشائخ
کے بہت ہین یہ اونکے حق مین کثیر العطب تہے کہتے تہے کل فقیر لا یقتل من ہولاء الظلمۃ عند حشرہم لیس
تہا ہو فقیر سنہ ۹۲۰ مین انتقال کیا *

شیخ محمد عدل شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس پانچ سال تک رہا صاحب سمت حسن و قبول تام تہے بین الخاص والعام
حکایت ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی
یتبع سنتی وینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہو گئے *

شیخ محمد بن داؤد منزلاوی رح شعرانی کہتے ہین مین بارہا انسے ملا مجکو تمامی عمر دی یہ اتباع کتاب و سنت
مین ضرب المثل تہے فقرا و منقطعین کی خدمت کرتے کہانے پینے مین اونسے امتیاز نکرتے انکی بی بی کبہی
مرغ پکاتین جب فقرا سو رہتے تو انکے پاس لاتین کہ یہ کہائین یہ لیکر زاویہ مین جاکر فقرا کو جگاکر کہلاتے انکے بیٹے
شہاب الدین بہی اتباع کتاب و سنت مین ضرب المثل تہے مینے اپنے عصر مین انسے اور شیخ یوسف حریثی سے
زیادہ کوئی اضبط لسنۃ نہین دیکہا رح *

شیخ محمد سروی مشہور بابی الحمائل رح یہ بہی احد الرجال تہے ہمت و عبادت مین اونپر جب حال غالب ہوتا عبرانی
سریانی عجمی مین بات کرتے اور جو بات منہ سے کہتے اللہ ویسا ہی کر دیتا شہر والون نے آکر شکوہ کیا کہ ہمارے کشت
بطیخ مین چوہے ہمکو بہت ستاتے ہین کہا تم جاکر پکار دو حسب مارسم محمد ابو الحمائل انکم ترحلوا
اجمعون ایسا ہی کیا پہر اوس دن سے کوئی چوہا نظر نہ آیا اور شہر والون نے یہ حال سنا وہ بہی شاکی
ہوکر آئے اونہونے کہا یا اولادی لا اصل الا اذن من اللہ اور اونکے چوہے نہ بہاگے حکایت یہ مبتلا
ہاتہہ مین اپنی بی بی کے بعد اوس سے ڈرتے تہے یہانتک کہ کسی فقیر کو خلوت مین جگہ دیتے وہ اوسکو نکال دیتی
شیخ سے اذن بہی نہ لیتے یہ بول نسکتے انکی بی بی کہتی ہین کہ میرے پاس بیٹہے ہوتے کہ اتنے مین ایک گروہ
فقرا کا ہوا پر گذر کرتا انکو پکارتا یہ بہی اونکے ساتہہ اوڑتے پہرتے مجکو نظر آتے وقت غلبہ حال کہڑے ہوکر [illegible]
کہولا مین مارتے ف انکے مریدین حزب شاذلیہ وغیرہ پڑہتے تو ناخوش ہوتے اور کہتے ہمنے کسی کو
نہین دیکہا کہ بجز قرأت حزب و اوراد سے کوئی اللہ تک پہنچا ہو ہم تو سوا لا الہ الا اللہ کہنے کے عزم و ہمت
اور کچہہ نہین پہچانتے ارباب احزاب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اسافل مردم سے رات دن اس دہا

مین مشغول ہو کر اللہ اوسکا بیاہ کسی دختر پادشاہ سے کرادے جب مکہ کو حج کے لئے گئے تجار مکہ وغیرہم نے انپر اجتماع کیا
انھون نے اپنے خادم سے کہا کیا ہم تجارت کرنے کو آئے ہین یا اس شہر مین عبادت کے لئے آئے ہین یا لوگون سے
مشغول ہون تو وقت مغرب کے ہر ایک کے پاس اس جماعت سے جا الگ الگ ایک ایک سے یہ بات کہہ کہ شیخ محتاج ہین تجھسے
ایک ہزار دینار مانگتے ہین پھر اوس رات کوئی انکے پاس نہ آیا جب سب کا آنا بند ہو گیا کہا الحمد للہ رب العالمین ا
وقائع مشہورہ ہین تمام انہین اپر نماز جنازہ پڑھی گئی سنہ ۹۳۳ھ مین انتقال کیا رح ٭

شیخ نور الدین علی مرصفی رح یہ ائمہ راسخین فی العلم سے تھے انکی مولفات طریق مین بہت نافع ہین رسالہ قشیری کو
مختصر کرکے تکلم مشکلات پر کیا ہے حالانکہ یہ بدایت امر مین امّی تھے آٹھ برس کی عمر مین انھون نے شیخ مدین کو دیکھا
تھا وقت تکلم دقائق طریق کے اگر کوئی قاضی انکے پاس آجاتا تو نقل کلام طرف مسائل فقہ کے کرتے یہانتک کہ وہ
اوٹھ جاتا اور کہتے ذکر الکلام بین غیر اہلہ عورۃ **ف** انکی یہہ وصیت تھی کہ تو ایسے جامع یا زاویہ مین
سکونت نکر جسکے لئے وقف یا مستحق لوگ ہون بلکہ مواضع مہجورہ مین رہ جسکے لئے وقف مقرر نہو فقرا کو معاشرت
دنیا ہے مگر اوسی کے ساتھ جو انکے خرقہ مین ہے معاشرت باضد کدر نفوس ہوتی ہے بعد سنہ ۹۳۰ھ کے انتقال کیا رح

شیخ تاج الدین ذاکر رح انکا چہرہ انکے نور قلب سے منور تھا صاحب ہمت حسن وتجمل باخلاق جمیلہ تھے
قریب تھا کہ ہر بال انکا بول اوٹھے کہ یہ اللہ کے ولی ہین انکے اصحاب نہایت جمال وکمال مین تھے خاص وعام کے
دل مین انکا اعتقاد تھا سلطان وامرا وسے لوگون کی بہت سفارش کرتے تھے سات سات دن تک ایک ہی وضو
پر رہتے آخر عمر مین گیارہ دن کے بعد ایکبار وضو کرتے فرماتے تھے قناعت یہ نہین ہے کہ جو سوکھی روٹی
ملے وہ کھالے قناعت تو یہ ہے کہ نہ کھائے مگر بعد تین دن کے چند لقمہ جو پشت قوی رکھین اور اکثر مدت پانچ دن
ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے یکفی ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ او کما قال ؎

سرا ز دریچہ گوہر برآوری فردا	اگرچہ رشتہ لسبازی بپیچ وتاب اینجا

سنہ ۹۲۰ کے بعد انکا انتقال ہوا رح انکا جنازہ مشہور ہے ٭

شیخ ابو السعود جارحی رح یہ صاحب شیخ شہاب الدین مرحومی تھے اونہین سے طریقہ لیا مصر مین انکی کرامات بہت
ہوئی عام وخاص وملوک وامرا سب معتقد تھے سامنے انکے نیازمندانہ حاضر ہوتے انکا زاویہ اپنے ہاتھ سے
بنالے طوب وطین اوٹھاتے جس بات کو سنتے بسمع باطن سنتے ایک آدمی نے کہا معاملہ بگڑ گیا پیسے کھوٹے
ہین چیخ مار کر گر پڑے ڈاڑھی نوچ ڈالی کامل ایک دن تک اسی حال پر رہے جب کبھی حال زیادہ غالب ہوتا تو
کپڑے پھاڑ کر برہنہ ہوجاتے کہتے تھے مین اسجگہ ۳۰ برس سے ہون آجتک ایک آدمی بھی میرے پاس طلب طریق
کے لئے نہین آیا نہ کوئی سوال حسرت کرتا ہے نہ فرت سے پوچھتا ہے نہ کسی شئے مقرب الی اللہ کا سوال کرتا ہے

جو آتا ہے وہ یہی کہتا ہے میرے استاد نے مجھپر ظلم کیا میری جورو مجکو ستاتی ہے میری کنیز بھاگ گئی میرا ہمسایہ مجکو ایذا دیتا ہے میرے شریک نے میری خیانت کی آخر سنتے سنتے میرا جی تھک گیا اور وحدت مجکو پسند آئی دیکہا تو میری خیر تنہائی مین ہے فیالیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد ○

صفای دل طلبی چشم از جہان بر بند		کہ رخنہ ایست کزینجا غبار می آید

ف جب مرنے لگے تو شیخ الاسلام حنفی اور ایک جماعت کو کہلا بھیجا کہ مین تمکو اس بات کا گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنے اصحاب مین کسیکو اذن سلوک کا نہین دیا ہے انھین کسی ایک نے رائحہ طریق کا نہین سونگھا سنہ ۹۰۰ کے بعد وفات ہوئی جس سرداب مین اعتکاف کرتے تھے اوسی مین دفن ہوئے شعرانی کہتے ہین ما رایت اسرع کشفا منہ وقد حصل لی منہ دعوات وصحبت برکتہا فرماتے تھے لا تجعل لک قطر بیتا ولا مولدا ولا زاویۃ وفر فان ھذا زمان الفرار ایکبار ایک فقیہ جامع ازہر نے کہا متی تصیر ھاء الفقیہ راء والحمد للہ رب العلمین ؞

شیخ محمد منیر رح [۱۵] یہ مرید شیخ ابراہیم متبولی تھے انہون نے ۹۰ حج کئے تھے یہ کلام کرنے کو طریق مین بغیر سلوک وعمل کے مکروہ رکہتے تھے یہ بحالت ہر اکثر حج پاپیادہ کرتے مجرد رہتے ایک رکوہ دوش پر رہتا لوگون کو اوس سے پانی پلاتے انکے سر پر سفید لمبے بال رہتے حج مین سر منڈاتے تھے اہل مکہ بنتے سکر وصابون وخیط وکحل وغیرہ لادتے یہ راہ مکہ وزمانہ اقامت مکہ مین بطے اکل وشرب کرتے تا لاماکن حرم مین حاجت بول وبراز کی نہو سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا رح ؞

شیخ ابوبکر حدیدی رح [۱۶] یہ رفیق شیخ محمد منیر تھے حج مین ہر سال اونکے ہمراہ جاتے بڑے کریم النفس تھے جب کسی شخص کی دعوت طعام کرتے اور وہ راضی نہوتا بہت مسر ہوکر اوسکے پیچھے چلتے یہانتک کہ وہ قبول کرتا انکا طریقہ یہ تہا کہ فقرا کے لئے سفر وحضر مین سوال کرتے اہل مکہ کا بار اٹھاتے انکو عسر بول کا مرض تہا جب پیشاب کرتے چیخ مارتے انہون نے شیخ محمد عدل کو ایک عورت اجنبیہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے دیکہا ایک فریاد کی وادیناہ واحمداہ اللہ اکبر علیک یا عدل شیخ محمد نے کہا ما قصدتنا بشہوۃ کہا انت معصوم حتی ما تعرف الا ظاہر السنۃ یہ ہمراہ اپنے ایک مقص یعنے مقراض رکہتے تھے جسکی مونچھین لنبی دیکہتے اوس سے کتر ڈالتے اگر صاحب بروت راضی نہوتا تو چلاتے او کہتے وادیناہ واسلاماہ واحمداہ یہانتک کہ زبردستی کتر دیتے معتقدانا پر بسط وانشراح غالب تہا انکا انتقال مدینہ مین سنہ ۹۲۵ مین ہوا البقیع مین مدفون ہوئے ؞

شیخ محمد شناوی رح [۱۷] یہ اولیاء راسخین مین سے تھے اہل انصاف وادب اور فقرا مین بعد انکے پھر یہ بات مفقود ہوگئی رات دن لوگون کے کاروبار مین رہتے رجال ونسا و اطفال کو تلقین کرتے بلاد مین مجالس ترتیب دیتے کہتے یا فلانۃ اذکری یا اہل حارتک یا فلانۃ اذکری یا اخوانک فرماتے تھے اشغلنا انوار التوحید

فی هذه الاقطار فلا تنطفی الی یوم القیامة کسی عامل و امیر و اہل دولت کا ہدیہ نہ لیتے کہتے تھے الطرق
کلها اخلاق **حکایت** ایک دن محل مین دختر خلیفہ کے چلے گئے اوسکو اور ساری کنیزون کو ذکر سکہایا
کثرت اضطراب ذکر سے سب کی چادرین سر سے گر گئین باہر آکر کہا الحمد للہ ما کان ہناک احد من المنکرین علی
هذه الطائفة انکی تربیت اکثر نظر سے ہوتی تھی قطاع الطریق کی طرف نظر کرتے وہ فی الحال تائب ہو جاتے ہر وقت
تلاوت قرآن یا ذکر مین رہتے تا آنکہ انتقال کیا شعرانی کہتے ہین وهو الذی ابطل البدع التی کانت الناس
تطلع بها فی مولد سیدی احمد البدوی من نهب امتعة الناس و اکل اموالهم بغیر طیبة نفس و
کانوا یلعبون بالدف والمزمار فابطل ذلک وجعل عوضه مجلس الذکر ٩٣٢ھ مین انتقال کیا رح +

شیخ عبد الحلیم بن مصلح منزلاوی رح یہ ایک جانب عظیم پر تھے اخلاق نبویہ سے بڑے خاکسار اپنے نفس کو
نہایت حقیر سمجھتے ایک شخص بیابان طریق آیا اوس سے کہا یا اخی النجاسة لا تطهر غیرها **حکایت**
ایک شخص ایک جبہ صوف لایا اور کہا اسکو تم قبول کرو آجکی رات مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جبہ مین دیکہا
کہا جسکو حضرت نے پہنا ہے مجکو یہ طاقت اوسکے پہننے کی نہین ہے کہین مجھسے کوئی معصیت نہو اور مین اسکو پہنے
ہوئے ہون ہان مین اس سے برکت لونگا اپنے منہ پر پہیر کر اوسکو واپس کر دیا **حکایت** ایک شخص یمن
سے آئے اونہون نے کہا مین تربیت فقرا مین ماذون ہون شیخ نے کہا الحمد للہ الناس یسافرون فی طلب
الشیخ ونحن الشیخ جاء عندنا پہر اوس یمنی پر تلقین کیا حالانکہ وہ کچہہ نہ تہا لکن صورت متعلم مین در پردہ
اوسکی تعلیم کی یہانتک کہ وہ کامل ہوگیا جب وہ سفر کو نکلا اوسکو زاد راہ دیا اوسکے پاؤن پڑے اور کہا اصبرنا
محسوبین علیکم شعرانی کہتے ہین مین انکے زاویہ مین ٧۵ دن رہا دیکہا کہ سارے حوائج فقرا کے ایک کیس
سے تہے جو برابر عوض کا اہتمام کے ہوا پورے کرتے تہے چنانچہ مینے اپنی آنکہ سے دیکہا کہ پچاس دینار اوس نے واسطے
ثمن حبوب دیا کے نکال کر دیئے انکی کرامات مشہور ہین ٩٣٠ھ کے بعد انتقال کیا +

شیخ علی ابو خود رحمہ اللہ تعالی یہ صاحب حال اور زمرۂ ملامتیہ سے تھے قصداً ایسے کام کرتے کہ لوگ اونپر انکار کرین
پہر جب کوئی انکار کرتا تو اوسکو ہلاک کر دیتے ایک خود لوہے کا بوزن سو قنطار کے رکہتے تہے ہمیشہ اوسکو رات دن
اوٹہائے رہتے گندم گون قصیر قد تہے ایک عصا تہا جسکے دو شعبے تہے جو کوئی انسے مزاحمت کرتا اوسکو وہی
عصا مارتے انکو غلامان حبشی سے بہت الفت تہی قریب بیس نفر کے خود پہنے ہوئے انکے پاس رہتے ہر ایک کے
پاس ایک حمار ہوتا جسپر وہ سوار ہوا کرتا یہی انکی جماعت تہی کسی نے انکو ہمراہ لوگون کے نماز پڑہتے نہین دیکہا جب
پڑہتے تنہا اکیلے پڑہتے جب کسی عورت یا امرد کو دیکہتے اوسکے طالب ہوتے اوسکی مقعد پر ہاتہ پہیرتے خواہ امیر
کا بیٹا ہو یا وزیر کا بیٹا ننگ کر اوسکے باپ کے سامنے بہی کچہہ التفات طرف لوگون کے نکرتے جب سماع مین حاضر ہوتے

نفس پر سوار ہوکے اوسکو گہوڑے کی طرح چلاتے **حکایت** شیخ یوسف حبشی کہتے ہین ایک دن مین دمیاط
مین تہا اونہون نے نفس سفر کا مرکب مین کیا اوسمین جگہہ نہ تہی لوگون نے ناخدا سے کہا اگر تو انکو بٹہا لیگا تو مرکب
ڈوب جایگا اسلئے کہ بہلا ہو لینے فعل ناخدا نے تاہم ناخدا نے انکو مرکب پر سے اوتار دیا اونہون نے کہا یا مرکب تہمرجا یہ مرکب کہڑا
رہگیا نہ ہوا سے چلتا تہا نہ کسی اور طرح آخر سب لوگ اوتر پڑے وہ نہ چلا یہ مع اپنے ہمراہیون کے پانی پر چلے شہر مین
پہنچے اور لوگ دیکہہ رہے تہے ایکبار امیر کبیر قرقماش کو امام غوری مین سامنے اوسکی لشکر کے پکڑ کر خوب مارا
یہانتک کہ اوسنے بہاگ کر دروازہ بند کر لیا تب اوسکو چہوڑا کسی کو قدرت نہوئی کہ اوسکو بچاتا انکا انتقال سنہ ۹۲۰
کے بعد ہوا رحمہ اللہ تعالی ؛

شیخ محمد شربینی شیخ طائفہ فقراء شرقیہ تہے صاحب احوال و مکاشفات یہ سائر اقطار ارض پر تکلم کرتے درخت کی
چہال کا عمامہ و لباس پہنتے **حکایت** انکے بیٹے ضعف سے مرنے لگے عزرائیل علیہ السلام قبض روح کو آئے
کہا تم اپنے رب کے پاس جاؤ حکم موت منسوخ ہوگیا چنانچہ وہ چلے گئے احمد اچہے ہوگئے تیس برس تک بعد اسکے
زندہ رہے **حکایت** یہ اپنی عصا سے کہتے انسان ہو جا وہ انسان ہو جاتا اوسکو واسطے کام کاج کے بہیجتے
وہ کام کر لاتا پہر عصا ہو جاتا انکی کرامات بہت ہین ہر رات اپنے شہر بین سے وقت مغرب کے چلے جاتے فجر
کو نظر آتے معلوم ہوتا کہ ہر گئے ہین امیر قرقماس وغیرہ امرا انکے معتقد تہے شیخ محمد بن عنان انپر بسبب عدم نماز
کے انکار رکہتے تہے اور کہتے تہے نحن ما نعرف طریقا تقرب الی اللہ الا ما درج علیہ الصحابۃ والتابعون
یہ ہوا سے ہر چیز حاجت کی اخذ کر لیتے لوگون کو اور گہر والون کو دیتے دو برس پہلے سلطان سلیم کے آنیکی خبر دی
تہی لوگ ہنستے تہے اسلئے کہ قوت تمکین چراکسکی معلوم تہی کسیکو گمان نہ تہا کہ ایسے ذراسی مدت مین انکا انقراض
ہو جائیگا یہ قبل سنہ ۹۲۰ کے مرے رح ؛

شیخ علی دویب رح نواحی بحر صغیر مین تہے منجملہ ملامتیہ کے شعرانی کہتے ہین بارہا مجکو سلام کہلا بہیجا میرے انکے
ملاقات نہین ہوئی مگر خواب مین مینے ایک قائل کو سنا کہتا ہے لا الہ الا اللہ علی الدویب قطب الشرقیۃ
مینے انکا نام بہی نہ سنا تہا ایک جماعت سے پوچہا تب معلوم ہوا کہ ہان اس نام کے ایک شیخ ہین یہ شیخ محمد عدل
کے شیخ تہے عمامہ و نعلین مثل شتر بانون کے پہنتے سو برس سے زیادہ زندہ رہے جنگل مین رہتے شہر مین نہ آتے
مگر رات کو پہر فجر سے پہلے چلے جاتے دریا پر چلتے کسینے کبہی انکو کشتی مین سوار ہوتے نہین دیکہا بیس برس مصر مین آکر
رہے سامنے بیمارستان کے فجر سے عشا تک کہڑے رہتے پہر طرف ریف کے چلے گئے انکی کرامات خارقہ عادت بہت
ظاہر ہوئی کہتے تہے فلان ہند مین اور فلان شام مین اور فلان حجاز مین مر گیا بعد مدت کے خبر آتی ٹہیک نکلتی
جب مرے تو انکے گہر مین قریب ایک لاکہہ دینار کے نکلے کچہہ اصل اسکی معلوم نہین ہوئی اسلئے کہ یہ دنیا سے

متجرد تھے وہ مال سلطان نے لیلیا سنہ ۹۳۰ھ مین انتقال کیا ہے ۰

شیخ احمد سطیحہ رجال راسخین مین سے تھے شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس بیس برس رہا یہ میرے پاس چند ایام ولیالی تک مقیم رہے کہتے تھے ما احببت احدا فی عمری قدس ﷲ سرہ یہ قدم شیخ احمد فرغل پر تھے لیس غیرہ مین خواطر پر تکلم کرتے فقرا کو حوائج خلق مین رہتے اسلئے بہت کرامات ظاہر ہوئے انکے پاس چار منکوحہ تھین انکا ہاتھ گوندھے آٹے سے بھی زیادہ نرم تھا خفی الصوت تھے بات نکرتے مگر چپکے کثیر الباسط خفیف الذات تھے کبھی کبھی روتے تھے لوگ ہرطرف سے انکو بہا یا سمجھتے تھے اثر آثار ولایت کے لائے تھے جب کوئی انسان انکو دیکھتا انکو چھوڑتا انکے شہر کا نام بطا تھا **حکایت** ایکبار ایک دختر بکر سے نکاح کرنا چاہا اوسنے نہ مانا اور کہا کیا دنیا مجھپر تنگ ہوگئی ہے کہ مین سطیحہ سے نکاح کرون اوسکو فالج ہوگیا کیسینے اوس سے انتفاع نلیا وہ مرگئی ایک اور دختر نے خود اسنے نکاح کرنا چاہا عورتون نے کہا یا امرأۃ المکسیہ اور اوسکو عار دلائی اونھون نے اوسکی بکارت زائل کی اتنا خون بہا کہ سارے کپڑے ویسکے بھر گئے اوس کپڑے کو ایک نیزہ پر رکھکر گھر مین کھڑا کیا کہ سب لوگ دیکھین **حکایت** ایک شخص کی شفاعت پاس ایک امیر کے کی وہ بلدہ سنف مین تھا اوسنے سفارش قبول کرلی لکن انکے پاس سے نکال کر پھر دوبارہ اوس شخص کو قید کردیا امیر کی گردن مین ایک غدہ نکلا جس سے وہ اوسی دن مرگیا **حکایت** شعرانی کہتے ہین ایک دن میرے زاویہ پر آئے کسی شخص کی سفارش کرنیکو نزدیک بادشاہ کے مجھسے کہا کیون خاطر کہم مصافی ہن و الشفاعۃ مجکو ایک حالت طاری ہوئی مینے اپنی جان کو باب کعبہ پر کھڑا ہوا دیکھا کہا یا ہو لا ابعد ہنا یہ ہمیشہ صائم رہتے سنہ ۹۵۰ھ مین انتقال کیا ۰

شیخ بہاء الدین مجذوب یہ اکابر عارفین سے تھے انکا کشف خطا نکرتا تھا پہلے خطیب جامع میدان اور شہر اشہود قاضی کے تھے ایک دن عقد زواج مین آئے کسیکو سنا کہتا ہے ھا تو الناس حال الشہود سر اسیمہ ہوکر تین دن تک جبل مقطم مین بے آب و دانہ رہے پھر حال گران ہوا بالکل خارج ہوگئے انکو کتاب بہجہ حفظ تھی ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتے یہ اسلئے کہ جس حال پر کسی شخص کو جذب ہوتا ہے وہ اوسی مین رہتا ہے اگر حال قبض ہے تو قبض پر اور اگر حال بسط ہے تو بسط پر رہتا ہے چنانچہ شیخ فرج مجذوب ہمیشہ کہا کرتے کہ عندک رزقۃ فیہا خراج ودجاج وفلاحین اسلئے کہ اونکو جذب اسی حالت اشتغال مین ان چیزون سے ہوا تھا مجذوب کا زمانہ صحو مین جذب سے موت تک زمین فرو ہوتا ہے اوسکو کچھہ خبر دور زمان کی نہین ہوتی ہے شعرانی کہتے ہین مینے ابن البجائی کو دیکھا ہمیشہ یون کہتے الفاعل مرفوع والمخفوض مجرور اسلئے کہ اونکو جذب حالت قرأت علم نحو مین ہوا تھا قاضی ابن عبد الکافی کو دیکھا کہ وہ حالت جذب مین یہانتک کہ بیت الخلا وغیرہ مین بھی کہا کرتے تھے لا حق ولا استحقاق ولا دعوی ولا طلب ولا غیر ذلک **حکایت** شعرانی کہتے ہین ہم ایک دن ولیمہ مین گئے

انہون نے رات کو نقشار کی طرف نظر کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ تم بکلام اللہ پہر ایک سبو پی آب جو اوس جگہ رکہا تہا اوٹہا کر پہینکا وہ سبو طرف سقف کے چڑہ گیا پہر اوتر آیا ایک فقیہ نے کہا ٹوٹ گیا کہا تو جہوٹا ہے جب وہ زمین پر گرا تہا صحیح تہا پہر پندرہ برس کے بعد انہون نے اوس فقیہ کو دیکہا کہا اهل تشاهد الزور الذی یشهدان القلة الکسرت انکے مکاشفات مشہور ہین بعد ۹۲۰ھ کے مرے ۞

شیخ عبدالقادر دشطوطی رح اکابر اولیا رسے تہے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین بیس برس رہا مجکو انسے نفحات حاصل ہوئے جنکی برکت مینے پائی یہ صاحب تہے لیکن ہیبت مجاذیب مین سر برہنہ پا برہنہ رہتے مین یکم رمضان ۹۱۲ھ مین قبل بلوغ انکے پاس گیا تہا مجسے کہا یہ کلمات مجسے سنکر یاد رکہہ تجکو برکت ہوگی مینے کہا بہت اچہا فرمایا یقول اللہ عزوجل لو سقت الیک خزائن الکونین فملت بقلبک الیها طرفة عین فانت مشغول عنا لا بنا مینے یہ کلمات یاد کر لیے فقط وہ بر کہتا یہ اولیا مین صاحب مصر کہلاتے تہے انہون نے حج پا پیادہ برہنہ پا کیا سلطان قایتبائی اپنا رخسار انکے پاؤن پر ملتے **حکایت** انکی شان تطویتہی دو شخصون نے حلف کیا کہ شیخ شام سے صبح تک اونکے پاس تہے ایک ہی شب مین شیخ الاسلام جلال الدین سیوطی رح نے فتوی عدم وقوع طلاق کا دیا شعرانی کہتے ہین ایکبار مین پاس انکے گیا مین جوان بے زن تہا مجسے کہا بیاہ کر اللہ پر بہروسا کر دختر شیخ محمد بن عنان سے وہ ایک صبیہ بالغہ ہے مینے کہا میرے پاس کوئی شے دنیا کی نہین ہے کہا ہان کہہ کہ میرے پاس اشرفی ہے دو تین چار پانچ اتنی ہی اشرفی تہین میرے پاس ایک شخص کی تہین جو نواحی منزل مین تہا اور مین اوسکو بہول گیا تہا شیخ نے گن کر دین اتنے مین اذان ظہر کی ہوئی شیخ ایک ملابہ مین منقبطی ہو کر ایک ساعت تک غائب ہو گئے پہر حرکت کی اور کہا لوگ معذور ہین کہتے ہین عبدالقادر نماز نہین پڑہتا واللہ جبدن سے مجکو جذب ہوا ہے مینے کوئی نماز ترک نہین کی لیکن میرے بہت سے مکان ہین جہان مین نماز پڑہا کرتا ہون مینے اس بات کا ذکر شیخ محمد بن عنان سے کیا کہا سچ ہے اونکے اماکن ہین جہان وہ نماز پڑہتے ہین وہ جامع ابیض رملہ مین نماز ادا کرتے ہین **ف** ایکبار فرمایا جو کوئی یہ بات کہتا ہے کہ سعادت سوا اللہ کے کسی اور کے ہاتہہ مین ہے وہ جہوٹا ہے ۞

	این سعادت بزور بازو نیست		تا نہ بخشد خدای بخشندہ	

مین دنیا مین بڑی مشقت مین گرفتار تہا ضرب المثل تہا مجکو جذب الٰہی حاصل ہوا مین دو دو تین تین دن تک غائب رہنے لگا پہر جب افاقہ ہوتا لوگون کو اپنے گرد پاتا وہ میرے حال سے تعجب کرتے پہر دس دن ایک ماہ تک غائب رہتا نہ کہاتا نہ پیتا مینے کہا اللهم ان کان هذا و امرها منك فاقطع علاقتی من الدنیا پہر اولاد و بی بی و بہائی سب مر گئے سوا اہل شہر کے کوئی باقی نہ رہا اوس وقت سے اب تک مین سیاحت کرتا ہون بہلا یہ بات کسی بندہ کی قدرت مین ہے **ف** یہ اکثر نزدیک کسی شخص نصرانی کے باب بحر پر جا کر سوتے لوگ ملامت کرتے پہر کہتے وہ مسلمان ہے

پھر انکی برکت سے وہ مسلمان ہو جاتا قریب وفات کے بسبب گریہ وزاری کی بشارت سے کہا جلد یا وقت قریب ہے چنانچہ قبہ
بیٹھے مین ایک دن باقی رکھا تھا کہ انتقال ہو گیا وصیت کر گئے کہ میرے قبہ مین اور کوئی دفن نہو ۵

	ہمین جا ئے کہ من وجائی تو باشد		جہا نے مختصر خواہم کہ انجا

اور کہا کہ گرد میری گور کے ایک حظیرہ پتھر کا بنا ؤ کہ کسی کو گنجایش دفن کی ہمراہ میرے نہو مین کہتا ہون کہ قبہ وحظیرہ بنانا
خلاف سنت صحیحہ ہے اس فعل پر وعید شدید آئی ہے خدا جانے نیت انکی کیا ہوگی معہذا ایسے افعال مشائخ کے لائق محبت
نہین ہوتے ہین حجت عباد پر حکم سنت وکتاب کا ہے پس لیس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے فرمایا ہے نسبت تشقق
نسبت کبری ست و معدوم ایشان ہیچ نمی ارزد انتہی انکا انتقال ۱۰۳۲ھ کے بعد ہوا مآثر الامرا و خیر یک وجمیع امرا و نے
انہی خطوط لکھی ہی رح *

۲۵ شیخ حسن عراقی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس گیا مجھسے کہا مین حکایت اپنے حال ہدایت کی اسوقت تک تجھسے کہتا ہون
گویا تو صفر عمر سے میرا رفیق طریق تھا پھر کہا مین دمشق مین ایک جوان صانع تھا دن جمعہ کے لہو ولعب وخمر پر ہم سب جمع
ہوتے اللہ کی طرف سے مجھکو تنبیہ آئی کہ الہذا خلقت مین وہان سے بھاگا لوگ میرے پیچھے لگے مین جامع ابن امیہ
مین جا گھسا وہان ایک شخص کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ شان مہدی علیہ السلام مین تکلم کر رہا ہے مجکو شوق
ملاقات مہدی کا ہوا ہر سجدہ نماز مین اللہ سے سوال لقاء مہدی کا کرتا تھا ایک دن بعد نماز مغرب کے نماز سنت پڑھ رہا تھا
کہ ایک شخص نے میرے پیچھے آکر میرے دوش پر ہاتھ رکھ دیا اور مجھسے کہا کہ تیری دعا قبول ہوگئی مین مہدی ہون
بیٹھے کہا تم میرے ساتھ میرے گھر تک چلو گے کہا ہان مین اونکو اپنے گھر لیگیا انہون نے کہا مجکو علیحدہ جگہہ واسطے ٹھہرنے
کے درست ہے ایک مکان خالی کر دیا وہ سات رات دن میرے پاس رہے مجکو ذکر سکھایا اور کہا مین تجکو اپنا وظیفہ بتاتا ہون
تو اوسکو ہمیشہ کیا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور ہر رات پانسو رکعت پڑھا کر میٹھے کہا بہتر مین ہر رات اونکے پیچھے
پانسو رکعت پڑھا کرتا مین ایک جوان امرد خوش صورت تھا وہ کہتے تو میری پشت بیٹھا کر چنانچہ مینے ایسا ہی کیا اونکا عمامہ
مثل عمامہ عجم کے تھا ایک جبہ صوف شتر کا پہنے ہوئے تھے ساتوین دن وہ رخصت ہوئے اور مجھسے کہا یا حسن ما
وقع لی قط مع احد ما وقع معک فدم علی وردک حتی تعجز فانک ستعمر عمرا طویلا انتہی کلام
المہدی یہ فرما کر کہا اب میری عمر ایکسو ستائیس برس کی ہے جب مہدی چلے گئے مین سیاحت کو نکلا ہند سند
چین بلاد عجم وروم ومغرب مین پھر کر بعد سیاحت پنجاہ سال اب مصر مین آیا ہون پھر وقائع قیام مصر کا ذکر کیا
الی آخر ما انتہی مین کہتا ہون کہ مراد ان مہدی سے اگر مہدی آخر الزمان ہین تو شعرانی رح کو اسجگہ تاویل کرنا اس
ملاقات کا ضرور تھا کیونکہ ہنوز مہدی موعود عالم وجود مین اس جہان مشہود کے اندر نہین آئے ہین پس ملاقات
یعنے چہ اور اگر مراد کوئی اور مہدی لغوی ہین تو خدا جانے کہ کون شخص ہین یا یہ ملاقات عالم ارواح مین ہوئی ہو

جسکو قالب اشباح مین بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم بہرحال انکا انتقال سنہ ۹۳۰ کے بعد ہوا انکو اگر کوئی شخص کپڑا لاکر دیتا یہ
اوسکو چھری سے چندی چندی کر کے موٹے تاگے سے سیتے اور کہتے ان نفسی تمیل الی الاشیاء الجدیدۃ ہ رح ؎

۱۲۵
شیخ ابراہیم بن عصیفر رح پکثیر الکشف تھے انکے وقائع مشہور ہین جنگل مین رہتے گرگ و کفتار پر سوار
ہوکر شہر مین آتے پانی پر بغیر کشتی کے چلے جاتے انکا پیشاب مثل دودہ کے سفید ہوتا حال غالب رہتا منہہ پر مکھی
آبیٹھتی تو اوسی سے جھگڑنے لگتے قول موذن اللہ اکبر سنکر مشوش ہوجاتے پتھر مارنے لگتے کہتے علیک یا کلب
نحن کفرنا یا مسلمین حتی تکبروا علینا انکے کسی کشف مین کبھی نقصان نہ پایا کہتے ہیں کہ عثمان حاجم کو عثمان
لوگ ہنستے یہانتک کہ جنگ غوری ہوئی پکثیر الشطح تھے اکثر کنیسہ مین سوتے اور کہتے کہ نصاری کنیسہ مین فعال نہین
چراتے ہین بخلاف مسلمین کے اپنے خادم سے کہتے اوصیک ان لاتفعل الخیر فی ہذا الزمان فینقلب علیک
بالشر وجرب انت **حکایت** انکے سامنے جب کوئی جنازہ گذرتا اور اہل جنازہ روتے تو یہ آگے آگے اوس
جنازہ کے چلتے اور کہتے نزلا بہ ہریسۃ نزلا بہ ہریسۃ انکے احوال غریب ہین شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست
رکہتے تھے مین انکی برکت مین انکے زیر نظر تہا یہانتک کہ سنہ ۹۴۲ مین انتقال کیا رح ؎

۱۲۶
شیخ شہاب طویل لشیلی رح شعرانی کہتے ہین مینے انکو اوائل جذب مین دیکھا تھا سر پر جوڑ لٹکائے پہرتے انکے گرد والے
کہتے تھے یہ جن ہے مین انکو دوست رکہتا تہا وہ مجکو دوست رکہتے تھے پہلی ملاقات میری جب انسے ہوئی مین جوان امرد
تہا مجھسے کہا اہلا یا ابن الشونی البیت حال ابو کے مین شونی کو بالکل نہ جانتا تہا دس برس کے بعد شونی سے ملا یہ خبر
اونکو دی کہا صدقت انت ولدی وانشاء اللہ یحصل لک علی یدیہ خیر یہ میرے پاس آتے مین مدرسہ
ام خوند مین ہوتا مجھسے کہتے میرے لئے انڈے تل دے مین انڈے طیار کرتا پہلے انسے کہاتے پہر روٹی علیحدہ کہاتے
جب ہوش مین ہوتے بہت کلام شیرین اور با ادب کرتے حمام کو بہت پسند کرتے تھے ہمیشہ اوسمین داخل ہوتے
یہانتک کہ حمام ہی مین مرے انکا خادم نماز مین ہوتا اوسکو پکارتے وہ اگر جواب نہ دیتا اوسکے پاس جاکر تھپڑ مارتے
اور پکڑ لاتے اور کہتے کہ ما اقول لک لا تقعد تصلی ہذہ الصلاۃ المشومۃ کسی کا خیال ہوتا کہ ہنسکر اونکے
استہ سے جھڑتا آدمی کے منہہ پر بیٹھتے **حکایت** ایکبار ایک انسان کہ جامع غمری مین گیا وہ جنب تہا منہہ پر اوسکے ایک
طمانچہ جڑا اور کہا جا غسل کر **حکایت** ایک شخص نے اپنے غلام سے فعل فاحشہ کیا تہا وہ انکے پاس آیا دعا طلب کی ایک لکڑی اوٹھا کر اوسکو ماری
اور کہا کلب تفعل فی العبد الفاحشۃ وہ شخص سیدہا ہوگیا انکا انتقال بعد سنہ ۹۴۰ کے ہوا رح ؎

۱۲۷
شیخ عبد الرحمن مجذوب رح یہ اکابر اولیاء مین سے تھے علی خواص رح فرماتے تھے مینے کسی صاحب حال کو نہین دیکھا
کہ وہ مصر مین آیا ہو مگر اوسکا حال کم ہوگیا الا ان ایک انکو یہ مقطوع الذکر تھے اوائل جذب مین خود ہی اپنے ذکر کو کاٹ
ڈالا تھا گرما سرما مین بیت پر بیٹھے رہتے جب بہوکے پیاسے ہوتے تھے کہتے اطعمونا اسقونا تین بار یہ بات کرتے

تین ماہ خاموش بیٹھے سر پانی مین کلام کرتے شعرانی کہتے ہین مجکو سلام کہلا بھیجتے اپنے خادم سے ہر ایک رات کا واقعہ سیر کہدیتے ہین انکی قوت اطلاع سے سخت متعجب تہا ایکبار مجہپر ایک وارد آیا ایک آگ سی بہڑکی مینے اپنے کپڑے اوتار ڈالے کوچہ بازار شیر فروشون مین قبیل عشا کی گیا انہون نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ چادر لیجا اور عبد الوہاب کا ستر چہپا یہ ساری اقطار ارض کے احوال واقوات کی خبر دیتے تھے ۹۲۲ھ مین انتقال کیا رح ؛

شیخ محمد یحیل عریان رح صاحب کشف تام تھے شعرانی کہتے ہین مینے انکو ایکبار بیت وریک دیکہا مجسے میرے رفیق نے کہا ھل یحیّی باحدا ذا ضربہ جب ہم پاس انکے پہنچے میرے رفیق سے کہا تضربنی علی الیش یہ باورچی کی دوکان مین جا کر سویا کرتے شیخ شہاب الدین رملی شافعی کہتے تھے اصل مین جو کچہہ علم وفتوی مجکو حاصل ہوا وہ برکت سے انہین کی ملا ۹۲۳ھ مین مقتول مارے گیے لشکر ابن عثمان جب مصر مین آیا تو اوسنے انکو قتل کر ڈالا جسدن قتل ہونے کو تھے اوسدن مجکو خبر دی کہ آج میری گردن ماری جائیگی اور کہنے لگے ایش عمل الرجیل لیقطعوا رقبتہ پہر شتاب شیخ محمد بن عنان پر کہڑے ہوکر یہی کلمہ کہا انتھی مین کہتا ہون وہ جو یہ پوچہتے تھے کہ مینے کیا کیا ہے جو میری گردن کاٹتے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ تمنے یہ کیا کہ تم محبت رب ٹہیرے اسلئے سب لوگ تمہارے دشمن ہو گئے

بجرم عشق توام میکشند وغوغای ست	۵	تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشای ست

شیخ جیب مجذوب رح شیخ علی خواص فرماتے تھے جیب حیۃ لقطاع خلقۃ اللہ اذی صرفاً یعنی یہ ایک سانپ لقطع دار ہے اللہ نے اسکو ایذا پیدا کیا ہے یہ جب انکو دیکہتے کہتے تو الاسم اکثنا الیوم لوگ ایکی منکر تھے لڑکے انسے مزاح کرتے یہ اونکو ہلاک کر ڈالتے انکی کرامت نہ تہی مگر ایذا ہی مرحوم مین اسلئے ہم اونکی حکایات نہین لکہتے شعرانی کہتے ہین جب کبہی میرا گذر انپر ہوا اور نظر پڑی تو قبض عظیم ہو گیا اوسدن سارے دن مکدر رہا جب یہ مرگئے علی خواص رح نے کہا الحمد للہ علی ذلک رح ؛

شیخ فرج مجذوب رح صاحب کرامات ظاہرہ تھے شعرانی کہتے ہین وقع لی معہ کرامات یہ لوگون سے بہی مانگتے جب جمع ہو جاتے تو محاویج وارامل کو بانٹ دیتے اور اکثر زیر دیوار دفن کر دیتے لوگ آکر نکال لیجاتے شیخ الاسلام زکریا انصاری کہتے ہین ایک دن مین حمام کو جاتا تہا انہون نے مجکو دیکہا کہا نصف لاؤ مینے دیدیا کہا اور لاؤ پہر دیا یہانتک کہ ۳۹ نصف لئے کہا اور دے مینے کہا اب ایک نصف حمام کے لئے ہے کہا کتبت لک وصولاً علی شموال الیہودی جب مین حمام سے پہر کر آیا یہودی نے آکر مجہے ۳۹ دینار دیئے اور کہا کہ تمہارے باپ نے مجہے چالیس دینار قرض دے تہے سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین ہے لکن مجہے زیادہ ۳۹ سے قدرت نہوئی تم یہ لے لو انکے وقائع بہت ہین آخر عمر مین مارستان مین جا بیٹہے وہین مرے پاس شیخ بہار الدین مجذوب کے دفن ہوئے ؛

۳۳
شیخ ابراہیم مجذوب رح انکو جو پیسا ملتا وہ طبلین کو دیکر کہتے طبلوا لی زمروالی یعنی مجکو طبلہ باجا بجا کر سناؤ ہمیشہ
کہا کرتے یا ابراهیم ادم للتوبۃ علی خواص کہتے ہین یہ اصحاب نوبہ سے تھے علی خواص رح کو جب کوئی ضرورت ہوتی
انکو کہلا بھیجتے وہ کام ہو جاتا جو قمیص پہنتے اوسکو پہاڑکر گلے مین ڈالتے کبہی اوسکو اتنا تنگ کرتے کہ گلا گہٹنے لگتا اوس وقت
لوگون کو شدت عظیمہ پہنچتی اور اگر کشادہ رکہتے لوگون کو کشادگی حال کی ہوتی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس سات برس
مجہے جب دیکہتے مسکراتے انکو لوگ ابراہیم توبہ کہتے تھے رح *

۳۴
شیخ احمد مجذوب مشہور بحب رمانی رح یہ سوا حریر کے کچہہ نہ پہنتے دوکان پر کہڑے ہوکر چلاتے کہتے یا مالی وحال السلطان
عند صاحب هذا الدکان آخر جو مانگتے وہ اوس سے لے مرتے پہر اوس مال کو پیچہے ایک دیوار کے دفن کر دیتے انکے
کرامات بہت ہین ۱۰۰؁ کے بعد مرے رح *

۳۵
شیخ ابراہیم عریان رح یہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے تو سارے شہر کو اونکا نام لیکر سلام کرتے گویا اونہین مین پرورش
پائی حتی منبر پر چڑہ جاتے برہنہ خطبہ پڑہتے کہتے السلطان ودمیاط باب اللوق بین القصرین وجامع طیلون الحمد للّٰه
رب العالمین لوگون کو ایک بسط عظیم حاصل ہوتا جب کبہی ہوشیار ہوتے بہت کلام شیرین کرتے آدمی کا جی چاہتا
کہ اونکو چہوڑکر جائے شعرانی کہتے ہین مجہپر بارہا وہ یہین گذر گیا مجہپر اور میرے ماں باپ پر نام لیکر سلام کیا پہر ایک آدمی
کو جو اونکے پہلو مین تہا کہا ایش اسم هذا سامنے اکابر کے گوز مارتے اور کہتے هذا ضرطۃ فلان پہر اسپر حلف کرتے
وہ کبیر خجل ہو جاتا *

۳۶
شیخ محیسن برلیسی صاحب کشف تام تہے اپنے پاس ایک بکری ایک مرغی باندہتے ہمیشہ انکے نزدیک گرمی جاڑے مین آگ جلتی
رہتی شیخ علی خواص کو جبکہ نزول بلا مین اہل مصر پہ کچہہ شک ہوتا کہتے جاکر دیکہو آگ شیخ محیسن کی جلتی ہے یا بجہہ گئی اگر بجہی
ہوتی تو مصر کو رخاء و نعمت حاصل ہوتی لوگ نہایت راحت مین ہو جاتے ایکبار شیخ محیسن سے آگ جلائی شیخ نے کہا اللّٰه کا
بیشتر ہا بہیجو لوگ شدت عظیم مین پڑ گئے اور اونکو نہایت ضیق حاصل ہوا شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست رکہتے تہے اور جو میرے
گہر مین واقعہ ہوتا ایک ایک بات کی مجکو خبر دیتے جس کسی لڑکے کا باپ چاہتا کہ اوسکو پڑہوے اوسکو کہتے کہ اسکو زاویہ شعرانی
مین بہیجدے چنانچہ بہت سے اطفال میرے پاس بہجوادئے اونکو خیر حاصل ہوئی ۱۰۰۰؁ کے بعد انکا انتقال ہوا قریب امام شافعی
مدفون ہوئے رح *

۳۷
شیخ ابوالخیر کلیباتی رح یہ اولیاء معتقدین مین سے تہے انکے مکاشفات عظیمہ تہے ساتہہ اہل مصر کے جو کتے انکے ساتہہ رہتے
تہے وہ جن تہے انکے حکم سے سارے کام کرتے صاحب حاجت کو کہدیتے کہ میرے ساتہہ جاتا ہے تو اسکے لئے ایک رطل گوشت
خریدکر دینا اکثر اوقات اپنا منہ وضو کی مٹہری مین ڈالے رہتے جامع مین مع کتون کے چلے آتے بعض فقہاء نے اس بات
پر انکار کیا کہا ہو لاء لا یجلسون بالملاذ و لا یتبعدون نہ ہو را اوس قاضی پر تہمت دہری لگی اور ایک بیل چہوڑکر کر

لنگڑا ہوگیا مرتے دم تک معذور رہا ایک پستہ قد آدمی تھے ہاتھ مین عصا رکھتے اوسمین حلیق وشیخ تھے لنگڑا کر چلتے شعرانی کہتے ہین
مجھے دعا دی کہ اللہ مجھے بلوے پر صبر دے چنانچہ اس دعا کی برکت سے صبر حاصل ہوا سنہ ۹۰۱ مین مرے جس جگہہ اکثر اوقات
بیٹھتے تھے وہین دفن ہوئے رح +

شیخ محمد بجاری مغربی رح یہ مصر مین بایام سلطان غوری آئے صاحب قبول تام تھے وقائع آیندہ کی ولاۃ کو خبر دیتے وہ خبر
خطا کرتی انکا چہرہ مانند قندیل کے منور تھا لنبے دراز قد آدمی تھے سر پہ پگڑی نہ باندھتے ملایا اوڑھے رہتے شیخ محمد بن عنان اُنسے
سخت محبت رکھتے تھے سنہ ۹۱۲ مین مرے ایک خلق نے انپر نماز پڑھی شعرانی کہتے ہین حصل لی منہ دعوات مبارکات
وجدت اثرہا رح +

شیخ سعود مجذوب رح صاحب کشف تام تھے انکا کتا برابر ایک گھر کے تہا ہمیشہ اوسکا ابوزا اپنے دوش پر رکھتے شعرانی کہتے ہین
بارہا مجھے سلام کہلا بھیجا مین بھی بارہا انکے پاس گیا انکے وقائع اہل محلہ مین مشہور ہین سنہ ۹۴۱ مین انتقال کیا رح +

شیخ سویدان رح شعرانی کہتے ہین ہم مدت تک انکے پاس رہے برہنہ سر دراز موی تھے خوندزن سلطان ہر سال ایک جوڑہ کپڑا
انکو پہناتے پر انا جو خرقہ پاتے لپیٹ لیتے انکے وقائع وکرامات بہت ہین انکے منہ مین رات دن قریب پچاس دانہ نخود کے ہمیشہ
رہتے کہتے تھے انما حملوت الناس انکی بات سوا فقرا صادقین کے کوئی نہ سمجہتا اسرار کلمات اشارات تھی سنہ ۹۱۰ مین انتقال کیا رح +

شیخ برکات خیاط رح یہ ملامتیہ تھے شاش مخلوط مثل عادہ نصاری کے پہنتے سفریات شدہ فروخت کرتے انکی دوکان بہت بدبودار نجس رہتی تھی
جس کتے وغیرہ کو مردہ پاتے لاکر دوکان مین رکہتے کوئی شخص انکے پاس بیٹھ نسکتا **حکایت** انکو کوئی شخص
گوشت بکری کا بہیجتا اور انکا جی کبوتر کے گوشت کو چاہتا وہ فی الفور لحم حمام ہو جاتا **حکایت**
ایک تاجر مغربی لنجلہ پہ سوار جاتا تھا اوسکو پکڑ لیا اور کہا اسنے میرے گہر مین چوری کی ہے اوسکو سامنے والی کے لیگئے والی نے
اوسکو مار اچہی مار چکا شیخ نے تاجر کا منہ دیکھکر کہا مجھے غلطی ہوئی اسنے میری چوری نہین کی ہے والی نے ایک عصا
شیخ کو مار دیا یہ باہر نکل کر اوسکے چوکٹ پہ لیٹ گئے اما واللہ یا مزبون ما افارق ہذہ العتبۃ حتی اعزلک
پہر کہڑے ہو گئے اتنے مین قاصد سلطان کا حکم اوسکے عزل کا لیکر آیا انکا انتقال سنہ ۹۲۳ مین ہوا رح +

شیخ علی شوتوزی رح یہ ظریف لطیف لطیف تھے انپر استغراق غالب رہتا اکثر اوقات مصر وبولاق وقرافہ مین پا پیادہ پھرتے
اچہا لباس پہنتے جیسے قضاۃ پہنتے ہین توحید مین انکے سوشحات لطیفہ ہین شعرانی کہتے ہین مین قریب دس سال کے
انکے پاس رہا مجھے کہا انا کیلانی زمانی یعنی مین اپنے زمانہ کا شیخ جیلانی ہون اسکو باب تحدیث بالنعم سے خیال کرتے تھے
سنہ ۹۳۰ کے بعد مرے رح +

شیخ احمد زواوی رح یہ قدم عظیم پر تھے انکا ورد رات دن مین بیس ہزار تسبیح اور چالیس ہزار درود تھا جب غوری نے
واسطے قتال ابن عثمان کے سفر کیا انہون نے قاہرہ مین آکر کہا مین اسلئے آیا ہون کہ ابن عثمان کو دخول مصر سے پہیر دون

پھر مرض اسہال ہوا انکو وہان سے لیچلے راہ مین انتقال ہوگیا انکے بہت کرامات ہین شعرانی کہتے ہین دعالی بدعوات
وارشدنی الی ورد الصلوٰۃ علی النبی صلعم ۹۲۳ھ مین وفات پائی ہے ٭

شیخ احمد بہلول شعرانی کہتے ہین اول امر مین انہین نے مجھے اشارہ زواج کا کیا تہا مجھسے کہا مینے تیرا بیاہ زینب بنت شیخ
خلیل قصبی سے کردیا ہے اور تیری طرف کا مہر بیس دینار لے لیا اور تجکو گہر دیا تینون سالیان تیری خدمت کرینگی مین سنکر
الگ ہوگیا پہر والد صبیہ نے آکر خود مجکو پیغام دیا اوسکا نام وہی زینب نکلا اوسکی تین بہنین تہین گہر کوا دیکے نام پہ
مستقل پایا یہ فرماتے تھے مجکو شکرک پہ دفن کرنا خارج باب قرافہ سے اور میری قبر پہ کوئی شاہد نہ بنانا نیز گنبد وغیرہ
بہائم و بغال کو میرے اوپر چلنے پہرنے دینا خبردار جو میری قبر پہ کبھی تابوت بنایا بلکہ ہر کسیکو میری قبر پامال کرنے دو
لوگون نے کہا ہمنے تمہاری قبر جامع بلطیخہ مین بنائی ہے کہا اگر مجھے لیجا سکو تو لیجاؤ کتنا ہی چاہا کہ نعش کو حرکت دین عاجز
رہے جب بجای وصیت لیجانا چاہا ہلکی ہوگئی ۹۲۸ھ مین انتقال کیا ہے ٭

شیخ امین الدین امام جامع غمری ہے راسخین فی العلم ہین سے تھے ریاست سند عالی کتب ستہ انہین کی طرف منتہی
ہوتی تہی قراءت سبعہ پڑہتے انکی آواز محراب مین بے مثل تہی گہر سے آکر وضو کرکے نماز تہجد پڑہ کے سترہ مرتبہ قرآن
سرا پڑہتے جب اذان صبح ہوتی جہراً پڑہنے لگتے قریب ہوتا کہ دل اپنی جگہ سے سرک جائین ایکبار ایک نصرانی ملازم کچہری
کا گذر انکی طرف سے ہوا اوسکا دل رقیق ہوگیا آکر انکے ہاتہ پہ اسلام لایا انکے پیچہے نماز پڑہا کرتا یہانتک کہ مرگیا لوگ انکی
بڑی دور سے چلکر انکے پیچہے نماز پڑہنے کو بسبب انکی خوش آوازی و کثرت خشوع و بکا کرکے آتے یہانتک کہ اکثر لوگ رونے
لگتے شیخ ابو العباس غمری کہتے تھے جامع ایک جثہ ہے یہ اوسکی روح ہین مصداق اسکا یہ تہا کہ لوگ جامع مین سے
جمع کو شتاً چلے جاتے سوا انکے کوئی وہان باقی نرہتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہان سے کوئی نہین گیا ہے اور جب یہ سفر کرجاتے
تو ایسا ثابت ہوتا کہ گویا کوئی وہان نہین ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین انکے ہمراہ مقابلہ شرح بخاری
کا کرتا تہا باب جزاء صید کا تہا انہون نے ذکر جزاء قتیل کا کیا مینے کہا قتیل کیا ہوتا ہے کہا تو ابہی اوسکو دیکہ لیگا اتنے
مین محراب سے قتیل نکلکر پاس میرے دوش کے کہڑا ہوگیا مینے اوسکو دیکہا بکری سے بڑا گدہے سے چہوٹا تہا اوسکے
داڑہی بہی تہی مگر خرد مجہسے کہا دیکہ لے یہ ہے پہر وہ دیوار مین گہس گیا مینے اوٹہکر پاؤن چومے مجہسے کہا
اسکو مخفی رکہنا جب تک کہ مین نہ مرون **حکایت** بعد دو برس کے انتقال سے مینے انکو دیکہا مجہسے ایک حدیث
کی روایت کی سند سے بانی متن عربی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من ادمن النوم بعد صلوٰۃ
الصبح ابتلاہ اللہ تعالی بوجع الجنب وفی روایۃ ابتلاہ اللہ فی جنبہ بالمعجم یہ ۵ برس امام رہے کبہی کسی
وقت بے وضو نہوتے لباس زرد و سیاہ جبہ پہنتے روئی کا عمامہ باندہتے ارامل و مساکین و عیسان کی خبرگیری کرتے
اونکے حوائج کے لئے تعصب کرتے زکوات جمع کرکے اونپر بانٹتے خود کچہہ نہ لیتے اور مخفی دیتے یہ حال بعد موت کے

معلوم ہوا سنہ ۹۳۹ مین انتقال کیا ہے ۔

شیخ ابو الحسن غمری رح یہ صفاء وصلاح سے ایک جانب عظیم پر تھے یہ فرزند ہین شیخ ابو العباس غمری کے شیخ محمد بن عنان کہتے
تھے فرمان فانا اصلہما فی الکرم والحیاء ابو الحسن وعبد الحلیم بن مصلح یہ اپنے گہر مین ہمراہ خادم کے کام
کاج کرتے مین دہوتے چولہا پہونکتے آٹا گوندہتے جہاڑو دیتے اور کسی شخص کے پاس نہ بیٹھتے مگر وقت نماز یا ذکر یا تلاوت
قرآن یا مصالح ضروری کے سفر مین سوار ہوکر نہ نکلتے شرماتے اور کہتے لا استطیع ان ارکب فوق رؤس الناس
اور اگر کسی ولیمہ مین جاتے تو مارے شرم کے پسینا پسینا ہو جاتے مرکب مین سفر کرتے تو شرم سے کہانا نہ کہاتے کہتے
کوئی مجہے پیشاب کرتے نہ دیکہے اگرچہ دور ہی سے کیون نہو کسیکے سامنے نہ سوتے نہ رات کو نہ دن کو کہتے مجہے ڈر لگتا ہے
کہ سوتے مین ریح نکلے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مرتے تک ایک دن بہی مجہپر خفا نہوئے جب
مین انکے جامع سے چلا آتا تو میرے پاس آیا کرتے مین ندامت سے پانی پانی ہو جاتا فرماتے انا اشتاق الیک سنہ ۹۳۹
مین انتقال کیا ۔

شیخ محمد بلقینی رح شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا یہ اصحاب احوال وکشف سے تھے جب کسی شئے
کی خبر دیتے مثل فلق صبح کے وہ ظاہر ہوتے سلطان قایتبائی وسلطان قانصوہ غوری انکی زیارت کو آتے یہ جب
کلام عمر بن فارض رح کا سنتے مثل جمل ہائج یعنے شتر مست کے کہڑے ہو جاتے کسی کو طاقت نہ تہی کہ بٹہا لے
جب تک کہ خود ہی نہ بیٹہین صاحب مقام جمال تھے لباس نفیس پہنتے طعام لذیذ کہاتے انکے سامنے دنیا کی کچہ قدر
نہ تہی بے تکلف اپنا لباس قیمتی سائل کو دیدیتے اول عمر مین انکو جذب ہو گیا تہا پندرہ برس تک چہرا پہنے رہے
ننگے سر وبدن پہرے یہانتک کہ ٹوپی کے نیچے سے کیڑے جہڑتے تہے عمر بہت ہوئی سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا ہے ۔

شیخ یوسف حریثی یہ اتباع سنت مین قدم عظیم پر تھے قائم اللیل تالی قرآن رہتے مائل باخفاء عبادت تھے کہتے
تھے جب سے مینے نکاح کیا ہے ہر رات مدت دس سال تک کنارۂ زوجہ مین ختم قرآن کیا مجہے گمان ہے کہ ایک رات
بہی اوسکو یہ حال نہ معلوم ہوا شعرانی کہتے ہین جس رات وفات کرینگے مجہسے کہا مین دنیا سے باہر جاتا ہون مجہے وضو
کرنا نہ آیا مینے کہا کیا وجہ ہے کہا مینے بہت سے علماء وحفاظ سے پوچہا کہ کیفیت تخلیل لحیہ کی وضو مین کیا ہے کسی
ایک نے نہ بتایا کہ حضرت اسطرح پر خلال لحیہ کرتے تہے اپنے فرزند ابو العباس سے کہتے یا ولدی الیث بلادنا بہذا
الطریق اور ہمیشہ باضم نفس تہے سنہ ۹۴۰ مین مرے رح ۔

شیخ عبد الرزاق ترابی رح یہ قدم عظیم پر تھے عبادت تقشف سے لوگ انسے اعتقاد رکہتے تھے علم طریق مین انکے
رسائل ہین احوال قوم مین صاحب نظم رائق ہین **حکایت** ایکبار واسطے سفارش کے پاس نائب مصر کے
گئے اوسنے انسے خلاف کی انہون نے قسم کہائی کہ مین جامع قلعہ سے نجاؤنگا جب تک کہ خیر بک مرنجائیگا وہ

تیسرے دن مرگیا تب وہان سے باہر آئے سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا ؛

شیخ مخلص رح یہ فقرا عباد مین سے تھے شیخ محمد شناوی انکی تعظیم کرتے شعرانی کہتے ہین مین بارہا ان سے ملا وحصل لی منه نفحات وجدت برکتہا یہ طریقہ فقرا اول پر تھے کثرت صوم و تلاوت قرآن و اعراض عن الدنیا واہل الدنیا سے سنہ ۹۴۰ مین وفات ہوئی رح ؛

شیخ صدر الدین بکری صاحب سمت حسن قلیل الکلام تھے گویا بولتے ہی نہ تھے بات کرتے تو بمجبوری جبکہ کرتے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا وحصل لی منه نفحة وجدت برکتہا یہ جب حج کو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو جواب سلام کا سنا سنہ ۹۱۰ مین انتقال کیا ؛

شیخ دمرداس محمدی رح یہ شہر تو ریز عجم کے تھے قدم بقدم سلف صالح تھے اپنے ہاتھہ کی مزدوری سے کہاتے جو زیادہ ہوتا صدقہ کرتے پانچ برس تک یہ میان بی بی ایک جھوپڑے مین رہتے اپنے ہاتھہ سے متصل زاویہ کے درخت لگاتے شعرانی کہتے ہین مجھے کہا مینے ان درختون کا ایک پھل بھی آجتک نہین کہایا اسلئے کہ یہ درخت واسطے فقرا و مساکین وابناء سبیل وسائلین کے لگائے ہین مین کئی شب انکے پاس رہا انکو سوتے نہ دیکھا اکثر بہت کم وضو کرکے نماز پڑھ کے تلاوت قرآن کیا کرتے کبھی پورا ختم کرتے سحر مین انکے پھل سے شیرین تر پھل نہین ہے اس باغچہ کو تین ثلث پر وقف کیا تھا ایک مصالح زاویہ پر دوسری ذریت پر تیسرے فقرا سکنہ زاویہ پر اور مقرر کیا تھا کہ وہ سب فقرا اونکے نوبت بنوبت ہر دن ایک ختم قرآن کا کیا کرین اور صحائف شیخ محی الدین عربی مین بہ نکرین انکے سارے کام عمدہ تھے سنہ ۹۳۰ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی ؛

شیخ ابراہیم رح انکے مجاہدات فوق الحد تھے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انسے ملاقات کی یہ قدیم مخطب پر تھے لگراتی اغلب اللسان تھے اپنا مقصود اچھی طرح بیان نکرسکتے سعد الدین نے انکو قبول تام دیا تھا زمانہ ابن عثمان مین سارا لشکر انکی طرف متوجہ تھا اسلئے انکا نکالنا چاہا تھا انھون نے اپنا زاویہ بنایا اور جتنے انکے اصحاب تھے اونکی قبور بنائی طریقت مشائخ عجم پر پھر وہین دفن ہوئے انکو مجاہدات بغیر تخلل راحت کے پسند آتے تھے کہتے تھے آستانہ مشائخ الخیر سنہ ۹۴۰ مین انتقال کیا ؛

شیخ مرشد رح قادری الخرقہ تھے طے ایام ولیالی کرتے چالیس برس تک ہر روز ایک ہی منقی پر اکتفا کیا یہانتک کہ پیٹ پیٹھہ سے لگ گیا شعرانی کہتے ہین مینے بارہا اونسے ملاقات کی مجکو اپنے حال کی ابتدا سے اسوقت تک کی خبر دی اور چند امور باطن پر مجکو آگاہ کیا جنمین مجھے اضلال ہوتا تھا مجکو انسے بہت مدد ملی آخر عمر مین ایک جماعت فقرا سودان کے بہت معتقد انکے ہو گئے سنہ ۹۴۰ کے بعد قبر رح انکی عمر قریب سو برس کے ہوئی ؛

شیخ ناصر الدین ابو العمائم زفتاوی رح یہ ایک عبد صالح احمدی الخرقہ تھے بچا ریہ مین ایک زاویہ مع بستان بنایا تھا

وہین میرے تین چادر بلکہ زیادہ کا عمامہ باندہتے انکی زبان ذکر و تلاوت قرآن سے جاری رہتی شعرانی کہتے ہین مین پانچ برس انکی صحبت مین رہا حصل لی منہ نفحات ودعالی بدعوات منہا قولہ اللّٰھم اجعل اخی ھذا من الذین لایحزنون بسوال سنہ ۹۱۹ مین وفات پائی *

۵۵
شیخ شرف الدین صعیدی رح صاحب کشف و اجتہاد و قیام و صیام و طی تھے چالیس دن بلکہ زیادہ ایام تک طے کرتے سلطان غوری نے انکو قید کر دیا اور امتحان لیا چالیس دن کے بعد دروازہ کھولا دیکھا کھڑے نماز پڑھتے ہین شعرانی کہتے ہین مین تین برس انکے پاس رہا *

۵۶
شیخ ابو القاسم مغربی فاسی رح شعرانی کہتے ہین ۹۱۲ھ مین بقصد حج وارد مصر ہوئے تا سفرین انکی صحبت مین رہا جب حج سے پھر آئے پھر انکے ساتھ رہا یہانتک کہ سفر مغرب کا کیا فاس مین پہنچکر مجکو کتب آداب و ارشادات بھیجے صاحب خلق حسن و کرم و حلم تھے ہمیشہ تبسم و منشرح رہتے پانسو مرید سفر حج مین انکے ہمراہ تھے انکی عادت طول عمر عبادت تھی مرتے دم تک رہی *

۵۷
سید علی بلبل رح بلبل ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا یہ صاحب سمت حسن و خلق حسن تھے ہمیشہ سفر حجاز و قدس کیا کرتے یہانتک کہ قدس مین مرے جب مصر مین آتے تو جامع ازہر مین ٹہیرتے شعرانی کہتے ہین مجہسے فرمایا جمیع مایقدم الیک من الماکل مانذر اللہ تعالی فکل منہا بالتعظیم لمرتبۃ تصھاو میزان الشریعۃ بیدک من حیث الورع ولا تترکھا لتعلق ہمارے شیخ محمد بن عنان انسے بہت محبت رکہتے تھے اسی طرح شیخ نور الدین شونی یہ قدم عظیم پر تھے زہد و ورع سے ایک دن شیخ محمد بن عنان انکے پاس گئے دیکھا بیمار ہین قریب تلف ہین اونکی جگہ خود لیٹ گئے وہ فی الحال اچہے ہوکر اوٹہ بیٹھے گویا کچھ مرض ہی نہ تھا اور یہ قریب چالیس دن کے بیمار رہے رحمہ اللہ تعالی *

۵۸
شیخ ابراہیم ابو لطاف مجذوب رح یہ بڑے وسیع الخلق تھے کیا ذکر تھا کہ کوئی اونکو غصہ مین تو لائے گو انکے ساتھ کچھ ہی کرے شعرانی کہتے ہین میرے پاس ایک ایک ماہ سے زیادہ رہتے مینے نہین دیکھا کہ شام سے صبح تک کبھی سوتے ہون ساری رات اللہ اللہ اللہ کیا کرتے تھے ہرگز نہ تھکتے ننگے پاون سر برہنہ سرخ چادر اوڑہے ہاتھ مین ایک لٹھ لئے پھرتے کہتے زمانہ اسکا محتاج ہے **حکایت** ایام سلطان احمد مین کسی نے کہا کہ فلان شخص اکابر دولت سے میرے پاس روپوش ہے مینے انسے مدد چاہی میرے سر کے پاس کھڑے ہوکر کہا تو ست ڈر کل تیرا کام وقت اذان ظہر کے ہو جائیگا دوسرا دن ہوا تو وقت اذان ظہر کے سلطان احمد خوف قتل سے بھاگ گیا مین ہمیشہ انکو سنتا تھا کہ کہا کرتے ہین سبحان من خلق الخلق احتیاطا علم خابر فقط رح *

۵۹
شیخ محمد بن زرعہ رح تین دن بولتے تین دن چپکے رہتے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انکی زیارت کی مجکو دعائین دین

منها اللّٰه یجعلک من رؤس حزب محمد صلعم سنہ ۹۱۰ میں انتقال کیا ؀

[۷۰] شیخ علی وحیش مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ اعیان مجاذیب وارباب احوال سے تھے انکی کرامات و خوارق بہت ہیں شعرانی کہتے ہیں ایک
دن میں پاس انکے گیا مجھسے کہا ودنی للزلیانی میں نے ایسا ہی کیا مجھے دعا دی اللّٰہ یصبرک علی ما بین یدیک
من البلوی جو کوئی شخص انکے محلہ کا انکے سامنے سے نکلتا اوس سے کہتے ٹہیر جا میں تیری شفاعت سامنے خدا کے
کرلوں قبل اسکے کہ تو جاوے پھر اوسکے حق میں شفاعت کرتے اور بعض کو ایک ایک دو دو دن تک روک رکھتے ممکن نہ
تھا کہ وہ اونکے پاس سے جاتا جب تک کہ اوسکے حق میں قبول ہونا شفاعت کا معلوم نکر لیتے **حکایت** کسی
شیخ بلد وغیرہ کو دیکھتے تو اوسکو گدہے پر سے اوتار کہتے تو اسکا سر پکڑے رہو میں اس سے حرکت کرلوں اگر وہ نمانتا
تو وہ حمار زمین پر جم جاتا ایک قدم نچلتا اور اگر مان لیتا تو ایک خجالت عظیمہ حاصل ہوتی اور لوگ دیکھتے اسکے احوال
غریب تھے میں نے یہ ذکر سیدی محمد بن عنان سے کیا اونہوں نے کہا ھؤلاء یخیلون للناس صورة الافعال ولیس
لها حقیقة سنہ ۹۱۰ میں وفات پائی ؀

[۷۱] شیخ شریف مجذوب رح انکے کشف و شناقلات تھے واسطے لوگوں کے جنپر وہ انکار کرتے تھے یہ رمضان میں کہانے کہاتے اور
کہتے میں عتوق ہوں مجھکو میرے رب نے آزاد کر دیا ہے جو کوئی انپر انکار کرتا اوسکو فی الحال ہلاک کر دیتے **حکایت**
شعرانی کہتے ہیں ایک بار مجھکو ایک روٹی بہیجی اور کہلا بہیجا کہ اسکو کہا لینا اوسمیں ۷ دن کی بیماری تہی میں نے اوسکو
نکہایا تھا سید نے کہا سات دن، ۵ دن تک بیمار رہا تھا سید نے کہا تو سات دن میں اوسکو دوسری بار شفقتا کر کے کہلا لیکن
یہ اونکے مقدر میں نہ تھا ظاہر میں حشیش کہاتے ایک دن اوس حشیش کو حلوی پایا اللہ نے انکو بعد اسکے شفایا
کا بخشا تھا اصل میں یہ ایک شتربان تھے نزدیک بعض امراء کے پھر انکو جذب ہو گیا اصحاب نوبہ نے انکو خنجر سے
زخمی کیا بعد ایک ماہ کے انتقال فرمایا رح ؀

[۷۲] شیخ علی وبیری مجذوب رح یہ رات دن دوکان بیاع رقاق پر سامنے مارستان کے بیٹھے رہتے اتفاقاً یا ننگے
سر برہنہ ایک چادر میں ملفوف رہتے جب وہ پھٹ جاتی تو لوگ دوسری چادر بدل دیتے بیس برس تک اسی
حالت پر رہے شعرانی رح کو جب دیکھتے مسکراتے سنہ ۹۲۵ میں انتقال کیا رح ؀

[۷۳] شیخ علی خواص برلسی رح یہ شعرانی رح کے شیخ و استاد ہیں امی تھے نہ لکھتے نہ پڑھتے معنی اسعانی قرآن عظیم و سنت
مشرفہ پر تکلم یہ کلام نفیس کرتے جسمیں علماء حیران رہتے جب کوئی بات کہتے اوسی صفت پر واقع ہوتی جیسا
کہتے محل کشف انکا لوح محفوظ تھا جو شخص انکے پاس جاتا قبل اسکے کہ اپنی حاجت بیان کرے خود ہی اوس سے
کہہ دیتے کہ تو اس کام کو آیا ہے وہ شخص متحیر رہجاتا اور کہتا انکو کشف خبر کر دی انکی طب عجیب غریب تہی اہل استسقاء
و جذام و فالج و امراض مزمنہ کی دوا نادر و کرتے جس چیز کی طرف اشارہ کرتے اوسکے استعمال سے شفا ہو جاتی

پیشمار او ارکان دولت کی تعظیم کرتے اور اونکے ہاتھ چومتے اور کہتے هذا ادبنا معهم فی هذه الدار و سيعلمنا
الله لادب معهم اذا وصلنا الی دار الآخرة انکو جب معلوم ہوتا کہ فلان صاحب دولت وغیرہ کا قصد ہے
کہ انکے سلام کو آئے تو قبل اوسکے آنے کے خود ہی اوسکے پاس چلے جاتے اور کہتے ہر قدم جس سے لوگ طرف فقیر کے
چل کر آتے ہین ایک درجہ مقام فقیر سے گھٹ جاتا ہے کہا پہر تم کیون جاتے ہو کہا مین اللہ سے سوال کرتا ہون کہ اون کا
درجہ کم نہو میرا اجر اللہ پر ہے نہ اون پر پہلے یہ صابون و بجوہ و جبنز وغیرہ فروخت کرتے تہے پہر تیل کی دوکان کر لی تہی
پہر مرتے دم تک خوص بنتے طلبہ و اعوان ظلمہ کے گہر کا طعام نہ کہاتے جو دراہم اونکے انکے پاس آتے اپنی ذات
اور اہل عیال پر صرف نکرتے اہل و شیوخ و عمیان و عاجزین عن الکسب کے لیے رکہہ چھوڑتے لوگون کا قرض
ادا کرتے ہر شخص سے معاملہ موافق اوسکے دل کے کرتے نہ موافق صورت حال کے **حکایت** ایکبار ایک شخص فقرا مین سے
انپر گزرا اوسکا چہرہ بہت نورانی تہا اوسکو دیکہکر کہا اللهم اكفنا السوء اللہ جب کسی بندہ سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو
اوسکا نور اوسکے دل مین رکہتا ہے ظاہر جسد اوسکا مثل آحاد ناس کے ہوتا ہے اور جب کسی سے ارادہ سوء کا کرتا ہے
تو جو کچہ اوسکے دل مین ہے وہ اوسکی صورت پر ظاہر کرتا ہے اور دل کو تاریک کر دیتا ہے **ف** ہر جمعہ کو مسجد مین
جاروب کشی کرتے بیوت اخلیہ کو صاف کر کے سارا خس و خاشاک باہر لیجاکر پہینک آتے یہ کام احتسابا لوجہ اللہ
کرتے کسینے انکو نماز ظہر جماعت وغیرہ مین پڑہتے نہین دیکہا وقت اذان کے دروازہ اپنی دوکان کا بند کر لیتے ایک
ساعت غائب رہتے پہر آ موجود ہوتے تب معلوم ہوا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہتے خادم نے خبر دی کہ وہ ہمیشہ
وہین جاکر نماز پڑہتے ہین شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا گویا وہ دس سال ایک ساعت تہی
انکا کلام بہت نفیس ہے مینے کتاب الجواہر والدرر مین نقل کیا ہے ہر جواب ایسا ہے جس سے فحول علماء عاجز
ہین یہانتک کہ جس عالم نے اوس کتاب پر کچہ لکہا وہ تعجب مین رہا جیسے شیخ شہاب الدین فتوحی حنبلی اور شیخ
شہاب الدین شلبی حنفی اور شیخ ناصر الدین لقانی مالکی اور شیخ شہاب الدین رملی شافعی وغیرہم فتوحی نے کہا مجکو
ستر برس ہوئے کہ مین خدمت علم کی کرتا ہون مجہے گمان بہی نہین آتا کہ کبہی میرے دل پر ایک سوال و جواب بہی
اس کتاب یعنی جواہر و درر کا خطرہ ہوا ہو **ف** فرماتے تہے ہمارے نزدیک عالم اوسکا نام ہے جس کا علم کسی
نقل یا صدر سے مستفاد نہو حضری المقام ہو اسکے سوا جو ہے وہ حاکی علم غیر ہے فقط اوسکو اجر حمل علم کا ہے
یہانتک کہ اوسکو ادا کر دے نہ اجر عالم کا و الله لا يضيع اجر المحسنين پہر کہا جو کوئی یہ چاہے کہ یہ اپنا مرتبہ علم
مین یقینا معلوم کر لے جسمین کسی طرح کا شک نہو تو وہ ہر قول محفوظ کو طرف اوسکے قائل کے رد کرے پہر طرف اپنے
علم کے دیکہے جتنا پائے وہ اوسکا علم ہے مجہے گمان ہے کہ اسکے پاس بجز شئے یسیر کے کچہ بہی باقی نرہے گا
اتنی سی شئے پر اوسکا نام علم نہین ہو سکتا کہتے تہے ہمارے نزدیک شمار آدمی کا اہل طریق مین نہین ہوتا مگر

اوسی وقت کہ عالم شریعت مطہرہ ہو مجمل مبین ناسخ منسوخ خاص عام پہچانے اور جو شخص ایک حکم سے بھی منجملہ ان احکام کے جاہل ہے وہ درجہ رجال سے ساقط ہے **حکایت** امام احمد نے رب العزت کو خواب مین دیکھ کر پوچھا تھا یارب بمہ یتقرب الیک المتقربون اوسنے فرمایا تھا یا احمد بتلاوۃ کلامی احمد نے کہا یارب بفہم ام بغیر فہم اللہ نے فرمایا یا احمد بفہم وبغیر فہم اس جواب کے معنی یہ کہتے تھے کہ مراد فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء شریعت ہے اور مراد بغیر فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء حقیقت ہے کیونکہ علماء کے پاس اگر فہم کلام اللہ کا نہین ہے مگر فکر و نظر اور طریقہ فہم عارفین کا کشف و تعریف الہی ہے یہ محتاج تفہم کی نہین ہے پوچھا قرارت عوام کے باب مین تم کیا کہتے ہو کہ وہ بغیر فہم کی تلاوت کرتے ہین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ہر حرف پر دس نیکیان ملتی ہین اسلئے نیچے قول بغیر فہم کے وہ مسئلے ہین واللہ اعلم **ف** فرماتے تھے ہم سنتے ہین ہین سارے ابواب اولیاء کے بند ہو گئے اب کوئی وہ دروازہ کہلا نہین ہے مگر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب جو ضرورت تمکو ہو تم اوسکو حضرت کی جناب مین نازل کرو کہتے تھے زیادت علم کی رجل سوء مین مثل زیادت آب کے ہے اصول شجر حنظل مین کہ جتنا پانی زیادہ ہوگا اوتنی ہی مرارت اوسکی زیادہ ہوگی فرماتے تھے حدیث ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر مین وہ عالم اور سالک داخل ہے جو اپنے علم پر خود عمل نہین کرتا ہے لکن فتوی دیتا ہے اور لوگون کو طریق الی اللہ بتاتا ہے اسی طرح وہ عالم و عابد داخل ہے جسنے طول عمر دنیا مین زہد کیا ہے جب وفات قریب ہوئی نیل الی الدنیا کیا دنیا کو دوست رکھکر مال غیر حلال جمع کرنے لگا پھر اسی حال پر مر گیا اوسکا حشر ہمراہ فجار کے ہوگا جو ہدیہ ہے علماء عاملین سے خارج ہین کہتے تھے مشائخ قوم اپنے تلامذہ کو قبور مین سے جواب دیتے ہین نہ مشائخ فقہاء یہ اسلئے کہ فقراء اپنے اعتقاد مین بحق اشیاخ صادق ہین نہ فقہاء اگر فقیہ صادق ہو تو امام شافعی اوسکو جواب دین اور مشافہۃ خطاب کرین اللہ پاک کا یہ خبر دینا کہ وہ ہے اقرب ہمارے بشارت ہے انا صرف فضل و رحمت کی ہے پر قبل خلق کے اور ہم اقرب ہین طرف عفو و مغفرت و فضل و مسامحت کے اسلئے کہ اللہ تعالی اولی تر ہے ہر شئی کی حق جوارسے اگرچہ ہم سوتی اوسکے حق کے نہین ہین ؎

	ندامت گنہم دوست را رحیم کند		شکست توبہ ام آواز الکریم کند

عداوت ہماری اوس شخص کے افعال سے جسکی عداوت کا حق نے ہمکو حکم کیا ہے عداوت شرعیہ ہے اور عداوت ہماری اوسکی ذات سے عداوت طبعیہ ہے اور سعادت عداوت شرعیہ مین ہے نہ عداوت طبعیہ مین فرماتے تھے کمالم یحبب الحق تعالی عبدہ فی کل مسئلۃ کذلک العبد ایطعہ فی کل ما امرہ جزاء وفاقا **ف** فرماتے تھے آفت عقل کی ضد ہے اور آفت ایمان کی انکار اور آفت اسلام کی تغلل اور آفت عمل کی تلل اور آفت علم کی نقص اور آفت حال کی امن اور آفت عارف کی ظہور اور آفت عدل کی جور اور آفت محبت کی شہوت

اور آفت تواضع کی ذلت اور آفت صبر کی شکوہ اور آفت تسلیم کی تفریط اور آفت غنا کی طمع اور آفت عز کی بطر اور آفت
کرم کی سرف ناندا اور آفت بطالت کی فقر اور آفت کشف کی تکلم اور آفت اتباع کی تاویل اور آفت ادب کی تفسیر
اور آفت صحبت کی منازعت اور آفت فہم کی جدال اور آفت مرید کی تسلسل علی المقامات اور آفت انقطاع کی تعلق
اور آفت فتح کی التفات اور آفت فقیہ کی کشف اور آفت سالک کی وہم اور آفت دنیا کی شدت طلب اور آفت
آخرت کی اعراض اور آفت کرامت کی استدراج اور آفت داعی الی اللہ کی تبدیل بطرف ریاست اور آفت ظلم کی
انتشار اور آفت عدل کی انتقام اور آفت تقیید کی وسوسہ اور آفت اطلاق کی خروج عن الحدود اور آفت حادث
کی نقص **ف** کہتے تھے مجذوب کو مجذوب اسلئے کہتے ہین کہ بندہ ہمیشہ عاشق و آلف اپنے حال کا ہوتا ہے
اور اس حال سے منجذب نہین ہوتا مگر ساتھہ اقوی تر کے اوس سے پھر جب اللہ تعالی نے ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو
رہائی دے اور اوسکو خالص اپنے لئے کرلے تو اوسکو اوس امر دنیا سے و آخرت سے جسکا وہ مالوف ہے جذب
کرلیتا ہے پھر جب اسکو اوس چیز کا عشق ہوجاتا ہے جسکی طرف حق نے اوسکو منجذب کرلیا ہے تو پھر دوبارہ
سہ بارہ اوسکو جذب بجانب دیگر کرتا ہے یہ فعل حق کا ساتھہ بندے کے اسلئے ہوتا ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے
اس بات پر کہ ساری حرکات اوسکی معلوم حق ہین قال ومن احرك من نفسه التبديل والتغيير في كل
نفس فهو العالم بقوله تعالى كل يوم هو في شان فرماتے تھے مطلب الدليل على الوحدانية
كان الحامل اعرف منه بالله کہتے تھے العلوم الالهية لا تنزل الا في الاوعية الفارغة ثم انشد
لبعضهم

اتانی هواها قبل ان اعرف الهوی	فصادف قلباً خالیاً فتمکنا

فرماتے تھے مجاذیب کے لئے جنت اعمال ہین نکو کوئی قدم ہے اور نہ مکان مخصوص اسی طرح باکل و لابس و مناکح
وغیر ذلک مین بھی کوئی قدم نہین ہے جسکی طرف وہ راجع ہون سوا مشاہدۂ حق کے فقط یہ لوگ جنت مین بشکل
اہل جنت ہونگے اور خصوصیت وصف مشاہدہ علحدہ ہوگی پھر اسکا سوقہ داہل صنائع و حرف کا درجہ نزدیک
اللہ کے درجہ مجاذیب سے اعظم و انفع ہے اسلئے کہ یہ قائم باسباب ہین اور اللہ نے بہت فوائد ہین فقرا
و ظلمہ انکے اموال مین سے کماتے ہین یہ اپنے نفس مین حقیر ہین انکے لئے ہر جنت مین جنان اربع سے تنعم
ہوگا جنت فردوس جنت ماوا جنت نعیم جنت عدن سبھی جنات مخصوص ہین ساتھہ مشاہدہ و زیادت کے فرماتے
تھے نشأت اہل جنت مخالف نشأۂ دنیا ہے تشبیہن اسمیں ہم ہم موجود ہین صورۃً و معنیً چنانچہ حدیث ان فی الجنة
مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔ اس طرف اشارہ کرتی ہے ایضاح اسکا یہ ہے
کہ جب ایک شخص مین حجاب بشریت کا موجود ہے تو وہ احوال اہل جنت کا معلوم نہین کرسکتا ہے کیونکہ جنت

نشاۃ شہود و اطلاق ہے نہ حجاب و تقیید اسی وجہ سے علم باہل جنت و احوال اہل جنت خاص بالعارفین ہے ف
کہتے تھے جب تو مومن ہوا اور اللہ کو سنے کہ وہ مدح مومنین ہے تو تو جلدی نکر اپنے مومن ہونیکی طرف اس سے پہلے تامل
کر کہ تو اوس وصف پر ہے جو اللہ نے مومنین کا وصف کیا ہے یا نہین ہے اگر تو اوس وصف پر ہے تو تامل کر کہ اوسی
وصف پہ تو مریگا یا نہین اگر تجکو معلوم ہو جائے کہ تیری موت اونہین اوصاف مومنین پر ہوگی تو اب تو اللہ کے
مکر سے امن مین ہوا و لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون اور اگر تو جان لے کہ تو اون اوصاف پر نمریگا
تو تو رحمت الٰہی سے مایوس ہے و لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون فکن علی الخوف والرجا
فانہ الصراط المستقیم فرماتے تھے لا یخرج احد من الدنیا حتی یکشف لہ عن حقیقۃ ما ھو علیہ ویتساوی
مع اھل الکشف انما ھو تقدیم وتاخیر شعرانی رح نے انکا کلام و مقام گیارہ ورق تک لکہا ہے اور کریمہ
اذا الشمس کورت کے معنی نقل کرکے کہا ہے قلت وھذا لسان لا اعرف لہ معنی علی مراد قائلہ وانما
ذکرتہ تبرکا واللہ اعلم مین کہتا ہون یہ قول شعرانی کا خاص بنسبت تقریر تفسیر آیۂ مذکورہ کے ہے ورنہ سارا
کلام ان سارے حضرات عالیمقام کا بہ نسبت عامۂ خلق کے اسیطرح کا ہے کہ افہام عوام بلکہ خواص انام سے بالا
ہے ولہذا اس ترجمہ مین اونہین کلمات و عبارات پر اقتصار و اکتفا کیا گیا ہے جو کسیقدر قریب الفہم و سہل التحصیل
ہین وما توفیقی الا باللہ اللھم زینا باخلاقھم الشریفہ واعمالھم اللطیفہ ؂

شیخ علی بحیری رح یہ اولیاء مکملین مین سے تھے خوف و ورع و تقوی و ثابت شباب مین قدم سلف صالح پر تھے اپنے
عصر مین جامع شریعت و حقیقت تھے شعرانی کہتے ہین مین جب انکو دیکہتا مجھے شیخ عبدالعزیز دیرینی یاد آتے
لوگون کو درس علم کا دیتے فتوی دیتے تعلیم آداب و اخلاق کرتے تو اگر انکو دیکہتا ہرگز انسے جدا نہوتا اگرچہ طول زمان
ہوتا انکو دیکہکر احوال آخرت کا اسطرح یاد آتا تہا کہ گویا رای العین ہے یہ کثیر البکا تھے جب کوئی انکو روکتا تو کہتے
وھل النار الا للمثلی انکے فتاوی مصر مین آتے علماء حلاوت لفظ و کثرت تحقیق نصوص سے تاکہ وہ راجع بطرف
حق ہو نہایت تعجب کرتے فرماتے تھے عشنا الی زمان صار الخلق فیہ فی غمرۃ ونسوا یوما تشیب فیہ
الاطفال وتسار فیہ الجبال انکا گذر جب اطفال پر ہوتا اونکو سلام کرتے اونسے دعا کراتے کہتے تھے ہمنے
ایک جماعت پائی ہے جو ساری رات روتی اور خلق کے حق مین تضرع کرتی اور کہتی تھی کہ جو بلائین بلاد پر
نازل ہوتی ہے وہ بسبب ہمارے افعال کے ہے اگر ہم انکے درمیان مین سے نکل جائین تو وہ بلائین سبک ہو جائے
سنہ ۹۵۳ھ مین انکا انتقال ہوا رح ؂

شیخ ابو العباس حریثی شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مینے کبھی نہین دیکہا کہ اپنے نفس کا
انتصار انکیدم بہی کیا ہو انکا نشو و نما عبادت و اشتغال علم و قراءت قرآن پر ہوا یہ خادم شیخ محمد بن عنان سے تھے

شیخ نے اپنی دختر سے انکا نکاح کر دیا انسے کرامات لاتحصی صادر ہوئی ایکبار مجکو غلبۂ بواسیر سے ضرر شدید پہنچا میں نے انسے کہا فرمایا کل وقت عصر انشاء اللہ زائل ہو جائیگی چنانچہ اوسوقت پہر کبہی شکایت نہ ہوئی بڑے کریم النفس ظریف حسن المعاشرہ بطی الغیظ کثیر التبسم زاہد فی الدنیا کثیر الوحدۃ فی اللیل تہے نہایت شیرین زبان کثیر التحمل تہے واسطے ہجوم خلق کے یہانتک کہ مثل مشک کہنہ کے ہو گئے تہے فقط پوست و استخوان باقی تہا کبہی اپنی جان کو اہل طریق میں شمار نہیں کیا دس ہزار مرید کو تلقین کی مرتے وقت شیخ احمد عمری و حاضرین سے کہا اخرجنا من الدنیا ولم یصح معنا صاحب فی الطریق اسی طرح شیخ ابراہیم متبولی سے کہا گیا تہا کہ تمہارے اصحاب میں فلان اور فلان ہیں کہا ہو کان من معارفنا انما صاحبک من شرب من بحرک ۹۲۵ھ میں انتقال کیا **حکایت** شعرانی کہتے ہیں بسبب ایک حاجت کے میں نے انکا قصد کیا میں مطبخ مدرسہ ام خوند پر مصر میں تہا میں نے دیکہا کہ قبر سے نکل کر وسیا ط سے چلے آتے ہیں میں نظر کرتا تہا یہانتک کہ میرے اور اونکے بیچ میں پانچ گز کا فاصلہ رہگیا مجہسے کہا علیک بالصبر پہر مختفی ہو گئے رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

شیخ نور الدین شونی رح شعرانی کہتے ہیں سب سے زیادہ میں نے انہیں کی خدمت کی ۳۱ برس تک خادم رہا ایک دن بہی مجہپر خفا نہیں ہوئے شونی نام ہے ایک شہر کا نواحی طندتا میں یہ حسن العشرہ جمیل الخلق کریم النفس حسن السمت کثیر التبسم صافی القلب مسموح الفواد مثل بالطفل کے تہے یہ ایک صفت ہے صفات خلت سے مسلمانون پر جب کوئی ہم و غم ہوتا جب تک کہ وہ دور ہو جاتا تب تک انکو قرار ہوتا کبہی یہ نہ کہتے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا ہے بلکہ یون کہتے رائی بعض الفقراء رسول اللہ صلعم وقال لہ کذا فکذا حالانکہ انکا ہر ایک مقتضی کثرت رویت جناب نبوی صلعم کا تہا اور میں نے انکو بہت سے وقائع میں بیدار نبوی پر دیکہا ہے جب میں انسے ذکر کرتا فرماتے اشتہیت یا اور ہرگز اقرار نکرتے ایکبار ایک قائل کو سنا کہ شوارع مصر میں کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس شیخ نور الدین شونی کے ہیں جسکو حضرت سے ملنا ہو وہ اونکے مدرسے میں جائے میں گیا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو باب اول مدرسہ پر پاکر سلام کیا پہر مقداد بن الاسود کو دوسرے باب پر پایا اونپر بہی سلام کیا پہر ایک شخص کو تیسرے دروازے پر پایا اوسکو میں نہیں پہچانتا تہا جب میں باب خلوت شیخ پر کہڑا ہوا شیخ کو پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ پایا میں نے غور سے چہرۂ شیخ میں نظر کی حضرت صلعم کو ایک آب سفید شفاف دیکہا کہ پیشانی سے سر تک جاری ہے شیخ کا جسم غائب ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسم ظاہر ہوا میں نے سلام کیا مجکو جواب دیا کئی امور کی وصیت کی جو سنت میں آئے ہیں اون امور کی تاکید فرمائی پہر میں جاگ اوٹہا یہ ذکر شیخ سے کیا فرمایا واللہ ماسررت فی عمری کلہ کسروری بہذا اور آنسو روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤن سے تر ہو گئی انتہی میں کہتا ہون اسی طرح کا ماجرا شیخ ابن عربی رح نے حق میں ابن حزم ظاہری رح کے دیکہا تہا کہ حضرت صلعم

اور وہ ایک تن ہو گئے ہیں فرق دوئی کا درمیان سے اوٹھ گیا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ٥

جذبۂ وصل بجد یست میان من و تو		کہ رقیب آمد و پوشید نشان من و تو	

اس قصہ کو شیخ رح نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے ولیتد احمد شعرانی کہتے ہیں اسی طرح انکو موقف عرفات میں بہ تواتر لوگوں نے دیکھا یہانتک کہ ایک شخص نے حلف طلاق کیا اور کہا کہ مینے انکو سلام کیا تہا لکن شیخ نے اعتراف نکیا کہا مین کبہی مصر سے کسی جگہہ بہی نہین گیا ف سائر مجالس صلوٰۃ علی النبی صلعم اسی شیخ علی وجہ الارض انہین سے متفرع ہوئی ہین حجاز شام مصر صعید محلہ کبری اسکندریہ بلاد مغرب بلاد تکرور وغیرہ میں انسے پہلے کسی شخص سے معہود نہین ہین بلکہ لوگ تنہا درود و صلوٰۃ پڑہتے تہے الگ الگ یہ اجتماع لوگون کا اس ہیئت پر عہد رسالت صلعم سے اسوقت تک کسی جگہہ واقع نہین ہوا تہا شعرانی کہتے ہین جب انکی وفات ہوگئی مینے انکو قبر مین دیکہا کہ مد بصر تک کشادہ ہے یہ ایک لحاف حریر سبز اوڑہے ہین پہر دوسری بار دیکہا حال پوچہا کہا مجکو تو آپ برزخ کا قدر کیا ہے برزخ مین کوئی عمل داخل نہین ہوتا ہے جب تک کہ مجہپر عرض نکر لیا جائے مینے کوئی شئے انور تر عمل سے اپنے اصحاب کے نہین دیکہی یعنے قرات قل ہو اللہ احد اور درود رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور کلمہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلعم شعرانی کہتے ہین ومناقبہ کثیرۃ وانشاء اللہ نفردھا بالتالیف ان کان فی الاجل فسحۃ واللہ اعلم ٭

شیخ ابو الفضل احمدی رح صاحب کشوفات ربانیہ والفاقات سماویہ ومواہب لدنیہ تہے شعرانی کہتے ہین یہ اکابر اولیاء سے ہین انسے زیادہ مینے کوئی عارف طریق الی اللہ عزوجل نہین دیکہا احوال دنیا و آخرت سے خوب ہی واقف تہے نافذ النظر تہے ہر شئے مین اگر افراد وجود مین کلام کرتے تو دفاتر تنگ ہو جاتے مین پندرہ برس انکی صحبت مین رہا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجہسے امیر محی الدین بن ابی اصبع نے کہا میرے لئے دعا کرو کہ مین قید سلطان سے رہا ہو جاؤن مینے وقت سحر دعا کی شیخ میرے پاس آئے اور کہا آج کی رات تیری دعا سے مجکو ہنسی آئی کیونکہ پانچ ماہ ہفت روز ابہی اسکی رہائی مین باقی ہین اگر تو شاطر مصر ہوتا تب بہی اوسکو رہا نکر سکتا جب تک کہ یہ مدت پوری نہوتی مینے تیری دعا کو دیکہا کہ بقدر قامت طرف آسمان کے چڑہ کر پہر تیری ہی طرف واپس آئی ہے کبہی میرے پاس آکر ساری کہانی رات کی خبر دیتی متصل ہم و مرد تہے یہانتک کہ ایک اوقیہ لکہن اپنے رکہا تہا **حکایت** مینے ایکبار اونکے کپڑے پر کچہ اثر دیکہا کہا مجہے دو تو مین اوسکو دہولاؤن کہا تجکو میرے حال کی خبر نہین ہے واللہ مجہے پہنتے ہوئے جامۂ نظیف کی شرم آتی ہے کہ اس ذات قدوہ پر اوسکو پہنون یہ اہل لذت کو سائر اقطار ارض مین پہچانتے تہے کہ کون آج سفلی ہوا اور کون معزول ہوا ایک بار قدم تجرید پہر حج کیا آخر حج مین نہایت ضعیف ہو گئے مینے کہا اس حالت مین پہر سفر کرتے ہو کہا خاک کے لئے میری مٹی تربت شہدا بدر سے ملی ہوئی ہے چنانچہ

ایسا ہی ہوا کہ وہ دن بہار رہکر بصرہ مین دفن ہوئے یہ واقعہ ۳۴۳ھ مین ہوا جب ۳۴۸ھ مین میرا جانا حج کو ہوا تو مین اونکے قبر پہ گیا اور مینے کہا تمکو قسم ہے خدا کی تم قبر مین سے مجکو جواب دو اور اپنی قبر پہچنواؤ مجکو پکار کر کہا انعال فانی ہا ہنا مینے اونکے بتانے سے قبر پہچانی وہ فرماتے تھے بواطن ان خلائق کے مثل بلور صافی کے ہین مین انکے بواطن کو ویسا ہی دیکھتا ہون جسطرح کہ انکے ظواہر کو دیکھتا ہون یہ جب کسی الشان سے منحرف ہو جاتے وہ گل جاتا کسی امر دین دنیا مین فلاح مند نہوتا انکا کلام طریق ومقامات مین بہت عالی تہا کہتے تھے تو اپنا گمان حق مین ولاۃ مسلمین کے نیک کرلے اگر پہر وہ جور کرین اسلیے کہ اللہ کسی شخص سے آخرت مین یہ سوال نکریگا کہ تونے اپنا گمان ساتہہ بندون کے کیون نیک کیا اللہ کے خلق مین علی التعیین کسیکو گالی نہ دے بسبب کسی معصیت کے اگرچہ عظیم ہو تجکو کیا خبر ہے کہ تیرا خاتمہ کس طرح ہوگا اوسکے فعل کو برا کہہ نہ اوسکی ذات کو کیونکہ ذات تیری اور اوسکی ایک ہی ہے

جس گلستان کے ہو تم گل تر — خار اوس بوستان کے ہم بھی ہین
وہ بیگانگی نہین معلوم — تم جہان کے ہو وان کے ہم بھی ہین

مرضیہ بیانکیے کہ فعل مذموم کو **قوله** صلعم فی الثوم انہا شجرۃ اکرہ ریحہا یہ نہ فرمایا اکرہہا کیونکہ ریح بعض صفات ثوم سے ہے **ف** فرماتے تھے جو شخص کہ منقص اعراض مردم ہے وہ تین حال سے خالی نہین ہے اگر اپنے نفس کو اوس سے افضل دیکھتا ہے تو اوس سے بہی بدتر حال ہے جسطرح کہ ابلیس کا واقعہ ساتہہ آدم کے ہوا اور اگر اپنے نفس کو برابر اوسکے جانتا ہے تو یہ انکار گویا اپنے حال نفس پر حقیقۃ کرتا ہے اور اگر آپکو اوس سے کم دیکھتا ہے تو پہر جو شخص کہ اس سے بہتر ہے اوسکی تنقیص کرنا کیا کہتے تھے یہ منقصین اعراض ہماری فلاح ہین ہمکو فلاح دیتے ہین پوچہا کیونکر کہا اپنے سارے اعمال صالحہ خالصہ ہمارے صحائف اعمال مین نقل کر دیتے ہین اور میان وہ ذنوب تھے جنکا کفارہ بغیر اسکے نہو سکتا تہا کہ لوگ عرض الشان مین کلام کرین کہتے تھے کفوا غضبکم عن ان یبیحی الیکم لا تسلط علیکم بارادۃ ربکم شرع نے جو حکم تمکو دیا ہے تم وہی کام کرو اگر بن سکے لیکن اس حیثیت سے کہ وہ امر مشروع ومامور بہ ہے نہ کسی حیثیت علت اخری سے سارے عمل کو تم سارے اپنے احوال واعمال مین ترک کر دو اور **بقوله** یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت قطع کل کرو **ف** کہتے تھے جب کوئی تم سے کوئی بات تمہاری بے آبروئی کی کسی شخص کی طرفسے نقل کرے تو تم اوسکو زجر کرو اگرچہ اعز اخوان ہو اور اوس سے یہ بات کہو کہ اگر تو بہی مجکو ایسا ہی جانتا ہے تو تو اور وہ شخص جس سے تو ناقل ہے برابر ہے بلکہ اوس سے بہی بدتر ہے کہ اوسنے مجکو یہ بات نہین سنائی اور تونے مجکو سنا دی اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ امر باطل ہے اور تہمت بعید ہے تو پہر اس نقل سے کیا فائدہ ہے انتہی مین کہتا ہون یہ تقریر دربارہ الشوار غیبت کے نہایت چست وجستہ ہے کہتے تھے تم اپنی زبان انکار سے اہل شرع پر محفوظ رکہو یہ لوگ دربان درگاہ اسرار و

وصفات ہین اسی طرح حفظ دل کا انکار اولیا رسے کرو کہ یہ لوگ دربان بارگاہ ذات ہین اور بسبب اقوال متکلمین کے
عقائد اولیا رپر انتقاد کرنے سے بچو کیونکہ انکے عقائد مطلق مستجر دہین ہر آن مین بحسب شئون الٰہیہ ہوتی ہین فرماتے تھے
تم اللہ سے عفو و عافیت مانگا کرو بسبت الحاح سے اگرچہ تم صبور ہی کیون نہو اور جہان تک ہوسکے اصلاح طعمہ کی کرو
کہ یہ تمہاری اساس ہے بنا راسی سے تمام ہوتی ہے سارے اعمال صالحہ کی یہی بنیاد ہے اور اگر تم متجرد ہوا سباب سے
تو جو کچہ حقتعالی تمکو بہیجدے بغیر سوال سوا چاندی سونے ثیاب فاخرہ کے وہ تم قبول کرو تم مین جب کوئی بالغ مبلغ
رجال ہو جاویگا تو معلوم کرلیگا کہ یہ لقمہ کہان سے آیا ہے اور مستحق اکل کو پہچان لے گا جسطرح کہ معمار پہچانتا ہے
کہ اس طوب یعنی خشت کو کس جگہہ رکہے **ف** کہتے تہے محققین کا قول یہ ہے کہ اجسام اہل جنت ارواح مین
منطوی ہونگے ارواح ظروف اجسام ہوجاینگی بعکس اس دنیا کے پس ظہور و حکم دار آخرت مین واسطے روح کے ہوگا نہ
واسطے جسم کے اسی وجہ سے جس صورت مین چاہینگے تحول کرینگے جسطرح کہ آج حال ملائکہ و عالم ارواح کا ہے کہتے تہے اہل جنت
اگر چاہین گے تو تناسل ہوگا مرد اپنی زوجہ آدمیہ یا حور سے جماع کریگا اللہ تعالی نزدیک ہر دفعہ کے ولد ایجاد فرماویگا اسلئے
کہ اللہ نے نوع انسان کو غیر متناہی الاشخاص ٹہیرایا ہے دنیا و آخرت مین بسبب شرف کے فرماتے تہے اہل جنت کے
دُبر نہوگی مطلقاً نہ مرد کے لئے نہ عورت کے لئے اسلئے کہ اللہ نے دار دنیا مین دبر کو مخرج غائط بنایا ہے وہان غائط
نہوگا اکل و شرب پسینا ہوکر بدن سے بہجایگا اور اگر ذکر مرد و قبل زن وہان محتاج جماع نہوتے تو یہ بہی دونون
جنت مین نہوتے اسلئے کہ وہان بول بہی نہوگا لذت جماع اہل جنت کے خروج ریح سے ہوگی نہ خروج منی سے
کیونکہ وہان منی نہوگی زوجین سے ایک ہوا رائحہ مشک کے طرح کی نکل رحم سے ملاقی ہوگی شعرانی رح نے انکا کلام
بہت نقل کیا ہے سب کلمات سراپا لطف و برکت ہین رح ؕ

۴۸
شیخ ناصر الدین نحاس رح شعرانی کہتے ہین مین پانچ برس انکی صحبت مین رہا یہ رجال مستورین مین سے تہے
قدم تعب پر اپنے نفس کو بالکل راحت نہ دیتے نہ کوئی خواہش اوسکی پوری کرتے ولنعم ما قیل **ع**

ز فرہی بنفس در دنیا یہ آسائش
بہ در دخولیش ہم آغوش کردی مارا

حکایت انہون نے ایک دن پہلے موت شیخ افضل الدین سے خبر کردی اور کہا کہ وہ آج مر گئے کل ہم بہی
دفن ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے کرامات بہت ہین چونکہ یہ محب خمول و عدم شہرت تہے اسلئے زیادہ ذکر انکے کرامات
کا اسجگہ نہین کیا گیا سنہ ۹۴۵ھ مین انتقال ہوا رح ؕ

۴۹
شیخ علی کاورانی رح بہ کثیر المجاہدہ والریاضۃ تہے پانچ پانچ ماہ تک رات دن زمین پہ پہلو نرکہتے شعرانی کہتے
ہین مین سنہ ۹۴۳ھ مین بیس دن تک سفر حج مین مکہ معظمہ مین انکی صحبت مین رہا اسیطرح سنہ ۹۵۳ھ مین جب حج
کو گیا مدت موسم مین انکے کلام و اشارات و مواعظ و دقائق علم توحید سے منتفع ہوا انکے رسائل نافعہ ہین علم

طریق مین بعض پر مجکو اطلاع دی صاحب تمکین تھے اپنے مقام کو لوگون سے مستور رکھتے تھے یہانتک کہ غالب اہل مکہ انپر انکار کرتے اور کہتے تھے کہ یہ شخص محب دنیا ہے مجسے کہا یہ الله کا شہر اور اوسکی درگاہ خاصہ ہے جو کوئی اسجگہ متظاہر بصلاح ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف توجہ لاتے ہین الله سے اوسکو مشغول کر دیتے ہین مین جب شام سے اس جگہ اپنی حالت پر آیا لوگ معتقد ہو کر گہیرنے لگے مینے اظہار حب دنیا کا کیا اور سوال صدقات کا اسلئے کرنے لگا تاکہ مجسے نفرت کی اب مین بڑی راحت و استراحت مین ہون **ف** فرماتے تھے ارشاد تین قسم ہے ارشاد عوام کا طرف معرفت حدود و احکام فرض عین و فرض کفایہ کے ہوتا ہے جسکی شناخت مکلف پر واجب ہے ارشاد خواص کا طرف معرفت نفس کے ہوتا ہے یہ شناخت ہے وارد و واردات نفس اور خواطر ضمائر کے ارشاد خواص الخواص کا طرف معرفت اوس چیز کے ہے جو واسطے الله کے واجب ہے اور شناخت ہے تنزیہ صفات و اسما و افعال و ذات الہی کے طریق الی الله کمال شہود و ازدیاد حدود ہے جسکے لئے استقامت ثابت ہوئی اوسکو کلام کا اذن ہے وقوف ہمراہ مظاہر کے حجاب ظاہر ہے اور ترقی کرنا مظاہر سے کشف ظاہر ہے جو کوئی دعوی کمال طریقت کا بغیر ادب شریعت کرے اوسکے لئے کوئی برہان نہین ہے اور جو کوئی مدعی وجود حقیقت کا بغیر کمال آداب طریقت وہ بہی لابرہان لہ ہے من زہد فی فضول الثیاب کان من الاحباب فی باطن الزہد طمع وفی باطن الفقر وفی باطن العز ذل وفی باطن الذل عز واجر القیاس والله یعصمك من الناس کہتے تھے انسان اولا احسن تقویم مین پیدا کیا گیا اسلئے کہ وقت فطرت کے بلا شہوت تہا جب مبتلا بشہوات ہوا مردود الی اسفل سافلین ہوا انکا انتقال سنہ ۹۲۶ھ مین ہوا ہے *

شیخ محمد عبادلی رح شعرانی کہتے ہین مین مدت تک انکی صحبت مین رہا کوئی بات ایسی نہین دیکہی جو انکے دین مین شین ہو انکی ترتیب کنار اولیاء مین سبب لطف و کمال کے ساتہ ہوئی تہی کما قال الشیخ علی بن وفا رحمہ الله تعالی ؎

فما ثم فنا ولا انفنا		سوی الموافاۃ والوصال	

انکا انتقال مکہ مین سنہ ۹۴۵ھ کے بعد ہوا شعرانی رح نے انکو بالفاظ گرانمایہ یاد کیا ہے *

شیخ شمس الدین دیروطی رح واعظ جامع ازہر تہے نزدیک ملوک و امرا کے مہابت رکہتے تہے زاہد ورع مجاہد صائم قائم آمر ناہی تہے شعرانی کہتے ہین مین بارہا جامع ازہر مین انکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا دیکہا اہل مجلس کے آنسو بہتے ہین جب یہ بات کرتے سب خاموش ہو جاتے اکابر و امرا دولت آتے متخشع و ذلیل و صغیر ہو کر مجلس سے اوٹہتے جب انکا گذر شوارع مصر سے ہوتا لوگ دیکہنے کے لئے ازدحام کرتے اپنا کپڑا انپر پہینک کر اوسکو آنکہون سے لگاتے یہ لوگون سے گہر وغیرہ مین روپوش ہو جاتے **حکایت** یہ ایکبار سجر و میاط مین تہے کہ

سنہرنون نے آگہیرا اہل مرکب ڈرگئے انہون نے کہا کچہہ مت ڈرو مرکب کی طرف اشارہ کیا کہ اسی جگہہ پانی مین ٹہہر جا وہ
ٹہر گیا جنبش نکی سب نے توبہ کی ناخدا سے پوچہا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا شیخ شمس الدین دسیاطی کہا انکو خبر کردو کہ ہم سب
تائب ہوئے فرمایا انسے کہدو کہ طرف صحرا کے چلے جاوین **حکایت** ایکبار سلطان غوری پر بابت ترک جہاد کے
غصہ کیا سلطان نے انکو بلا بہیجا جب آئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلطان نے جواب ندیا انہون نے
کہا اگر تو جواب ندیگا تو فاسق ٹہیریگا اور معزول ہو جایگا کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر کہا تم سب کے
سامنے کیون ہمارا حق ترک جہاد مین کرتے ہو ہمارے پاس مرکب نہین ہین جنپر ہم جہاد کرین کہا تیرے پاس مال ہے جس سے
تو بندوبست کر سکتا ہے جب باہم زیادہ گفتگو ہوئی کہا سن تو خدا کی نعمت کو بہول گیا اور تو نے مقابلہ نعمت کا عصیان
کیا تجکو یاد نہین کہ تو ایک نصرانی تہا تجکو پکڑ لیگئے تہے اور دست بدست بکتا رہا یہانتک کہ اللہ نے تجپر احسان کیا
آزادگی و مسلمانی بخشی اور اس درجہ کو پہنچایا کہ تو سلطان علی الخلق ہوا اب عنقریب تجکو وہ مرض ہوگا جسکی علاج نہین ہے
پہر تو مر جائیگا کفن دیکر ایک تاریک گڑہے مین تجکو ڈالدینگے تیری ناک خاک آلودہ ہوگی پہر تو ننگا پیاسا ہوگا او ٹہیرگا سامنے حکم
عدالت کے کہڑا کیا جائیگا جو ذرہ برابر ظلم نہین کرتا ہے منادی ندا کریگا کہ جس کسی کا اسپر حق یا کوئی مظلمہ ہو اور غوری
پر دعوی رکہتا ہو وہ حاضر ہو ایک خلائق لا تحصی حاضر ہوگی جسکی گنتی سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے سلطان کا چہرہ
متغیر ہوگیا کاتب سر و حجاب سلطان نے کہا شیخ فاتحہ پڑہو یہ اسلئے کہ کہین عقل سلطان کی مختل نہو جاے تب شیخ
وہان سے چلے آئے اور سلطان کو افاقہ ہوا کہا شیخ کو لاؤ آئے دس ہزار دینار دئے کہ برج دمیاط طیار کرالو شیخ نے پہیر دئے
اور کہا مین ایک مرد مالدار ہون کسی کی مساعدت کا محتاج نہین ہون ہان اگر تو محتاج ہو تو مین تجکو قرض دیتا ہون اور
تجپر صبر کرتا ہون شعرانی کہتے ہین فما رأی اعز من الشیخ ذلک المجلس ولا اذل من السلطان فیہ
ھکذا کان العلماء العاملون پہر اپنے پاس سے چالیس ہزار دینار صرف کرکے برج دمیاط طیار کرایا انہون نے
منہاج نووی اور ستین مسئلہ پر شرح لکہی ہے قاموس نام کتاب فقہ مین تالیف کی ہے انکی کرامات ظاہر تہی اپنے
مرنے کی خبر بتعین یوم دی ویساہی ہوا کہا مجہسے خضر کہہ گئے ہین **حکایت** انکی بی بی نے انکو بعد ممات کے خواب
مین دیکہا کہا ما وقع لک مع منکر ونکیر جواب دیا کلمونا بکلام ملیح واجبناھم بجواب فصیح انکی عمر
کچہہ اوپر پچاس برس کی ہوئی سنہ ۹۲۱ مین انتقال کیا رح ؕ

شیخ محمد سندفاوی رح [۴۲] یہ ایک جوان آدمی صوام قوام قلیل الکلام حسن السمت کریم النفس محب وحدت تہے انکی نشست
مساجد مہجورہ و خرابے مین زیادہ رہتی تہی علی دوبیرح سے انتفاع لیا جبہ پہنا والدہ کے ساتہہ بارہ تہے اپنی آواز
اونچی بلند نکرتے مان سے کہتے ہبینی للہ عز وجل والمیعاد بیننا فی الآخرۃ تاکہ وہ انسے قطع طمع کرلین بارہ
سال قدم تجرید پر ماشی صافی حج کیا کسی سے نہ سوال کیا نہ کوئی چیز کسی سے قبول کی اخیر اسعد دنیا مین سنا بنت اور اصور

آخرت مین حذاقت غالب تہی کثیر التوجہ الی اللہ لیّن الجانب لعامۃ المسلمین واسع الاخلاق تہے کبہی ذکر سنا کہ کوئی انکو غصے مین تو
لانے ایک جماعت اہل طریق نے انسے استفادہ کیا شعرانی کہتے ہین انتفعت بمواعظہ وآدابہ وصحبتہ نحو خمس
عشرۃ سنۃ ما رایت شیبا یشینہ فی دینہ انکا انتقال ۹۳۳ھ مین ہوا ؛

شیخ احمد رومی رح مصر عتیق مین مقیم تہے شعرانی کہتے ہین مین دس برس انکی صحبت مین رہا کثیر المجاہدات والریاضات
تہے کہتے تہے بسبب اشتغال باللہ کے سترہ برس سے اپنے عیال سے نہین ملا ہون مینے سنت ادا کرلی بہت سی اولاد
ہوگئی مقصود حاصل ہوگیا کثیر العزلۃ محب خمول تہے کہتے تہے ما بقی للظہور الآن فائدۃ علوم نظر مین محقق و
بحار توحید مین غواص تہے اکثر ایام صائم رہتے لیکن ہین لشوش تہے ۹۰۰ھ کے بعد مرے ؛

شیخ شاہین محمدی رح مرید سید عمر روشنی تہے منجملہ لشکر سلطان قایتبائی کے بادشاہ سے کہا مجہے چہوڑ دو مین اپنے
رب کی عبادت کرون انہون نے آزاد کردیا بلاد عجم کی سیاحت کو نکلے ناحیۂ توریز عجم مین شیخ مذکور سے اخذ
کیا پہر مصر مین آکر جبل مقطم پر ایک مسجد بنایا ایک قبر کہودی تیس برس تک اوسی جگہہ رہے مصر مین نہ آتے
نہ سلطان ابن عثمان مین انکی بڑی شہرت ہوئی امرا و وزرا اوسکے زیارت کے آتے یہ کثیر المکاشفہ قلیل الکلام
تہے کوئی سارے دن انکے پاس بیٹہتا ایک بات بہی نہ سنتا کثیر السہر متقشف فی اللباس معتزل عن الناس تہے
۹۰۰ھ کے بعد وفات پائی رح ؛

شیخ عبد القادر سبکی رح منجملہ رجال اللہ اور اصحاب تصریف کے تہے قرآن بہت پڑہتے کثیر الشطح تہے جسکو انپا معتقد
جانتے اوسپر بہت تشفعیث کرتے کشف کا یہ حال تہا کہ دیوار و مسافت بعیدہ انکو اطلاع سے فعل انسان پر قصد
بیت مین جاجب نہوتے رات بہر کبہی شغل قرأت کبہی ضحک کبہی اپنے نفس سے گفتگو مین صبح تک رہتے
بازار مین جاتے اہل محلہ انکو بیگار مین پکڑ لیتے سب کے حوائج قضا کرتے ایک برتن رکہتے تہے سب لوگونکی فرمائش خرید
کرکے اوسی مین ڈال لاتے پہر جسکی جو چیز ہوتی وہ الگ الگ نکال کردیتے کسی کو شیرج کسی کو عسل کسی کو زیت
جاڑے انکے پاس ایک حمارہ اور اوسکی اولاد تہی اوسکے منہہ پر برقع ڈالتے کہتے کہین اسکو نظر نہ لگ جائے جب
کشتی نہ ملتی تو اوسی گدہے پر سوار ہو کر پانی مین ایسے جاتے جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہے ایسی بات کہتے جس کے
ذکر سے عرفا حیا آتی ہے ایک بار ایک لڑکی سے پیغام نکاح کیا اوسکو دیکہکر بہت خوش ہوئے اوسکے روبرو اوسکے باپ کے
سامنے ننگے ہوکر کہا دیکہ لے تو دوسرے سے کہین کہنے لگے کہ اسکا بدن سخت ہے یا برص ہے یا اور کچہہ بلا ہے پہر ذکر کو پکڑ کر
کہا دیکہ لے کہ یہ تجہکو کافی ہے یا نہین کہین تو کہنے لگی کہ یہ بڑا ہے مین اسکی متحمل نہونگی یا چہوٹا ہے یہ مجہکو کافی نہوگا تو مجہے
بڑے ذکر کا آدمی طلب کرے ف انکی دختر تہی جہان کہین جاتے اوسکو اپنی پشت پر لادے پہرتے یہانتک
کہ وہ سیانی ہوگئی انکے دوش پر رہتی کہتے مین اسکو ڈرسے اولاد زنا کے لادے پہرتا ہون کبہی اوسکے کپڑے

حوض پر وہ ہوتے کو لیجاتے جب تک کپڑا خشک ہوا ایک گڑہا زمین میں کہود کر اوسمین اوسکو ڈالکر خاک سے چہپا
دیتے آخر عمر میں عمدہ اسپ پر لباس شاہانہ پہنکر اور مثل جاویش کے عمامہ پر ریش وار باندہ کر سوار ہوتے جو کوئی دیکھتا
جانتا کہ کوئی جاویش ہے داؤد پاشا انکی بات رد نکرتا اسی طرح دفتردار و ابن بغداد وغیرہ قضاۃ شرع کبہی بعض
منکرین پر دعاوی باطلہ مخالف ظاہر شرع کرتے قضاۃ چارناچار حکم دیتے مقدور نہ تہا کہ مخالفت کر سکیں بہت
گہر منکرین کے ویران کر دئے کثیر العطب تہے سنہ ۹۱۰ کے بعد مرے رح *

شیخ احمد کعکی رح عابد زاہد کثیر الغوص فی علم التوحید تہے لکن زبان مغلق تہی بات سمجہہ میں نہ آتی تہی اکثر کپڑا
انکا موضع رکبہ سے پڑا ہوتا بسبب کثرت سجود کے رات دن میں چالیس ہزار بار درود پڑہتے اور بارہ ہزار
تسبیح کرتے اسکے سوا اور بہت احزاب واسمار تہے معہذا اباتباع شیخ کثیر الشطح تہے یہانتک کہ ٹہیرنا آدمی کا انکے
پاس مشکل ہوتا تہا نیز محبت خمول وعدم شہرت کی غالب تہی زاویہ میں نہ رہتے بازار و دکان میں جا بیٹہتے شعرانی
کہتے ہیں میں بیس برس سے زیادہ انکی صحبت میں رہا جو کچہہ میرے گہر میں حال گذرتا سب مجہسے کہدیتے میرے
خطرہ پر مجہکو آگاہ کر دیتے اکثر لوگ انکے معتقد تہے بسبب کثرت تشبیث کے قولاً نہ فعلاً یہ اپنے حال کو مستور رکہتے
پنجم رجب سنہ ۹۵۲ میں انتقال کیا رح *

شیخ علی ہندی رح نزیل مکہ شعرانی کہتے ہیں سنہ ۹۴۷ میں میری انسے ملاقات ہوئی میں بارہا انکے پاس گیا یہ میرے پاس
آئے یہ عالم ورع زاہد نحیف البدن تہے تو اونکے بدن پر ایک اوقیہ گوشت بہی بسبب کثرت جوع کے نہ تہا کثیر الصمت
کثیر العزلۃ تہے سوا نماز جمعہ کے اپنے گہر سے باہر نہ آتے فقط جمعہ کو حرم میں آکر آخر صفوف میں نماز پڑہکر جلد چلے جاتے
ایک دن مجہے ابتداءً اپنے گہر کے لیگئے میں اونکے پاس ایک جماعت فقراء صادقین کی دیکہی ہر فقیر کا ایک جہونپڑا گرد
انکے گہر کے تہا وہ اوسمیں متوجہ الی اللہ رہتا کوئی تالی تہا کوئی ذاکر تہا کوئی مراقب کوئی مطالع فی العلم ما اعجبنی
فی مکۃ مثلہ ولہ عدۃ مولفات منہا ترتیب الجامع الصغیر للحافظ السیوطی ومنہا مختصر النہایۃ
فی اللغۃ مجہکو ایک قرآن شریف اپنے ہاتہہ کا لکہا ہوا دکہایا ہر سطر ربع حزب تہا ایک ورقہ میں اور مجہکو دو نصف فضۃ
دئے اور کہا الق المعذرۃ فی ہذا البلد اللہ نے اونکی برکت سے مجہکو حج میں وسعت بخشی یہانتک کہ بہت مال
عظیم صرف کیا معلوم نہیں کہاں سے آیا رضی اللہ عنہ انتہی کلام الشعرانی میں کہتا ہوں یہ مشہور ہیں بلقب متقی انکے
خلیفہ شیخ عبد الوہاب متقی تہے جنسے شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مکہ معظمہ میں خلافت حاصل کی تہی انکا ترجمہ اخبار الاخیار
وانتصار وغیرہ میں شیخ دہلوی اور خاکسار نے لکہا ہے رحمہم اللہ تعالی وایانا *

شیخ شعبان مجذوب رح یہ مصر میں منجملہ اہل تصریف کے تہے وقائع زمان مستقبل کی خبر دیتے تہے شیخ علی خواص کہتے
ہیں اللہ تعالی انکو رویت ہلال سے سال بہر کے حال پر مطلع کر دیتا ہے ہلال کو دیکہا اور معلوم ہو گیا کہ اس سال عبادا

گیا کہ دینے والا ہے انکو جب موت مہالکم پر اطلاع ہوتی مجھکو اوس رات کی کا گوئی بکری اونٹ کا جوڑا پہنتے شعرانی کہتے ہین جبپر جو رات کو گذرتا وہ کہلا ہے جیسے **حکایت** ریف سے ایک عورت آئی اس ارادہ سے کہ اوسکی دختر کا نکاح دامادسے فسخ کروا دیا جائے کیونکہ وہ ایک مدت سے غائب ہے وہ شب کو میرے گھر ہی مجھے معلوم بہی نہ تہا مجھکو شیخ شعبان نے مجھے کہلا بہیجا لا تفرق بین راسین فی الحلال مین سمجھا کہ اوسکا خاوند عنقریب آجاویگا مینے اوس عورت سے کہدیا وہ چلی گئی ایسا ہی ہوا حالانکہ اونسے مجھسے کچھ حال نہ کہا تہا اوسکے جی مین تہا کہ دن چڑہے کہیگی **ف** یہ کراسی مسجد پر دن جمعہ کے جاکر کئی سو تین سو اسور قرآن کے پڑہتے کوئی انکار نکرتا عامی یہ سمجہتا کہ قرآن پڑہتے ہین اسلیے کہ فواصل مین شبہ آیات کا ہوتا ایک دن اپنے گہر کے دروازے پر طریقہ فقہا دیکھ کچھ پڑہ رہے تھے مینے کان لگاکر سنا کہتے تھے وما انتم فی تصدیق ہود بصادقین ولقد ارسل اللہ لنا فی قوماً بالمؤتکفات یضربوننا ویاخذون اموالنا ومالنا من ناصرین پہر کہا الصواجل ثواب ما قرأناہ من الکلام العزیز فی صحائف فلان وفلان الی آخر ما قال **ف** یہ برہنہ رہتے ایک لنگی یا چمڑے سے قبل و دبر کو چہپائے رکہتے یا بوریا باندہ لیتے زینت حلال دنیا کو مثل حرام کے جانتے تھے اور پرہیز کرتے خلائق کو انکے ساتھ اعتقاد اتنا تھا کسیکو نہین دیکھا کہ انپر انکار کرتا بلکہ انکی رویت کو ایک عید جانتے تھے اور اللہ کی رحمت سمجھتے تھے سنہ ۹ کے بعد انتقال ہوا ❁

شیخ صالح یہ معتزل عن الناس تھے جامع آل ملک ابراہیم مین رہتے تھے چالیس برس تک اکیلے رہے رات دن گرمی سردی مین اکابر انکے پاس جاتے برکت حاصل کرتے جو عباء یا کپڑا پہنتے اوسکو نہ اوتارتے یہانتک کہ وہ خود ہی گل کر گر جاتا شعرانی کہتے ہین مین تیس برس انکی صحبت مین رہا سنہ ۹ کے بعد انکا انتقال ہوا ❁

شیخ محمد صوفی ساکن نیل شہر فیوم یہ اکابر عارفین سے تھے حیاکت کرکے اپنے ہاتہ کی مزدوری محنت سے کہاتے کسی سے کوئی شے قبول نکرتے مشکلات مسائل شیخ ابن عربی کو بافصح عبارت حل کرتے فرماتے تھے سیر الی اللہ دو قسم ہے ایک سیر الی اللہ دوسری سیر فی اللہ جب تک سالک سالک فانیہ مین کہ طریق عدم مین رہتا ہے تو وہ سیر الی اللہ مین ہوتا ہے پہر جب کرہ وجود کو قطع کر جاتا ہے تو پاس معبود کے پہنچ جاتا ہے اور یہ رتبہ حاصل نہین ہوتا مگر طریق اسمار سے سو بدایت مین تو تو ہے اور نام نام ہے اور وسط طریق مین کبہی تو ہے اور کبہی نام ہے اور نہایت مین تو ہی تو ہے نام نہین ہے الی آخرہ ❁

	در قید نام ماند گر از نشان گذشت		در کیش ما تجرد عنقا تمام نیست	

شعرانی کہتے ہین وا طال فی ذلک بکلام یدق علی العقول سحر کہتے تھے میری ملاقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب چاہون ہو جاتی ہے یعنے بیداری مین شعرانی کہتے ہین وھو صادق لانہ صالح سالم

فی کل مکان وجدت فیہ شریعتہ وما منع الناس من رؤیتہ الا غلط حجابہم پھر کہا کہ مین انکی صحبت مین ۳۵ برس رہا اور انکے کلام واشارات سے منتفع ہوا رح ؛

۴۱ شیخ عبدالعال مجذوب رح یہ قمیص نہ پہنتے تھے گرما سرما مین ایک ازار پر اکتفا کرتے سر برہنہ رہتے ہمیشہ حفظ طہارت رکھتے نماز تمام وکمال باطمینان تام وذبول کامل پڑہتے کانہ جذع نخلۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرتے تھے انکی شعر خوانی سے لوگون کو عبرت ہوتی روتے بلاد وقری مین گشت کرتے پھر مصر مین آجاتے مسواک ازار مین باندھے رہتے اور شکم سے کفن بندھا رہتا یہانتک کہ وفات ہوئی اور ایک بڑا ابریق لبریز آب لئے پھرتے گلی کوچون مین سبکو پانی پلاتے قریب وفات آکر کہا فقرا کس جگہ دفن ہوتے ہین مینے کہا اللہ اعلم کہا قلیوب مین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تین دن کے بعد وسط قلیوب مین لیجا کر دفن کیا رح سنہ ۹۰۰ مین انتقال فرمایا رح ؛

۴۲ شیخ خلیل مجذوب رح یہ اصل مین قریہ منیتین کے تھے ننگے رہتے پھر سنہ ۹۰۴ مین قریہ شبیبین مین آئے شعرانی کہتے ہین جب ہم وہان واسطے عمارت جامع کے گئے اونکو اوسی بقعہ مین مقیم پایا جہان ہمنے جامع بنائی ہے لوگون نے کہا یہ ایک سال سے یہان گڑھا کھودتے تھے اور الجامع الجامع کہتے تھے جب ہم ساحل بحر پر آئے انہون نے نکل کر ہمسے ملاقات کی اور ہنستے تھے اور اظہار سرور کیا اور جب تک عمارت جامع ہو ہمارے ارد گرد رہے انسے کرامات خارقہ وکشوفات صادقہ ظاہر ہوئی رح سارے دن شہر مین چکر مارتے کبھی چلاتے کبھی خاموش ہوتے **حکایت** ایکدن مینے دیکھا کہ کوم بلد پر چڑہتے ہین جی مین کہا یا ترہی ہل ھو احمد بن ادہم برہانی وہان سے چلا کر کہا یا حدائہ یا داعیۃ لیشیر انہ برہانی سنہ ۹۲۰ کے بعد انتقال کیا رح ؛

۴۳ شیخ عامر مجذوب رح یہ اصل مین قریہ بہجورہ کے تھے رات دن خاموش رہتے لیل ونہار ایک کوم عالی پر کھڑے رہتے ایک پتھر کا طوق تھا اوسکو رسیان دونون پاؤن کے حرکت دیا کرتے پاؤن جیا ہوتے عمامہ بونن یک قنطار تہا کسیکی طاقت نہ تہی کہ اوسکو سر پر اوٹھا سکتا نہایت ذکی تھا خود کچھ نہ کھاتے جب کوئی سامنے لاکر رکہدیتا تب کہا لیتے اگرچہ ایک ماہ تک کہانا نہ ملتا سنہ ۹۲۰ کے بعد انتقال کیا ؛

۴۴ شیخ عمر مجذوب یہ کثیر المکاشفات تھے شعرانی کہتے ہین جب سلطان قانصوہ غوری نے طرف مرج دابق کے سفر کیا اور معرکہ ابن عثمان مین قتل ہوا ہمنے انسے کہا کیا سلطان ابن عثمان مصر مین داخل ہونگے کہا ہان اور اس جگہہ پر اوسکا گذر ہوگا یہ موضع اوسکے حافر فرس کا ہے ہمنے اس بات کو یاد رکہا جب سلطان سلیم مصر مین آئے اوسی جگہہ اونکے فرس کا حافر واقع ہوا جو جگہہ کہ شیخ عمر نے متعین کردی تہی یہ امور مستقبلہ کی خبر دیتے اور نصب وعزل وموت ولاۃ کا حال بیان کرتے ؎

کہ ستانند و دہند افسر شاہنشاہی	دمے سکیدہ رندان قلندر باشند

عجب سوتے تو سر زمین پر نہ رکہتے سر کو زمین سے صبح تک اوٹھائے رہتے اور ساری رات جاگتے ؎

تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات	تو یہ بہی شکوا ہی زلف یار ہاری رات
چلا ہے روز قیامت برابری کرنے	تو کوئی کہیل تماشا ہوئی ہماری رات

جب قمیص پہنتے نہ اوتارتے یہانتک کہ وہ گل جاتا سر پر فقط ایک عرقیہ سفید بغیر کلاہ رکہتے عمامہ نہوتا شعرانی انکی صحبت مین تیس برس رہے ہین ؂

شیخ سلیمان خاقانی رح ۳۰ سال تک پہلو زمین پر نہ رکہا بطور تحدیث بالنعم اکثر اوقات مساجد مہجورہ و بساتین خراب مین رات دن بسر کرتے انکے کپڑے کبہی پرانے ہوتے کبہی لباس قضاۃ و تجار پہنتے رنگ کپڑے کا کبہی سرخ قرمزی رکہتے کبہی زرد کبہی بہت موٹے ہو جاتے کبہی بہت دبلے ہر رات کا واقعہ الگ الگ مجہسے کہدیتے گویا میرے پاس بیٹہے تہے محب خمول و عدم شہرت تہے جس مکان مین کوئی انکو پہچانتا وہان سے نقل کر جاتے کبہی برکۂ حبش مین کبہی رید انیہ مین کبہی جزیرہ وسطانیہ مین ہوتے ؎

یوماً بحزوی ویوماً بالعقیق وبا	لعذیب یوما ویوماً بالخلیصاء
رہتے ایک جا نہین عاشق بدنام کہین	دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

مصر مین نہ آتے حوالی مصر مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف نقل کرتے رہتے اپنا جہوپڑا خشت خام سے بغیر مٹی کے بناتے وہ ہر موسم منہدم ہو جاتا پہر دوبارہ اوسکو بناتے کسیکو طین سے بنانے نہ دیتے سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا رح ؂

شیخ شہاب الدین بن داود منزلاوی صالح سنتی محمدی تہے ملازم عمل بالکتاب و السنہ رہتے شعرانی کہتے ہین میری خرید آنکہ سے بعد شیخ محمد بن عنان کے انسے زیادہ اضبط للسنہ کسیکو نہین دیکہا ہے فرماتے تہے جو شخص ارادہ حفظ سنت کا رکہے اوسکو چاہئے کہ عامل بالحدیث ہو کہ وہ سنت نزدیک اوسکے متقید رہیگی ہیہ اوسکو نہو لیگا یہ تدلیس علم کرتے اور اپنے زاویہ مین کتب تصوف پڑہاتے جتنے لوگ و بیاط کے مادر وارد ہوتے وہ انہین کے پاس ٹہیرتے شعرانی انکی صحبت مین قریب چالیس برس کے رہے کہتے ہین مینے کبہی نہین دیکہا کہ کسی شئے مین اپنے احوال سے زائغ عن السنہ ہوئے ہون رح سنہ ۹۹۱ مین عمر اسی برس سے زیادہ کے ہوکر مرے رح ؂

شیخ علی عیاشی ستر برس سے کچہہ اوپر زمین پر پہلو نہ رکہا اگر بیماری سے استقبال انکا دن رات یہی قرارت یا ذکر یا نماز رہتا تہا یہ ابلیس کو دیکہتے اور اپنی عصا سے اوسکو مارتے ایک دن ابلیس نے انسے کہا مین عصا سے نہین ڈرتا ہون نور قلب سے ڈرتا ہون

حکایت ایک رات مجلس درود خوانی مین شب جمعہ کو ہمارے پاس بیٹہے رہے مجلس مین ایک انسان کو لاٹہی سے مارا اوسنے کہا مجہے کیون مارتے ہو کہا مین تو شیطان کو مارتا ہون جو تیری گردن پر سوار ہے اور

دونون پاؤن اپنے تیرے سینے پر لٹکائے ہوئے بیٹھا ہے اولیاء اموات اکثر انکی زیارت کو آتے خصوصًا امام شافعیؒ
جو شخص انکے حال کو نہ جانتا وہ کہتا کہ یہ خرف ہین شعرانی کہتے ہین مینے ایکبار دیکھا کہ نماز عشا سے قرآن کسو لا طلوع فجر تک
فقط پانچ حزب پڑہتے ترتیل و تفکر سے ہم لوگ جوان تھے رات کو جب اوٹھتے انکو کھڑے ہوئے نماز پڑہتے دیکھتے
ہمیشہ یہی حال رہا ہمنے نہین دیکھا کہ کوئی فرش یا تکیہ رکھتے یہانتک کہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے کبھی اپنے اوراد کو ناقص
نکیا جب کوئی وضو کرانے والا نہ ملتا تو اولیا آکر وضو کرا دیتے تھے یہ کہتے کہ مجھکو امام شافعی نے اسوقت وضو کرا دیا آج
فلان نے وضو کرایا پھر اوسی وضو سے نماز پڑہتے بعض لوگ جو سنکر تھے کہتے تھے کہ شیخ خفیف العقل ہوگئے ہین رح
سنہ ۹۰۰ کے بعد انتقال کیا رح ؎

ذیل الخاتمہ

شعرانی رح کہتے ہین یہ آخر طبقات ہی مین چاہتا ہون کہ ذرا سا حال علماء عاملین اہل مذہب اپنے کا بھی فقط
تبرکًا ذکر کرون اور خوشبو انکی عبیر مشک کی پھیلاؤن سونگھتا ہون اور اللہ سے توفیق چاہتا ہون **ا** ابو بکر بن اسحق
ضبعی امام جمیع علوم تھے کبھی سفر و حضر مین قیام لیل کو ترک نکرتے تھے نگرامین نہ سرامین ؎

	گرما بگذشت و این دل زار ہمان		سرما بگذشت و این دل زار ہمان
	القصہ ہزار سرد و گرم عالم		برما بگذشت و این دل زار ہمان

۲ ابن صباغ حافظ مذہب صائم الدہر تھے **۳** قمولی کبھی لا الٰہ الا اللہ کہنے سے نہ تھکتے **۴** ابو العباس دیبلی ہمیشہ
صائم رہتے درس قرآن دیتے دن کو خیاطی کرتے شام کو نماز مغرب پڑھکر مشتغل بہ فقہ رہتے **۵** ابو زید مروزی زاہد
مستقشف تھے انکے اصحاب کہتے ہین ہم مرتے دم تک ان سے ملا کئے ہین گمان نہین ہے کہ فرشتون نے کوئی خطا ان پر
لکھی ہو **۶** امام ابن الحداد ہر رات دن مین ایک ختم کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور ہر جمعہ کو
ایک دوسرا ختم کرتے دو رکعت نماز مین اندر جامع کے قبل نماز کے **۷** امام ابو جعفر ترمذی انکا نفقہ ہر ماہ مین
چار درہم تہا کسی سے سوال نکرتے اکثر ہر دن ایک دانہ زبیب کا کہاتے معہذا بڑے شجاع تھے **۸** امام ابن خزیمہ
ادب مین ضرب المثل تھے خصوصًا اپنے شیخ یوشنجی کا نہایت ادب کرتے تھے انسے ایک مسئلہ پوچھا یہ جنازہ مین تھے
کہا کلا افتی حتی اوارہٖ استاذی التراب **۹** شیخ ابو العباس نیساپوری یہ کہتے تھے کہ مینے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے بارہ ہزار ختم کئے ہین اور بارہ ہزار قربانی کی ہے **۱۰** امام احمد بن بردنبہ بخاری یہ ہر دن ایک
ختم کرتے اور رات کو وقت سحر ایک ثلث قرآن الگ پڑہتے مجموع اسکا ایک ختم اور ایک ثلث ہوتا کہتے تھے
ارجو ان القی اللہ تعالیٰ وکاتبا سیئتی اقی اغتبت احدا **۱۱** شیخ تقی الدین ابن دقیق العید یہ کہتے تھے مینے

عربی کلمہ نہ کہا اور نہ کوئی ایسا فعل کیا جسکا جواب مجکو سامنے اللہ کے دینا پڑے ۱۲ امام محمد نیسابوری سات سو دن نماز پڑہتے اور روزہ رکہتے اگر کوئی مستفتی آجاتا فتوی دیتے ورنہ نماز پڑہنے لگتے ۱۳ امام محمد معروف بالفقیہ الحرام شاگرد ابو اسحق شیرازی تھے ہر دن جمعہ ہزار بار قل ہو اللہ احد سنجہا اور راد کے پڑہا کرتے ۱۴ امام حسن اصبہانی ہر شنبہ کو اپنے تلامذہ سے علیحدہ ہوکر روتے یہانتک کہ آنکہین جاتی رہین فرماتے تھے جو مجہسے پہلے تھے وہ خوب رویا کرتے تھے پہر بہی قائم بواجب حق خدا نہ تھے ٥

رگون مین دوڑتے پہرنیکے ہم نہین قائل		جو آنکہ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہے	

۱۵ شیخ زین الاسنار دمشقی رح انہون نے رات کے تین حصے کیے تہے ایک ثلث مین تلاوت و تسبیح کرتے دوسرے ثلث مین سوتے تیسرے ثلث مین عبادت و تہجد کرتے انکا سجدہ بہت دراز ہوتا اسی طرح حال دن کا تہا ۱۶ امام حسن بن سمعون امام زاہد ورع کثیر التہجد تہے اپنے گہر سے کم نکلتے مگر ایام جمع مین واسطے نماز کے باقی طول نہار تعبد بیت مین رہتے ۱۷ شیخ ابو علی یہ امام زاہد صامت تہے سلطان نے انپر واسطے قبول قضا کے اکراہ کیا نہ مانا دس دن تک قید رکہا پہر چہوڑ دیا یہ ابن شریح پر بابت ولایت قضا کی عیب لگاتے تہے اور کہتے تہے هذا الامر لم یکن فی اصحابنا انما کان فی اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
۱۸ ابو عبد اللہ حاکم کہتے تہے مین ہمراہ شیخ حسین نیسابوری کے قریب سے تیس سال سفر و حضر مین رہا ہون نہین دیکہا کہ اونہون نے کبہی قیام لیل ترک کیا ہو ہر رکعت مین ایک سبع پڑہتے تہے ۱۹ امام بغوی زاہد ورع تہے یہانتک کہ فقط خشک روٹی کہاتے جب بہت کہا سنا تو زیت سے کہانے لگے مرتے دم تک یہی حال [illegible] امام قفال مروزی انپر حال درس مین غلبہ لگا رہتا یہانتک کہ بیہوش ہو جاتے جب افاقہ مین آتے [illegible] عصا پیر ادیتا رح ۲۱ ابو بکر نیسابوری قائم اللیل تہے یہانتک کہ چالیس سال نماز صبح [illegible]

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		کہ تلخ کرد برائی تو خواب شیرین را	

۲۲ شیخ عبد اللہ اصفہانی مشہور با بن اللبان یہ لوگون کو نماز تراویح پڑہا کر پہیر دیتے پہر کہڑے ہوکر طلوع فجر تک نماز پڑہا کرتے پہر بعد صبح کے بیٹہکر درس کرتے رمضان مین رات دن نہ سوتے ۲۳ ابن ابی حاتم زاہد ورع خاشع تہے نظر طرف آسمان کے نہ اوٹہاتے **حکایت** ایک شخص نے درس مین آکر کہا کہ سور طرطوس ایک جانب سے منہدم ہوگیا ہے ہزار دینار مین طیار ہوگا شیخ نے حاضرین سے کہا من یعمرہ وانا اضمن لہ علی اللہ قصرا فی الجنۃ ایک مرد عجمی جاکر ہزار دینار لے آیا کہا اکتب لی ورقۃ بھذہ الضمانۃ شیخ نے اوسکو لکہدیا وہ عجمی مرگیا ورقہ اپنے ساتہہ قبر مین لیگیا ہوا سے وہ ورقہ اوڑ کر کنار شیخ مین آپڑا اوسکی پشت پر لکہا تہا قد وفینا ما ضمنتہ ولا تعد ۲۴ شیخ عبد الرحمن انباری نحوی یہ اپنے گہر کبہی چراغ

...س لئے کہ شن زیت صاف نہ تھا ٥

ان بیت انت ساکنه		غیر محتاج الی السراج

ایک بوریا نرکل کا نیچے بچھاتے ایک پرانا کپڑا اور موٹا عمامہ پہنے رہتے اوسی لباس مین جمعہ پڑہاتے لوگ شناخت نہین
مین درمیان انکے اور شحاذین کے کچھ فرق نکرتے سوا جمعہ کے گہر سے باہر نہ نکلتے ۲۵ شیخ ابو الحسن [illegible]
[illegible] عالم ورع زاہد تھے چالیس برس سے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جب سے کہ ترکمان نے [illegible] لیا
مچھلی کہاتے تھے پھر یہ سنا کہ بعض اہل لشکر نے لب نہر کھانا کہا کر اپنا دسترخوان نہر مین جھاڑ دیا تھا اوس دن سے مچھلی کھانا
بھی ترک کر دیا باپ کی طرف سے ایک زمین ارث مین ملی تھی اوسکی زراعت کر کے قوت بسری کرتے اوس زمین مین
ایک کنوان تھا اور بیل تھا ایک دن پانی برسا بیل چھوٹ گیا زمین ہمسایہ مین چلا گیا جب وسکو لائے تو اوسکے
پاؤن مین کیچڑ لگی تھی وہ مٹی انکی زمین سے مختلط ہو گئی اوس دن سے وہ زمین لوگون کے لئے چھوڑ دی زراعت کرنا
ترک کر دیا گہر مین ایک چولہا تھا جسمین روٹی پکاتے تھے فقرا انکی زیارت کو آتے یہ گہر مین نہ تھے چولہا ایک طرف سے
شکستہ ہو گیا تھا ایک فقیر نے اوسکو مٹی لگا کر درست کر دیا اوس دن سے اوسمین روٹی پکانا چھوڑ دیا اسلئے کہ شاید
وہ فقیر مرتبہ ورع مین انکے قدم بہ قدم نہ تھا ۲۶ شیخ عبد اللہ رازی رح یہ شاگرد ابو اسحق شیرازی تھے مجاب الدعوة تھے
ایکبار حج کو گئے حاجیون کے پاس پانی نہ رہا اونہون نے انسے کہا اے فقیہ ہمارے لئے استسقا کرو آگے بڑہ کر کہا
اللهم انك تعلم ان هذا البدن لم يعصك قط فی لذة پھر استسقا کیا اللہ نے پانی برسایا گویا مشکون کے
منہ کھل گئے ۲۷ شیخ ابو الحسن بقری رح یہ عالم عامل تھے طول لیل نماز مین طول نہار صیام مین رہتے عارف زاہد تھے
انکے اور انکے بہائی کے درمیان مین فقط ایک عمامہ و قمیص تھا جب ایک گہر سے باہر نکلتا تو دوسرا گہر مین بیٹھا رہتا
۲۸ شیخ ابو الحسن استرآبادی ساری عمر مجتہد فی العبادة رہے سارے دن لکہتے قرآن باواز بلند پڑہتے ایک کام دوسرے
کام سے انکو مانع نہوتا جب کوئی انکے پاس آتا اور لغو بات کرتا تو اوس سے کہتے نکل جا اگرچہ اعز ناس ہوتا صاحب
درس و فتوی و مجلس نظر و توسط تھے [illegible] ہر دن ایک ختم کرتے رح ۲۹ شیخ علی بن مرزبان امام ورع زاہد
تھے کہتے تھے ما اعلم لاحد قط علیّ مظلمة فی مال او عرض حالانکہ انکے شخص پر امر تحریم غیبت و سوء ظن
بالمسلمین مخفی نہین رہ سکتا ہے ۳۰ امام ابو الحسن اشعری امام تھے سنت مین مقدم تھے اقران متکلمین پر انہون نے
بیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑہی انکا نفقہ ہر سال سترہ درہم تھا ۳۱ حافظ ابن عساکر امام زاہد ورع
تھے مواظب تھے نماز جماعت پر مسجد مین کثیر التلاوت کثیر النوافل و الاذکار تھے اناء اللیل و اطراف النہار ذاکر و تالی رہتے
ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا نماز تہجد مین کیا کرتے ۳۲ شیخ ابو الحسن قزوینی صاحب کاشفہ و متکلم علی الخواطر
تھے ملازم صمت اپنے گہر سے باہر نہ نکلتے شعرانی کہتے ہین فكل هولاء كانوا علماء عاملين غير مشهورين بالعبادة

والزهد والورع رضی الله تعالی عنهم فذکرناهم لننبه علی فضلهم رجاء الخیر والترحم علیهم رحمهم الله
تعالی والاقتداء بهم واما من اشتهر بالعبادة والزهد والورع کالشیخ ابی اسحق الشیرازی والامام الغزالی والامام
الرافعی والامام النووی رضی الله عنهم ورحمهم ونفعنا بهم فالاشیاء اشهر تهم اسکے بعد انہون نے یہ
لکہا ہے کان الفراغ من کتابة تالیفها خامس عشر رجب سنة اثنتین وخمسین وتسعمایة بمصر المحروسة
والحمد لله رب العالمین وکتاب طبقات مطبع بولاق مصر مین بصیغہ خالص کر سنہ ۱۲۷۶ مین طبع ہوئی تہی آج یہ ترجمہ
اوسکا بطور تلخیص باستہ پیش خاکسار کے روز سہ شنبہ سلخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری قدسی کو شہر بہوپال محل رشک
عالیہ تاج محل نام مین تمام ہوا۔ ست ۱۲۷۶ھ مین شعرانی نے ترجمہ اپنا بالاستقلال اس کتاب مین نہین لکہا اسلئے
ذکر تحفہ نکا اسجگہ مین اپنی کتاب تاج مکلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والاول سے نقل کرتا ہون ف
شیخ عبد الوہاب احمد بن علی رح انکو شعرانی وشعراوی کہتے ہین یہ عالم محدث صوفی صاحب کرامات وتالیفات نفیسہ
تہے سلالۂ اولیاء امجاد وعلماء افراد ہین علوم طریق قوم مین استاد ہین فرماتے تہے من أخلاق السلف الصالح
ملازمة الکتاب والسنة کلزوم الظل للشاخص ولا یتصدر احدهم للارشاد الا بعد تبحره فی علوم
السنة المطهرة قال وهذا الخلق قد صار غریبا فی فقراء هذا الزمان فصار احدهم یجتمع بمن
لیس له قدم فی الطریق ویتلقف منه کلمات فی البقاء والفناء والشطح مما لا یشهد له کتاب ولا سنة
ثم یلبس له جبة ویرخی له عذبة ثم یسافر الی بلاد الروم مثلا ویظهر الصمت والجوع فیطلب
لم مرتبا الی قوله وکان شیخنا علی الخواص یقول ان طریق القوم محررة علی الکتاب والسنة تحریر الذهب
والجوهر وذلک لان لهم فی کل حرکة وسکون نیة صالحة موزونة فی میزان السنة ولا یعرف
ذلک الا من تبحر فی علوم الشریعة یہ بہی فرماتے تہے کہ اخلاق قوم مین سے ایک یہ بات تہی کہ وہ ہر قول وفعل
مین توقف کرتے تہے جبتک کہ اوسکو میزان کتاب وسنت مین تول نہ لیتے ترک کرتے معلوم ہوا کہ تبحر وعمل مردم پر اقوال وافعال
مین اکتفا نکرتے تہے اس احتمال سے کہ مبادا کہین وہ قول یا فعل منجملہ بدعات کے نہو جسکے لئے کتاب وسنت شاہد نہین
ہین حدیث مین آیا ہے ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ سنت بدعت ہو جائیگی کوئی بدعت جب ترک ہوگی تو لوگ
کہین گے کہ ایک سنت ترک ہوگئی وذلک لتوارث الفروع البدع من أصولهم فلما طال الزمن العمل
بالبدع ظن الناس انها سنة مما سنه رسول الله صلعم انتهی ولنعم ما قیل ع [illegible]
انتقال انکا سنہ ۹۷۳ ہجری مین ہوا کتاب تاج مکلل سنہ ۱۲۹۹ مین تالیف وطبع ہوئی ہے اس کتاب مین تراجم علماء حدیث و
فقہ کے لکہے گئے ہین خصوصاً اون علماء کے جو متبع کتاب وسنت وبالغ مبلغ اجتہاد تہے یہ کتاب تذکرہ اہل علم مین مثل
کتاب طبقات شعرانی رح کے تذکرہ اہل طریق مین ہے دونون کتابین اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہین چند صد

علما کا ترجمہ بعضاً و خلفاً اوسمین لکہا گیا ہے وللہ الحمد اس سے پہلے بیٹے کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود
الابرار فارسی مین لکہے تہے اوسمین تراجم ایک جماعت اولیاء زمانہ اول و آخر کے مع بعض ملفوظات کے لکہے گئے ہین
بعض رجال اس ترجمہ کی اوس کتاب مین بہی موجود ہین اور سنہ ایک ہجری سے سنہ تالیف تک ذکر اولیاء ہند وغیرہم
کا اوسمین مرقوم ہے غرضکہ دو کتابین سیری طبقات اہل علم مین ہین ایک اتحاف النبلاء یہ فارسی ہے دوسری
تاج مکلل یہ عربی ہے اور دو کتابین طبقات اہل طریق مین ہین ایک تقصار یہ فارسی عبارت ہے دوسری یہ کتاب
خلیق کا الخیار کہ بزبان اردو مین عام فہم تالیف ہوئی ہے انکے سوا ایک کتاب خاص مسائل طریقت مین بہی تالیف
ہو چکی ہے جسکا نام ریاض المرتاض ہے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات افسوس صرف اس بات کا ہے
کہ اب اس زمانہ مین نہ اہل طریق باقی ہین اور نہ اہل علم فقط ایک حکایت اون لوگون کی کاغذ مین باقی رہگئی ہے ہم
کسی اور کا کیا شکوہ کرین ہم خود باوجود اس کثرت تالیف کے علوم شریعت و طریقت مین ہر نفع ظاہر و فیض باطن
سے محروم ہین سر بردستی خون لگا کر شہیدون مین داخل ہوتے ہین ہاں اگر یہ اخانہ کلمہ اسلام پر اخلاص دل و صدق
زبان سے ہو جاوے تو ہم خیال کرتے ہین کہ باقی ہمارے ہی ہاتہ رہی یہ خیال کہ ہم مین کوئی ایک خلق بہی
اخلاق صوفیہ مین سے یا ایک ادب بہی آداب شریعت مین سے موجود و معلوم ہے یا ہم مین کوئی ایک صفت
بہی صفات علماء ربانی مین سے پائی جاتی ہے وہم محض غلط صرف ہے ہم انپر یہی مستطفق ہین اتنی بات ہو تو ہو کہ دل
سے انکے ساتھ محبت رکہتے ہین اور اللہ سے امید ہے کہ یہ محبت ہمارے کام آوے ارحم الراحمین بطفیل اس الفت
کے ہم پر رحم فرماوے ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم — بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
تو ہم گر بدی بینی اندر سخن — بلطف جہان آفرین کار کن

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً والصلاۃ والسلام علی
سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ دائماً ابداً کما یحب ربنا ویرضیٰ

[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ این کتاب سعادت انتساب رجالات اولیاء اللہ و اخبار اخیار حضرات مقبولان الٰہ مع بعض کلمات طیبات و حکایات
کرامات اہل طریق الی اللہ ترجمہ کتاب لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار تالیف ابو المواہب شعرانی رحم ریختہ کلک گوہر سلک
جناب مولانا بحر العلوم حقائق آگاہ معانی شناس عرفان دستگاہ امیر کبیر فقیر روشنضمیر عالی النسب والاحسب جناب نواب
سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر زاد لہ المجد والتفاخر در مطبع مفید عام آگرہ ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۳۰۵ ہجری پیرایہ انطباع پوشید و خلعت اختتام در بر کشیدہ نور افزای دیدہ اولو الابصار ان روزگار گردید فقط

صحت نامہ خیرۃ الخیرہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳	۱۵	القرن	القرن
〃	۱۸	تیری	میری
〃	۱۹	کرین	کرین
۴	۱۰	متجر	متبحر
〃	۲۳	نخت شبی	نخت شبی
۵	۹	چاہیے	چاہئے
۹	۱	نو	تو
۱۴	۱۷	پہ	بہ
۱۵	۴	خیفہ	حقیقہ
〃	۱۷	امن	اخص
۱۷	۴	حدیث	حدیث
۱۸	۲۳	دنیا	دینا
۱۹	۲	ورے	ورے
〃	۱۳	پہ	بہ
۲۰	۱	نکرنا	نکرنا
〃	۵	عاهدو	عاهدوا
〃	۱۲	یصنون	یمهون
۲۲	۷	الساع	المساع
〃	۲۰	تہ	تہ
۲۳	۲۳	تفاوت	تفاوت
۲۷	۱۳	اذکر	آذکر

صفحہ	سطر	غلط
۲۸	۵	اجیبہ
۳۰	〃	یحتاج
〃	۲۱	الآخرت
〃	۲۳	سکہ
۳۳	۱۷	انہون
〃	۱۸	زمین
۳۶	۲۵	لاہرنا
۳۷	〃	پہرکہا
۴۱	۶	بعلیب
۴۲	۹	سوتیل
۴۳	۴	ہوتی ہو
۴۴	۸	زمن
〃	۱۹	گنہگار
۴۵	۲۳	صمی
۴۸	۱	وز
〃	۶	بابدلو
۴۹	۲۵	توتو
۵۰	۶	فقیر
۵۴	۹	جانتے
〃	۱۶	یحجب
〃	۲۱	قلیل

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۷	۷	غزوزہ	غزورہ	۹۴	۲۳	لنصر	نصر
〃	۱۲	پندتی	بنابیتی	۹۸	۱۵	پ	پہ
۵۸	۲۵	احبالی	احبابی	۹۹	۱۱	ین	بن
۶۰	۱۳	ظالما	طالما	۱۰۳	۲۳	وشمن	دشمن
۶۲	۱۱	سنہ ۵۵	سنہ ۱۵۵	۱۰۶	۲۰	مزایل	فزایل کی
〃	۲۲	تخانطہم	تخالطہم	〃	۲۳	فراتے	فرماتے
۶۴	۱	اقلرض	اقترض	۱۰۸	۵	بھری	بصری
۶۵	۹	استفاذہ	استفادہ	۱۰۹	۱۸	اادت	ارادت
۶۹	۶	ویکھا	دکھا	۱۱۱	۱۱	دنیار	دنیا سے
〃	۱۵	ہوگئے	ہوگئے ہیں	۱۱۸	۱۳	صحیبتک	محبتک
〃	۱۶	پنی	اپنی	〃	۱۴	جنیبابت	جنبابک
۷۳	۲	۱۹۱	۹۱	۱۲۱	۵	لاحظا	لاحظا
۸۱	۴	اوہم	ادہم	۱۲۲	〃	کہتے	کہتے تھے
〃	〃	قروین	قزوین	۱۲۳	۱۹	نول	نزول
〃	۱۶	سرجھا	سمجھا	۱۲۴	۱۵	کچھ	و
۸۴	۲۳	تنبیر	تدبیر	۱۲۵	۴	من	بین
〃	۲۳	انبابھوا	انتاجھوا	〃	۸	ہوئے	منوئے
۸۸	۱	لحوا	الحوا	〃	۱۸	حزاز	خزاز
۸۹	۱۳	افسوس سے	افسوس ہے	۱۲۶	۱۷	قلاف	خلاف
۹۰	۱۷	سفت	سُقت	۱۲۷	۱۲	اہل	اہل
۹۳	۱۸	تُشتُر	تُستَر	۱۳۰	۷	فخلف	مخلف
۹۴	۱۲	اعنیاک	اغنیاک	〃	۱۵	سنہ ۳۲۸	سنہ ۳۳۸
〃	۱۴	عناد	عناد	۱۳۳	۱	مجانیت	مجانبت

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۴۳	۲	تحلیل	تہلیل
"	۳	صفات	معرفت صفات
۱۴۴	۱۵	الشیاء	الاشیاء
۱۳۷	۵	یاری	باری
۱۳۹	۷	الاحرج	لا احرج
۱۴۰	۶	یکاد	تکاد
"	۱۰	یاسعر	یاسعر
۱۴۲	۱	کاک	لالک
"	۲۲	قسطنطنیہ	قسطنطینیہ
۱۴۳	۳	ویان	وہان
"	۳	سنبخ	منبج
"	۲۰	واغلے	اوراعلی
۱۴۴	۳	ماکلیتہ	ماھیتہ
۱۴۶	۵	ولسان	اورلسان
"	۱۱	نقصان	نقصانا
"	۲۲	اصنب	اصعب
"	۲۵	لا	ولا
"	۷	سمیع	سطیح
۱۴۷	۲۲	لغیر	لغیرنا
۱۴۸	۱۷	بتاوے	بتادے
۱۴۹	۲۵	علبات	غلبات
۱۵۰	۱۵	کراست	کرامات
۱۵۱	۱۰	مہابیت	مہابت

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۵۱	۱۳	الاشیاح	الاشباح
"	۲۱	ہی	سی
"	۲۳	امر	امرا
۱۵۲	۲۲	سقتین	مفتین کے ہیں
۱۵۳	۲	وحدانیت	وحدانیت الہی
۱۵۷	۷	عصافر	عصافیر
۱۵۸	۴	جا	یا
"	۱۹	لے	لئے
۱۵۹	۹	ہوتا ہے	ہوتا ہے
۱۶۲	۱۲	یار	بار
۱۶۴	۱۹	لقاء	لیقاء
۱۶۵	۸	نقل	نقل
"	۲۵	مناج	منہاج
۱۶۶	۵	صہارت	طہارت
"	۱۱	گرزان	گوزران
۱۶۷	۲	شیخوخت	مشیخت
۱۶۸	۱	متاھل	مناھل
"	"	المصانة	الضمانة
"	۱۷	بطریق	طریق
۱۶۹	۴	تخریج	تخریجہم
۱۷۱	"	سبیلا	×
۱۷۳	۸	مدونہ	مدونہ
۱۷۵	۷	دیا	لکھہ دیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۷	۱۱	اذکرو	اذکروا
〃	۱۴	اوہام	اوہام و
۱۷۸	۲۵	اللہ ھو	ھو
۱۷۹	۲	بچا	سچا
〃	۲۳	الشفاء	الشفعاء
۱۸۰	۵	امام احمد	امام احمد
۱۸۱	۲	وانفاس	انفاس
۱۸۳	۸	خلقہ	حلقہ
۱۸۴	۲۳	لئین	لئین
۱۸۵	۶	فاستغل	فاستعن
〃	۷	منہم	منہم واجتنبہم
۱۸۷	۴	یتخیر	یتخیرون
۱۸۸	۷	سنہا	کہنا
۱۸۹	۱۶	علم جسکو	جسکو علم
۱۹۰	〃	یہی ہے	یہی ہے
۱۹۴	۳	جہرا افضل	جہرا افضل
〃	۱۳	وہی	وھی
〃	۱۳	علمیۃ	علمیہ
۱۹۷	۲	اشہدو	اشہدوا
〃	۳	مذکور	ذکور
〃	۲۵	روسنی	روشنی
۱۹۹	۶	علاو	علاوہ
〃	۶	نزلتہ	نزلتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۰	۱۹	بساطی	بساطی
〃	۲۰	یقتدی	یقتدی
۲۰۳	۱۰	تمساخ	تمساح
۲۰۵	۲۳	افند	افتد
۲۰۶	۴	اذھب	وذھب
۲۰۷	〃	حنا	وحنا
〃	۷	وسیاط	وسیاط
۲۰۹	۱۶	ھذا ۃا	[illegible]
۲۱۰	۱۵	ستعیض	[illegible]
〃	۱۸	سرسی	سرسی
۲۱۱	۲۰	فما	صما
۲۱۲	۸	المخلق	الخلق
۲۱۳	۱۲	ترحض	ترخص
۲۱۴	۱	خدمت	خدمت کی
〃	〃	اشتعال	اشتغال
〃	۱۴	سفصلات	معضلات
〃	۲۲	بتنقیبی	نتبقیتی
۲۱۵	۱۴	السنۃ	للسنۃ
〃	۱۵	شیخ محمد	شیخ محمد
۲۱۸	۱	تنطقی	تنطقی
۲۱۹	۳	یہ مرکب	وہ مرکب
〃	۱۳	قرقماس	قرقماش
۲۲۰	۲	اجر	احمر

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۲۰	۵	پچیکے	چپکے
۲۲۱	۲	نقیہ	فقیہ
"	۳	اہل	اہلا
"	۱۳	نواخی	نواحی
۲۲۲	۲۰	سلغفس	سلعصا
"	۱۴	سیاست	سیاحت
[illegible]	[illegible]	سلطلین	سلطین
"	[illegible]	[illegible]	یاکلب
۲۲۵	۵	[illegible]	نوبہ
"	۱۲	گزرگیا	گذرکیا
"	۲۵	یالملا	باطلا
۲۲۶	۱۳	فروخت	دوخت
۲۲۷	۱۱	ضرب	حزب
۲۲۸	۱۴	حویثی	حریثی
"	۱۹	شعلوم	معلوم شد
"	۲۳	عبادت تقشف ستی	عبادت و تقشف سے
۲۲۹	۹	مانتہ	ہاتھ
"	۱۴	اغلب	اغلث
"	۲۵	زوقادی	زفادی
"	"	بجاریہ	بخاریہ
۲۳۱	"	کرنے	کرتے
۲۳۲	۱۵	چڑھتے	چڑھا کرتے
"	۲۱	مستغاثہ	مستضاد

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۳۳	۱۵	مذہبے	مذہبی
۲۳۴	۹	وآخرت	اورآخرت
"	۲۴	بشرا	بشریٰ
۲۳۵	۱۸	الی	"
۲۳۸	۳	ھاجہا	ھلمھنا
"	۱۹	حثیثیت	حیثیت
"	"	"	"
۲۳۹	۴	اساس ہے	اساس تھے
۲۴۰	۹	کمال	یہی کمال
"	۱۹	انضنا	الفنا
۲۴۲	۱۲	جاجب	حاجب
۲۴۵	۱۳	ہستے	ہنستے
"	۲۵	دریسکیدہ	بدر رسیکدہ
۲۴۶	۱۴	اللسنہ	للسنۃ
"	۲۰	زائح	زائغ
۲۴۷	۱۵	مرذری	مروزی
۲۴۸	۱۶	مرذزی	مروذی
۲۴۹	۲	بیت	بیتا
"	۲۴	قرذینی	قزوینی
۲۵۰	۱۳	یتاقف	یتلقف
"	۱۵	لم	لہ